

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل في كتابه الحكيم ما لا يحصى من النعمان

الكتاب الثاني

في بيان

الحق والباطل

طبع في المطبع

فہرست مطالب جلد اول کتاب بلوغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|------------------------------------|------|-------------------------------------|------|--------------------------------|
| ۳ | حد و غت و سبب تالیف کتاب | ۱۵ | اور ہڈی سے استنجا کرنے کی | ۱۵ | مذہبی ہو تو دہونا واجب ہے |
| ۳ | فصل احکا پانی میں | ۱۵ | مانعت کے بیان میں | ۱۵ | کے بیان میں |
| ۴ | بیر تصنع کا بیان | ۱۵ | لوگوں کے رسمہ میں اور سایہ میں | ۱۵ | پیشاب کرنے کے بعد پیلے وغیرہ |
| ۴ | جو لوگ کہتے ہیں کہ بیر تصنع بوجہ | ۱۵ | نہانی کی جگہ میں پانچا نہ اور پیشاب | ۱۵ | کے ساتھ خراوت خشک کرنے |
| ۴ | تناظر باغون کے احکا جواب | ۱۵ | کرنیکی مانعت کو بیان میں | ۱۵ | کے بیان میں |
| ۴ | کسی نجس چیز پر پینے کے سبب پانی کا | ۱۵ | سورخ میں اور غسل خانے میں | ۱۵ | کٹے ہو کر پیشاب کرنے کے |
| ۴ | اگر رنگ بچر جاوے تو پانی خواہ | ۱۵ | پیشاب کرنیکی مانعت کے بیان میں | ۱۵ | بیان میں |
| ۵ | کتنا ہی دنا پاک ہو جاتا ہے | ۱۵ | پیشاب کرنے کے وقت دابھنے ہاتھ | ۱۵ | وقت کو پھانچے ہو کر پیشاب کرنے |
| ۵ | قلین کے بیان میں | ۱۵ | سے نازا کھڑے اور بائیں ہاتھ سے | ۱۵ | کے بیان میں |
| ۵ | طبقہ ثانیہ کی حدیثوں کا بیان | ۱۵ | پانچا نہ میں پیلے پونچھنے اور برکت | ۱۵ | فصل پاکی نجاستوں میں |
| ۸ | صحابی کا خواہ قول ہو خواہ غفل | ۱۵ | میں سانس چوڑی کرنے کی مانعت کے | ۱۵ | مسجد میں پیشاب کرنے کی نعمت |
| ۸ | ہو لائق محبت پکڑنے کے | ۱۵ | بیان میں | ۱۵ | کے بیان میں |
| ۸ | نہیں ہوتا۔ | ۱۵ | پانچا نہ پہرے کے وقت میں کھڑے ہو | ۱۵ | جوتیوں کے ساتھ گندگی کھیلنے |
| ۱۱ | پانی میں پیشاب کرنیکی نعمت | ۱۵ | ہونے سے پہلے اہستہ ترنگا کرنے | ۱۵ | کے بیان میں |
| ۱۲ | حوضوں میں اگر کتے یا درندی | ۱۵ | اور پانچا نہ پہرے کی حالت میں | ۱۵ | بیان لڑکے کے پیشاب کرنیکا |
| ۱۲ | پانی پل جاوین تو پانی ناپاک | ۱۵ | دوا دیوں کی آپس میں باتیں | ۱۵ | کپڑے وغیرہ پر |
| ۱۲ | انہیں ہوتا | ۱۵ | کرنیکی مانعت کو بیان میں | ۱۵ | حکم معنی کی نجاست کے بیان میں |
| ۱۲ | فصل پانچا نہ اور پیشاب کے آداب | ۱۵ | پانچا نہ پہرے کے بعد صرف و شیلو | ۱۵ | مذہبی کے بیان میں |
| ۱۲ | پانچا نہ میں جانے اور نکلنے کے | ۱۵ | سے ہی طہارت حاصل ہو جائے | ۱۵ | اہل کتاب اور مشرکین کے |
| ۱۲ | وقت و معاون پر پونے کے بیان میں | ۱۵ | اور پانی سے استنجا کرنا افضل | ۱۵ | باسنوں کے حکم میں |
| ۱۲ | پانچا نہ اور پیشاب کرنے کے وقت | ۱۵ | ہونے کے بیان میں | ۱۵ | سونے اور چاندی کے باسنوں |
| ۱۲ | پیشاب کو پھانچے ہو نہ کر کے یا | ۱۵ | پانچا نہ پہرے کے بعد و شیلو | ۱۵ | میں کہانے پینے کے حکم میں |
| ۱۲ | پیشہ کر کے پینے اور گوبر اور | ۱۵ | کے وقت اگر ہاتھ کو نجاست | ۱۵ | غیتہ و اشک ناک جبار کرتے |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|---|
| ۷۵ | بارد ہونے کے بیان میں | ۹۶ | کے حکم میں |
| ۷۶ | وضو کرنے کی وقت اعضاؤں میں سے کسی جگہ کے خشک ہجانے سے وضو اور نماز جائز نہ ہونیکے | ۹۹ | خون نکلنے اور قے آنے سے وضو ٹوٹنے کے حکم میں |
| ۷۷ | بیان میں | ۱۰۱ | انگ پر پکی ہوئی چیز کے کمانے سے وضو کر نیکے حکم میں |
| ۷۸ | وضو کے اعضا پونچھنے کے بیان میں | ۱۰۲ | حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہر آخر فعل اول کا نسخہ نہیں ہوتا۔ |
| ۷۹ | سج کے بیان میں | ۱۰۳ | نسخ قطعی کی تصریح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ |
| ۸۰ | خلال انگلیوں کے بیان میں | ۱۰۴ | اونٹ کا گوشت کمانے سے وضو کرنے کے بیان میں |
| ۸۱ | انگوٹھی ہلانے کے بیان میں | ۱۰۵ | غیر وضو کلام اللہ کو ہاندہ لگانے کی ممانعت کے بیان میں |
| ۸۲ | وضو میں شرکاء پر پانی پھیرنے کی ممانعت شروع وضو میں بسم اللہ کہنے کے بیان میں | ۱۰۶ | فضل حیض کے بیان میں |
| ۸۳ | بعد وضو کے دعائیں پڑھنے کے بیان میں | ۱۰۷ | نقاس کے بیان میں |
| ۸۴ | ایک وضو کو کئی نمازیں پڑھنے کے بیان میں | ۱۰۸ | استحاضہ کے بیان میں |
| ۸۵ | فضل وضو کرنے والی چیزوں کے بیان میں | ۱۰۹ | وقت نماز عصر کے بیان میں |
| ۸۶ | وضو کرنے سے ثواب حاصل ہونے کے بیان میں | ۱۱۰ | وقت نماز مغرب کے بیان میں |
| ۸۷ | وضو کے اعضاؤں کو ایک ایک بار اور دو بار اور تین تین | ۱۱۱ | وقت نماز عشاء کے بیان میں |
| ۸۸ | عورت کے چوڑے سے وضو ٹوٹنے کے حکم میں | ۱۱۲ | وقت نماز صبح کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ |
|------|---------------------------------------|------|-----------------------------------|------|
| ۱۱۹ | تضامناز کے بیان میں | ۱۳۲ | ہونیکے بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۲۰ | بہو نواز اور سو جانے سے نماز پڑھنے کے | ۱۳۲ | وصو کر کے اذان کہنے کے | ۱۳۵ |
| ۱۲۱ | جانے کے بیان میں | ۱۳۲ | بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۲۲ | فصل نازک نماز کے | ۱۳۲ | بعد سو جانے تکبیر کے مقتدی حبیب | ۱۳۵ |
| ۱۲۳ | حکم میں - | ۱۳۲ | مکمل امام کو نہ دیکھ لین تب تک | ۱۳۵ |
| ۱۲۴ | فصل بیان میں اذان کے اذان | ۱۳۲ | جماعت کے لیے انکو کٹری ہونے | ۱۳۵ |
| ۱۲۵ | شروع ہونیکے بیان میں | ۱۳۲ | کی مانعت کو بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۲۶ | اذان کا جواب دینا اور بعد | ۱۳۲ | ایک وقت میں دو نمازوں کو جمع کرنا | ۱۳۵ |
| ۱۲۷ | اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر | ۱۳۲ | کے لیے ایک اذان اور دو اقامت | ۱۳۵ |
| ۱۲۸ | درود بھیجنے کے بیان میں | ۱۳۲ | کہنے کے بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۲۹ | بعد جواب دینا اذان کے دعا | ۱۳۲ | جو شخص اذان کہے سیکو تکبیر کا | ۱۳۵ |
| ۱۳۰ | پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | مستحق ہونے کے بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۳۱ | اذان اور اقامت کو فتح میں | ۱۳۲ | مؤذن کو اذان دینا پر اجرت | ۱۳۵ |
| ۱۳۲ | دعا قبول ہونیکے بیان میں | ۱۳۲ | لینے کی مانعت کو بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۳۳ | قد قامت الصلوۃ سننے کی وقت | ۱۳۲ | باند آواز سے اور بلند جگہ پر | ۱۳۵ |
| ۱۳۴ | دعا پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | اذان دینے کے بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۳۵ | ایک مسجد میں دو مؤذن مقرر | ۱۳۲ | فصل بیان میں مسجدوں کے ثواب | ۱۳۵ |
| ۱۳۶ | کرنے کے بیان میں - | ۱۳۲ | بنانے مسجد اور اس کی خدمت کے | ۱۳۵ |
| ۱۳۷ | اذان پھیر پھیر کر کہنے اور تکبیر | ۱۳۲ | بیان میں - | ۱۳۵ |
| ۱۳۸ | خلع کہنے اور ان کے درمیان میں | ۱۳۲ | وقت داخل ہونیکے مسجد میں اور | ۱۳۵ |
| ۱۳۹ | مسجد اور پھیر نیکے بیان میں | ۱۳۲ | وقت نکلنے کے اس سے دعا | ۱۳۵ |
| ۱۴۰ | نماز کے لیے اذان اور تکبیر | ۱۳۲ | پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۵ |
| ۱۴۱ | وجہ ہو نیکو بیان میں | ۱۳۲ | وقت داخل ہونیکے مسجد میں نفل | ۱۳۵ |
| ۱۴۲ | اذان دینے سے ثواب حاصل | ۱۳۲ | پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۵ |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|------------------------------------|------|---|------|--------------------------------|
| ۱۴۲ | بیاز اور لمہن کما کر سجدے | ۱۵۸ | وقت کبیر کہنے کے انگلیاں | | ٹپہنے کے بیان میں |
| | اندر نہ جانے کے بیان میں | | کملی رکھنے اور سونڈھوں | ۲۱۷ | نماز عشا میں سویتین چہنم |
| ۱۴۵ | سجدہ میں چراغ جلائے | | تک اور کانوں تک ہاتھ لٹکا | | کے بیان میں |
| | کے بیان میں | | سنت ہونے کے بیان میں | ۲۱۹ | نماز حجبہ اور عیدین میں سویتین |
| | سجدہ میں بیٹے رہنوی کی | | جب قبلہ معلوم ہو تو انگلی | | ٹپہنے کے بیان میں |
| | فضیلت کے بیان میں | | سے قبا بچا کر نماز ٹپہنے کیلئے | | جواب دینے آیتوں کے |
| | بعد سننے اذان کے سجدہ | | نماز میں ایسا ہاتھ بائیں ہاتھ | | بیان میں |
| | سے نہ نکلنے کے بیان میں | | پر رکھنے کے بیان میں | ۲۲۱ | جب نمازوں میں قراوت |
| ۱۴۶ | فصل سترہ ہاتھ نہ لکھنے کو بیان میں | ۱۵۹ | نماز میں ہاتھ نہ لکھنے کی جگہ کے بیان میں | | پکار کر ٹپہ ہے جاتی ہے |
| ۱۴۸ | فصل سترہ کے بیان میں | ۱۶۱ | دعا استسحاج ٹپہنے کو بیان میں | | ان میں سے جو رکعت |
| ۱۵۱ | فصل صفت نماز کے بیان میں | ۱۶۴ | نماز میں سکتہ کر نیو بیان میں | | امام کے ساتھ نہ پاؤں جاوے |
| ۱۵۳ | جو مختصر کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھ | ۱۶۵ | نماز میں پکار کسم اللہ ٹپہنے | | اس میں قراوت پکار کر ٹپہنے |
| | کے وہ بیٹھ کر پڑھے اور جو | | کے بیان میں | | کے بیان میں |
| | بیٹھ کر پڑھے کے وہ کروٹ | ۱۶۷ | نماز میں کسم اللہ سترہ ٹپہنے کو بیان میں | | نماز میں رفع الیدین کرنے |
| | لیکر ٹپہ ہے اور جو کروٹ لیکر | ۱۶۸ | نماز میں سجدہ فاتحہ ٹپہنے کو بیان میں | | کے بیان میں |
| | نہ پڑھے کے وہ اتار کے سجدہ | ۱۸۵ | نماز میں آئین کہنے کے | ۱۸۵ | رکوع میں امام کے ساتھ |
| ۱۵۴ | لڑکے کو گود میں اٹھا کر نماز | | بیان میں | | مقتدی کے کہنے سے اگر |
| | ٹپہنے کے بیان میں | ۲۱۱ | نماز قراوت ٹپہنے کے بیان میں | | رکعت کے شمار ہونے کے |
| | ساپ اور کچھو کو نماز کے | ۲۱۴ | نماز فجر میں سویتین ٹپہنے | | بیان میں |
| | اندر مارنے کے بیان میں | | کے بیان میں | ۲۱۹ | ارکان نماز کے بیان میں |
| | نیت نہ ماننے کے بیان میں | ۲۱۶ | نماز ٹھہر اور عصر میں | ۲۲۰ | رکوع اور سجدہ میں دعاؤں پر |
| ۱۵۶ | نماز میں قبلہ کی صراف | | سویتین ٹپہنے کے بیان میں | | کے بیان میں |
| | سزا کے تکیہ بخیرہ وغیرہ | | میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجدہ میں تکیہ بخیرہ |
| | تکبیرات کہنے کے بیان میں | | نماز مغرب میں سویتین | | کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|----------------------------------|------|---------------------------------|------|-------------------------------------|
| ۲۴۲ | قومین دعا پڑھنے کو بیان | ۲۸۸ | ٹپہنے کے بیان میں | ۲۸۸ | عازمین امام کو تانیکے بیان میں |
| ۲۴۳ | فصل سجدہ میں | ۲۸۹ | ادانگیوں پر بتلیل اور تسبیح و | ۲۸۹ | امام کو بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز |
| ۲۴۴ | سجدہ کی کیفیت کو بیان میں | ۲۹۰ | تقدیر پڑھنے کو بیان میں | ۲۹۰ | پڑھانے کی ممانعت کے بیان میں |
| ۲۴۵ | حلقہ استسراحت میں دعائیں | ۲۹۱ | اوقات قبولیت دعا اور اسکی | ۲۹۱ | جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو |
| ۲۴۶ | ٹپہنے کو بیان میں | ۲۹۲ | فضیلت کے بیان میں | ۲۹۲ | جاوے اسکو انکی امامت کرنے |
| ۲۴۷ | بعد دو نول سجدوں کے وتر | ۲۹۳ | دعا مانگنے کی وقت باتوں کے | ۲۹۳ | کی ممانعت کو بیان میں |
| ۲۴۸ | رکعتوں میں مینیکر کھڑے ہونے | ۲۹۴ | اٹھانے اور انکو منہ پر پیرنے کے | ۲۹۴ | امام کو مقتدیوں کی رعایت |
| ۲۴۹ | کے بیان میں | ۲۹۵ | بیان میں | ۲۹۵ | کرنیکے بیان میں |
| ۲۵۰ | عازمین میں اتہہ ٹیک کر | ۲۹۶ | فضل نماز میں جائز اور ناجائز | ۲۹۶ | مقتدیوں کو امام کی متابعت |
| ۲۵۱ | اٹھنے کے بیان میں | ۲۹۷ | چیزوں کے بیان میں | ۲۹۷ | کرنیکے بیان میں |
| ۲۵۲ | فصل تشہد میں | ۲۹۸ | فضل سجدہ ہونے کے بیان میں | ۲۹۸ | امام اور مقتدیوں کے کھڑے ہونے کی |
| ۲۵۳ | تشہد میں انگلی اٹھانے | ۲۹۹ | فضل سجدہ تلاوت قرآن | ۲۹۹ | جگہ کے بیان میں |
| ۲۵۴ | بیان میں | ۳۰۰ | کے بیان میں | ۳۰۰ | فضل صفوں کے برابر کرنے |
| ۲۵۵ | عازمین التحیات پڑھنے کو بیان میں | ۳۰۱ | سجدہ شکر کے بیان میں | ۳۰۱ | کے بیان میں |
| ۲۵۶ | عازمین بعد پڑھنے التحیات | ۳۰۲ | فضل جماعت کے ساتھ نماز | ۳۰۲ | سجدہ کے ستونوں کے سچے میں |
| ۲۵۷ | کے بنی صلے اندر علیہ وسلم پر | ۳۰۳ | پڑھنے اور اسکی فضیلت کے | ۳۰۳ | کرنیکے ممانعت کے بیان میں |
| ۲۵۸ | درو پھینچنے اور اسکی فضیلت | ۳۰۴ | بیان میں | ۳۰۴ | اول صف میں کھڑے ہونے کی |
| ۲۵۹ | کے بیان میں | ۳۰۵ | عذر سے جماعت ترک کرنیکے | ۳۰۵ | فضیلت کے بیان میں |
| ۲۶۰ | تشہد میں دعائیں پڑھنے | ۳۰۶ | بیان میں | ۳۰۶ | چھپے صف کے ایکے نماز پڑھنے |
| ۲۶۱ | کے بیان میں | ۳۰۷ | جماعت کے ساتھ عورتوں کے | ۳۰۷ | کے بیان میں |
| ۲۶۲ | سلام پیرنے کے بیان میں | ۳۰۸ | نماز پڑھنے کے بیان میں | ۳۰۸ | بڑھتی اور فاسق کے چھپے نماز |
| ۲۶۳ | بعد سلام کے مقتدیوں کو طہن | ۳۰۹ | فضل امامت کے بیان میں | ۳۰۹ | نہ جائز ہونیکے بیان میں |
| ۲۶۴ | نہ نہ کر کے بیٹھنے کے بیان میں | ۳۱۰ | عورت کو عورتوں کی جماعت | ۳۱۰ | فضل ان وقتوں کے بیان میں |
| ۲۶۵ | بعد نماز کے ذکر اور دعائیں | ۳۱۱ | کرنیکے بیان میں | ۳۱۱ | جنہیں نماز پڑھنی منع ہے |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|---------------------------------|------|--|
| ۳۱۳ | فضل سنتوں نماز میں | ۳۱۷ | سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں | ۲۵۵ | سفر میں نماز جمعہ کرنے کے بیان میں |
| " | ظہر کی سنتوں کے بیان میں | ۳۱۸ | نور کھوت اور سات کھوت وتر | ۲۵۸ | گھر میں نماز جمعہ کرنے کے بیان میں |
| ۳۱۴ | عصر کی سنتوں کے بیان میں | | پڑھنے کے بیان میں | ۳۶۰ | فضل نماز خوف کے بیان میں |
| ۳۱۵ | مغرب کی سنتوں کے بیان میں | ۳۱۹ | پانچ رکعت وتر پڑھنے کے | ۳۶۱ | فضل نماز جمعہ میں |
| ۳۱۶ | عشاء کی سنتوں کے بیان میں | | بیان میں | " | جمعہ کی فرضیت کے بیان میں |
| ۳۱۸ | فجر کی سنتوں کے بیان میں | " | تین رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں | ۳۶۳ | بیان میں ان لوگوں کو جن پر |
| " | فجر کی سنت اور فرض کے درمیان | ۳۲۲ | ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں | | جمعہ فرض نہیں |
| | کلام کر نیکے بیان میں | | مین | ۳۶۲ | نماز جمعہ کے تارک کے وعید |
| " | فجر کی سنت اور فرض کے درمیان | ۳۲۶ | وتر میں عاقبت پڑھنے کے | | کے بیان میں |
| | دائیں کوٹ پر پڑھنے کے بیان میں | | بیان میں | ۳۶۴ | غیر عذر کے جمعہ پڑھنے سے |
| | سنتین فجر کی اگر پہلے فرض | ۳۲۹ | فضل صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے | | صدقہ دینے کے بیان میں |
| ۳۱۰ | نماز کے نہ پڑھنے یا اگر بعد اس | ۳۲۱ | فضل نماز چار رکعت کے بیان میں | ۲۵۳ | جمعہ کی شرطوں کو روکے کے بیان میں |
| | کے پڑھنے کے بیان میں | ۳۲۲ | فضل نماز تراویح کے بیان میں | | بیان میں |
| ۳۱۲ | فضل نماز تہجد میں | ۳۲۵ | عدد رکعات تراویح کے بیان میں | ۲۵۵ | جمعہ کی نماز کی فضیلت کے بیان میں |
| " | تہجد کی نماز پڑھنے کے بیان میں | ۳۲۵ | فضل نماز تہجد رہ کے بیان میں | ۲۵۶ | نماز جمعہ کو وسط اول وقت جانے |
| ۳۱۳ | تہجد کی نماز کی فضیلت کے بیان میں | ۳۲۶ | فضل نماز سفر میں | | کے ثواب کے بیان میں |
| ۳۱۴ | فضل نماز وتر میں | " | نماز کے قصر کرنے کے بیان میں | " | جمعہ کی اذان کے بیان میں |
| " | وتر کے سنت ہو نیک بیان میں | ۲۵۰ | سافر کو کسی جگہ میں ٹہرنے | ۲۵۸ | جمعہ کو دن کسی شخص کو اٹھا کر |
| ۳۱۵ | سونے سے پہلو وتر پڑھنے کے | | سے اس میں نماز قصر کرنے کی | | اسکی جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان میں |
| | بیان میں | | حد کے بیان میں | ۲۵۸ | جمعہ کی نماز کے وقت کو بیان میں |
| " | بعد صبح ہو جائیکہ وتر پڑھنے کے بیان میں | ۳۵۱ | نماز قصر کر کے حد کے بیان میں | ۳۸۰ | نماز جمعہ کر کے عید کا ہونا کہنے کے بیان میں |
| ۳۱۷ | بعد نماز وتر کے سجان المسک | ۲۵۳ | سفر میں سنتوں پڑھنے کے بیان میں | " | جمعہ کو دن مسرور ہونے اور غسل کرنے |
| | المسک کہنے کے بیان میں | | مین | | اور تیل خوشبو لگانے کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|---|------|--|
| ۳۸۱ | جمعہ میں لوگوں کی گردنیں پہلا ننگ کر کے جانکی ممانعت | ۳۸۱ | کے ساتھ کلام کرنے کے جواز کو بیان میں - | ۳۹۱ | عید کی نماز کے لیے جانے اور آنے کا وقت راہ بدلتے کے بیان میں |
| ۳۸۲ | کے بیان میں منبر پر چڑھ کر لوگوں کو امام کے سلام دینے کے بیان میں | ۳۸۲ | امام کے خطبہ پڑھنے کے وقت لغو کاموں سے بچنے کے بیان میں - | ۳۹۲ | عید کی نماز سبب بارش کے مسجد میں پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۸۳ | جمعہ کے خطبے کے بیان میں لاشی یا کمان پر تکیہ دیکر خطبہ پڑھنے کے بیان میں | ۳۸۳ | پہلے نماز جمعہ کے سنت پڑھنے کے بیان میں | ۳۹۳ | عید الفطر کے دن ہیکر کے پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۸۴ | خطبے کی حالت میں منبر پر ہاتھ اٹھانے کی ممانعت کے بیان میں | ۳۸۴ | جو شخص امام کے خطبہ پڑھتا ہو اس کی دو رکعت نماز ہلکی پڑھنے کے بیان میں | ۳۹۴ | عید الفطر کی نماز کے پیکر کچھ عید کے بیان میں |
| ۳۸۵ | مؤذن کو اذان دینے کا نام کے منبر پر بیٹھنے اور نیزہ دونوں خطبوں کے درمیان کے بیٹھنے اور اس میں اس کے کلام نہ کرنے کے بیان میں | ۳۸۵ | بعد نماز جمعہ کے سنت پڑھنے کے بیان میں | ۳۹۵ | عید میں کو دن سے پہلے پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۸۶ | خطبہ چوتھا اور نماز لنبی پڑھنے کے بیان میں | ۳۸۶ | بعد فرض نماز جمعہ کو اپنی جگہ سے سر کر کے بیات | ۳۹۶ | عید گاہ میں سترہ کھڑا کرنے کے بیان میں |
| ۳۸۷ | جمعہ میں اونگہ آنے سے انجلی جگہ بدل آنے کے بیان میں | ۳۸۷ | اگر سنت پڑھنے کے بیان میں جمعہ اور عید ایک دن میں دونوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی نصحت کے بیان میں | ۳۹۷ | عید میں کی نماز خطبے کو پہلے پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۸۸ | وقت خطبہ پڑھنے امام کو گوث مار کر بیٹھنے کے بیان میں | ۳۸۸ | فضل نماز عید میں عید میں کی نماز سنت ہونیکے بیان میں | ۳۹۸ | نماز عید کے قبل اور بعد قتل پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں |
| ۳۸۹ | وقت خطبہ پڑھنے امام کے امام کے سامنے بیٹھنے کے بیان میں | ۳۸۹ | عید کر دن غسل مستحب ہے کے بیان میں | ۳۹۹ | عید میں کی نماز بغیر اذان اور تکبیر کے پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۹۰ | حالت خطبہ میں امام کو لوگوں | ۳۹۰ | کے بیان میں | | |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|---|------|--|
| ۳۹۸ | عیدین کی نماز میں تکبیر کہنے کے بیان میں | ۴۰۸ | سے اوسپر رو نیکیے حجاز کے | ۴۰۸ | جنازہ کی دعاؤں کی بیان میں |
| ۴۰۰ | عیدین کی نماز عورتوں کے پڑھنے اور تکبیرات کہنے کے بیان میں | ۴۱۳ | میت پر چلا کر رونے اور بیٹھنے اور گریبان چال کرنے اور منہ نوچنے اور مین کر کر رونے کے | ۴۱۳ | جنازہ کی نماز میں درود پڑھنے کے بیان میں |
| ۴۰۱ | عید گائین عورتوں کو صدقہ دینے اور ان کو دو غط سنانے کے | ۴۱۵ | حرام ہو نیکیے بیان میں میت پر نوحہ کرنے سے میت پر عذاب ہو نیکیے بیان میں | ۴۱۵ | میت کو قبر میں داخل کر نیکیے |
| ۴۰۲ | عید کردن کیلینہ اور گانا سننے کے بیان میں | ۴۱۸ | دنیا میں اولاد کے مرنے سے آخرت میں اسکا بدلہ بہشت ملنے کے بیان میں | ۴۱۸ | میت کو قبر میں رکھنے کو بیان میں |
| ۴۰۳ | فضل نماز استسقاء کی بیان میں | ۴۱۹ | میت کے غسل دینے کے بیان میں | ۴۱۹ | میت کو غسل دینے کے بیان میں |
| ۴۰۴ | فضل سورج گھمن اور چاند گھمن کی نماز کے بیان میں | ۴۲۰ | جنازہ کو کفن دینے کے بیان میں | ۴۲۰ | یہ دعا مانگنے کے بیان میں |
| ۴۰۵ | فضل نماز جنازہ میں | ۴۲۱ | جنازہ کو کفن دینے کے بیان میں | ۴۲۱ | میت کے گھر والوں کے لیے |
| ۴۰۶ | مرضی کی عبادت کے بیان میں | ۴۲۲ | جنازہ کی نماز کے بیان میں | ۴۲۲ | مرات والوں اور مہالین کو |
| ۴۰۷ | مرضی کی عبادت کو نوافل کے بیان میں | ۴۲۳ | جنازہ کے ساتھ جانے کو نوافل کے بیان میں | ۴۲۳ | کھانا بھیجنے کو بیان میں |
| ۴۰۸ | مرضی کے پاس جا کر اسکے حق میں دعا کر نیکیے بیان میں | ۴۲۴ | سجدہ میں جنازہ پڑھنے کے بیان میں | ۴۲۴ | قبروں کی زیارت کر نیکیے بیان میں |
| ۴۰۹ | بیاری کرانے سے سیر کے گناہ جبر نیکیے بیان میں | ۴۲۵ | قبر پر چڑھنے کے بیان میں | ۴۲۵ | قبرانی سنت ہو نیکیے بیان میں |
| ۴۱۰ | قرب مرگوان کو تلقین کرنے اور انکے پاس سورہ یس پڑھنے کے بیان میں | ۴۲۶ | غائب پر جنازہ پڑھنے کے بیان میں | ۴۲۶ | فضل زکوٰۃ کے بیان میں |
| ۴۱۱ | میت پر پوسہ دینے اور رکعتوں | ۴۲۷ | جنازہ کی نماز میں رقصیدین | ۴۲۷ | زکوٰۃ کے نہ دینے سے قیامت کو عذاب ہونے کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|--|------|---|
| ۴۳۳ | اوشون اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں ۔ | ۴۶۲ | اور اس کو دیکھ کر افطار کرنے کے بیان میں | ۴۶۷ | روزہ افطار کرنے کی وقت دعا پڑھنے کے بیان میں |
| ۴۴۴ | گایوں کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۶۸ | روزہ کی نیت کو بیان میں | ۴۶۸ | روزہ میں جھوٹ اور لغو بات بکتنے سے روزہ جائز نہ ہونیکے بیان میں |
| ۴۴۵ | سوئی چاندی کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۶۸ | روزہ میں سنگی لگاوانے کے بیان میں | ۴۶۸ | بھول کر کھانے سے روزہ نہ ٹوٹنے اور اس کی نہ قضا لانے کے بیان میں |
| ۴۴۷ | زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۶۸ | روزہ دار کے سر پر لگانے کے بیان میں | ۴۶۸ | آنے اور نہ کفارہ دینے کو |
| ۴۵۰ | تجارت کی چیزیں کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۶۸ | قرآن کرنے سے روزہ ٹوٹنے کے بیان میں | ۴۶۸ | روزہ کی حالت میں پانی سر پڑانے اور کلی کر نیکے بیان میں |
| ۴۵۳ | روئیدگی کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۶۸ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں | ۴۶۸ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۵۴ | زکوٰۃ دینے کی جگہ کے بیان میں | ۴۶۸ | روزہ میں مسواک کرنے کے بیان میں | ۴۶۸ | روزہ میں اپنی بی بی کا بوسہ لینے اور اسکے بدن کو اپنا بدن لگانے کے بیان میں |
| ۴۵۴ | بیان میں ان لوگوں کے کہ جن کو زکوٰۃ لیسنی منع ہے | ۴۶۸ | روزہ نہ رکھنے کی حقیقت کے بیان میں | ۴۶۸ | رات کو اپنی بی بی کو صحبت کرنے اور صحبت کو غسل کر کے روزہ رکھنے کے بیان میں |
| ۴۵۴ | زکوٰۃ کے پیشگی دینے کے بیان میں | ۴۶۸ | بوتر ہے مرد یا عورت یا حاملہ اور دودھ پلانے والی کے روزہ نہ رکھنے کی حقیقت کے بیان میں | ۴۶۸ | قضا روزوں کی بیان میں |
| ۴۵۵ | یتیم کے مال کی زکوٰۃ دینے کے بیان میں | ۴۶۸ | چوتھیں مرحا بے اسکی طرف سے اسکے وارث کو روزہ کھنجر کے جواز کی بیان میں | ۴۶۸ | فضل نفل روزہ کے بیان میں |
| ۴۵۶ | فضل صدقہ و فطر کے بیان میں | ۴۶۸ | روزے کے افطار کرنے کے بیان میں | ۴۶۸ | فضل اعتکاف کے بیان میں |
| ۴۵۷ | فضل روزہ رکھنے کو بیان میں | ۴۶۸ | کسی کو روزہ افطار کرانے کے ثواب کے بیان میں | ۴۶۸ | فضل حج کے بیان میں |
| ۴۵۷ | روزہ کی فرضیت اور اسکے ثواب کے بیان میں | ۴۶۸ | کے بیان میں | ۴۶۸ | احرام باندھنے کی بیان میں |
| ۴۵۸ | رمضان کی اسلامی کا روزہ رکھنے کی ممانعت کے بیان میں | ۴۶۸ | چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے بیان میں | ۴۶۸ | |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|--|------|---|------|---|
| ۴۷۹ | احرام کے وجہ ہونیکو بیانینہ | ۴۸۷ | کے بیان میں حج کے نکلنے اور محرم کے روکے جانے کے بیان | ۴۸۸ | مسائل حج مولفہ مولوی محمد نواز صاحب محدث لاہوری |
| ۴۸۰ | اور اسکی صفت کے بیانینہ | | | | |
| ۴۸۱ | احرام باندھنے اور اس کے تعلق کے بیان میں | | | | |
| ۴۸۲ | صفت حج اور مکہ میں داخل ہونے | | | | |

اصطلاحات الحديث

| | |
|--------|--|
| صحیح | وہ حدیث ہے جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو اور اس کے سب راوی سچے اور باوجود کے بے ہون اور اس میں شذوذ نہ ہونے کو گوئی کی روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہون اور یہ اعلیٰ مرتبہ ہے |
| ضعیف | وہ حدیث ہے جسکی راویوں میں سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو۔ |
| حسن | وہ حدیث ہے جسکی راویوں میں کسی پر بقتت جھوٹ کی نہ ہوئی ہو نہ شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کے دوسری طرح سے ہی مروی ہوں اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے |
| مرفوع | وہ حدیث ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر رکھنا ہو |
| متصل | وہ حدیث ہے جسکی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہ ہو |
| سند | وہ حدیث ہے جسکی راویوں کے نام مذکور ہوں |
| مشہور | وہ حدیث ہے کہ خاص المحدثین کے نزدیک شائع ہوئی ہو اسکو بہت سے راویوں نے سر زمانہ میں روایت کیا ہو |
| متواتر | وہ حدیث ہے کہ اسکے راوی اس کثرت سے ہوں کہ انکا اتفاق جھوٹ پر عادت محال ہو |
| موقوف | وہ قول فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو |
| مرسل | وہ حدیث ہے جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ اپنے ایسا کہا یا ایسا کیا لینے ذکر صحابی کا نہ کرے۔ |
| منقطع | وہ حدیث ہے جسکی اسناد برابر نہ ہو شروع میں سے پایہ چین سے خواہ اوپر سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر احادیث کو کہتے ہیں جو تابعی صحابی سے روایت کرے |

| | |
|-------|--|
| غریب | وہ حدیث ہے جس کا راوی کسی جگہ روایت میں اکیلا ہو اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے |
| غریز | وہ حدیث وہ ہے جس کے راوی کسی جگہ سند میں دو ہو جاویں۔ |
| شاذ | وہ حدیث ہے جو کوئی فقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کو خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے ہے محفوظ۔ |
| تعلیق | اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کی اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا جاوے |
| تالیس | حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اتنے ملاقات کی ہو یا وہ اسکا ہم عصر ہو مگر اس سے اس روایت کو سنا ہو اور ایسے لفظوں سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے۔ |
| معل | وہ حدیث ہے جو کفار ہرین تو عیوب کے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اس میں پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہیں۔ |
| موضوع | وہ حدیث ہے جو کسینے خود بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب کر دی ہو |
| احاد | اسکو کہتے ہیں جسکی روایت میں اسقدر کثرت نہ ہو اور احاد متین قسم ہے مشہور اور غریز اور غریب اور احاد میں بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود اور اگر راوی کی راستی اور صدق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے |
| معضل | اسکو کہتے ہیں جس میں دو راوی برابر باقراط ہوں۔ |
| متروک | وہ ہے جس کے راوی پر بھمت جھوٹ کی لگی ہو |
| مصنوع | وہ ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں |
| مدرج | وہ ہے جس میں راویوں نے کچھ اپنا کلام ہی حدیث میں شامل کر دیا ہے |
| مقطوع | وہ ہے جسکی اسناد تابعی تک پہنچے۔ |
| معفن | وہ ہے جو ایک نے دوسرے سے بلفظ عن جن روایت کیا ہو |
| منکر | وہ ہے کہ روایت کرے اسکو راوی ضعیف مخالف اس کسی کے کہ ضعف اسکا کثر ہووے اور مقابل منکر کے معروف ہے |

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على احسانه وتوفيقه في جلد اول كتاب مطاب يهدي الى صدق و يقين سسنى به



السلامة في حق الدين باجر كتبه لا يوزن بالكرشمير صانه المرحوم في الدنيا و آفات يوم الدين

مطبعة في صنعك رشيد
در صدك والا هو صبر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ
 وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ حمد اور نعت کے بعد جاننا چاہیے کہ جب ہر رسم تالیف
 کتب و رسائل اردو زبان کی ملک مہند میں جاری ہوئی تب سے اہل علم نے صد ہا جھوٹی
 بڑی کتابیں مسائل و احکام شرع میں لکھیں ہیں لیکن غالب وہ کتابیں موافق و مطابق مذہب
 حنفیہ کے تالیف ہوتی رہیں اور عمل بالحدیث کے لیے اردو زبان میں آج تک کسی شخص نے یہی
 ضروری ضروری مسائل حدیث کی کتابوں سے لگا لکھ کر کوئی کتاب تالیف نہ کی اس لیے
 اس سکین نیاز آگین محی الدین نو مسلم تاجر کتب لاہور نے ہنایت کوشش اور سعی اور
 تلاش سے مسائل ضروری کو صحاح ستہ وغیرہ حدیث کی کتابوں سے لگا لکھ کر اس کتاب میں
 درج کر دیا اور نام اس کا البلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین رکما خدا کے
 فضل سے یہ کتاب ہدایت انتساب حدیث کے مسائل ضروری کے واسطے خاص و عام کے
 لیے کافی و ودافی ہے بلکہ جس کے پاس یہ موجود ہوگی اس کو اکثر کتب حدیث صبر مشکوٰۃ اور
 بلوغ المرام و تیسیر الوصول وغیرہ کی حاجت ہی نہیں ہے گی اور اہل علم سے بھی پوچھنا
 نہیں پڑے گا اور عمدہ سے عمدہ بات اس میں یہ ہے کہ جس کتاب سے جو حدیث اور جو
 کسی کی عبارت لکھی گئی ہے ان کتابوں کا حوالہ مع پتہ و نشان باب و فصل و صفحہ و
 نام مطبع ہذا اس کے حاشیہ پر درج ہے گویا یوں سمجھنا چاہیے کہ جس قدر حدیثیں اس کتاب

ہوگا جس وقت حضرت نے اس کو پاک کما تا اس وقت متغیر نہ ہوگا اور یہ جو بعضوں نے کہا ہے
 کہ بے بضاعت اس جہت سے پاک تھا کہ وہ جاری تھا طرف باغون کے پس وہ حکم میں نہ جاری کے ہوا
 سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ مولوی نذیر حسین صاحب محدث
 نے معیار الحق میں لکھا ہے کہ محلے میں ہے کہ راوی اسکا واقدی ہے اور وہ متروک الحدیث
 ہے اور حدیثین وضع کیا کرتا تھا کہ یہ نسائی نے اور کہا بیہقی نے کہ واقدی کی حدیث سے
 حجت نہ پکڑنی چاہیے خاص کر اس حدیث میں کہ مرسل ہے انتہی مختصراً اور کہا ابن حجر نے
 تقریب التہذیب میں کہ محمد بن عمر بن واقد اسلمی واقدی مدنی قاضی نزیل بغداد باوجود
 ست علم ہونے کے متروک ہے: نوین طبقے سے اور کہا شوکانی نے فوائد المجموعہ سے
 لا حادیت المصنوعہ میں اور شیخ محمد طاهر حنفی نے مجمع البحار میں کہ کہا نسائی نے
 جہول حدیثوں کو بنائے والے جاری آدمی مشہور ہیں ابن ابی یحییٰ مدینہ میں اور واقدی بغداد
 میں اور مکاتیب سلیمان خراسان میں اور محمد بن مصلوب شام میں اور ملا علی قاری حنفی
 نے المصنوع فی الاحادیث المصنوعہ اور شیخ محمد طاهر حنفی نے مجمع البحار میں
 لکھا ہے کہ امام شافعی نے کہ کتابین واقدی کی جہول ہیں **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَتَصَيَّنَا إِلَى غَدِيرٍ فَإِذَا فِيهِ حَيْفَةٌ حَارٌّ قَالَ كَلَفْنَا
عَنْهُ حَتَّى أَتَى إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ
شَيْءٌ فَاسْتَقَيْنَا وَارْوَيْنَا وَحَمَلْنَا رَوَاهُ ابْنُ مَكْجَهٍ۔ اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہہ پوچھے ہم ایک جو ہڑ پانی کے پاس پس ناگمان اس میں ایک
 گدہ تھا مرا موکاراوی نے پس بھیجے ہم سے یہاں تک کہ آئے ہمارے پاس رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا اپنے پیشک پانی ننکین نا پاک کرتی اس کو کوئی چیز پس لی لیا ہنہ
 اور پلا اور اٹھا لیا ہم نے روایت کیا احادیث کو ابن ماجہ نے **وَعَنْ ابْنِ أُمَامَةَ**
الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ
الْمَاءَ لَا يَنْجِسُهُ شَيْءٌ إِلَّا مَا غَلَبَ عَلَى رِيحِهِ وَطُعْمِهِ وَلَوْ نَهَ رَوَاهُ ابْنُ مَكْجَهٍ
وَضَعَّفَهُ أَبُو حَاتِمٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ الْمَاءَ طَهُورٌ إِلَّا أَنْ تَغَيَّرَ رِيحُهُ أَوْ طُعْمُهُ

۱۔ جابر بن عبد اللہ
 ۲۔ ابن ماجہ
 ۳۔ ابن حبان
 ۴۔ ابن جریر
 ۵۔ ابن کثیر
 ۶۔ ابن عساکر
 ۷۔ ابن عساکر
 ۸۔ ابن عساکر
 ۹۔ ابن عساکر
 ۱۰۔ ابن عساکر
 ۱۱۔ ابن عساکر
 ۱۲۔ ابن عساکر
 ۱۳۔ ابن عساکر
 ۱۴۔ ابن عساکر
 ۱۵۔ ابن عساکر
 ۱۶۔ ابن عساکر
 ۱۷۔ ابن عساکر
 ۱۸۔ ابن عساکر
 ۱۹۔ ابن عساکر
 ۲۰۔ ابن عساکر
 ۲۱۔ ابن عساکر
 ۲۲۔ ابن عساکر
 ۲۳۔ ابن عساکر
 ۲۴۔ ابن عساکر
 ۲۵۔ ابن عساکر
 ۲۶۔ ابن عساکر
 ۲۷۔ ابن عساکر
 ۲۸۔ ابن عساکر
 ۲۹۔ ابن عساکر
 ۳۰۔ ابن عساکر
 ۳۱۔ ابن عساکر
 ۳۲۔ ابن عساکر
 ۳۳۔ ابن عساکر
 ۳۴۔ ابن عساکر
 ۳۵۔ ابن عساکر
 ۳۶۔ ابن عساکر
 ۳۷۔ ابن عساکر
 ۳۸۔ ابن عساکر
 ۳۹۔ ابن عساکر
 ۴۰۔ ابن عساکر
 ۴۱۔ ابن عساکر
 ۴۲۔ ابن عساکر
 ۴۳۔ ابن عساکر
 ۴۴۔ ابن عساکر
 ۴۵۔ ابن عساکر
 ۴۶۔ ابن عساکر
 ۴۷۔ ابن عساکر
 ۴۸۔ ابن عساکر
 ۴۹۔ ابن عساکر
 ۵۰۔ ابن عساکر
 ۵۱۔ ابن عساکر
 ۵۲۔ ابن عساکر
 ۵۳۔ ابن عساکر
 ۵۴۔ ابن عساکر
 ۵۵۔ ابن عساکر
 ۵۶۔ ابن عساکر
 ۵۷۔ ابن عساکر
 ۵۸۔ ابن عساکر
 ۵۹۔ ابن عساکر
 ۶۰۔ ابن عساکر
 ۶۱۔ ابن عساکر
 ۶۲۔ ابن عساکر
 ۶۳۔ ابن عساکر
 ۶۴۔ ابن عساکر
 ۶۵۔ ابن عساکر
 ۶۶۔ ابن عساکر
 ۶۷۔ ابن عساکر
 ۶۸۔ ابن عساکر
 ۶۹۔ ابن عساکر
 ۷۰۔ ابن عساکر
 ۷۱۔ ابن عساکر
 ۷۲۔ ابن عساکر
 ۷۳۔ ابن عساکر
 ۷۴۔ ابن عساکر
 ۷۵۔ ابن عساکر
 ۷۶۔ ابن عساکر
 ۷۷۔ ابن عساکر
 ۷۸۔ ابن عساکر
 ۷۹۔ ابن عساکر
 ۸۰۔ ابن عساکر
 ۸۱۔ ابن عساکر
 ۸۲۔ ابن عساکر
 ۸۳۔ ابن عساکر
 ۸۴۔ ابن عساکر
 ۸۵۔ ابن عساکر
 ۸۶۔ ابن عساکر
 ۸۷۔ ابن عساکر
 ۸۸۔ ابن عساکر
 ۸۹۔ ابن عساکر
 ۹۰۔ ابن عساکر
 ۹۱۔ ابن عساکر
 ۹۲۔ ابن عساکر
 ۹۳۔ ابن عساکر
 ۹۴۔ ابن عساکر
 ۹۵۔ ابن عساکر
 ۹۶۔ ابن عساکر
 ۹۷۔ ابن عساکر
 ۹۸۔ ابن عساکر
 ۹۹۔ ابن عساکر
 ۱۰۰۔ ابن عساکر

اَوَّلُوْنَ فَتَنَاجَا سَيَتَحَدَّثُ فِيْهِ اَوْرُوْا اَيْتَ اَبُوْا نَابَا لِي رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ سَعَى كَمَا كُوْنُ يَابَا رَسُوْلُ
 اللّٰهُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْ شَاكٍ بَابِي نَهْنِيْ نَابَا كَرْتِي اَوْس كُو كُوِيْ حِيْزٍ مَّكَرْجِبٍ كُوْ غَلْبَةٍ كِيَا جَابُوْ سَعَى
 نَجَابَتٍ غَلْبَةٍ كَرَسَ اس كِي بُوْرٍ اَوْ رَمَزٍ اَوْ رَنَگٍ بِرُوَايَتٍ كِيَا اس عِدِيْث كُو اَبْنِ مَاجِهٍ نَعَى اَوْ ضَعِيْفٍ
 كَمَا اسْكُو اَوْ جَاتِمٍ نَعَى اَوْ بَقِيْقِيْ كِي رُوَايَتٍ مِّنْ يُّوْنِ اَيَاتٍ كِي مِيْشَاكٍ بَابِي نَابَا كَرْنَعَى دَالَا هِيْ مَّكَرْ
 يَكِي بَدَلٍ جَابُوْ كُو اُس كِي يَابَزَهْ اس كَا يَابَزَهْ اسْكَا نَجَابَتٍ كِي جُوْبِدَا هُو اس مِّنْ فَاوْلَا كَمَا
 اِمَامُ شُوْكَانِيْ نَعَى دَرَامِيْ ضَعِيْفٍ شَرْحِ دَرِ الْبِهِيْ مِّنْ كُو يَزِيَادَتِيْ اسْتِشْنَا كِي بِالْاِتْفَاقِ ضَعِيْفٍ كِي بِيْكَزِ
 اس ضَعُوْنٍ بِرَاجِمَاعٍ وَاقِعٍ بِنَقْلِ كِيَا اسْكُو اَبْنِ الْمُنْدَرِ اَوْ اَبْنِ مَلْعُوْنٍ نَعَى السَّبْرِ النَّمِيْرٍ مِّنْ اسْ بَادِلِيْ
 اسْتِشْنَاتٍ مَّعْلُوْمٍ اَوْ اَكْرَمِيُوْنٍ مِّنْ سَعَى اَكِي هِيْ كِي حِيْزٍ نَجَسٍ كِي بُوْرَنَعَى كِي سَبَبٍ بَدَلٍ جَابُوْ سَعَى
 تُوْ بَابِيْ نَابَا كُوْ جَابَا هِيْ وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَا سُوْلُ
 رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ الْمَاءِ يَكُوْنُ فِي الْفَلَاحِ مِّنْ الْاَرْضِ وَمَا يَتَوْبَهُ مِّنْ
 الدَّخَانِ وَالسَّجَاعِ فَقَالَ اِذَا كَانَ الْمَاءُ فُلُكَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْغُبُثَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَ
 الْمُتَرَمِّدِيُّ وَابُوْ دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ مَاجِهٍ وَفِيْ اُخْرَى كَا فِيْ دَاوُدَ
 فَانَّهُ لَا يَنْجِسُهُ وَهَذَا الْحَدِيْثُ صَحِيْحُهُ اَبْنُ خُزَيْمَةَ وَابْنُ حَبَّانَ وَالدَّارُ قُطْنِيْ وَوَلَمَّا كُوْ
 اَوْرُوْا رُوَايَتٍ اَبْنِ مَرْثُفٍ اَللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا سَعَى كَمَا بُوْرٍ جِيْ كُو رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْوَالِ
 سَعَى بَابِيْ كِي كُو تُوْمَا هِيْ سِيْدَانِ مِّنْ زَمِيْنِ كِي اَوْرُوْهَ بَابِيْ كِي بَارِيْ بَارِيْ اَتِيْ مَبِيْنٍ سَبْرٍ جَانُوْرٍ اَوْرُوْ
 وَرَمَدِيْ تَبِ فَرَمَا يَابَسِ وَتِ كِي سُوْ بَابِيْ وَتُوْ قُلُوْ نَمِيْنٍ اَوْ شَمَانَا نَابَا كُو يَعْنِيْ نَابَا كُو نَمِيْنٍ هُو تَارُوْ يَتِ
 كِيَا اَحَدِيْثٍ كُو اَحْمَدُ اَوْ رَمَزِيْ اَوْ اَبُوْ دَاوُدَ اَوْ رَسَاوِيْ اَوْ رَامِيْ اَوْ اَبْنِ مَاجِهٍ نَعَى اَوْ دُوْ سُرِيْ رَمَزِ
 مِّنْ اَبُوْ دَاوُدَ كِي يُوْنِ كُو مِيْشَاكٍ وَهَ نَابَا كُو نَمِيْنٍ هُو تَارُوْ يَتِ صَحِيْحُهُ كَمَا اسْكُو اَبْنِ خُزَيْمَةَ اَوْ اَبْنِ حَبَّانَ
 اَوْ رَامِيْ اَوْ رَمَزِ نَعَى سَعَى مُحَمَّدُ نَزْدِ حَسِيْنٍ صَاحِبِ رَا حَقِّ مِّنْ لَّكَا هِيْ
 كُو فَلَاجَا زِيْ شَكٍ كُو كِهْتِيْ مِّنْ كُو حَسِ مِّنْ تَحْنِيْا لَقْبَرِ اِثْبَانِيْ شَاكٍ كِي بَابِيْ اَمَا هِيْ اَوْ رَسُوْلُ
 اس كِي يَتِيْ كُو حَدِيْثٍ نَقْلٍ كِي هِيْ اِمَامُ شَاغِيْ نَعَى اَبْنِ سَمِيْنٍ كُو فَرَمَا يَابَا رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ نَعَى كُو حِيْجِ بَابِيْ هُو لَقْبَرُ دُوْ قُلُوْنِ كِي سَامَتُهُ قُلُوْنِ مَوْضِعٍ سَجِيْرٍ كِي وَهَ تُوْ نَجَسٍ نَمِيْنٍ هُو تَارُوْ اَبْنِ
 جَرِيْجٍ رَاوِيْ اس مِيْشَاكٍ كِي كِهْتِيْ مِّنْ كُو يَسِيْنُهُ دِكَمَا قُلُوْ هُو كُو تُو اس مِّنْ دُوْ شَكِيْنٍ اَوْ كُو بَزِيَادَهَ بَابِيْ

۲
 جوہنہ غلامی
 مکتبہ منہاج دینی
 دوسرے فصل میں ہے
 تاریخ حیات حضرت
 کی تاریخ اسلام اور
 مختلف شریعتوں کے
 کے احکامات میں ہے
 ۳
 مختلف شریعتوں کے
 کے احکامات میں ہے

سب موقوف ہی ہیں یعنی صحابہ ہی کے قول میں مرفوع یعنی حضرت کی حدیث ایک ہی نہیں ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتا اور بیان اس کا بھی قریب اور لگاؤ تیسری حدیث بھیقی نے بیچ کتاب معرفت کے روایت کی طریق ابن امیہ سے اس نے عمر بن دینار سے کہ تحقیق ایک نہ لگی گر پڑچاہہ زفرم میں پس مرگیا پس حکم کیا ساتھ اسکے ابن عباس نے یہاں تک کہ باقی ہی بیچ اسکے کوئی چیز سو جواب اسکا ہی تین طرح سے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں اس لیے کہ اسکے راویوں میں راوی ابن امیہ ضعیف ہے چنانچہ کہا ترمذی نے اپنی جامع میں بیچ باب زکوۃ زبور کے بعد حدیث عمرو بن شعیر کے کہ ابن امیہ ضعیف ہے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں بیچ باب سلام دینے امام کے جبکہ بیٹھے منبر پر بعد حدیث جابر کے کہ ابن امیہ ضعیف ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہ ابن امیہ سچا ہے سائو طبقہ سے مگر خلاط ہو گیا حافظہ اسکا بعد چلنے کا ہون اسکی کے دووم کتاب بھیقی کی کہ جس کی یہ حدیث ہر طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی منین ہوتی ہے کہ حدیث صحیحہ مرفوعہ کا مقابلہ کر سکے اور بیان اسکا قریب آنے والا ہے سووم یہ حدیث موقوف ہے یعنی صحابی کا قول ہے اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل مرفوع حدیث کو مقابلہ میں حجت نہیں ہو سکتا اور بیان اسکا بھی قریب آتا ہے چوتھی حدیث طحاوی مع نے روایت کی ہے عطل سے کہ کہا عطا لہ کہ ایک حبشی گر پڑا چاہہ زفرم میں پس مرگیا پس حکم کیا عبداللہ بن زبیر نے پس کہینچا گیا پانی اُسکا پس ہو گیا پانی اسکا ایسا کہ ٹوٹا ہی نہ تھا پس حب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایک حبشی ہے کہ جاری ہے حجر اسود کی طرف سو پس کہا ابن زبیر نے کہ کفایت کرتا ہے تم کو یعنی اب اس میں سے پانی کہینچنے کی حاجت نہیں ہے سو جواب اسکا تین طرح سے اول یہ کہ علماء کو اس قصہ کو ثبوت ہی میں کلام ہے چنانچہ کہا بھیقی نے سنن کبریٰ میں وَاخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ أَبُو الْوَلِيدِ الْفَقِيهُ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَبْرَوَيْهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا قَدَامَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ سُفْيَانَ بْنَ عُيَيْنَةَ يَقُولُ أَنَا بِمَكَّةَ مَعَهُ سَبْعِينَ سَنَةً وَلَمْ أَرَ أَحَدًا أَصْغِيرًا وَلَا كَبِيرًا يَعْرِفُ حَدِيثَ الرَّجُلِ الَّذِي قَالُوا إِنَّهُ وَقَعَ فِي زَمْرٍ مَّا سَمِعْتُ أَحَدًا يَقُولُ نُزِرَ زَمْرٌ يَنْسُخُ بَعْضُهُ بَعْضًا

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

ابو عبد اللہ حافظ نے اسے کہا، حدیث کی ہکوا ابو الولید فقیہ نے (کہا اس نے) حدیث کی ہم کو عبد اللہ بن شریہ نے اوس نے کہا سنا میں نے ابداً سہو کہ کہتا تھا سنا میں نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہتے تھے کہ میں مکہ میں ستر برس ہا (لیکن) نہ دیکھا میں نے کہہو کسی چوٹے یا بڑے کو کہ بچا تھا ہو حدیث رنگی کی یہ جو لوگوں نے کہا کہ تحقیق گرا رنگی (چاہ) زفر میں نہیں سنا میں نے کسی سے کہ کہتا ہوں کہ لکھا ہے تمام پانی زفر کا اور کہا شاہ ولی صاحب بحث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں وَقَدْ أَطَالَ الْقَوْمُ فِي فُرُوعِ مَوْتِ الْحَيَوَانِ فِي الْبُيُوتِ وَالْعَشْرِ فِي الْعَشْرِ وَالْمَلِكِ الْجَارِي وَلَيْسَ فِي كُلِّ ذَلِكَ حَدِيثٌ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةُ وَأَمَّا الْأَنَارُ الْمَنْقُولَةُ عَنِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِينَ كَأَثَرِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِي الرَّبِيعِ وَعَلَى تَضَيُّ اللَّهِ عَنْهُ فِي الْفَارَةِ وَالْخُجْمِ وَالشَّعْبِيِّ فِي نَحْوِ السُّتُورِ فَلَيْسَتْ بِمَا يَشْهَدُ لَهُ الْحَدِيثُونَ بِالصَّحَّةِ وَلَا مِمَّا اتَّفَقَ عَلَيْهِ جُمْهُورُ أَهْلِ الْقُرُونِ الْأُولَى وَعَلَى تَقْدِيرِ صَحَّتْهَا يُمْكِنُ أَنْ يَكُونَ ذَلِكَ تَطْيِيبًا لِلْقُلُوبِ وَتَنْظِيفًا لِلْمَاءِ لَا مِنْ جِهَةِ الْوُجُوبِ الشَّرْعِيِّ كَمَا ذَكَرَ فِي كِتَابِ الْمَالِكِيَّةِ وَدُونَ تَقْيِ هَذَا الْأَحْتِمَالِ خَرَطَ الْقِتَادَ وَبِالْجُمْلَةِ فَلَيْسَ فِي هَذَا الْبَابِ شَيْءٌ يُعْتَدُّ بِهِ وَجِبُّ الْعَمَلِ عَلَيْهِ وَحَدِيثُ الْفَلَتَيْنِ أَثَبْتُ مِنْ ذَلِكَ كَلِمَةً بِغَيْرِ شُبُهَةٍ بَعْدَ اِتِّحَاقِ ثَبُوتِ بَحْثِ كِي هُوَ قَوْمٌ فِي سِجِّ خَرِيَّاتِ كُوَيْنِ مِّنْ مَّرْجَانِ حَوْلَ بَدْوِ كِي اُورِدَ دَرْدَہ اور پانی جاری کے اور اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (کوئی) حدیث ہی نہیں ہے اور وہ آثار جو صحابہ و تابعین سے منقول ہیں جیسے اثر عبد اللہ بن زبیر کا زنجی کے باب میں اور اثر حضرت علیؓ کا چوبہ کے باب میں اور اثر نخعی اور شعبی کا بلی کے باب میں سو یہ آثار ایسے نہیں جنہی صحت پر محدثوں نے گواہی دی ہو اور نہ پہلے قرن کے لوگ انہیں متفق ہوئے ہیں اور بر تقدیر صحت ان آثار کے ہو سکتا ہے کہ وہ زفر کا کہیں چٹا دلی صفائی کے لیے اور پانی کے اجلے رہنے کی واسطے ہو و نہ حکم شرعی کے طور پر چٹا نہ یہی مالکی مذہب کی فقہین مذکور ہے اور سوا اس احتمال کے اور کچھ کہنا دشوار ہے حاصل کلام کا اس باب میں کوئی ایسی روایت نہیں جس پر اعتماد کیا جاوے اور حدیث قلستین کی خوب ثابت ہو بلاشبہ دوم شرح معانی الآثار طحاوی کی کہ جسکی یہ حدیث ہم اس قسم کی کتاب نہیں کہ اسکی حدیثوں پر اعتماد کیا جاوے اور لائق عمل کے سمجھا جاوے اس لیے کہ اکثر حدیثیں اسکی اسناد کی حجت ہو مگر وہ میں چٹا نہ کہنا فاضل اجل حافظ حاجی ابوالحسنات محمد عبد

بجارت مجاہد
باب البیضاء
۱۶۹
وصفہ ۱۰۱

صاحب کسنوی فی الفوائد البہیہ فی تراجم المحنفینؒ وقال احمد بن عبد الحليم بن يمينه
 فی منهاج السنۃ فی بحث حدیث کذا الشمس الطحاوی لیس عادتہ لقد الحدیث کتقد
 اهل العلم ولہذا اروی فی شرح معانی الآثار الاحادیث المختلفۃ وانما رخص ما رخصہ
 منها فی الغالب من جهة القیاس الذی راہ حجة ویکون اکثرہ مجرد حاتم جهة
 الاستناد ولا ثبت فانه لیس لہ معرکہ بالاسناد کعرفۃ اهل العلم بہ وان
 کان کثیر الحدیث ففیہا عالمیۃ کما احمد بن عبد الحليم بن یمین نے منہاج السنۃ میں بیچ
 بحث حدیث الشمس کے جس طرح کہ اہل علم حدیثوں کو کرا کرتے ہیں طحاوی کی ویسی عادت نہیں بغیر
 طحاوی اپنی کتاب کی حدیثوں کی صحت ضعف ٹیک نہیں بتلاتا اور یہی باعث ہے کہ اپنی کتاب
 شرح معانی الآثار میں مختلف حدیثیں روایت کرتا ہے اور جس روایت کو وہ ترجیح دیتا ہے غالب
 اپنے قیاس ہی سے ترجیح دیتا ہے کیونکہ وہ قیاس کو اپنے نزدیک حجت سمجھتا ہے اور اسکی اکثر حدیثیں
 اسناد کی جہت سے مجروح ہی ہوتی ہیں اور نہیں ہیں ثابت را اور وجہ اسکی یہ ہے جس طرح سر اور اہل
 علم حدیثوں کی صحت اور ضعف کا حال پہچانتے ہیں وہ نہیں پہچانتا اگرچہ فقیہ عالم ہے اور بہت
 حدیثیں روایت کرتا ہے سو م شرح معانی الآثار طحاوی کہ جسکی یہ حدیث ہی طبقہ ثالثہ کی کتاب
 ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی اس قسم کی نہیں ہوتی ہے کہ اسکی حدیثوں پر اعتماد کیا جاویں
 اور لائق عمل کے سمجھا جاویں چنانچہ کما شاہ عبدالغزیز دہلوی نے عجالتہ نافعہ میں ۔ وطبقہ ثالثہ احادیث
 کہ جماعہ از علمائے متقدمین بر زمان بخاری وسلم یا معاصرین انہا در تصانیف خود روایت کردہ
 اند الزام صحت نمودہ و کتب انہا در شہرت و قبول در مرتبہ طبقہ اولی و ثانیہ رسیدہ بہر چند
 مصنفین ان کتب موصوف بودند بہ تجرد علوم حدیث و وثوق و عدالت و ضبط احادیث
 صحیحہ و حسن وضعیف بلکہ متہم بالوضع نیز در ان کتب یافتہ می شود و رجال ان کتب بعضی موصوف
 بعدالت اند و بعضی مستور و بعضی مجهول و اکثر ان حدیث معمول بنزد فقہانہ شدہ اند بلکہ اجماع
 برخلاف انہا منعقد گشتہ چہا رم یہ حدیث ہی موقوف ہی یعنی قول صحابی کا ہے اور صحابی
 کا خواہ قول ہو خواہ فعل مقابلے میں حدیث صحیحہ مرفوعہ کے قابل حجت اور لائق اعتبار کے نہیں
 ہوتا چنانچہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں وَقَدْ تَقَرَّرَتْ اَنْ اَعْمَالَ الصَّحَابَةِ وَاقْوَالُہُمْ

عبارت الفوائد البہیہ
 حدیثہ مصطفیٰ کی
 صفحہ ۱۰۰ میں ہے
 عبارت
 عجلتہ نافعہ صحابہ
 لا ہر کتب صفحہ
 ۱۰۰ میں ہے
 عبارت
 نیل الاوطار صحابہ
 مصنفہ حدیث کے
 صفحہ ۱۰۰ میں ہے

ہے اور اسمک کے رہنے والوں کو مشرق اور مغرب کے طرف پیٹھ یا مونہ کر کے پانخانہ کے واسطے بیٹنا منع ہے لیکن یہ حکم جنگل کے لیے ہی گہروں کے لیے نہیں گہروں میں قبلہ کی طرف پیٹھ یا مونہ کر کے پانخانہ پہرہ نادرست ہے اور ترمذی میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مونہ کرنے کو قبلہ کی طرف پیشاب کے وقت پہرہ دیکھا میں نے آپ کی وفات سے ایک برس پیشتر منہ کرتے ہوئے انکو **ف** کہا ترمذی نے اس باب میں ابی قتادہ اور حضرت عائشہ صدیقہ اور عمار سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر رضی اللہ عنہ اس باب میں حسن ہے غریب اور ابوداؤد میں روایت ہے مروان اصغر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ دیکھا میں نے عبد اللہ بن عمر کو کہ بیٹھایا او تنوں نے اونٹ اپنا سامنے قبلہ کے پھر بیٹھے پیشاب کیا طرف اسکی پس کھانے امی ابو عبد الرحمان کیا نہیں منع کیا گیا اس سے کہا نہیں بلکہ سوا اسکے نہیں کہ منع کیا گیا ہے اس سے پہچ جنگل کے پس جب وقت کہ ہو در میان تیرے اور در میان قبلہ کے کوئی چیز کہ پردہ کرے تجھ کو پہرہ کچھ مضائقہ نہیں **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) فتح الباری میں کہ روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد اور حاکم نے ساتھ اسناد حسن کے **وَعَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فَهَآنَا يَعْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ سَتَقِيلُ الْقَبِيلَةَ لِعَاطِطٍ أَوْ بُولٍ أَوْ أَنَّ سَتَنَجِي بِأَقْلٍ مِنْ ثَلَاثَةِ أَجْزَاءٍ أَوْ أَنَّ سَتَنَجِي بِرَجِيعٍ أَوْ بِعَظْمٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اس نے کہ منع کیا ہم کو یعنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مونہ کرین ہم قبلہ کی طرف پانخانہ اور پیشاب کر نیکی وقت اور منع فرمایا کہ استنجا کرین ہم دامن ہاتھ سے اور یہ کہ استنجا کرین ہم کم تین ہتھ سے اور یہ کہ استنجا کرین ہم سر گین اور استخوان سے روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **ف** پانخانہ پہرہ کرنے کو بعد تین ڈھیلے لینا افضل ہے اگر دو پر یا ایک پر ہی الکفار سے تب بھی جائز ہے کیونکہ صحیح بخاری میں عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ کہا اس نے پانخانہ کو گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حکم کیا مجھ کو کہ تین ہتھ لاؤن حضرت کیو سطر پہرہ مجھ کو دو ہتھ اور ایک سر گین ملا بہرہ لایا میں حضرت کو پس بہرہ لیے دونوں ہتھ اور پہنک دیا سر گین اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

۱۰
حدیث ترمذی صحیح
۱۱
حدیث ترمذی صحیح
۱۲
حدیث ترمذی صحیح
۱۳
حدیث ترمذی صحیح
۱۴
حدیث ترمذی صحیح
۱۵
حدیث ترمذی صحیح
۱۶
حدیث ترمذی صحیح
۱۷
حدیث ترمذی صحیح
۱۸
حدیث ترمذی صحیح
۱۹
حدیث ترمذی صحیح
۲۰
حدیث ترمذی صحیح
۲۱
حدیث ترمذی صحیح
۲۲
حدیث ترمذی صحیح
۲۳
حدیث ترمذی صحیح
۲۴
حدیث ترمذی صحیح
۲۵
حدیث ترمذی صحیح
۲۶
حدیث ترمذی صحیح
۲۷
حدیث ترمذی صحیح
۲۸
حدیث ترمذی صحیح
۲۹
حدیث ترمذی صحیح
۳۰
حدیث ترمذی صحیح
۳۱
حدیث ترمذی صحیح
۳۲
حدیث ترمذی صحیح
۳۳
حدیث ترمذی صحیح
۳۴
حدیث ترمذی صحیح
۳۵
حدیث ترمذی صحیح
۳۶
حدیث ترمذی صحیح
۳۷
حدیث ترمذی صحیح
۳۸
حدیث ترمذی صحیح
۳۹
حدیث ترمذی صحیح
۴۰
حدیث ترمذی صحیح
۴۱
حدیث ترمذی صحیح
۴۲
حدیث ترمذی صحیح
۴۳
حدیث ترمذی صحیح
۴۴
حدیث ترمذی صحیح
۴۵
حدیث ترمذی صحیح
۴۶
حدیث ترمذی صحیح
۴۷
حدیث ترمذی صحیح
۴۸
حدیث ترمذی صحیح
۴۹
حدیث ترمذی صحیح
۵۰
حدیث ترمذی صحیح
۵۱
حدیث ترمذی صحیح
۵۲
حدیث ترمذی صحیح
۵۳
حدیث ترمذی صحیح
۵۴
حدیث ترمذی صحیح
۵۵
حدیث ترمذی صحیح
۵۶
حدیث ترمذی صحیح
۵۷
حدیث ترمذی صحیح
۵۸
حدیث ترمذی صحیح
۵۹
حدیث ترمذی صحیح
۶۰
حدیث ترمذی صحیح
۶۱
حدیث ترمذی صحیح
۶۲
حدیث ترمذی صحیح
۶۳
حدیث ترمذی صحیح
۶۴
حدیث ترمذی صحیح
۶۵
حدیث ترمذی صحیح
۶۶
حدیث ترمذی صحیح
۶۷
حدیث ترمذی صحیح
۶۸
حدیث ترمذی صحیح
۶۹
حدیث ترمذی صحیح
۷۰
حدیث ترمذی صحیح
۷۱
حدیث ترمذی صحیح
۷۲
حدیث ترمذی صحیح
۷۳
حدیث ترمذی صحیح
۷۴
حدیث ترمذی صحیح
۷۵
حدیث ترمذی صحیح
۷۶
حدیث ترمذی صحیح
۷۷
حدیث ترمذی صحیح
۷۸
حدیث ترمذی صحیح
۷۹
حدیث ترمذی صحیح
۸۰
حدیث ترمذی صحیح
۸۱
حدیث ترمذی صحیح
۸۲
حدیث ترمذی صحیح
۸۳
حدیث ترمذی صحیح
۸۴
حدیث ترمذی صحیح
۸۵
حدیث ترمذی صحیح
۸۶
حدیث ترمذی صحیح
۸۷
حدیث ترمذی صحیح
۸۸
حدیث ترمذی صحیح
۸۹
حدیث ترمذی صحیح
۹۰
حدیث ترمذی صحیح
۹۱
حدیث ترمذی صحیح
۹۲
حدیث ترمذی صحیح
۹۳
حدیث ترمذی صحیح
۹۴
حدیث ترمذی صحیح
۹۵
حدیث ترمذی صحیح
۹۶
حدیث ترمذی صحیح
۹۷
حدیث ترمذی صحیح
۹۸
حدیث ترمذی صحیح
۹۹
حدیث ترمذی صحیح
۱۰۰
حدیث ترمذی صحیح

ادب ابن سکن نے اور ابوداود اور ترمذی اور نسائی میں عبدالمہدی بن خلف سے روایت ہے کہ افرامیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے ایک تہار ایچ عثمانہ اپنے کے اور کما ترمذی نے یہ حدیث غریب ہر پیشاب کرنے کے وقت واسنے ہاتھ سے نازا بکرنے اور واسنے ہاتھ سے پانچانہ میں ڈھیلے پونچھنے اور برتن میں سانس چوڑنے کی ممانعت کے بیان میں **عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَسْنُ أَحَدُكُمْ ذِكْرَهُ بِيَمِينِهِ وَهُوَ يَبُولُ وَلَا يَمْسَحُهُ مِنَ الْخَلَاءِ بِيَمِينِهِ وَلَا يَنْتَفِسُ فِي الْوَلَاكَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ لِسُلَيْمٍ** روایت ہوا ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی ہرگز نہ بکڑے اپنا نازا اپنے دہنے ہاتھ سے پیشاب کرتے اور نہ داسنے ہاتھ سے پانچانہ میں ڈھیلے پونچھے اور نہ سانس چوڑے برتن میں روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ مسلم کے ہیں پانچانہ بہرے کے وقت زمین کے نزدیک ہونے سے پہلے اپنا ستر تنگا کرنے اور پانچانہ بہرے کی حالت میں دو آدمیوں کے آپس میں باتیں کرنے کی ممانعت کو بیان میں **عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ يَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتَّى يَدْخُلَ مِنْ الْأَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالذَّهَلِيُّ** روایت ہو حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے پانچانہ بہرے کا نہ اوٹھاتے کپڑا اپنا یہاں تک کہ نزدیک ہو تو زمین کے **ف** کما ترمذی نے کہ یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ اعمش جو کہ اسحدیث کے راویوں میں سے ہے اسکو انس بن مالک سے مسلم بنین اور احمد اور ابوداود اور ابن ماجہ میں ابی سعید سے روایت ہو کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ لکلین دو آدمی کہ جاویں طرف پانچانہ کے کہ کہو لسنے والے ہوں شرمگاہ اپنی دونوں باتیں کرتے ہوں پس تحقیق اللہ تعالیٰ غضب میں آتا ہے اس سے **ف** یہی حکم عورتوں کو بھی ہے پانچانہ بہرے کے بعد صرف ڈھیلوں سے ہی ہمارت حاصل ہو جائے اور پانی سے استنجاء

۱۶
یعنی نیکوئی کے واسطے
کہ در کتب معتبرہ میں ہے
یعنی بلوغ الموعودہ
فہما الحاجت میں ہے
۱۷
یعنی نیکوئی کے
باب اربعہ
۱۸
فصل میں ہے
۱۹
یعنی ترمذی حوالہ کو
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کنا افضل ہو نیکے بیان میں عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ذهب احدکم الی الغائط فليدب معہ ثلاثۃ لجرۃ تکتب بہن فاما الخبز فی عدم رواہ احمد و ابوداؤد و النسائی و اور رویت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاوے ایک تھرا طر پانچانہ کی پس لیجاوے اپنی ساتہ تین پتھر پاکی کرے ساتھ انکے پس تحقیق یہ پتھر کفایت کریں گے اسکو رویت کیا اس حدیث کو احمد و ابوداؤد و ابوداؤد و النسائی نے ف کما منقۃ الاخبار میں یہ حدیث دارقطنی میں ہے اور کما دارقطنی نے اسناد اسکی صحیحہ حسنہ اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے و سیرہ بن شعبہ سے کہ کہا تھا میں ساتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ساتہ ناگمان از رو حضرت پس ادا کی حاجت اپنی پہاڑی پس الایمنے اور انکے پانی چاگلے کہ تہی میری پاس پس وضو کیا اور سحر کیا اپنی دونوں سوز و پیر موطا امام مالک میں ہے کہ یحییٰ بن سعید زنا سعید بن سب سے کہ سوال کیو گئے (سعید بن سب) وضو کی سبب پانچانہ کے (یعنے) استعمال پانی سے سبب پانچانہ پیر نیکیس کہا سوا اس کے نہیں کہ استنجا کرنا پانچانکے ساتھ وضو ورنہ لگا ہو یعنی عورتوں کو پانی سے استنجا کرنا چاہیے مرد و عورتوں کو پانی سے استنجا کر نیکی حاجت نہیں ہے اور امام ابن نے اغاثۃ اللہ فان میں لکھا ہے کہ وہیوں استنجا کرنا جائز ہے اور گرمی کو موسم میں باوجودیکہ استنجا کی جگہ پر پسینہ اگر کپڑے پر لگتا ہے مگر اسکے دھویر کا حکم نہیں دیا اسلیے کہ حرج نہ ہو اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا علمائے اگر کوئی گاری نہجی کے ساتھ کہ جسکی تراویک طرف کی دوسرے طرف کو نہ پہنچ جاوے استنجا کرے تو کفایت کرتا ہے اور نیز کہا شوکانی فی نیل الاوطار میں کہ امام مالک کو پانی کو ساتھ استنجا کرنے سے انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ پانی سے استنجا کرنا حضرت سے ثابت نہیں اور رویت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر نہیں استنجا کرتے تھے ساتھ پانی کے اور رویت ہے ابن الزبیر سے کہ کہا اس نے کہ ہم پانی سے استنجا نہیں کرتے تھے اور ذکر کیا ابن دقین العید نے کہ تحقیق سعید بن سب پر چہر گئے استنجا کرنے سے ساتھ پانی کے پس کہا اوہ نہجے کہ یہ وضو عورتوں کا ہے انتہی اگر کسی کو پانچانہ یا پشیا کر نیکی بعد پانی نہ ملو فقط وہیوں ہی سے طہارت حاصل ہوجاتی ہے حاجت پانی سے پاک کر نیکی نہیں لیکن پانی سے استنجا کرنا افضل ہے

۱۷
 جہنم تکو کے آب و
 غسل اسکو کر فضل ہے
 ۱۸
 جہنم میں سے
 الاخبار بطون دارقطنی
 ۱۹
 کس صحت میں ہے
 جہنم بخاری جہا پانی
 ۲۰
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۱
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۲
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۳
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۴
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۵
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۶
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۷
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۸
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۲۹
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے
 ۳۰
 جہنم صحت میں ہے
 جہنم صحت میں ہے

سنت میں لیکن اگر ہاتھ کو نجاست نہ لگی ہو تو مٹی سے دھونا تو ایک طرف رہا بانی سے دھونکی جہی حاجت
 نہیں اور دلیل اسکی حدیث آئندہ ہر پانچ خانہ پہرنے کو بعد ڈھیلالینے کیوقت اگر ہاتھ کو
 نجاست نہ لگے ہو تو دھونا واجب نہ ہو یکے بیان میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى حَاجَتَهُ مِنَ الْخَلَاكِ فَقَرَّبَ إِلَيْهِ طَعَامٌ
فَأَكَلَ وَلَمْ يَسِّمْ مَاءً وَفِي رِوَايَةٍ فَقِيلَ لَهُ أَكَاتَوْضَأُ فَقَالَ لِمَ أَصْلَى فَاَتَوْضَأُ وَرَوَاهُ
مُسْلِيٌّ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوری کی
 اپنی حاجت پانچ خانہ سے پس نزدیک کیا گیا آپ کے کمانا پس کمایا اور پانی کو نہ چھوئے اور ایک
 روایت میں یہ ہے کہ کما گیا واسطے حضرت کو کہ کیا آپ وضو نہیں کرتے آپ نے فرمایا کیوں وضو
 کروں کیا میں نماز پڑھتا ہوں روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **ف** احمدیث ہی معلوم ہوا کہ
 وضو کرنا نماز کی واسطے واجب ہے کما نیکے لیرو جب نہیں ہر چند کمانے سے پہلے ہاتھ دھونا مستحب ہے
 لیکن حضرت فرما سو سطر ہاتھ نہ دھوئے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اگر ہاتھ بالک ہوں تو دھونا
 واجب نہیں پیشاب کرنے کے بعد ڈھیلے وغیرہ کے ساتھ تراوت خشک کرنے
 کے بیان میں **عَنْ عِيسَى بْنِ يَزِيدٍ أَدْعَنَ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَالَ أَحَدُكُمْ فَلْيَنْتِزِدْ كَرَةً ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ لَيْسَ بِهِ
ضَعِيفٌ روایت ہے عیسیٰ بن یزید اور اس نے روایت کی اپنے باپ کے کما کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیشاب کرے کوئی تم میں کا تو سونتے اپنی ذکر کو تین بار روایت
 کیا احمدیث کو ابن ماجہ نے ساتھ سند ضعیف کے **ف** تمسک النہام شرح بلوغ المرام میں لکھا
 ہے کہ روایت کیا احمدیث کو احمد نے بیچ کتاب سندانی کے اور بیہقی اور ابن قانہ نے اور ابو نعیم
 نے بیچ معرفت اپنی کے اور ابوداؤد نے بیچ مسیل کے اور عقیلی نے بیچ ضعفا کے بکر سب نے روایت
 کی عیسیٰ مذکور سے اور کما نووی نے بیچ شرح منیہ کے کہ اتفاق کیا ہے علیٰ فی اوپر سہات کہ کو
 یعنی عیسیٰ بن یزید (ضعیف) انتہی مختصر **أَبُو بَكْرٍ عَنْ تَيْسَارِ بْنِ مُكَيْرِ بْنِ عَمْرِو إِذَا بَالَ**
مَسْتَعِدًّا كَرَةً بِحَادِطٍ وَحَجَرٍ وَلَمْ يَسِّمْ مَاءً یعنی ابوبکر نے روایت کی تیسار بن مکیہ سے کہ تھے
 حضرت عمر جب پیشاب کرتے پہرے ذکر اپنا دیوار پر اور نہ لگا تو اسکو پانی **ف** کما شاہ ولی اللہ

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

حدیث دہلوی فی ازالۃ الخفا میں کہ سب پر اجماع کیا ہے علماء اہل سنت اور نہایت بزرگوار اس حدیث
 مرفوعہ اور سواہر کے نہیں کہ یہ مذہب حضرت عمر کا ہے قیاس کیا ہے انہوں نے کیا کرنے کے
 استنبیح پر اور علمائے انکی تقلید کر لی ہے اور انکے موافق ہو گئے ہیں انتہی اب جانا چاہیے کہ
 دلیل سب لوگوں کی پیشاب کرنے کے بعد اثر پیشاب کا خشک کرنے کے لیے ایک تو ضعیف حدیث
 عیسیٰ بن یزید کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دوسرا فعل حضرت عمر کا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ
 ضعیف حدیث اور صحابی کا خواہ قول ہو خواہ فعل ہو لائق حجت کا ٹٹنے کے نہیں ہوتا لیکن اس
 مسئلے میں سبب لا چاری کو جس جگہ کہ بانی بہم نہ پہنچ سکے وہاں مطابقت حدیث مذکور اور حضرت
 عمرؓ کے فعل کے بعد پیشاب کرنے کے اپنی ستر کو خواہ زمین پر خواہ دیوار پر خواہ ڈھیلے پر خواہ
 بہتر وغیرہ سے خشک کر دینا چاہیے تاکہ پیشاب کو اثر سے بچا جائے نہ ہو چاہے اور
 اس مسئلے میں حضرت عمرؓ کی تقلید کرنی علماء کا بھی یہی باعث ہے لیکن یہ جو اکثر لوگ یا بجا
 کے اندر ہاتھ ڈال کر ستر پر ڈھیلا لٹکائے ہوئے مردوں کے سامنے بلکہ بعض لوگ عورتوں کے
 سامنے بھی گٹر بین تک ٹھہرتے ہیں یہ بات بالکل بے بنیاد اور بے سرے کی حیثائی
 اور بدعت ہو امام ابن قیم نے اغاثۃ المفان میں فرمایا ہے اور خجلہ و سواسون کے وہ
 ہے جو بہت سو و سواسی بعد پیشاب کے کرتے ہیں اور وہ دس چیزیں (یعنی دس بدعتیں)
 ہیں اول شتر نگاہ کو جڑ سے ستر تک ابنا دوسری بعد پیشاب کے جس چیز کے
 دوبارہ آنے کا خوف ہو اسکو نکالنا اور مینے ان دونوں اپنے استاد سے پوچھا تو انکے
 نزدیک کچھ نہ تھیرا اور فرمایا کہ اسباب میں حدیث صحیحہ نہیں ہے اور یہ بھی فرمایا کہ پیشاب شتر نگاہ
 کے اندر اس طرح ہوتا ہے جس طرح تھن کے اندر دودھ ہوتا ہے اگر چہ زور و ٹوٹھیر جاتا ہے اور
 اگر وہ ہو تو نکل آتا ہے اور جو شخص اس امر کا عادی ہو جاتا ہے وہ ایسی مرض میں مبتلا ہو جاتا
 ہے کہ اس سے غفلت کر نیوالا اس سے بچا رہتا ہے ابو محمد کہتے ہیں کہ اگر یہ امر سنون ہوتا تو رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے لیے سب سے بہتر تھے چنانچہ ایک یہودی نے سلمانؓ کو کہا کہ تمہاری
 پیغمبر نے تمکو سب چیزیں سکھائی ہیں یہاں تک کہ پانچواں پہر نامی انہوں نے کہا ہاں قسیری
 بچے ہوئے پیشاب کے نکلنے کے لیے کہنگارنا اور چند قدم چلنا چوتھی زمین سو کچھ ابر کر

۱۰
 عبارت از آداب طہارت
 ملح صوفی بلیغ
 مقصد دوم صفحہ
 ۱۰۵
 من ۴
 عبارت اغاثۃ المفان
 فی صائد الکلیان طہارۃ
 ملح بلیغ صفحہ ۱۰۶
 من ۴

جلدی سے بیٹھ جانا پانچویں ایک مہینہ تک کر زور دینا کہ زمین پر سے پاؤں اٹھ جائے کہ
 قریب و جاوید ہر اس میں کسک کر بیٹھ جانا چھٹی ذکر کو پڑھ کر اس کے سوراخ کو دیکھنا کہ اس میں
 کچر رہا ہے کہ نہیں ساتویں اس کے سوراخ کو کھول کر اس میں پانی ڈالنا آٹھویں اس میں روٹی
 رکھنی لوٹیں اور سپوٹی باندھتی دسویں توڑی دو زنیہ پر چڑھ کر جلدی سے اترنا ہمارے
 استاد کہتے ہیں کہ یہ سب موسیٰ اور ہجت میں اتنے مختصر کثرت ہو کر پیشاب کرنے کے
 بیان میں **عن حذیفہ رضی اللہ عنہ قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبطہ**
قویہ ضیال قال ما متفق علیہ رویت ہر خذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا آئے بنی صلی اللہ
وسلم کو ٹیپہ ایک قوم کے پاس بن پیشاب کیا کثرت ہو کر رویت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے
ف نوٹ کی ہے نے فرج صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا ابن منذر نے اشتراف میں کہ عمر بن الخطاب اور
زید بن ثابت اور ابن عمر اور سلم بن سعد نے پیشاب کثرت ہو کر کیا ہے اور کہا ابن منذر نے رویت
کی گئے ہے یہ بات النش اور علی اور ابو ثریہ ہر اور عمل کیا اسپر ابن سیرین اور عروہ بن زبیر نے اور برا
جانا اسکو ابن سعد اور شعبی نے اور ابراہیم بن سعد کثرت ہو کر پیشاب کرنے والے کی گواہی نہیں
جائز کہتے ہو اور کہا ابن منذر نے کہ میٹھ کر پیشاب کرنا بہتر ہے اور کثرت ہو کر پیشاب کرنا مباح ہر
اسی لیے کہ یہ بات حضرت سے دونوں طرح سے ثابت ہو اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں ذکر اور
کی گئی ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ وہ آئے کوڑی پر پس پیشاب کیا انہوں نے کثرت ہو کر اور رویت
کی ہے عبد الرزاق نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا حضرت عمر نے کثرت ہو کر پیشاب کرنا بہت
نگاہ رکھنا والا ہے واسطی دبر کے اور حضرت علی اور حضرت عمر اور زید بن ثابت وغیرہ سے ثابت
ہوا ہے کہ انہوں نے کثرت ہو کر پیشاب کیا ہے اور یہ دلیل ہے اسپر کہ کثرت ہو کر پیشاب کرنا جائز
ہے اتنے جو لوگ کثرت ہو کر پیشاب کرنے کے جواز کے قائل نہیں ہیں دلیل ان کی یہ تین حدیثیں ہیں
پہلی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں رویت ہر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ دیکھا
مجھ کو بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور میں پیشاب کرتا تھا کثرت ہوا پس فرمایا اے عمر نہ پیشاب کر کثرت
ہو کر پس نہ پیشاب کیا میں نے کثرت ہو کر پیچھے اس کے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف
ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اس کے حجت اسی لیے کہ کہا ترمذی نے کہ مرفوع کیا اس حدیث

۱۰
 حضرت شاکر بن ابی
 ذریاب اللہ کے لیے
 ۱۱
 بن خ
 ۱۲
 کہ جلدی سے
 ۱۳
 فرج صحیح میں
 ۱۴
 اور کہا صحیح مسلم
 ۱۵
 جلدی سے
 ۱۶
 میں ہے
 ۱۷
 حضرت شاکر بن ابی
 ذریاب اللہ کے لیے
 ۱۸
 کہ جلدی سے
 ۱۹
 در کثرت میں
 ۲۰
 حضرت شاکر بن ابی
 ذریاب اللہ کے لیے
 ۲۱
 کہ جلدی سے

کو عبد اللہ بن ابی المہرق نے اور وہ ضعیف ہے اہل حدیث کو نزدیک ضعیف کہا اسکو ایوب
 سختیانی نے اور کلام کی اس میں دوسری حدیث ابن ماجہ میں روایت ہے جابر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کٹرے ہو کر پیشاب کرے
 سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ہی ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اس کے تحت
 اس لیے کہ کما امام شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ حدیث کی اسناد میں عدی بن فضل
 ہے اور وہ متروک ہے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ عدی بن فضل ثبی ابراہیم
 مصری متروک ہے آٹھویں طبقہ سے یسری حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور
 نسائی میں روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما حضرت عائشہ صدیقہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جوابات کرے تم سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے
 کٹرے ہو کر پس نہ سچا جانو اسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھ کر فائدہ لانا کما ترمذی نے
 حدیث حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اس باب میں احسن ہے اور اصح سو جواب
 اس کا یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما ابن حجر نے یہ محمول ہے کہ گھر کے ہے
 کیونکہ حضرت عائشہ نے خبر گھر کی دی کہ حضرت کو گھر میں کبھی کٹرے ہو کر پیشاب کرتے نہ دیکھا
 اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال ہے انتہی اور یہ جو کما ابو عوانہ اور ابن شاہین نے کہ حدیث
 حذیفہ کی یعنی جس میں حضرت کے کٹرے ہو کر پیشاب کرنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہے سناہ اس
 حدیث حضرت عائشہ کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ منسوخ کہنے میں دلیل چاہیے کیونکہ نسخہ
 قطعی تصحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے خاص ہے جس امر کی واسطے آپ نے فرمایا ہے کہ
 پہلے میں نے یون حکم دیا تھا اور اب یون کہتا ہوں جیسے کہ نسخہ نئی نیارت قبور میں اور نسخہ نئی استعمال
 ظروف مترا بین وارد ہے جب تک اس قسم کی تصحیح کٹرے ہو کر پیشاب کرنے سے منع ہونے
 کی نپائی جاوے تب تک حکم اسکا نہیں اٹھ سکتا پس اسی سبب سے کما شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ کما ابن حجر نے کہ حق یہی ہے کہ یہ حدیث یعنی کٹرے ہو کر پیشاب کرنے کی منسوخ نہیں ہے
 اور کٹرے ہو کر پیشاب کرنا اور بیٹھ کر پیشاب کرنا دونوں طرح پر سنت ہے (کیونکہ) ایسی
 (صحیح) حدیث کوئی بھی نہیں پائی گئی ہے کہ جس سے کٹرے ہو کر پیشاب کرنا منع معلوم ہو

۱۔ حدیث ابن ماجہ ضعیف ہے
 ۲۔ ترمذی کی حدیث ضعیف ہے
 ۳۔ پیشاب کرنا لاویا
 ۴۔ جابر رضی اللہ عنہ
 ۵۔ عدی بن فضل
 ۶۔ متروک ہے
 ۷۔ آٹھویں طبقہ
 ۸۔ یسری حدیث
 ۹۔ امام احمد
 ۱۰۔ ترمذی
 ۱۱۔ نسائی
 ۱۲۔ عائشہ صدیقہ
 ۱۳۔ حذیفہ
 ۱۴۔ ابو عوانہ
 ۱۵۔ ابن شاہین
 ۱۶۔ کما شوکانی
 ۱۷۔ ابن حجر
 ۱۸۔ کما ابن حجر
 ۱۹۔ کما ابن حجر
 ۲۰۔ کما ابن حجر

انتہے رات کو پیالے میں پیشاب کرنے کے بیان میں **عَنْ أُمِّمَةَ بِنْتِ**
رُقَيْقَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَلْحٌ مِنْ
عِيدَانٍ تَحْتَ سَرِيرِهِ يُبُولُ فِيهِ بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ
 بنت رقیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا اس نے کہ تمہاری صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک پیالہ
 کھجور کی لکڑی کا نیچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جا رہی تھی کہ پیشاب کرتے تھے حضرت
 (صلی اللہ علیہ وسلم) اس پیالہ میں رات کو روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے **ف**
 کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا اسکو ہی ابن حبان اور حاکم نے اور روایت کیا اس
 کو ابودرہوی نے اپنی سترک میں **فَصَحْلُ** ہاکی بخاستون میں مسجد میں پیشاب کرنے کی
 ممانعت کے بیان میں **عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ جَلَسَ**
أَعْرَابِيٌّ قِبَالَ فِي طَائِفَةِ الْمَسْجِدِ فَرَجَعَهُ النَّاسُ فَتَهَا هُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضَى بَوْلَهُ أَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدُنُوبٍ مِنْ مَاءٍ
فَأَهْرَيْقَ عَلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ بَابِ الْمَلِكِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے کہا کہ آیا
 ایک گنوار سو پیشاب کیا اوس نے کونے میں مسجد کے پہر چڑھا اسکو لوگوں نے سو منع کیا انکو رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سوجب اس نے فراغت کی پیشاب سے تو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
 ڈول ہرے ہو پانی کا سوگرایا گیا اس پر روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم **ف** یہ حدیث پہل
 ہے اس پر کہ اگر کسی سے کوئی کام خلاف شرع صادر ہو جاوے تو اسکو نرمی سے سمجھانا چاہیے سختی
 سے اسکو ساتھ پیش نہ آنا جانا چاہیے جو تینوں کے ساتھ گندگی کھلنے کو بیان
 میں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ**
وَسَلَّمَ إِذَا وَجِئَ أَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذَى فَإِنَّ التُّرَابَ لَهُ كَهَوْرٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْبُخَارِيُّ وَمَالِكٌ وَمُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ روایت ہو ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ہے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کھلے ایک ٹھارا ساتھ جو تینوں اپنی
 کے گندگی پس تحقیق مٹی واسطے اسکے پاؤں کرنے والی ہے روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد
 نے اور واسطی ابن مامہ کے معنی اسکے میں اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **وَعَنْ**

۱۰
 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
 ۱۱
 فضل بن یحییٰ
 ۱۲
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۳
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۴
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۵
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۶
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۷
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۸
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۱۹
 حضرت ابی بن کعبہ
 ۲۰
 حضرت ابی بن کعبہ

کہ ہم راہ چکر وضو نہیں کیا کرتے تھے یعنی پاؤں نہ دھوئے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدہ کے کچھ مین گہری بھر مسجد میں آکر نماز پڑھی اور اپنے پاؤں نہ دھوئے اور حضرت نے کہتے ہیں کہ میں عید بن عمر رضی اللہ عنہ کو ساتھ مسجد میں آیا جب ہم ہو چکے تو میں وضو کی جگہ کیطرت گیا تاکہ پاؤں پر جو کچھ کہ لگ گیا تھا اسکو دھوؤں حضرت عبداللہؓ فرمایا کہ ست دھو اسیلے کہ تو نا پاک راہ پر چلتا ہے ہر پاؤں پر نکلتا ہے لے پاک ہو جاتا ہے غرض کہ ہم نے مسجد میں آکر نماز پڑھ لی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک روز نہ چلے جاتے تھے پر نا لے میں سے کوئی چیز آپ کے اوپر گری آپ کے ساتھ ایک فیق تھا اس نے پر نہ لے والے سے پوچھا کہ تیرا پانی پاک ہے یا نا پاک آپ نے فرمایا کہ لے پر نا لے والے ہم کو کچھ برکت کہنا یہ لکھ کر چلے گئے ذکر کیا ہے اسکو امام احمد نے ہمارے شیخ کہتے ہیں یہی حال ہے جس وقت کہ آدمی کے پاؤں یا دھن میں کوئی چیز تر رات کو لگ جائے اور اسکو معلوم نہ ہو کہ کیا ہے تو اسکو اسکا سوگھنا اور بچا نا دھو بیٹھیں اور اسکی محبت وہی بیان کی ہے جو روایت حضرت عمرؓ سے گئی اور افہم میں فقہ میں یہی ہے اسوطلو کہ مکلف پر اس بات کے جاننے کے بعد حکم رب ہوا کرتے ہیں اور اس سے پہلے معاف رہتے ہیں پس جو چیز خدا نے تعالیٰ نے معاف فرمائی ہو اسکی کرید کرنی بجا ہے تمام ہوا ترجمہ کلام امام ابن قیم کا بیان لڑکے کے پیشاب کرنے کا کبڑے وغیرہ پر

عَنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ حِصْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا اَنَّهَا اتَتْ بِابْنِ لَهَافٍ صَغِيرٍ لَهَا كُلِّ الطَّعَامِ اِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حُجْرِهِ فَمَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَنَدَّ عَابِتًا فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَقْبَلْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ اُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ حِصْنٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا كَمَا تَحْقِيقُهُ لَا يُحِبُّ اَبْنُ حَبِيبٍ يَسْتَعِينُ بِهَذَا كَمَا تَأْتِي مَنَاظِرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِي ابْنِ لَهَافٍ كَوْدِ مِيْنِ ابْنِ حَبِيبٍ كَرَدِيَا اُسْنِ لَئِيْ

حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے کپڑے پر پس منگوایا یا پانی پس چھپڑک دیا اسجگہ پر اور نہ دھویا اسکو روایت کیا احمد بن حنبلہ نے و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان الحسن بن علی فی حجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمال علی ثوبہ فقالت اکیس ثوبیا واعطیني انا راک حتی اغسلہ قال انما

۱۔ علی بن ابی طالبؑ
۲۔ علی بن ابی طالبؑ
۳۔ علی بن ابی طالبؑ
۴۔ علی بن ابی طالبؑ
۵۔ علی بن ابی طالبؑ
۶۔ علی بن ابی طالبؑ
۷۔ علی بن ابی طالبؑ
۸۔ علی بن ابی طالبؑ
۹۔ علی بن ابی طالبؑ
۱۰۔ علی بن ابی طالبؑ

اور ہر روایت کیا احمدیث کو طبرانی نے اوسط میں ساتھ اسناد حسن کے اور احمد کی روایت ابی یلی سے ہے مانند اسکے **ف** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لڑکے کے پیشاب پر چھیٹا دنیا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن اور زہری اور امام احمد اور اسحاق اور ابن وہب وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے ام سلمہ اور ثوری اور ازاعی اور نخعی اور داؤد اور ابن وہب کا اور عیسیٰ مشرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہیں کھاتا پیشاب اسکا امام شافعیؒ کے نزدیک نجاست خفیضہ ہے اور ازاعی کے نزدیک جب تک کہ لڑکا کھانا نہیں کھاتا تب تک اسکے پیشاب کا کچھ ڈرنہیں (یعنی اگر کپڑے وغیرہ کو لگجاوے تو پید نہیں ہوتا) اور یہی قول ہے عبداللہ بن وہب امام مالک کے شاگرد کا بھی اور داؤد ظاہری کے نزدیک جو لڑکا کہ ہنوز کھانا نہیں کھاتا اس کا پیشاب پاک ہے اور کما نووی نے مشرح صحیح مسلم میں کہ پانی چھڑکنا اسوقت تک ہے کہ جب تک لڑکا صرف دودھ پینے پر لگجاوے اور جبوقت غذا کے طور پر کھانا کھانے لگجاوے اسوقت دھونا واجب ہے اس میں کسی کا خلاف نہیں حکم منی کی نجاست کے بیان میں - **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْسِلُ الْمَتَى لَمْ تَخْرُجْ إِلَى الصَّلَاةِ فِي ذَلِكَ الْتَوْبِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى أَثَرِ الْغُسْلِ فِيهِ مَتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَلَمْ يَسْلَمْ لَقَدْ كُنْتُ أَتَرُكُهُ مِنْ تَوْبِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَرَّكََا قِمَاصِي فِيهِ وَفِي لَفْظٍ لَهُ لَقَدْ كُنْتُ أَحْكُهُ يَا أَيُّهَا يَظْفَرِي مِنْ تَوْبِهِ** اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دھویا کرتے تھے منی پہر نکلتے تھے نماز کو اسی کپڑے میں اور میں دیکھتی تھی نشان دھونے کا اس میں روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے اور سلم کی ایک روایت میں البتہ ملدیتی تھی اسکو کپڑے پر ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے رگڑ کر پہر نماز پڑھتے تھے اس میں اور ایک لفظ میں اس کے یوں ہے البتہ میں کھرچ ڈالتی تھی اس سے جو خشک ہوتی اپنے ناخن سے حضرت کے کپڑے پر سے **ف** کما نووی نے مشرح صحیح مسلم میں کہ انسان کی منی کے پاک ہونے میں علماء کا اختلاف ہے امام مالکؒ اور ابو حنیفہؒ نجس کہتے ہیں لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک کسی منی کے چھیل دینے سے بھی کپڑا پاک ہو جاتا ہے اور یہی مروی ہے امام احمد سے بھی اور

[illegible]

کہا تاکہ کہ خواہ مخواہ خشک ہو دہونی ہی چاہیے اور کما لیشے پلید ہے لیکن راگر کپڑے
 وغیرہ کو لگا جاوے تو ناز نہ دہرائی جاوے اور کما حسن ہے کہ کپڑے پر خواہ کتنی ہی منی لگاوے
 ناز نہ دہرائی چاہیے لیکن اگر بدن میں خواہ تھوڑی سی لگی ہوئی ہو تو یہی ناز دہرائے چاہیے نہایت
 بہت لوگوں کا یہی ہے کہ منی پاک ہے رویت کی گئی یہ بات حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابی
 وقاص اور ابن عمر اور عائشہ اور داؤد اور احمد سے سچ دور و اتیوں بہت صحیحہ کے اور یہی نہایت
 شافعی اور صحابہ حذریکا اور جو شخص کہتا ہے کہ اکیلے خاضی کا ہی یہ نہایت ہے وہ غلطی پر ہے اور
 دلیل نجس کہنے والوں کی حدیث غسل منی کی ہے اور دلیل پاک کہنے والوں کی حدیث کہ چہرہ دینے
 کی ہے یہ کہتے ہیں کہ اگر منی نجس ہوتی تو اس کے کپڑے سے کپڑا پاک نہ ہوتا مانند خون وغیرہ کی
 اور حدیث غسل کا یہ جواب دیتے ہیں کہ غسل نجاست منی کے سبب نہیں بلکہ منظر سترائی اور تبرائی
 کے ہے (جیسا کہ دہناریٹ وغیرہ کا) انتہی تمام موٹی عبارت نووی کی اور تائید کرتی ہے نووی
 کے قول کو یہ حدیث جبکہ رویت کیا ہے دارقطنی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا پوچھے
 گئے بنی صلی اللہ علیہ وسلم منی سے کہ لگ جاوے کپڑے کو پس فرمایا سوائے اسکے نہیں کہ وہ بزرگ رویت
 اور تھوک کے ہے اور سوائے اسکے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تھکے کو کہ پونچھ ڈالے تو اس کو ساندہ
 تہجی کے یا زخر کے (کہ نام ہے ایک قسم کے گمانش خوشبودار کا) کہا دارقطنی نے نہیں مرفوع کیا اس
 حدیث کو کہیں بھی سوائے اسحاق ازرق کے اس نے رویت کی شریک کہا صاحب متقی الاخبار
 نے کہ یہ یعنی اس حدیث کو اکیلے اسحاق کا رویت کرنا ضرر نہیں کرتا اس لیے کہ امام ہے روایت
 کی گئی ہے اس سے صحیحین میں پس قبول کیا جاوے مرفوع کرنا اسکا اور زیادتی اسکی کما شوکانی نے
 ثیل الاوطار میں کہ رویت کیا ہے اسکو بھیقی اور طحاوی نے مرفوعاً اور ہی رویت کیا ہے اس کو
 بھیقی نے موقوف اور ابن عباس کے اور کما بھیقی نے صحیح ہی ہے کہ یہ موقوف ہے اور ثیل الاوطار
 میں ہے کہ رویت کی ہے ابن الجارود نے منتقی میں حدیث ہمام بن عارث سے کہ کہتا تھا پاس حضرت
 عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ایک مہمان پس منی ہوا اور کپڑے کو دھوئے لگا کہ لگی تھے
 اس کو منی پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ حکم کرتے تھے ہم کو رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وسلم ساتھ کہہ چنے منی کے کہا ابن الجارود نے کہ جو حکم کہ منی کے دھونے کے لیے وارد ہوا ہے

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اسکی کچھ اصل نہیں ہے مذی کے بیان میں **عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ كُنْتُ رَجُلًا مَدًّا أَسْتَحْيِي أَنْ أَسْأَلَ الْمَيِّتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لِمَكَانِ ابْنَتِهِ فَأَمَرْتُ الْمُقْدَادَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ يَغْسِلُ ذَكَرَكَ وَيَتَوَضَّأُ مِنْهُ عَلَيْهِ
 روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمہا میں ایک مرد بہت مذی والا ہے تمہا میں حیا کرتا کہ
 پوچھوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سبب ہونے انکی بیٹی کے میرے نکاح میں سو حکم کیا میں نے
 مقداد کو پھر پوچھا اس نے حضرت سہرت فرمایا وہو ڈالے ذکر اپنا اور وضو کرے روایت کیا احمدیث
 کو بخاری اور سلم نے **ف** ترمذی میں سہل بن ضیف سے روایت ہے کہ اس نے آن حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے مذی کا حال پوچھا آپ نے وضو کرنے کو فرمایا اس نے عرض کیا کہ میرے کپڑے کو کچھ اس
 میں ہو لگ جاوے تو کیا ارشاد ہے فرمایا ایک چلو پانی لیکر جس جگہ دیکھے کہ لگ گئی ہے جہڑکے
 اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** امام ابن تیم رحمۃ اللہ علیہ غاثۃ اللہ فان فی مصائد
 الشیطان میں فرماتے ہیں پس مذی کی جگہ پر پانی جہڑک دینا درست فرمایا جیسا کہ لڑکے کے
 پیشاب پر پانی چھڑکنے کا حکم کیا ہے ہمارے استاد کہتے ہیں کہ یہی امر بہتر ہے اسلئے کہ ایسی ہیجاست
 ہے کہ اس سے بچنا بہت مشکل ہے کیونکہ جوان اور مجرد آدمی کو اکثر عارض ہوتی ہے تو اس میں مخفییت
 ہونے لڑکے کے پیشاب اور سونہ اور جوتی کی نجاست کی نسبت کہ زیادہ سارے اہل کتاب
 اور مشرکین کے **باسنون کے حکم میں عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ الْحُثَنِيِّ رَضِيَ**
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ الْكِتَابِ أَفْأَكُلُ
فِي لَبَنِيهِمْ قَالَ لَا تَأْكُلُوا فِيهَا إِلَّا أَنْ لَا تَجِدُوا فِيهَا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا
فِيهَا مُتَّقُوا عَلَيْهِ رُوِيَ عَنْ ابْنِ ثَعْلَبَةَ حُثَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے کہا کہ کما میں نے بار رسول اللہ ہم رہتے
 ہیں زمین اہل کتاب کے سو کیا کما دین ہم **باسنون** میں انکے فرمایا کہ ماؤ انہیں مگر جو نہ پاؤ سوال
باسنون کے تو وہ لو ان کو اور کماؤ ان میں روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے **فائدة**
 احمدیث سے معلوم ہوا کہ اہل کتاب کے **باسنون** میں وضو کرنا کما ناپینا ہرگز نہ چاہیے اور وہ اسکی یہ
 ہے کہ یہ لوگ ناپاک چیزیں جیسے شراب اور خنزیر وغیرہ **باسنون** میں ڈالتے ہیں لیکن جس جگہ
 مسلمانوں کے **باسنون** میں وہ انہیں کے **باسنون** کو پانی سے پاک کر کے ان میں کما ناپینا

۴
 بیعت شکر کے
 باب واجب الوضو
 کے پہلے فصل میں
 ۵
 بیعت ترمذی
 حاکم و احمدی
 دیلمی کے ساتھ
 میں ہے

گوشت اسکا اور بخاری میں اللہ سے رویت ہو کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے
 پہلے طیار ہونے مسجد کے بکریوں کے رہنے کی جگہ میں کہا بخاری میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 سواری پیشاب آدھیون کے دھویر کا حکم نہیں دیا اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور بعض شافعیہ کے
 نزدیک پیشاب ان جانوروں کا جو کہ کھائے جاتے ہیں پاک ہے کہ امام شوکانی نے فیل الاوطار
 میں کہہ امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب میں حدیث برابر بن عازب کی اور جابر بن
 سمورہ کی (یہی) صحیح ہوئی ہے اور یہی مذہب ہے عمرہ اور نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور
 امام احمد اور محمد اور زفر اور طائفہ سلف کا اور موافق ہوئے ہیں انکے شافعیہ میں سے ابن خزيمة اور
 ابن منذر اور ابن حبان اور صوطی کے راویوں میں اور پاک ہونا اونٹوں کے پیشاب کا تو نص ہے
 ثابت ہو لیکن ہواؤں اونٹوں کے پیشاب کے جن جن جانوروں کا گوشت حلال ہے اون کا پیشاب
 پاک ہونے میں انہیں حدیثوں پر انکے قائلین نے قیاس کیا ہے اتنے اند کہ ترمذی نے
 یہی قول ہے اکثر اہل علم کہتے ہیں نہیں خوف ہے ساتھ پیشاب ان جانوروں کے کہ کہا یا جاتا ہے
 گوشت اونکا کتے کے جوٹھے باسن کے حکم میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْرَبَ الْكَلْبُ فِي اَنْاءٍ اَحَدٍ كُمْ فَلْيَغْسِلُوْهُ سَبْعَ
مَرَّاتٍ مَّتَقًّى عَلَيْكُمْ وَفِي رِوَايَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ طَهَّرُوْا اَنْاءَ اَحَدٍ كُمْ اِذَا
وَلَعَمَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَوْ لَهْنٌ بِالزَّرْبِ رَوَيْتُ بِرِوَايَةِ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبکہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تہاری
 کے پر چاہیے کہ دھوے اسکو سات بار رویت کیا احمد بن حنبل کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک رویت
 میں میں ہو کہ کہا یا کی میں ایک تہا کی جو قوت پی جاوے اس میں کتا یہ ہے کہ دھوے اسکو سات بار
 پہلا اونکا ساتھ مٹی کے ہو **ف** یہ حدیث ترمذی اور شافعی اور سوطی امام مالک میں بھی ہے
وَعَنْ اَبِي الْمُغْفَلِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِقَتْلِ الْكِلَابِ ثُمَّ قَالَ مَا بِالْهَمِّ وَبِالْاِكْلَابِ ثُمَّ رَخَّصَ فِي كُلِّبِ السَّيِّدِ وَ
كُلِّبِ الْغَنَمِ وَقَالَ اِذَا وَلَعَمَ الْكَلْبُ فِي اَنْاءٍ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَغَفِرُوْهُ
الثَّامِنَةَ فِي الزَّرْبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور رویت ہو ابن مغفل رضی اللہ عنہ سے کہا

۱
 قول بخاری کا صحیح ہے
 ۲
 جابر اجماعی بخاری کے
 ۳
 سوطی میں ہے
 ۴
 عبارت تین
 ۵
 الاوطار جابر کے
 ۶
 عبد اللہ کے صوفیہ
 ۷
 میں ہے
 ۸
 جو حدیث ترمذی بخاری
 ۹
 اونکا کتے کے
 ۱۰
 میں ہے
 ۱۱
 حدیث بخاری میں ہے
 ۱۲
 بخاری میں ہے
 ۱۳
 بخاری میں ہے
 ۱۴
 بخاری میں ہے
 ۱۵
 بخاری میں ہے

حکم کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ مار کر کتوں کے پہر فرمایا کیا حال ہے ان کا اور حال کتوں کا
 پہر نصرت دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کتے شکاری کے اور کتے بکریوں کے اور فرمایا جب کتابرتن
 میں موہڈ ا لے تو اسکو سات بار دھو ڈالو اور آٹھویں بار (خشک) مٹی سے مانجھو کہ انودھی لے
 منہ صبح و شام میں کہ مذہب ہمارا یعنی شافعیہ کا اور جمہور علما کا یہی ہے کہ کتے کا جوٹھا کیا ہوا برتن ایک
 ماہ مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دھویا جاوے تو پاک ہو جاتا ہے لیکن ابو حنیفہؒ کے نزدیک کتے کا
 جوٹھا باسن تین بار دھونے سے پاک ہو جاتا ہے اور دلیل انکی اسباب میں حنفیہ یہ دو حدیثیں پیش
 کرتے ہیں پہلی حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیچ (حق) کتے کے کہ اگر موہڈ ا لے برتن میں دھویا جاوے
 تین بار یا پانچ بار یا سات بار جو اب اسکا دھڑ چہرے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے
 کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کہا دارقطنی نے کہ منقول ہوا ہے ساتھ اس
 حدیث کے عبدالوہاب اونٹون نے اسمعیل سے اور وہ متروک ہے اور سوائے عبدالوہاب کے اور
 لوگ اسی اسناد سے روایت کرتے ہیں اسمعیل سے سات بار دھونے کی دوم دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث
 ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیحہ کے ہرگز قابل اعتبار
 اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام پانی کے بیان میں پہلے گزر چکا
 ہے دوسری حدیث دارقطنی نے ساتھ سند صحیحہ کے روایت کی ہے عطاسی رضی اللہ عنہ
 کا کہ جب کتاب موہڈ ا لے برتن میں پانی بہا دیتے ہیں پھر دھوتے ہیں تو تین بار سو جواب
 اسکا چار طرہ ہے اول یہ کہ یہ روایت موقوف ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ پر اور روایت موقوف
 لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا بھی احکام پانی کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے
 دوم جیکہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوعہ اگرچہ صحیحہ ہی ہو فقط بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی
 ہی نہیں پہر پہلا اثر صحابی کا جو کہ طبقہ ثالثہ کی کتاب میں روایت کیا گیا ہو مقابل میں ایسی حدیث
 کی کہ جسپر بخاری اور مسلم دونوں نے اتفاق کیا کہ اسکو معارض اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے
 سوم یہ روایت مخالف ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث صحیحہ مرفوعہ کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد
 اور ترمذی اور نسائی اور مطہا امام مالک کی روایت سے اور پندرہویں چھارم یہ روایت

۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۲۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۳۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۴۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۵۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۶۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۷۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۸۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۰۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۱۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۲۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۳۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۴۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۵۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۶۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۷۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۸۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۹۹۔ یحییٰ بن یحییٰ
 ۱۰۰۔ یحییٰ بن یحییٰ

ساتھ ہر ایک کے طرف حضرت عائشہؓ کے کہا ان اسکی نے پس بابا سینے عائشہ کو نماز پڑھتے پس اشارہ کیا طرف میری کہ رکعتیں اُسکو پس آئی ملی پس کہا یا اس میں سے پس جبکہ فارغ ہوئیں حضرت عائشہ نماز اپنی سے کہا یا اس جگہ سے کہ کہا یا تھا ملی نے پہ فرمایا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تحقیق ملی نہیں بلکہ تحقیق وہ پہر نے واللہ میں سے ہے متبر اور تحقیق دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے تھے ساتھ ہیچے ہوئے پانی ملی کے فائدہ احمدیث سے معلوم ہوا کہ اشارہ کرنا نماز میں ہاتھ سے خواہ سر سے ہو جائز ہے اور ملی کا جو ٹھا کیا ہوا کہا لینا اور اسکے جوٹھے پانی سے وضو کرنا منع نہیں جوئی ہنکر نماز پڑھنے کے بیان میں **عَنْ أَبِي سَلَمَةَ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ سَأَلْتُ أَسْمَاءَ ابْنَةَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَكَانَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ لَعَمْرُؤُا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ** سے کہا ابو جہا میں نے انس سے کہ کیا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے جو تون میں (یعنی ہنکر جوئی نماز پڑھتے تھے) کہا ہاں روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم **وَعَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِعُوا أَلْيَهُمُ فَإِنَّهُمْ لَا يُصَلُّونَ فِي نَعَالِهِمْ وَلَا خِفَافِهِمْ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہر شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کرو یہودیوں کا (یعنی ساتھ پڑھنے نماز کے جو تون میں اور سوزون میں) ابھر تحقیق وہ نماز نہیں پڑھتے اپنی جو تون میں اور سوزون میں روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد نے **فَالِدَا** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں روایت کیا ہے احمدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح میں اور احمدیث کو اسناد میں طعن نہیں ہے **وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَنْظُرْ فَإِنْ كَانَتْ فِي نَعْلَيْهِ آذَى أَوْ قَذَرٌ فَلْيَمْسَحْهُ وَلْيُصَلِّ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَصَحَّحَ ابْنُ حَزْمٍ** اور روایت ہر ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں کا مسجد کو تو نظر کرے پس اگر دیکھے اپنے جو تون میں کچھ گندگی یا نا پاکی تو ملدے اُسکو اور نماز پڑھے ان میں روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزیمہ نے **وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ**

۱۰ جوئی تحقیق الاخبار
۱۱ مطبوعہ دار الفکر
۱۲ کے لئے میں ہے
۱۳ بیروت شام
۱۴ بن ابی ہریرہ
۱۵ مثل میں ہے
۱۶ بیخون نیل الاوطار
۱۷ صحیح ابی ہریرہ
۱۸ کے لئے میں ہے
۱۹ جوئی ابو
۲۰ الرازم ابی ہریرہ
۲۱ الصدوق
۲۲ بیروت
۲۳ شام بن ابی ہریرہ
۲۴ کے لئے میں ہے

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلَا يَضَعُ تَعْلِيْقَهُ عَنْ يَمِينِهِ
 وَلَا عَنْ شِمَالِهِ فَتَكُونُ عَنْ يَمِينٍ غَيْرِهِ إِلَّا أَنْ لَا تَكُونَ عَلَى سَارٍ أَحَدُ
 وَلِيَضَعُ مَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ أُذِلَّ يَصِلُ فِيهِمَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى ابْنُ
 مَاجَةَ مَعْنَاهُ ادرود بیت ہوا ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم نے جبکہ نماز پڑھے ایک ہاتھ را پس نہ رکھے اپنی جوتیوں کو داہنے اپنے اور نہ بائیں اپنے پس
 ہونگے داہنے غیر اسکے کے مگر یہ کہ نہ ہو بائیں اسکے کوئی اور چاہیے کہ رکھے انکو درمیان دونو
 پاؤں اپنے کے اور بیچ ایک روایت کی یہ ہے کہ یا نماز پڑھے ان میں روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد
 نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے معنی اسکے ف کہما شوکانی نے نیل اللادطاری میں کہ یہ دونوں
 حدیثیں (یعنی ایک حدیث تو ابی سلمہ سعید بن یزید کی اور دوسری شداد بن اس کی) دلیل ہیں
 اس بات پر کہ جوتے پہنکر نماز پڑھنے مشروع ہے لیکن صحابہ اور تابعین کا اسکے مستحب اسباب
 اور مکروہ ہونے میں اختلاف ہوا روایت کی گئی ہے حضرت عمرؓ ساہنہ ضعیف کے کہ تحقیق وہ
 مکروہ جانتے تھے جو امار کر نماز پڑھنے کو اور جو شخص جوتی امار کر نماز پڑھتا تھا اس پر سختی کرنے تھے
 اور یہی مروی ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی اور جوتے امار کر نماز پڑھنے والوں
 کو ابو عمر و شعیبانی مارا کرتے تھے اور روایت کی گئی ہے ابراہیم سے کہ وہ جوتے امار کر نماز
 پڑھنے کو برا جانتے تھے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ ان لوگوں کے نزدیک جوتے پہنکر نماز پڑھنے
 مستحب ہے کہا عراتی نے نزدیکی کی مخرج میں کہ جو لوگ جوتے پہنکر نماز پڑھا کرتے تھے انہیں
 سے عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور عبد اللہ بن مسعود اور عومیر بن مسعود اور انس
 بن مالک اور سلمہ بن اکوع اور اس سفینی اور تابعین میں سے سعید بن مسیب اور قاسم اور عروہ
 بن الزبیر اور سالم بن عبد اللہ اور عطاء بن یسار اور عطاء بن ابی رباح اور مجاہد اور طاووس اور
 شریح قاضی اور ابو حجاز اور ابو عمر و شعیبانی اور اسود بن یزید اور ابراہیم تیمی اور علی بن
 الحسین اور ان کے بیٹے ابو جعفر اور جو لوگ جوتے پہنکر نماز پڑھنے کے قائل نہیں تھے انہیں
 سے عبد اللہ بن عمر اور ابو موسیٰ اشعری انتہی اور کہا امام ابن القیم نے افانہ اللہ فان
 فی مصاید الشیطان میں جوتیان پہنکر نماز پڑھنے سے دوسو سیون کا دل خوش نہیں

پھنڈن نیل اللادطاری
 چاہے کہ جوتے
 کے مستحب میں ہے
 کہ پھنڈن افانہ
 اللادطاری چاہے کہ جوتے
 صفحہ اور ۲۷ میں
 ہے

ہوتا حال آنکہ یہ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور انکے اصحاب کی ہے فعل اور حکم دونوں کے اعتبار سے اور اس حدیث میں یہی معلوم ہوا کہ سوزہ اور جوتی کے نیچے جب نجاست لگ جاتی ہے تو اسکو زمین سے رگڑنا مطلقاً کافی ہے لہذا مردار کے چمڑے کے حکم میں **عَنْ** سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا تَنَتَ لَنَا شَاةٌ قَدْ بَعْنَا مَسْكَاهُمْ مَا لَنَا نَتَبِدُ فِيهِ حَتَّى صَارَ شَتَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رَوَيْتُ هِرْ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَيُوسَى بَنِي صَلَّي اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سے کہ سرگئی بکری ہماری پس دباغت دی یعنی چمڑے اسکے کو بہر ہمیشہ رہے کہ ہم بچڑا کھجور کا ڈالتے تھے اس میں یہاں تک کہ ہو گئی رشک پرانی روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **فَالِك** بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ خیرات دی گئی بکری اور بایک لونڈی آزاد کے کہ سیونہ کی تھی پس سرگئی وہ بکری پس گرزے اس پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا کیون نہ لیا تم نے چمڑا اسکا پس دباغت دی ہوئی او سکوبھر منتفع ہوتے ساتھ اسکے پس عرض کیا لوگوں نے تحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا کہ سوا اسکے نہیں کہ حرام کیا گیا ہے کہانا اسکا اور **مسلم** میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دباغت دیا گیا چمڑا پس تحقیق پاک ہوا اور ابو ذر اور اوردی اور ترندی اور نسائی اور ابن ماجہ میں اسی سے روایت ہے کہ کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پس تحقیق پاک ہوا اور کما ترندی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** ترندی میں لکھا ہے کہ کہا امام شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کہتے اور خنزیر کا چمڑا دباغت دینے سے بھی پاک نہیں ہوتا اور ان حدیثوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ جس جانور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اسکے سینک اور بال اور دانت وغیرہ کام میں لانا اور ان کی تجارت کرنا بھی جائز ہے **مشراب** سے مراد کہ بنانے کے حکم میں **عَنْ** النَّسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تَلْحَنُ خِلَافًا قَالَ لَا رَوَاهُ سُلَيْمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ حَسَنٌ كَافٍ رَوَيْتُ هِرْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے مشراب سے کہ بنائی جاو

۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳
النجاست سے غسل کرنا
۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵
النجاست سے غسل کرنا
۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۲۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۳۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۴۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۵۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۶۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۷۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۸۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۱
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۲
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۳
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۴
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۵
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۶
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۷
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۸
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۹۹
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے
۱۰۰
بعض نسخہ میں یہ لکھا ہے

سر کر فرما ہنہین روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ترمذی نے اور کما ترمذی حسن صحیح ہے ف
 یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور جمہور علماء کی اس بات پر کہ نہیں جائز ہے سر کر بنانا شراب کا اور
 ہنہین پاک ہوتی شراب ساتھ سر کر بنانے کے اور صحیح روایت امام مالک سے ہی ہی آئی ہے کہ نہیں
 پاک ہوتی شراب سر کر بنا کر سے اور کما اوزاعی اور لیث اور ابو ضیفہ نے کہ پاک ہو جاتی ہے شراب
 سر کر بنانے سے سہی طرح لکھا ہے نووی نے شرح صحیح مسلم میں اور نزد یک امام اعظم کے جو سر کر
 کا سر کر بنانا اور ہسکا کیا یا پینا حلال ہے تو دلیل اس کی امام کے مقلد یہ تین حدیثیں پیش کرتے
 ہیں پہلی حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے اپنی سنن میں فرج بن فضالہ سے اس نے روایت
 کی یحییٰ بن سعید سے اس نے عمرہ سے اس نے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تھی بکری ام سلمہ کی
 کہ دودھ دوہتی تھیں اسکا پس نہ دیکھا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کمان گئی بکری کھا
 اور اونچے سر گئی فرمایا حضرت نے کیا نہ نفع پکڑا تھے ساتھ کمال اسکی کے پس کما ہم نہ تحقیق وہ مردار
 پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اسکا حلال کرتا ہے جیسا کہ حلال ہو جاتا
 ہے سر کر شراب کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکو
 حجت کیونکہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کما دارقطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے
 فرج بن فضالہ اور وہ ضعیف ہے کیونکہ وہ روایت کرتا ہے حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے
 کہ نہیں متابعت کی جاتی اور دوسری حدیث بیہقی نے روایت کی ہے یحییٰ بن سعید کے معنیہ بن زیاد
 اس نے روایت کی ہے ابو الزبیر سے اس نے جابر سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ بکری خلی
 خلی کھڑی کھڑی یعنی بہت بہتر سر کر مٹھا سر کر شراب کا ہے جواب اسکا وہ طرح ہے اول یہ کہ بیہقی
 ہی ضعیف ہے لائق حجت پڑنے کو نہیں کیونکہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھ
 اسکے معنیہ بن زیاد اور وہ نہیں ہے قوی اور کما امام ابن القیم نے اعلام الموقعین میں اس حدیث کے
 راویوں میں معنیہ بن زیاد صاحب بنا لکھا ہے دوم کتاب معرفۃ بیہقی کی طبقہ ثانیہ کی کتاب ہے
 اور حدیث طبقہ ثانیہ کی کتاب کی مقلدے میں حدیث صحیحہ محفوظ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے
 کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا فضل احکام بانی کے بیان میں اس کتاب میں پہلے گزر چکا ہے وہاں
 سے دیکھ لیجیے تیسری حدیث ہدایہ میں جو نفع اکادام الخلی فیہ اچھا سالن ہے سر کر سو جواب

۱۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۲۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۳۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۴۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۵۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۶۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۷۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۸۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۰
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۱
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۲
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۳
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۴
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۵
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۶
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۷
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۸
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۹۹
 یہ حدیث ضعیف ہے
 ۱۰۰
 یہ حدیث ضعیف ہے

خلافِ احمدیث کو اور کہا علی بن مدینی نے یہ خا ذہ ہے اور کہا ابن عبد البر نے محال ہے یہ کہ سنہ نبی صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسقاطِ غسل کا ملنے دو وقتوں میں پہر فتویٰ سے ساتھ واجب ہونے کے اور جواب دیا
 ہے (اسکا) حافظ (یعنی ابن حجر) وغیرہ نے کہ اس طریقہ صحیح حدیث ثابت ہے حجت القفال سند اپنی سے اور
 حفظ راوی اپنے سے اور نہیں یہ فرد اور نہیں خلل کرتا بیچ احمدیث کہ فتویٰ دینا انکا خلاف احمدیث کے
 اسلئے کہ تحقیق نشان یہ کہ ثابت ہوا ہے نزدیک اس کے ناسخ اسکا یہ کہ طرف ناسخ کی ہیں بہت حدیثیں
 منسوخ ہیں حالانکہ وہ صحیح ہیں طریقہ اصطلاح الحمدیث سے اور تحقیق کے ہیں جمہور طرف منسوخ ہونے
 اسکے کے ساتھ دلیل حدیث ابو ہریرہ کے اور انہوں نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب
 بیٹھے در بیان چار شاخوں عورت کو پہر کوشش کرے پس تحقیق واجب ہو غسل روایت کیا اسکو بخاری
 اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور ساتھ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہ
 مانند اسکے ہر وقت غسل وغیرہ میں اور روایت کیا احمد اور شافعی اور نسائی اور ابن ماجہ اور ترمذی
 نے اور کہا ترمذی نے حسن صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ابن حبان نے اور صحیح کہا اسکو حضرت عائشہ
 سے مرفوعہ کہ جب دو وقتے ملین پس تحقیق واجب ہو غسل انتہے اور مسک الختام مترج
 بلوغ المرام میں ہے کہ اکثر صحابہ اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی
 اور حضرت عائشہ اور تابعین سوا انکے (یعنی تابعین وغیرہ) علماء دین اور جمہور احمدیث کو
 یعنی اِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعْبَيْهَا أَرْبَعٍ ثُمَّ جَهَّذَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ وَإِنْ
 لَمْ يَزَلْ كَوْجُوهَا أَوْ بَرَكْزِي نَاسِخِ حَدِيثِ الْمَارِ مِنْ الْمَاءِ كَلِمَتِهِمْ مِنْ أَوْ دَلِيلِ أُنْكَلِي حَدِيثِ أَلِي
 بْنِ كُؤْبِ كِي هَے كَمَا اس نَے كَ تَحْقِيقِ يَه فَتَوَے كَ تَه كَلِمَتِ الْمَارِ مِنْ الْمَاءِ رَحْصَه يَه نَمَانَتِي
 كَ نَكَلْنَه سَه رَحْصَه تَه رَحْصَه دِي رَوَالِ اللّٰهُ صَالِي اللّٰهُ عَلِيَه وَ سَلَمَ نَے بَچَ اَبْدَ اِسْلَام كَ پَہر
 حَلَم كِيَا (رَحْصَه نَے) سَاتَه وَ جِب هُو غُسْل كَ عِدَا كَ اُور يَه تَزْدِيك اَحْمَد اُور سَوَا كَ سَہ طَرِيق
 زہري سَہ (اَلِي بِن كُؤْب) سَوَا وَ صَحِيح كَمَا اس كَو اَبْن خَزْمِيَا اُور اَبْن حَبَان نَے اُور كَمَا اَمْعِيلِي نَے
 يَه حَدِيث اُور پَر مَظْطَبْجَارِي كَ سَہ اُور يَه (دَلِيل) ظَاہِر هَے بَچَ لَسْخ كَ صِبَا حَدِيث اَيْنَه مِيں هَے
وَعَنْ اَبِي بِن كُؤْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اَلَا كَان لَمَّا مِّنَ الْمَاءِ رَحْصَه فَيَه
 اَوَّلَ اِسْلَام لَّمْ تَكُنْ عَنْهَا رَوَاهُ الرِّقَابِي وَ اَبُو دَاوُدَ وَ اَلْذَارِقِي وَ قَالَ التِّرْمِذِي

۴
 بعضوں کے لئے
 شرح بلوغ المرام
 طبع نظامی کتب خانہ
 کے حیدرآباد کے قریب
 مین ۱۱۱
 حدیث مشکوٰۃ میں
 بیاض کے منبر
 فصل میں ۱۱

ہو اور کما علمائے مجید نے زر قالی شرح موطا امام مالک میں کہ کما توافقی نے حدیث انما المار من المار ثابت ہے لیکن
منسوخ ہے اور کما ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح بخاری میں کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ حدیث من
کی کافی ہے یعنی جس حدیث میں یوں آیا ہے کہ عورت کے ساتھ صحبت کرنے سے جب تک انزال نہ ہو لیوے
تحتک غسل واجب نہیں ہوا وضو ہی کفایت کرتا ہے منسوخ ہے اور امام کہتا ہے کہ علماء ان حدیث میں ہر جو لوگ
کہ حدیث انما المار من المار کو منسوخ اور حدیث ابی بن کعب انما کان الماء رخصۃ فی اقل الاسلام
ثم نهي عنها کو سکا ناخ نہیں سمجھتے ہیں وہ لوگ اس مقدمہ میں تین وجہ پیش کرتے ہیں وجہ اول کہتے
ہیں کہ یہ حدیث ابی بن کعب کی مرفوعہ نہیں ہے حضرت کی فرمائی ہوئی نہیں قول پنا ابی بن کعب صحابی
کا ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اس حدیث کو مرفوع نہ سمجھنا صحابی کا قول سمجھنا بے دلیل بات ہو اسلئے
کہ حدیث کی نسبت صحابی یوں کہہ کر کہ منع کیا گیا اس سے یا کہ منع کیے گئے ہم اس سے وہ حدیث یعنی وہ
حکم حضرت کا ہی ہوتا ہے کیونکہ امر کر نیوالا اور منع کر نیوالا بجز صاحب نبوت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے اور کوئی نہیں اور اس دعویٰ پر دلیل ہماری یہ اقوال محدثین کے ہیں دیکھتے لیجئے کما نووی نے صحیح
مسلم کے مقدمہ میں جو وقت کہہ صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلائی بات کے یا کہ منع کیے گئے میں ہم فلائی
بات سے یا کہ سنت ہے فلائی بات پس سب مرفوعہ ہی یعنی حضرت کا فرمان ہے جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب
یہی ہے۔ اور کما ابو الغضن محمد بن علی فارسی نے جوابہر الاصول فی علم احادیث الرسول
میں کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلائی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلائی بات کے یا سنت ہے فلائی بات
براہ ہے کہ کہے یہ سچ حیا فی نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا بعد وفات انکی کے قسم مرفوعہ سے ہو اور کما ابن صلاح
نے کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلائی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلائی بات کے منع مرفوعہ سے ہو اور
ہے نزدیک اصحاب حدیث کو اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اور کما شوکانی نے میل الاوطار میں کہ خبر
وقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلائی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلائی بات سے پس یہ حکم مرفوع
ہے یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے اور قطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ اگر کہے
صحابی سنت ہے فلائی بات یا کہے حکم کیے گئے ہم فلائی بات کا یا کہے تھے امر کیے جلتے ہم یا کہے منع
کیے جاتے ہم یہ سب حکم مرفوعہ میں ہیں یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے وجہ دوم کہتے ہیں کہ
امام بخاری جو کہ رئیس المحدثین ہیں بخاری میں فرماتے ہیں کہ جب تک انزال نہ ہو جب نہیں احوط

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

امام بخاری نو معذورین لیکن جنکو حدیث ابی بن کعب کی پہونچ چکی وہ لوگ معذور نہیں ووم حدیث ابی بن کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث المار من المار کا ابتداء اسلام میں تھا پہر منع کیا گیا اس سے اور مذہب امام بخاری کا یہ ہے کہ حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا آخر فضل اول کا نسخ ہوتا ہے چنانچہ بیان اسکا اسی کتاب میں مقتدیوں کو امام کی متابعت کرانیکے بیان میں آگے اولیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ حدیث ابی بن کعب کی امام بخاری کو نہیں پہونچی اگر پہونچتی تو بیشک وہ بھی حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ کی منسوخیت کو قائل ہوتے سوم جو شخص محض مقلد امام بخاری ہی کا ہے وہ اگر حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ کو منسوخ بخانی تو اس کا اختیار ہے لیکن جو شخص کہ حدیث صحیحہ کے مقابلے میں کسی کی بھی نہیں مانتا اور حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہی کی اطاعت کو فرض و واجب جانتا ہے وہ امام بخاری وغیرہ کی اس معاملے میں کب سنتا ہے وجہ سوم کہتے ہیں کہ جس درجہ کی حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ ہے حدیث ابی بن کعب کی اس درجہ کی نہیں سو جواب اس کا یہ ہے کہ اس مقدمہ میں حدیث ابی بن کعب کی اگر تمنا ہوتی اور حدیث اِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ يَكُنْ شُعْبَةً أَلَا رَجْعَ ثُمَّ جَعَلَهَا فَقَدْ وَجِبَ الْغُسْلُ فَإِنْ لَمْ يَنْزِلْ يَنْفَعُ حَبْوَتُ أَيْكٍ مَتَارٍ أَوْ سِيَانِ عَمْرَتِ كِي جَارِ شَاخِوَلَا کے بیٹھے پہر صحبت کر کے تحقیق واجب ہو غسل اگرچہ نہ نکلے منی جو کہ درجہ میں حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ کے برابر ہے بلکہ زیادہ ہے اور حدیث اِذَا جَاوَزَ الْحَتَّانِ الْحَتَّانِ وَجِبَ الْغُسْلُ یعنی جب تجاوز کر کے محل ختنہ مرد کا محل ختنہ عورت کر سے واجب ہوگا غسل یہ دونو حدیثیں جو کہ درجہ گزر چکی ہیں اگر تائید حدیث ابی بن کعب کی نہ کر تین تو البتہ ہم ہی کہہ سکتے تھے کہ بموجب قاعدہ کے حدیث ابی بن کعب کی نسخ حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ کے نہیں بن سکتی لیکن احتیاط پھر ہی اس میں ہوتا کہ حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ پر عمل نہ کیا جاتا اور حدیث ابی بن کعب کو ہی عمل کے باب میں مقدم سمجھا جاتا لیکن اب جس حالت میں کہ حدیث اِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ اَلْمَاءِ اور حدیث اِذَا جَاوَزَ الْحَتَّانِ اَلْمَاءِ حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ کے معارض موجود ہیں اور حدیث ابی بن کعب کی صاف صاف بیان کر رہی ہے کہ حکم حدیث اِنَّمَا الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ ابتداء سے اسلام میں تھا پہر تلبایے تو اسکی کیا وجہ ہے کہ حدیث اَلْمَاءِ مِنَ الْمَاءِ کو منسوخ اور حدیث

ابن بن کعب کو اسکا نسخہ نہ سمجھا جاوے **وَعَنِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ**
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَدْرِي كَوْنَهُ أَمْ لَا
قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنْ الشَّاءَ شَقَاتُ
الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُدُودٌ وَدَرَوِيُّ الدَّارِمِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَا
غُسْلَ عَلَيْهِ اور روایت ہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پوچھے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ باوجودی تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے
اور پوچھے گئے حال اس شخص کو سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تراوت
فرمایا کہ نہیں غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنی تراوت کو فرمایا
کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردوں کے ہیں روایت کیا احمدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور ترمذی
کی دارمی نے اور ابن ماجہ نے قول انکے لا غسل علیہ تک **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
میں کہ راوی احمدیث کے راوی صحیح کے ہیں لیکن عبد اللہ بن عمر عمری جو کہ احمدیث کے راویوں
میں سے ہے اس میں اختلاف کیا گیا ہے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہر حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے حق میں کہ وہ دیکھتی
ہے اپنی نیند میں جو دیکھتا ہے مرد فرمایا ہناوے اور زیادہ کیا مسلم نے پھر کہا ام سلمہ نے کیا ایسا
ہوتا ہے فرمایا ہاں نہیں تو کہاں سے ہوتی ہے مشابہت **ف** یعنی اگر عورت کو مہنی نہ آوے
تو بچہ بان کی صورت کہی نہ ہووے اور مسند امام احمد اور نسائی میں روایت ہر عولہ بنت
حکیم سے کہ تحقیق پوچھا اس نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عورت کے سے کہ دیکھے نیند اپنی میں
وہ چیز جو کہ دیکھتا ہے مرد پس فرمایا نہیں ہے اسپر غسل بیانتیک کہ اسکو انزال ہو جیسا کہ مرد نہیں
اسپر غسل بیانتیک کہ انزال ہو **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمدیث کو ابن ماجہ اور
ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے کہا سیوطی نے جامع کبیر میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ذکر
کیا حافظ نے (یعنی ابن حجر نے فتح الباری میں) اور نہیں کلام کی اس میں **وَعَنِ ابْنِ**
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ

ابن بن کعب کو اسکا نسخہ نہ سمجھا جاوے
سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَدْرِي كَوْنَهُ أَمْ لَا
قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الَّذِي يَرَى أَنَّهُ قَدْ احْتَلَمَ وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ
قَالَتْ أُمُّ سَلِيمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَرَى ذَلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ إِنْ الشَّاءَ شَقَاتُ
الرِّجَالِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُدُودٌ وَدَرَوِيُّ الدَّارِمِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ إِلَى قَوْلِهِ لَا
غُسْلَ عَلَيْهِ
اور روایت ہر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ پوچھے گئے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم حال ایک شخص کے سے کہ باوجودی تراوت اور نہ یاد رکھتا ہو خواب فرمایا غسل کرے
اور پوچھے گئے حال اس شخص کو سے کہ گمان رکھتا ہے کہ خواب دیکھا ہے اور نہیں پاتا تراوت
فرمایا کہ نہیں غسل اُسپر کہا ام سلیم نے کیا ہے عورت پر بھی غسل کہ دیکھے یہ یعنی تراوت کو فرمایا
کہ ہاں عورتیں بھی مانند مردوں کے ہیں روایت کیا احمدیث کو ترمذی اور ابوداؤد نے اور ترمذی
کی دارمی نے اور ابن ماجہ نے قول انکے لا غسل علیہ تک **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
میں کہ راوی احمدیث کے راوی صحیح کے ہیں لیکن عبد اللہ بن عمر عمری جو کہ احمدیث کے راویوں
میں سے ہے اس میں اختلاف کیا گیا ہے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہر حضرت انس
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے حق میں کہ وہ دیکھتی
ہے اپنی نیند میں جو دیکھتا ہے مرد فرمایا ہناوے اور زیادہ کیا مسلم نے پھر کہا ام سلمہ نے کیا ایسا
ہوتا ہے فرمایا ہاں نہیں تو کہاں سے ہوتی ہے مشابہت **ف** یعنی اگر عورت کو مہنی نہ آوے
تو بچہ بان کی صورت کہی نہ ہووے اور مسند امام احمد اور نسائی میں روایت ہر عولہ بنت
حکیم سے کہ تحقیق پوچھا اس نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے حال عورت کے سے کہ دیکھے نیند اپنی میں
وہ چیز جو کہ دیکھتا ہے مرد پس فرمایا نہیں ہے اسپر غسل بیانتیک کہ اسکو انزال ہو جیسا کہ مرد نہیں
اسپر غسل بیانتیک کہ انزال ہو **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمدیث کو ابن ماجہ اور
ابن ابی شیبہ نے بھی روایت کیا ہے کہا سیوطی نے جامع کبیر میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور ذکر
کیا حافظ نے (یعنی ابن حجر نے فتح الباری میں) اور نہیں کلام کی اس میں **وَعَنِ ابْنِ**
عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَغْتَسِلُ بِفَضْلِ

مِمْوَنَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَلَا حُكَّابِ السُّنَنِ اِغْتَسَلَ بَعْضُ رُوَاهِ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنْفَتِهِ فَجَاءَ لِيُغْتَسِلَ مِنْهَا فَقَالَتْ لَهُ اِنِّي كُنْتُ
 جُنْبًا فَقَالَ إِنَّ الْمَاءَ لَا يَجْنُبُ صَحَّحَهُ الزَّيْمِيُّ وَأَبْنُ حُزَيْمَةَ اور روایت ہر حضرت
 ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تہہ بنی صلے اللہ علیہ وسلم غسل کرتے بچے ہوئے پانی سے
 حضرت یمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے روایت کیا احمدیث کو مسلم نے اور سنن والون کی روایت غسل
 کیا کسی بی بی نے بنی صلے اللہ علیہ وسلم کے بچے کا سے یعنی تھار کے پہلے بنی صلے اللہ علیہ وآلہ و
 سلم کہ غسل کرین اس سے یعنی بچے ہوئے پانی سے سو وہ بولین کہ میں جنب تھی تب فرمایا کہ پانی
 نہیں جنب ہوتا صحیح کہا احمدیث کو ترمذی اور ابن خریمہ نے **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث
 مخالف ہے احمدیث کہ جو کہ البوداؤد اور نسائی میں روایت ہر ایک مرد سے جو ساتھ رہا تھا
 پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ اس نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ غسل
 کرے عورت پھر پانی سے مرد کے یا مرد پھر پانی سے عورت کے **ف** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ
 اسناد احمدیث کی صحیح ہے اور نیل الاوطار میں لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری میں کہ
 راوی اسکے ثقہ میں اور جس شخص نے اسکو معلول کہا ہے اسکی دلیل قوی ہوئے پرین نہیں معلوم
 ہوا جواب یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے جواز پر اور وہ ترک اولی پر پس نبی نہیں تنہا ہی ہے نہ تحریر
 اے طرح لکھا ہے کہ الخاتم شرح بلوغ المرام میں **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا
 قَالَتْ كُنْتُ اِغْتَسِلُ اَنَا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَاحِدٍ تَخْتَلِفُ
 اَيْدِيَنَا فِيهِ مِنَ الْجَنَابَةِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَزَادَ ابْنُ جَبَانٍ وَتَلْتَقِي اور روایت ہر حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ نہاتی تھی میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک باسو
 سے غسل کے حاجت ہو کہ لگتے تھے ہاتھ ہم دونوں کے اس میں روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم
 نے اور زیادہ کیا ابن حبان نے اور **وَعَنْهَا** قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ يَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ يَسْتَدْفِي بِي قَبْلَ أَنْ اِغْتَسِلَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ
 رَوَى الزَّيْمِيُّ نَحْوَهُ وَفِي شَرْحِ الشُّنَّةِ بِالْمَصْرَيْنِ اور روایت ہر حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نہاتے جنبت کو ہر گرمی طلب کرتے ساتھ میرے

۲
 حدیث بلوغ المرام
 اسناد میں ہے
 بعضیوں میں لاوطار
 صحیحہ عبد اللہ کے ساتھ
 میں ہے
 حدیث بلوغ المرام
 اسناد میں ہے
 بعضیوں میں لاوطار
 صحیحہ عبد اللہ کے ساتھ
 میں ہے
 حدیث بلوغ المرام
 اسناد میں ہے
 بعضیوں میں لاوطار
 صحیحہ عبد اللہ کے ساتھ
 میں ہے

پہلے نہانے میرے روایت کیا احدیث کو ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے ماندا کے اور شرح المستدرکین ساتھ لفظ مصباح کے ف کما ترمذی نے کہ احدیث کی سند میں خوف نہیں ہے انتہی اور حضرت عضاضہ بن ابی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ایسے چمکتے تاکہ گرم ہو جائیں اور بخاری اور مسلم بن ابی بھرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا حضرت مسلم اللہ علیہ وسلم نے کہ بنی کا پاک ہو اور بخاری اور مسلم بن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہو کہ کما کہتے بنی صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتے جنی بلبل ارادہ کرتے یہ کہ ماوین یا سووین وضو کرتے وضو نماز کا سا **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ مَا لَمْ يَكُنْ جُنَّتْ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَهَذَا الْقَوْلُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ** اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کما کہتے بنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے ہکو قرآن جب تک کہ نہ ہو غسل کی حاجت والے روایت کیا احدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور یہ لفظ ترمذی کے میں اور کما یہ حدیث حسن (صحیح) ہے اور صحیح کما اسکو ابن حبان نے ف کما شوکانی نے بل الاوطار میں کہ روایت کیا احدیث کو ہی ابن خزمیہ اور ابن حبان اور حاکم اور زیار اور دارقطنی اور بیہقی نے اور صحیح کما احدیث کو ابن حبان اور ابن سکین اور عبدالحق اور یغوی نے شرح مستدرکین اور کما ابن خزمیہ نے یہ حدیث تیسرے حصہ کے اصل ہاں کہ ہے اور کما شعبہ نے نہیں حدیث بیان کی مینے کوئی حدیث اچھی احدیث ہے کما امام شافعی نے کہ یہ حدیث نہیں ثابت ہوئی ہے نزدیک محدثین کے کما بیہقی نے شافعی نے احدیث کی نسبت جو یہ بات کہی ہو تو وجہ اسکی یہ ہے کہ احدیث کو راویوں میں عبد اللہ بن سلمہ راوی جو ہے اسکا حافظہ متغیر ہو گیا تھا اور سوائے اسکے نہیں کہ روایت کیا ہے اس نے احدیث کو بعد بوڑھا ہونیکے کما یہ شعبہ نے اور کما خطابی نے ہے امام احمد مست تلاتے احدیث کو اور کما نوکی نے (احدیث کی صحت کے باب میں) ترمذی مخالف ہوا ہے بہت لوگوں کا کما علما نے کہ یہ حدیث ضعیف اور حکایت کی ہے بخاری نے عمر بن مرہ راوی احدیث کو سے کہ کہتا تھا کہ عبد اللہ بن سلمہ ہمکہ حدیث سناتے تھے اور ہم بیچاتے تھے اور انکار کرتے تھے یعنی اسکی حدیث سواتھے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ عبد اللہ بن سلمہ راوی کوئی سچا ہے بدل گیا حافظہ کا

۱. بیخون نوری علیا کاشانی
۲. سید محمد علی
۳. بیخون نوری علیا کاشانی
۴. بیخون نوری علیا کاشانی
۵. بیخون نوری علیا کاشانی
۶. بیخون نوری علیا کاشانی
۷. بیخون نوری علیا کاشانی
۸. بیخون نوری علیا کاشانی
۹. بیخون نوری علیا کاشانی
۱۰. بیخون نوری علیا کاشانی

(راوسکی اخیر عمر میں) اور کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مذہب قاسم اور ہادی اور شافعی کا یہ
 ہے کہ جنبی کو پڑھنا قرآن کا حرام ہے خواہ ایک آیت پڑھے خواہ کم زیادہ پڑھے اور کما ابو حنیفہ نے
 کہ آیت کو مقدار سو کم پڑھنا جائز ہے اس لیے کہ ان کے نزدیک وہ قرآن نہیں اور کما منوید بالمد اور ابو
 حنیفہ علیہ الرحمۃ کے بعض اصحاب نے کہ بدون قصد تلاوت کے مثل یا مریم افسستے پڑھنا جائز ہے
 اور تلاوت کے قصد و اس قدر بھی جائز نہیں اتنے اور کما نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ جنبی اور
 حیض والی کو قرآن شریف کے پڑھنے میں اختلاف ہے اور مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑھنا اسکا
 جنبی اور حیض والی کو حرام ہے خواہ ایک آیت پڑھے خواہ آیت سو ہی کم پڑھے سب حرام ہے اتنے
 جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ پڑھنا قرآن شریف کا جنبی اور حیض والی کو جائز ہے دلائل ان کے یہ
 ہیں پہلی دلیل متفقہ میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تہو بنی مسلمہ علیہ
 وآلہ وسلم یاد کرتے اس کے لئے کو ہر وقت دوسری دلیل بخاری میں ہے کہ کما ابن عباس نے خبر
 دی مجھ کو ابو سفیان نے کہ تحقیق ہر قل نے منگوایا خط بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس ناگمان اس میں
 تھا کما ہوا لیسیم اللہ الرحمن الرحیم یا اھل الکتاب تعلقوا الی کلمۃ سوا
 بیکنا ویکم الا نعبد الا اللہ ولا نشترک بہ شیئاً الی قولہ مسلمون سو جواب
 یہ کہ اس مقدمہ میں یہ دو حدیثیں صریح نہیں ہیں اور حدیث حضرت علی کی صریح ہے اور حدیث
 صحیح کے ہوتے ہوئے غیر صحیح پر عمل جائز نہیں ہے علاوہ اسکے احتیاط بھی حضرت علی کی حدیث
 پر عمل کرنے میں ہے اور پڑے فہما اور محدثین بھی سیات کو قائل ہیں کہ پڑھنا قرآن شریف
 کا جنبی اور حیض والی کو حرام ہے **وَعَنْ** عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ يَدًا أَوْ فَعَلَ يَدًا
 ثُمَّ يَمْسُحُ بِمِئْنَتِهِ عَلَى شِمَالِهِ فَيَغْسِلُ فَرْجَهُ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ ثُمَّ يَأْخُذُ الْمَاءَ فَيَغْدُلُ
 أَصَابِعَهُ فِي أَصُولِ الشَّعْرِ ثُمَّ يَحْقِنُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَفَاتٍ ثُمَّ أَفَاضَ
 عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ مُسْلِمٌ **وَلَهَا فِي**
حَدِيثٍ مِثْمُونَةٍ ثُمَّ أَكْرَعَ عَلَى فَرْجِهِ وَغَسَلَ شِمَالَهُ ثُمَّ ضَرَبَ يَدَهُ الْأُضَى
فِي رِوَايَةٍ فَسَحَّهَا بِالْأُذُنِ وَفِي الْخَيْرِ ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِالْمِئْدِيلِ فَكَرَّكَهُ وَفِيهِ

۱۔ ہنسن بن ابی ابراہیم
 ۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۳۔ بن جابر
 ۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۵۔ بن جابر
 ۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۷۔ بن جابر
 ۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۹۔ بن جابر
 ۱۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۱۱۔ بن جابر
 ۱۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۱۳۔ بن جابر
 ۱۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۱۵۔ بن جابر
 ۱۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۱۷۔ بن جابر
 ۱۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۱۹۔ بن جابر
 ۲۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۲۱۔ بن جابر
 ۲۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۲۳۔ بن جابر
 ۲۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۲۵۔ بن جابر
 ۲۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۲۷۔ بن جابر
 ۲۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۲۹۔ بن جابر
 ۳۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۳۱۔ بن جابر
 ۳۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۳۳۔ بن جابر
 ۳۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۳۵۔ بن جابر
 ۳۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۳۷۔ بن جابر
 ۳۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۳۹۔ بن جابر
 ۴۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۴۱۔ بن جابر
 ۴۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۴۳۔ بن جابر
 ۴۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۴۵۔ بن جابر
 ۴۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۴۷۔ بن جابر
 ۴۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۴۹۔ بن جابر
 ۵۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۵۱۔ بن جابر
 ۵۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۵۳۔ بن جابر
 ۵۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۵۵۔ بن جابر
 ۵۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۵۷۔ بن جابر
 ۵۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۵۹۔ بن جابر
 ۶۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۶۱۔ بن جابر
 ۶۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۶۳۔ بن جابر
 ۶۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۶۵۔ بن جابر
 ۶۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۶۷۔ بن جابر
 ۶۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۶۹۔ بن جابر
 ۷۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۷۱۔ بن جابر
 ۷۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۷۳۔ بن جابر
 ۷۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۷۵۔ بن جابر
 ۷۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۷۷۔ بن جابر
 ۷۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۷۹۔ بن جابر
 ۸۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۸۱۔ بن جابر
 ۸۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۸۳۔ بن جابر
 ۸۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۸۵۔ بن جابر
 ۸۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۸۷۔ بن جابر
 ۸۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۸۹۔ بن جابر
 ۹۰۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۹۱۔ بن جابر
 ۹۲۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۹۳۔ بن جابر
 ۹۴۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۹۵۔ بن جابر
 ۹۶۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۹۷۔ بن جابر
 ۹۸۔ محمد بن ابی اسحاق
 ۹۹۔ بن جابر
 ۱۰۰۔ محمد بن ابی اسحاق

يٰۤاَكْذٰبُ كَذٰبٌ مِّنَ النَّارِ قَالِ عَلٰی فَمِنْ لَّمْ عَادَيْتُ رَأْسِيْ فَمِنْ لَّمْ عَادَيْتُ رَأْسِيْ
 فَمِنْ لَّمْ عَادَيْتُ رَأْسِيْ رَاٰهُ اَبُو دَاوُدَ وَاحْمَدُ وَالْذَّارِقِيُّ اِلَّا اَنْهَمَا لَمْ يَكْرَ اَقَمِنْ لَّمْ
 عَادَيْتُ رَأْسِيْ اور روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کافر یا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس نے کہ چوڑی جگہ بال کی غسل جنابت سے کہ نہ دھویا اسکو کیا جاویگا بسبب اسکو ایسا اور ایسا غدا
 آگ سے کہ حضرت علی نے پس اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے
 سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے سے پہر اسی سبب سے دشمنی کی مینے سر اپنے
 دارمی نے مگر احمد دارمی نے فمن ثم عادت کو تکرار سے رویت نہیں کیا ف کہما شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ کہا حافظ ابن حجر نے کہ اسناد اسکی صحیح ہے اسلئے کہ اسکے راویوں میں عطاء بن السائب ہے اور مختصر
 حماد بن سلمہ نے اسکا حافظ موطا ہونے سے پہلے اس سے روایت کو سنا ہے اور نکالا اسکو بھی ابو داؤد
 نے اور ابن ماجہ نے حماد کی حدیث سے لیکن کہا گیا کہ حق بات یہی ہے کہ یہ موقوف ہے حضرت علی پر کہما عبد
 نے اکثر لوگ اسلئے موقوف ہوئے کہ ہی قابل ہیں اور کہا نووی نے ضعیف ہے اور عطاء ضعیف کیا گیا ہے
 پہلے موطا ہونے حافظہ کے اور وسط حماد کے وہم ہے اور بیچ اسناد اسکی کہ بھی زاذان ہے
 اور اسمین اختلاف ہے اتنی کہ حضرت علی نے جنت سخت حکم سطر حکامین نے سنا تو بسبب ڈر پانے نہ
 پہنچنے کے بالوں کو نیچے سر اپنے سے معاملہ دشمنوں کا سا کیا یعنی جیسے دشمنی دشمن کو مار ڈالتا ہے ویسے
 ہی مینے سر کے بال تندا ڈالے اور ابن ماجہ میں اسے روایت ہے کہ کہا آیا ایک شخص طرف نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کی پس کہا تحقیق مینے غسل کیا جنابت سے اور نماز پڑھی فجر کی پس دیکھا مینے قدر ناخون
 کے نہیں پہنچا اسکو پانی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہوتا تو کہ مس کرتا اس پر ساتھ ساتھ اپنے
 کے کفایت کرتا تہتہ کوف یعنی قبل ٹپہ نہ مٹانے کے اگر تر ہوتا تہتہ کوف پہ لیتا تو نماز تیری درست ہوتا
 اور مسلم میں ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہا کہما مینہ امی رسول خدا کے (صلی اللہ علیہ وسلم) تحقیق
 میں عورت کہوں مضبوط گوند تی ہوں بال میرے کے کیا کہوں میں انکو وقت غسل جنابت کو پس فرمایا
 نہیں ہوا اسلئے نہیں کہ کفایت کرتا ہے تہتہ کوف کہ ڈالے سر اپنے پر نہیں لبین بھر ہوا اور اپنے بانی
 پس پاک ہو جاوے گی تو اور مسلم میں روایت ہے عبد بن عمر سے کہ کہا پہنچتی حضرت عائشہ کو یہ بات کہ تحقیق
 عبد اللہ بن عمر حکم کرتے عورتوں کو یہ کہ جب بناوین کہوں میں اپنے سے نہ نکو پس کہا حضرت عائشہ نے انہی

۱۰
 بیحدیث بل لا دلالت علیہ
 ۱۱
 مسند عبد اللہ کے روایت
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

لیٹے وہ میں سو اکیس پیر لیتی تھیں تاکہ لعاب مبارک کی برکت موند میں آجاؤ اور اس میں دلیل ہے اس پر کہ
 کسی کی سواک کرنی اسکی رضا مندی سے جائز ہے اور ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابی سلمہ
 سے کہ تھے زید بن خالد جہنی حاضر ہوتے نماز کے لیے مسجد میں اور سواک انکی اور پرکان انکے کے ہوتی
 جبکہ قلم لکھنے والی کی نہ کٹے ہوئے سوط نماز کے گیسواک کرتے پھر کہہ لیتے اور سوط جبکہ اسکی
 کے اور کما ترمذی نو یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** یعنی ہر نماز کے ابتدا میں خواہ فرض نماز ہوتی خواہ
 سنت جیتک سواک نہ کر لیتے شروع نماز نہ کرتے اور اس حدیث سے یہی معلوم ہوا کہ سواک اس قدر
 سوتی اور لنبی پاسیہ جو کہ کان پر قلم کی طرح بخوبی آسکے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا
 ہے کہ پیلو کے درخت کی سواک کرنی مستحب ہے اتنے جس شخص کو وضو کرنے کیوقت سواک ہم کہہ نہیں
 سکے اگر وہ انگلی کے ساتھ ہی سواک کرے تو یہی کفایت کرے گی چنانچہ ابن عدی اور بیہقی
 اور دارقطنی نے روایت کی ہے حدیث عبداللہ بن شثنے سے اس نے روایت کی نظر بن انس سے اس نے
 انس سے مرفوع کہ کفایت کرتے ہیں سواک سے انگلیاں کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما حافظ
 ابن حجر نے کہ اس حدیث کی اسناد دیکھنے کو لائق ہے اور یہی کہا کہ نہیں دیکھتا میں اسکی اسناد میں
 خوف اور کما بیہقی نے محفوظ ہے ابن شثنے سے اس نے روایت کی بعض اہل میت انہ سے اس نے اسر
 سے مانند اسکی اور سند امام احمد میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ شنگا یا حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی کا لوٹا اور دھویا اپنے موند اور تہلیلوں کو تین بار اور کلی کی تیز
 بار پس داخل کیا بعض انگلیوں اپنی کو اپنے موند میں رینے سواک کی لئے اور ناک میں پانی
 دالائیں بار اور دھویں باہیں اپنی تین بار اور سہ کیا سر اپنے کو ایک بار اور ذکر کیا باقی حدیث
 کو اور کما سیطرح تھا وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا **ف** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما
 ابن حجر نے یہ حدیث بہت صحیح ہے اور نیل الاوطار میں ہے کہ روایت کی ہے ابو عبیدہ نے اپنی
 کتاب طحور میں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق وہ حرب وضو کرتے سواک کرتے موند
 اپنے کو ساتھ انگلی اپنی کے فضل بیان میں مقدار پانی وضو اور غسل کے **۴**
**عَنْ اَبِي رَضَى اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
 بِاَلْمَنْعِ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ الْخَمْسَةِ اَمْكَادٍ دَوَاكٍ الْخَادِرِ وَمَسَّكِهِ رَوَيْتُ عَنْ رَضَى اللَّهِ تَعَالَى**

۱۰ چونتہ شنگہ میں بار بار
 ۱۱ سواک غسل میں ہے
 ۱۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۲۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۳۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۴۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۵۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۶۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۷۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۸۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۰ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۱ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۲ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۳ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۴ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۵ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۶ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۷ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۸ چونتہ وضو میں ہے
 ۹۹ چونتہ وضو میں ہے
 ۱۰۰ چونتہ وضو میں ہے

عنه وکما کہ تہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ایک مد پانی سے اور غسل کرتے ایک صاع پانی سے روایت
 کیا احمد بن حنبل اور بخاری اور مسلم نے **ف** مسند امام احمد اور ابن ماجہ اور مسلم اور ترمذی میں روایت ہو سفید
 رضی اللہ عنہ سے کما کہ تہ بنی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے سا تہ ایک صاع کے اور وضو کرتے
 سا تہ ایک مد کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے اور مسند امام احمد اور سنن اترم میں سالم بن ابی الجعد عابر
 بن عبد اللہ سرادی ہیں کہ اونہو نے فرمایا کہ وضو کے لیے ایک مد پانی کافی ہے اور غسل جنابت کے لیے
 ایک صاع پس ایک شخص نے کہا کہ مجھ کو تو اس قدر کافی ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہاں تک کہ چہرہ آپ
 کا متغیر ہو گیا پھر فرمایا کہ جو شخص تجھ سے بہتر اور بال زیادہ رکھتا تھا اسکو کافی تھا اور یہ روایت مرفوع
 ہے اور نسائی یقین روایت ہو عبید بن عیسے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ میں نے
 اپنا حال دیکھا ہے کہ میں اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک رکھیں ہوئے برتن جو صاع کے برابر
 یا اس سے کم تھا مانتے تھے اور دونوں اس میں ہاتھ ڈالتے تھے پس اپنے ہاتھ سے اپنے سر پر تین
 بار بہاتے تھے اور اپنی بالوں کو نہیں کہوتی تھی **ف** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کراؤ کہ
 احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہو عباد بن تیم سے اس نے روایت کیا عائشہ
 بنت کعب کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تو لا یا گیا پانی ایک برتن میں مقدار دو تہائی
 مد کے اور مکمل میں روایت ہو حصہ بنت عبد الرحمن بنت ابی بکر سے اور تین حصہ نکاح میں مندرج
 زیر کے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ تین ہوا اور بنی صلی اللہ علیہ وسلم نہاتے برتن میں کہ اس
 میں سماتا تھا پانی تین مد یا قریب تین مد کو **ف** کما نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ اجماع ہے
 مسلمانوں کا اس بات پر کہ وضو اور غسل کے لیے پانی میں کچھ اندازہ مقرر نہیں ہے پانی خواہ تھوڑا
 ہو خواہ بہت ہو جس میں شرط وضو اور غسل کی پائی جاوے کفایت کرتا ہے اور شرط ہلکی پانی
 جاری ہونا ہے اعضا و نیرف امام ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں اور ایک مکر شیطان کا جس سے
 جاہلون کو اس نے بری نوبت کو پہنچا یا ہے طہارت کر باب میں اور نیت کر نیکی وقت نماز کو باب
 میں و سواس ہے یہاں تک کہ انکو بوجہوں اور طوقوں میں ڈال کر سنت کی پیروی سے باہر کر دیا
 اور یہ سوچا دیا کہ بقدر سنت میں دار دے وہ کافی نہیں پس شیطان نے انکو ٹری مشقت میں
 ہی ڈالا اور انکا ثواب بھی غارت کیا یہاں تک کہ اگر کوئی انہیں سے وضو آنحضرت صلی اللہ علیہ

۱۲۰
 جہنم متقی الاضابطہ
 طبع فاروقی پبلیشرز لاہور
 ۱۲۱
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۲
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۳
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۴
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۵
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۶
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۷
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۸
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۲۹
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰
 ۱۳۰
 جہنم متقی الاضابطہ
 مشہور تہذیب الایمان ج ۱ ص ۱۲۰

وسلم کے سہ کر لیتا ہے اور غسل کرتا ہے تو اپنے عندیہ میں پاک نہیں ہوتا نہ ناپاکی دور ہوتی ہے اگر عذر چلتا نہ ہو تو یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ لڑائی ٹھہرتی ہے کیونکہ آپ تو ایک مدیانی سے وضو کر لیا کرتے تھے جو دمشق رطل کی تنائی برابر ہے یعنی سو روپہ بھر کے سیر سو قریب ڈیڑھ باد کے ہوتا ہے اور غسل ایک صاع پانی سے کرتے تھے جو ایک رطل اور تنائی رطل کے قریب یا ڈیڑھ سیر کے قریب ہوتا ہے اور وسواس مالے کے نزدیک اس قدر پانی ہاتھ دھونے کو بھی کافی نہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہوا ہے کہ ایک بار آپ نے وضو کی اور تین بار سے زیادہ کوئی عضو نہ دھویا اور فرمایا جو اس قدر پر زیادہ کرے وہ برا کرتا ہے اور حد سے بڑھتا ہے اور ظلم کرتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ آپ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک بادیہ پانی کا جس میں آٹے کا نشان ہوتا تھا بچہ میں رکھ کر غسل کرتے تھے اگر دوسو ہی اسکو دیکھتے تو انکار کر کے اور کہتے کہ اس قدر کافی نہیں اور اس میں آٹے کے ہونے سے رنگ بھی بدلا ہوا ہے اور چشمیں گرتی ہیں تو بعضوں کے نزدیک پانی کو ناپاک ہی کر دیتی ہیں اور دوسروں کے نزدیک بگاڑ دینے ہیں اور یہی امر آپ حضرت سمیونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ کرتے تھے اور یہ سب روایتیں صحیحہ ہیں اور ایک حدیث صحیحہ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں مرد اور عورتیں ایک برتن سے وضو کیا کرتے تھیں اور جن برتنوں سے کہ آپ اور ازواج مطہرات اور اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم غسل کرتے تھے وہ بڑے برتنوں میں سے نہ تھے نہ کوئی انکا خزانہ تھا جس سے ان میں پانی آتا جاتا ہو جیسے حمام کی ٹونٹی ہوتی ہے اور نہ وہ لوگ انکے لبریز ہو نیکو دیکھتے تھے جیسو دوسرے والے اس امر کا لحاظ رکھتے ہیں اور جو شخص اس طریق نبوی کے خلاف کر کے حوض کا منتظر رہے تاکہ پانی بہا دے یا اور کسی ایسے ہی قید کا پابند ہو تو وہ بدعتی ہے اور امام احمد علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ پانی کا حلیص کمتر ہونا آدمی کی سمجھ کی دلیل ہے اور مروزی کہتے ہیں کہ میں نے ابو عبد اللہ کو عسکر میں لوگوں سے خفیہ وضو کرایا تاکہ کوئی یون نہ کہے کہ یہ شخص پانی کم خرچ کرتا ہے اور وضو اچھی طرح نہیں کرتا انکا دستور تھا کہ وضو اتنے پانی سے کرتے تھے کہ مٹی بھی نہیں تر ہوتی تھی اور وسواس مالے کا نفس کہی نہیں مانے گا کہ وہ اور سہ کی بی بی ایک برتن میں

۹۷

چهارت توجہ فرمائیے

الاعمال شہودات

تغذیب ان بیان

میں کہ مطلع ہو

بی بی بنی اسلمہ

اچھی بن چلیے

اسکی حال کے اور

میں ہے

مِنْ عَنِ الْمُخْبِرَةِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عَلَى الْحَقَّيْنِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ نَسِيتُ قَالَ بَلْ أَنْتَ نَسِيتَ بِهَذَا أَمْرًا
رَبِّي خَرَجَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ رَوَيْتُ هِيَ حَضْرَتُ مَغِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 کہا کہ سح کیا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موزوں پر پہر کہا میں نے امیر رسول خدا کے بھول
 گئے آپ یعنی موزی انار کر پاؤں مذہم ہوئے فرمایا نہیں بلکہ تو بھول گیا بیچ نسبت کرنے بھول گئی
 طرف ساتھ اسی کے حکم کیا ہے محکوم رب کے عزت والے اور بزرگی والے نے روایت کیا احمد
 کو احمد اور ابو داؤد نے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسناد اسکی صحیح ہے انتہی
 سح موز و نہر درست اور جائز ہے ساتھ سنت اور آثار مشہورہ کے اور جمع کیے ہیں بعض محدثوں
 نے راوی اسکے انشی سے زیادہ صحابی اور عشرہ مبشرہ ہی ان میں ہیں اور ابن عبد البر نے کہا
 نہیں جانتا میں علماء سلف سے کسی کو کہ اس نے انکار اسکا کیا ہو اور امام کرخی نے کہا کہ خوف
 کفر کا ہے مجھ کو سپر کہ قبول نہ رکھے سح موزوں پر اسو سطو کہ حدیثیں جو وارد ہوئی ہیں سح موزوں
 میں بیچ سے تو اتر کے **مِنْ** **وَعَنِ** **عَنِ الْمُخْبِرَةِ** **قَالَ جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةً**
وَلِيًّا لِيَهَيَّجَ لِلْمَسَافِرِ وَيَوْمًا وَلِيْلَةً لِّلْقَدِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے شریح بن ابی
 سے کہا کہ پوچھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ابی طالب کے سے مدت سح کرنے کی سے موزوں پر پس
 کہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مدت تھیرائی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین دن اور تین رات مسافر
 کے لیے اور ایک دن اور ایک رات مقیم کے لیے روایت کیا احمد نے کو مسلم نے **ف** شاہ ولی بہ
 صاحب نے مصنفی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ مذہب امام مالک کا یہ ہے کہ وہ
 مدت سح کی وقت اور اندازہ معین نہیں ہے اور ان کے نزدیک سح کر نپوالے کو ہو چننا ہے
 کہ جب تک غسل لازم نہ آوی موزوں پر سح کی جائے اتنے سو جانا چاہیے کہ یہ قول امام مالک
 کا صریح خلاف ہے احمدی صحیح کے سوا امام مالک کے اس قول پر ہرگز ہرگز عمل کرنا جائز
 نہیں بلکہ حرام ہے اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے صفوان بن عسال رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم حکم فرماتے ہم کو جبکہ ہم مسافر ہوں یہ کہ نہ لکھیں

۱
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۲
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۳
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۴
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۵
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۶
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۷
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۸
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۹
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی
 ۱۰
 حضرت شکرہ بن ابی
 علی الخنسی

شوکانی نے نیل الاوطار کہ ابن سید الناس نے ترمذی کی شرح میں ارجحاً ہون پر مسح کرنے کے لیے
 یہ چار صحابہ زیادہ کیے ہیں عبد اللہ بن عمر اور سعد بن ابی وقاص اور اباسعود مدبری اور عقبہ بن
 عمر اتنے اب اگر کوئی کہے کہ کہا ابوداؤد نے یہ حدیث نہیں ہے متصل کیونکہ روایت کیا اسکو
 ضحاک بن عبد الرحمن نے ابی موسیٰ سے کہا بہیقی نے کہ سماع ضحاک بن عبد الرحمن کا ابی
 موسیٰ کو ثابت نہیں اور نیز کہا ابوداؤد نے کہ یہ حدیث نہیں ہے قوی کیونکہ اس حدیث کو راویوں
 میں عیسیٰ بن سنان ضعیف اوی ہے نہیں دلیل پکڑی جاتی ساتھ حدیث اسکی کے اور تحقیق
 ضعیف کیا اسکو تحیہ بن معین نے سو جواب اسکا یہ ہے کہ جس حدیث کی اسناد میں ضحاک
 بن عبد الرحمن اور عیسیٰ بن سنان یہ دونوں اوی ہیں وہ حدیث ضعیف ہے یہ حدیث ضعیف نہیں
 ہے اسلئے کہ اس حدیث کی اسناد میں نہ تو ضحاک بن عبد الرحمن ہے اور نہ عیسیٰ بن سنان اور یہ
 حدیث صحیح ہے جیسے کہ کہا ترمذی نے اور یہی باعث ہو کہ کہا شوکانی نے کہ جائز ہے مسح کرنا حجابہ
فصل تمیہ کے بیان میں عن ابن دُرِّضٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْقَتِيعِدَ الطَّيِّبَ وَضَوْوُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ
يَجِدْ لِمَا عَشْرِينَ نَفْسًا فَإِذَا وَجَدَ لِمَا فَلَئِمَتْهُ نَفْسُهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ رَأَاهُ
أَحْمَدُ وَالزَّوْمِدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَرَوَى الشَّافِعِيُّ حَقْوَهُ إِلَى قَوْلِهِ عَشْرِينَ نَفْسًا وَقَالَ
الزَّوْمِدِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ اور روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق مٹی پاکی پاک کر نیوالی ہے مسلمان کی اگر چہ نہ پاوے ہائی دس ہزار
 پس جبکہ پاوی ہائی لگا دے اسکو بدن اپنے پر پس تحقیق یہ بہتر ہے روایت کیا احمد بن حنبلہ اور
 ترمذی ابوداؤد نے اور روایت کی شافعی نے مانند اسکے عشر سنین تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
 حسن ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اس حدیث کو ابوحاتم نے انتہی
 اور یہ جو فرمایا حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بہتر ہے مراد اس سے یہ ہے کہ ابوضو
 فرض ہوا تیمم درست نہیں اور مراد دس برس سے یہ ہے کہ جب تک ہائی نہ ملے تیمم سے نماز پر ہے
 اور حکم اس کا مانند حکم وضو کے ہے اور **مسند امام احمد** میں روایت ہے حضرت
 ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دانی نے

۱۰
 بعضون من الاوطار
 حجابہ کے بعد بدل
 مسند میں ہے
 بعضون نے لکھا
 ۱۱
 بن باب التبرک
 ۱۲
 فصل میں ہے
 ۱۳
 بن الاوطار حجابہ
 ۱۴
 مسند عبد بن
 ۱۵
 مسند میں ہے
 ۱۶
 حجابہ کے بعد بدل
 ۱۷
 الاصابہ علیہ السلام
 فاروقی علیہ السلام
 ۱۸

کئی واسطے میرے اور واسطوں امت میری کے تمام زمین مسجد اور پال کرنے والی پس جس عجب
 آجادی میری ارے کے کسی مرد کو وقت نماز کا سونزدیک اسکو مسجد بہ اور نزدیک اسکو بہ ہمارت
 اسکی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا تھے ہم سفر میں ہا تہی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑھائی لوگون کو پس جبکہ پھر نماز اپنی سے ناگمان کیا ایک شخص کو
 کہ اگر بیٹھا ہے قوم کو نماز پڑھی تھی اس نے ساتھ قوم کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 کس چیز نے منع کیا تجھ کو اسے فلانے یہ نماز پڑھتا تو ساتھ قوم کے کہا پوچھی مجھ کو جنابت اور نہیں
 بانی فرمایا لازم ہے تجھ کو مٹی (یعنی تیمم کرنا مٹی سے) پس تحقیق وہ کافی ہے تجھ کو **عَنْ عَائِشَةَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَتَتْهَا اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ قِلَادَةً فَهَكَكَتْ فَبَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فِي طَلَبِهَا فَوَجَدَ وَهَآ فَاذْرَكَهُمْ الصَّلَاةَ وَلَيْسَ مَعَهُمْ
مَاءٌ فَصَلُّوا بِغَيْرِ وُضُوءٍ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَكَوْا ذَلِكَ إِلَيْهِ
فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ آيَةَ التَّيْمُمِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ جَرِيرٍ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ
وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَكْجَهٍ اور روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق انہوں نے
 مانگا حضرت اسماء کو ہا پس گم ہو گیا وہ پس بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی شخص کو کہ واسطوں
 تلاش اسکی کے پس پایا انہوں نے وہ ہا پس آیا وقت نماز کا اور نہ تھا ساتھ اس کے بانی پس نماز پڑھی
 انہوں نے بغیر وضو کے پس آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس شکوہ کیا اس بات کا حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اناری اللہ عزوجل نے آیت تیمم کی روایت کیا احمد اور بخاری اور
 مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ **ف** منتقی الاخبار میں ابن تیمیہ نو حدیث پر یوں
 باب باندھا ہے کہ اگر بانی ہی نہ ملے اور مٹی ہی نہ ملے تو بہ سبب ضرورت بدون وضو اور بدون تیمم
 نماز پڑھنی روا ہے اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** میں کہ تحقیق میں سے مذہب ایک
 جماعت کا ہی ہی ہے اور اسی بات کے قائل ہیں امام شافعی اور امام احمد اور جمہور محدثین اور امام
 مالک کے ائمہ اصحاب **وَعَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَةٍ فَاجْتَنَبْتُ فَلَمَّا جِدْتُ الْمَاءَ فَتَمَرَّخْتُ فِي الصَّعِيدِ كَمَا تَمَرَّخُ
الدَّابَّةُ كَمَا تَتَيْتُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ كُوتْ لَهُ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ

۲
 جو حدیث متفقہ میں ہے
 کہ یہ فضیل ہے
 جو حدیث متفقہ میں ہے
 صلح فاروقی میں ہے
 صلح حدیبیہ
 جو حدیث متفقہ میں ہے
 باب تیمم

فتح الباری میں اور نقل کیا ہے اس باب میں ابن المنذر نے مذہب جمہور علماء کا اور اختیار کیا ہے
ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ المحدث کا انتہے کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں
کہ عطا اور کچول اور اوزاعی اور امام احمد اور اسحاق اور ابن منذر اور عامہ صحاب حدیث کا یہی مذہب ہے کہ تیمم
میں ہونڈ اور تہلیل یوں کیے لیے ایک ہی ضرب ہے اور علی بن ابیطالب اور حسن بصری اور شعبی اور سالم بن عبد اللہ
بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اصحاب الراعی وغیرہ کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں ہونڈ اور
ہاتھوں کی لیے دو ضربیں ہیں انتہے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ہادی اور ناصر اور نوید باہرہ اور ابوطالب
اور امام تبحیے اور فقہا کا یہ مذہب ہے کہ تیمم میں ہونڈ اور ہاتھوں کی لیے دو ضربیں واجب ہیں اور دلیل انکی اسر
باب میں یہ آئمہ حدیثین ہیں پہلی حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم میں دو ضربیں ہیں ایک ضرب ہونڈ کیو سطو اور ایک ہاتھوں کی لیے
کہنویوں تک اور صحیحہ کہا امامون نے احمد ثریکا موقوف ہونا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں
قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے جت اسلہو کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت
کیا ہے احمد ثریکا حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیہقی اسناد احمدیث کو علی بن ظبیان سے اور کہا دارقطنی نے عتبا
کیا ہے لکھا بھیہ القطان وغیرہ نے اور کہا مصنف بلوغ المرام نے (یعنی ابن حجر نے) تضعیف کی ہے اس
حدیث کی بہت لوگوں نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ سچر کے کلام ہے اور عینی شرح
مدایہ میں لکھا ہے کہ کہا ابو داؤد کو علی بن ظبیان راوی کچ نہیں اور کہا انائی اور ابوحاتم نے بھی مثل
اسی کی اور کہا ابوزرعہ نے یہ حدیث (یعنی جس میں علی بن ظبیان راوی ہے) وہی ہے اور تقریب
التہذیب میں لکھا ہے کہ علی بن ظبیان بن ہلال کو فی قاضی بغداد ضعیف ہے ناوین طبقہ میں سے
کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مستبرانا ہے لکھو بحیر القطان اور مستبرم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنی
ابن حجر نے) کہ وہ (یعنی علی بن ظبیان) ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین اور بہت لوگوں
نے دوسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیمم میں ایک ضرب ہے واسطے ہونڈ کے اور دوسری واسطے دو ہاتھوں کے
کہنویوں تک اور کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیحہ الاسناد ہے سو جواب اسکا دو طرح ہے اول یہ کہ کہا
شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ یہ حدیث کو راوی تو مستبرم ہیں لیکن حق بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوعہ) نہیں

[illegible]

ہے موقوف ہے یعنی جائز کا قول ہے، اور حدیث موقوف لائق حجت کپڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اس کا اس کتاب کے فصل احکام پانی میں گذر چکا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو وہاں سے دیکھ لے۔
دوم کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما ابن تہسین العید نے کہ نہیں کلام کی اس حدیث میں کیسے لیکن یہ روایت شاذ ہے اتنے شاذ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور معتبر شخص کو گوارا کی روایت کو خلاف بیان کرے اور مقابل اسکے محفوظ قیسری حدیث دارقطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے کہ کما تیمم کیا ہے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بار اہنے دونو ہاتھوں اپنے کو مٹی پاک پر پہر جاڑا ہم نے ہاتھوں کو پس سج کیا ہم نے اوس سے مونہہ اپنے کو پہر بار اہنے دوسری بار (یعنی ہاتھوں کو) مٹی پاک پر پہر سج کیا ہنے ساتھ ہاتھوں اپنے کے کہنیوں سے ہتھیلیوں تک اور پر جبکہ جمنے بالوں کو ظاہر اور باطن سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ احمدیث کو راویون میں سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف ہے چوتھی حدیث طبرانی اور دارقطنی نے روایت کی ہے اسع بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما دیکھا یا مجھ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم ایک بار بار ناواسطے مونہہ کے اور دوسری بار بار ناواسطے دونوں ہاتھوں کے کہنیوں تک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمدیث کو راویون میں برج بن بدر ہے اور وہ ضعیف ہے اور عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کما ابن حزم نے محلی میں کہ یہ حدیث ضعیف ہے پانچویں حدیث بزار نے اپنی مسند میں روایت کی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم دو بار بار ناواسطے ایک بار و اوسطے مونہہ کے اور ایک بار و اوسطے دونو ہاتھوں کے کہنیوں تک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے اس لیے کہ کما امام شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمدیث کے راویون میں حریش بن حریش ہے کما ابوجاتم نے کہ یہ حدیث منکر ہے نہیں قائم ہوتی حجت ساتھ حدیث اسکی کے چھٹی حدیث طبرانی نے روایت کی ابی امامہ سے (حدیث) و ضرب کی سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے نہیں قائم

۱۔ بعضوں نے انکار کیا ہے
۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۲۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۳۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۴۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۵۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۶۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۷۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۸۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۰۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۱۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۲۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۳۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۴۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۵۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۶۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۷۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۸۔ چاروں کے خلاف ہے
۹۹۔ چاروں کے خلاف ہے
۱۰۰۔ چاروں کے خلاف ہے

ہوئی ساتھ اسکے محبت اس لیے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما حافظ (ابن حجر) نے
 کہ اسناد اسکی ضعیف ہر ساقون حدیث ابو داؤد میں روایت ہوا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 سے کہ ایک شخص گذر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک گلی میں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم پانچلے یا پیشا سے نکلتے تھے تو سلام کیا اس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
 سونہ جواب دیا اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں تک کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چہ چاہتا
 کسی گلی میں پس بارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونو ہاتھ اپنے اوپر دیوار کے اور سر کیا ان
 سے اپنے سونہ پر پہ بار اور دوسری بار سو سو کیا کہ تمہوں اپنے کو کہنوں تک پہ جواب دیا سلام
 کا اس شخص کو اور فرمایا کہ سلام کا جواب دینے سے میوند ہونا مجھ مانع آیا تھا سو جواب اسکا
 یہ ہے کہ حدیث ہی ضعیف ہے لانی محبت بکرنے کے نہیں اسلئے کہ زرقانی منہر سو طار اہم
 مالک بن لکھا ہے کہ حدیث ابو داؤد کی نہیں ہے قوی اور کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ مدار اسحدیث کا محمد بن ثابت پر ہو اور تحقیق ضعیف کیا ہے اسکو ابن معین اور ابوجاتم
 اور بخاری اور احمد نے اور کہ ابو داؤد نے کہ نہیں متابعت کیا جاتا محمد بن ثابت یہ اس قصہ کے
 اور تخم میں جہتہ حدیثین دو ضرب کی آئی ہیں ان سب میں مقال ہے (یعنی ان میں سے صحیح
 ایک ہی نہیں ہے) اور حق ہی ہے کہ تخم میں ایک ہی ضرب کی حدیثیں صحیح ہیں جو کہ صحیحین میں
 ہیں آٹھویں حدیث روایت کی ہے طبرانی نے اوسط میں بھی اور کبیر میں بھی کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمار بن یاسر کو فرمایا کفایت تہیہ کو تخم میں ایک مع ذلک اور ایک خیر ہاتھوں
 کے لیے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ہندین قائم ہوئی ہے ساتھ اسکو محبت
 اسلئے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسحدیث کہ اسناد میں ابواسم بن محمد بن
 ابی یحییٰ ہے اور وہ ضعیف ہے اور نیز کما شوکانی نے کہ کما ابن عبد البر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ
 جو کہ عمار سے آئی ہیں ان سب سو تخم میں ایک ہی ضرب ثابت ہو اور جہتہ حدیثین کہ دو ضرب کی روایت
 کی گئی ہیں وہ سب مضطرب ہیں اور نیز کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما حافظ (ابن
 حجر) نے فتح الباری میں اور کیا اچھی بات کہی ہے اس نے تحقیق جو حدیثین کہ سچ صفت
 تخم کے وارد ہوئی ہیں ان میں سے سوحدیث ابی جہیم اور عمار کی حدیث کو (یعنی جن میں

۱۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۲۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۳۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۴۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۵۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۶۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۷۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۸۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۰
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۱
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۲
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۳
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۴
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۵
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۶
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۷
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۸
 عبد بن ابی الاوطار
 ۹۹
 عبد بن ابی الاوطار
 ۱۰۰
 عبد بن ابی الاوطار

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ لِحُلَّالٍ فِي سَفَرٍ فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ وَلَكِنْ مَعَهُمَا مَاءٌ
 فَتَيَمَّمَا صَعِيدًا طَيِّبًا فَصَلَّيَا ثُمَّ وَجَدَا الْمَاءَ فِي الْوَقْتِ فَأَعَادَا أَحَدَهُمَا الصَّلَاةَ
 وَالْوُضُوءَ وَلَمْ يُعِدِ الْآخَرُ ثُمَّ تَيَمَّمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ
 لَهُ فَقَالَ لِلَّذِي لَمْ يُعِدْ أَصَبْتَ الشُّنَّةَ وَأَجَزْتَكَ حَلُوتَكَ وَقَالَ لِلْآخَرِ لَكَ الْأَجْرُ
 مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَرَوَيْتُ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كَمَا رَأَيْتُ
 دَوَادِمِي سَفَرِينَ بِهَرَبِ بُوخَارِ وَقْتُ مَنَازِكَا أَوْرَنَهُمَا لَكُمَا سَاحَتُهُ بَانِي بِهَرْتِيمِ كَمَا أَنَّ دُونُونَ فَرَسْتِي بِك
 سَے پس نماز پڑھی بہر یا یا اونیہون بانی وقت کو اندر پس دوسرا یا ایک نے ان میں سے نماز کو اور وضو
 کو اور نہ دوسرا یا دوسرے نو بہر آخر دس دونوں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا ار
 بات کا ان سے پس فرمایا اسکو جس نے نہ دوسرا یا تھا کہ یا یا تو نے سنت کو اور کافی ہے تجھ کو نماز تیری
 اور فرمایا دوسرے کو کہ تجھ کو دو بی فرووری ہے رویت کیا احديث کو ابو داؤد اور اسلمی نے ۔
فائدہ کہ ابو داؤد نو ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر احديث میں محفوظ نہیں ہے
 سو ابن نافع کے اور کيسنے الکام نہیں لیا بلکہ ان کو مسرلا رویت کیا ہے عطاء بن سيار سو اور کیا
 شوکانی نے میل الاوطار میں کہ ابن سکن نے اپنی صحیح میں اس رویت کو طریق الی الولیہ طیار
 سے موصول رویت کیا ہے اس نے لیث سے اس نے عمرو بن الحارث سے اور عمیر بن ابی ناجیہ سے پوری
 اور یہ حدیث دلیل ہے ہر کہ جب پانی دیکھے تیمم کرنے والا بعد فارغ ہونے کے نماز سے تو اس پر
 بہر نماز کا لازم نہیں اگرچہ وقت باقی ہو اور یہی مذہب ہے ابو حنیفہ اور شافعی اور مالک اور احمد
 اور امام حنفیہ کا اور کہا مالک اور داؤد نے کہ اگر تیمم کر کے نماز میں داخل ہو جاوے تو حرام ہے
 توڑنا اسکا اگرچہ پانی آجاوے اور درست نماز اسکی اور کہا ہادی اور ناصر اور سؤید بابہ اور ابو
 طالب اور طاؤس اور عطاء اور قاسم بن محمد بن ابی بکر اور مکحول اور ابی سعید بن اور زہری اور جع
 نے کہ اگر وقت نماز کا باقی ہے تو وجہ ہے اعادہ اسکا حکایت کیا ہے اسکو منذرے وغیرہ نے انتہی
 مختصراً وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي تَيَمَّمَ فَاعْتَسَلَ بِمَاءٍ إِنَّمَا
 كَانَ يَكْفِيهِ أَنْ يَتِيمَّمَهُ وَيُعَصِّبَ عَلَى جُرْحِهِ خِرْقَةً ثُمَّ يَسْمِيَّ عَلَيْهَا وَيَغْسِلَ سَائِرَ
 جَسَدِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَتَبَسُّدٌ فِيهِ ضَعْفٌ وَفِيهِ اخْتِلَافٌ عَلَى رِوَايَةِ أَوْ رَوَيْتُ

۴
 بعضوں نے ابو داؤد سے
 اول کج معلوم
 بن ہے
 بعضوں نے ابو داؤد سے
 چاہے کہ حلیل
 کے صوفیہ میں ہے
 سے رویت پانچ
 اللہ کے باب التیمم
 بن ہے

جو وضو کرے وضو میرا سا کہ یہ ہے پہ نماز پڑھے دو رکعت نہ بات کرے دل نہ پڑھے سچ اس نماز کے
 کی بخشش جاتا ہے و سطو اسکے جو پہلے کیا گناہ سے رویت کیا آیت کو بخاری اور سلم نے اولفظ
 اسکے بخاری کہین **وَفِي مُتَّفِقٍ عَلَيْهِ قِيلَ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ بْنِ عَاصِمٍ تَوَضَّأَ**
لَنَا وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَدَعَا يَأْتِيهِ قَالَتْ فَاكْفَأْ مِنْهُ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلْنَا
ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلْ يَدَهُ فَاسْتَخْرِجْهَا مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفِّ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ
ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلْ يَدَهُ فَاسْتَخْرِجْهَا فَعَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ ادْخَلْ يَدَهُ فَاسْتَخْرِجْهَا
فَعَسَلَ يَدَيْهِ إِلَى الْمِرْقَاقَيْنِ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ ادْخَلْ يَدَهُ فَاسْتَخْرِجْهَا فَمَسَحَ بِرَأْسِهِ
فَأَقْبَلَ بِيَدَيْهِ وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ وَضُوءُ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي رِوَايَةٍ فَأَقْبَلَ بِهَيَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِقَدَمِ رَأْسِهِ
ثُمَّ ذَهَبَ بِهَيَا إِلَى قَفَاةِ ثَمَّ رَدَّهَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ
غَسَلَ رِجْلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثًا بِنِثَالِ عُرْقَاتٍ
مِنْ مَاءٍ وَفِي أُخْرَى مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَاحِدَةٍ فَفَعَلَ ذَلِكَ ثَلَاثًا
وَفِي رِوَايَةٍ لِلْخَارِجِيِّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ فَأَقْبَلَ بِهَيَا وَأَدْبَرَ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ
إِلَى الْكَعْبَيْنِ وَفِي أُخْرَى لَهُ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَرَّ ثَلَاثَ قُرَاطٍ مِنْ عُرْقَةٍ وَاحِدَةٍ
 سچ حدیث بخاری اور سلم کے آیات کہ کیا و سطو عبد اللہ بن زید بن عاصم کے وضو کے واسطے ہمارے
 وضو جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پس منگوایا یا سن پس جب کیا اور ڈالا اس کے بانی پانچ
 دونوں ہاتھوں پر پس دھویا ان کو تین بار بارہ داخل کیا ہاتھ اپنا (یعنی باسن میں) اپنا لکلا اسکو
 پہر کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو سو پس کیا یہ تین بار بارہ داخل کیا ہاتھ اپنا پہر لکلا اسکو
 پہر دھویا سونہ اپنا تین بار بارہ ڈالا ہاتھ اپنا باسن میں پہر لکلا اسکو پہر دھویا دونوں ہاتھ اپنے کہ نہیں
 تک دو دو بار بارہ ڈالا ہاتھ اپنا پہر لکلا اسکو پہر سم کیا سر کو آگے سو پیچھے لے آئے دونوں ہاتھ اوپر پیچھے
 سے آگے لے آئے پہر دھوئے دونوں پاؤں ٹخنوں تک پہر کہا سیطرح تھا وضو رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کا اور ایک روایت بخاری اور سلم کی میں ہے آگے سے لیگئے دونوں ہاتھ اپنے پیچھے
 کو اور پیچھے سولا آگے کو سر دے کیا ساتھ اگلی جانب سر کے پہر لے گئے انکو طرف گدی کے پہر پہر

۲
 بنی کعبہ بنی کعبہ
 بنی کعبہ بنی کعبہ
 بنی کعبہ بنی کعبہ

انکو یہاں تک کہ پیر کر لای طرف اسی مکان کو کہ شروع کیا تھا اس سے پہر وہی باؤن پانچ اور ایک تہہ
صحت میں کہ میں ہر پس کلی کی اور ناک میں پانی دیا ایک چلو ہی پس یہ کیا تین بار اور بخاری کی تہہ
میں ہر پس نہ کیا سر اپنے کا آگے سے لینگے دونو ہاتھ پیچو اور پیچھے سولا کر آگے ایک بار پہر وہی
دونو باؤن ٹخنوں تک اور پیچو اور رویت بخاری کے ہر پس کلی کی اور ناک جہاں تین بار ایک چلو
ف ابوداؤد اور نسائی میں رویت ہو حضرت علیؓ سے وضو کو بیان میں پہر کلی کی رسول خدا صلی
الہ علیہ وسلم نے اور ناک جہاں تین بار کلی کرتے تھے اور ناک صاف کرتے تھے اسی ہاتھ سے جس سے
پانی لیتے تھے ف کما امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ وضو کے لیے کلی کرنی اور ناک میں
پانی دینے کی افضل پانچ وجہ ہیں وجہ پہلی کلی کرے اور ناک میں پانی دے ساتھ تین چلو کے
کلی کرے ہر ایک (چلو) سو پہر ناک میں پانی دے تین مرتبہ وجہ دوسری جمہ کرے در میان ان
دونوں کے ساتھ ایک چلو کے کلی کرے اس تین مرتبہ پہر ناک میں پانی دے اس سے تین مرتبہ وجہ
تیسری جمہ کرے ساتھ ایک چلو کے اور لیکن کلی کرے اس سو پہر ناک میں پانی دے پہر کلی کرے
اس سو پہر ناک میں پانی دے پہر کلی کرے اس سے پہر ناک میں پانی دے وجہ چوتھی فاصلہ
کرے در میان ان دونوں کے ساتھ دو چلو کے پس کرے ایک سے ان دونوں میں تین مرتبہ پہر ناک
میں پانی دے دوسرے (چلو) سے تین مرتبہ وجہ پانچویں فاصلہ کرے ساتھ چہ چلو کے کلی
کرے ساتھ تین چلو پہر ناک میں پانی دے ساتھ تین چلو کے اور صحیح وجہ پہلی ہے اور ساتھ اسی کو آئی
ہیں حدیثیں صحیح بخاری اور مسلم اور نسائی سے راو اور حدیث کی کتابوں میں اور لیکن حدیث
فصل کی پس ضعیف ہو پس شہر ارجوع کرنا طرف جمہ کو نیکے ساتھ تین چلو کے جیسا کہ بیان کیا ہم
نے ساتھ حدیث عبداللہ بن زید کے جو کہ ذکر کی گئی ہے کتاب مسلم میں انتہ اور مسک الختام شرح
بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ شہر مذہب امام ابو حنیفہ کا مضمضہ اور استنشاق میں فصل کرنا ہو اور
دلیل ابو حنیفہ کی یہ حدیث ہو جو کہ ابوداؤد میں رویت ہو طلحہ بن مصرف سے اسنے رویت کی انچو ایک
اسنے رویت کی انچو اداسے کہ کما دیکھا میں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو فاصلہ کرتے تہ مضمضہ
اور استنشاق میں فاصلہ لکھا ابن حجر نے بلوغ المرام میں اسناد اسکی ضعیف ہے انھو وجہ حدیث کے
ضعیف ہو نیکی یہ کہ یہ اسناد اسکی کے لیث بن سلیم ہے اور وہ ضعیف ہو اور کما ابن حبان نے کہ وہ

۱۰
بجائے بلوغ المرام کے
باب وضو میں کہ
صحیح مسلم علیہ
نکولہ کے جدول
کے والے شیخ
۱۱
میں چاہئے
پیشین کہ انہم
شیخ ابو المرام علیہ
صلی اللہ علیہ وسلم
عبداللہ کے ساتھ
۱۲
بجائے بلوغ المرام کے
باب وضو میں کہ
ابوداؤد جہاں ابوالانی
کے ساتھ ہیں

بدل ڈالتا تھا سندھ کو اور مرفوع بناتا تھا مرسلون کو اور لاتا تھا مستحبون ہو چہ کہ منہج حدیث
 ان کو اور ترک کیا اسکو کبھی قطان اور ابن ہمدی اور ابن معین اور احمد بن حنبل نے اور کما نووی نے تہذیب
 الاسامین کہ اتفاق کیا ہے علمائے اور ضعیف ہو اسکے کے اسطرح لکھا ہے مشک الحاشیہ شرح
 بلوغ المرام میں آتھے اور کہا مجد الدین نے سفر السعادت میں کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہیں وضو نہیں کیا
 اور بغیر ناک میں پانی دیئے نہ کرتے اور کسینو کلی نہ کرنی اور ناک میں پانی نہ دینے کی روایت نہیں کی اور
 کہا شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت میں کہ مشہور مذہب امام احمد حنبل کا یہ ہے کہ وضو میں کل
 کرنی اور ناک میں پانی دینا واجب ہے اور دلیل امام احمد کی یہی حدیثیں ہیں جو کہ اسی فصل میں اوپر
 گذرین سو جواب یہ کہ کہا شیخ نے شرح سفر السعادت میں کہ وضو کرنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
 بغیر کلی اور بغیر ناک میں پانی دینے کو یہی ثابت ہے جیسا کہ مسلم میں روایت ہے بن عبد اللہ مجہر سے کہ
 کہا دیکھا میں نے اباء ہریرہ کو کہ وضو کیا پس دھویا منہ اپنا پھر پورا کیا وضو پھر دھویا دھنا ہاتھ اپنا بیانتا کہ
 کہ مشروع کیا بازو میں پھر بائیں ہاتھ اپنا بیانتا کہ مشروع کیا بازو میں پھر سہم کیا سر پہنے کا پھر دھویا دھنا
 پاؤں اپنا بیانتا کہ مشروع کیا پٹہ لی میں پھر دھویا بائیں پاؤں اپنا بیانتا کہ مشروع کیا پٹہ لی میں
 پھر کہا اسطرح دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وضو کرتے ہوئے **فائدہ** اس سے معلوم
 ہوا کہ یہ جو سفر السعادت میں ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں وضو نہیں کیا کلی اور بغیر ناک میں پانی دیئے
 نہ کرتے آخر عبارت مذکور تک صحیح نہیں اور وضو میں کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا واجب نہیں سنت
 ہے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مذہب امام مالک اور شافعی اور اوزاعی اور لیث اور حسن
 لصری اور زہری اور ربیعہ اور یحییٰ بن سعید اور قتادہ اور حکم بن قتیبہ اور محمد بن جریر طبری اور اہل
 بیت میں یہ ناصحہ کا یہی ہے کہ وضو میں ناک میں پانی دینا اور کلی کرنی واجب نہیں اور گویا ہمیں ابو حنیفہ
 اور اصحاب ائمہ اور ثوری اور زید بن علی اہلبیت علیہم السلام میں سے طرف اس بات کی کہ وضو
 میں کلی کرنی اور ناک میں پانی دینا فرض ہے جناب میں اور سنت ہے وضو میں ہاتھ اور یہ جو سفر
 السعادت میں ہے کہ وضو کرنے میں کوئی پانی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر نہ کرنا مگر ضرورت
 کے وقت سو یہی ٹھیک نہیں اور مخالف ہے ان قرین حدیثوں کے پہلی حدیث صحیح بخاری
 اور صحیح مسلم میں روایت ہے بنی ہریرہ کہ مشہور ہے کہ کما تھا میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱۔ یمنین کے شاہ شریف
 ۲۔ ابو حنیفہ بلوغ المرام میں ہے
 ۳۔ عبد اللہ کے مسموع میں ہے
 ۴۔ عبد اللہ بن عبد اللہ بن
 ۵۔ شرح سفر السعادت میں ہے
 ۶۔ مسند میں ہے
 ۷۔ مسند میں ہے
 ۸۔ مسند میں ہے
 ۹۔ مسند میں ہے
 ۱۰۔ مسند میں ہے
 ۱۱۔ مسند میں ہے
 ۱۲۔ مسند میں ہے

وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍاءَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّةً مَرَّةً لَمْ يَزِدْ عَلَى هَذَا رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار نہیں زیادہ کیا اس پر روایت کیا احمد بن کبجاری نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْخَارِجِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا دو دو بار روایت کیا احمد بن کبجاری نے **وَعَنْ** ثَابِتِ بْنِ أَبِي صَفِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قُلْتُ كَأَنِّي جَعْفَرٌ هُوَ مُحَمَّدٌ الْبَاقِرُ حَدَّثَنِي أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَفَرَسَ مَرَّتَيْنِ وَتَلَا ثَلَاثًا قَالَ هُمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ اور روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کما میں نے واسطیہ باب جعفر صادق کو کہ وہ محمد باقر ہیں کیا حدیث کی تم کو جابر رضی اللہ عنہ نے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار فرمایا کہ ہاں روایت کیا احمد بن کبجاری اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ابی صفیہ رضی اللہ عنہ کہ اس کے راویوں میں ابن ابی صفیہ ہے اور کما ابن حجر نے **تَقْرِيبُ التَّمْذِيبِ** میں کہ ثابت بن ابی صفیہ ثمالی ابو حمزہ بیضاوی کا اور نزدیک بعض کے بیضاوی کا کوئی ضعیف رضی ہے با پنجون طبقہ میں **وَعَنْ** عُمَرَ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُلُّهُ عَنِ الْوُضُوءِ فَأَرَاهُ ثَلَاثًا ثَلَاثًا لَمْ يَقُلْ هَكَذَا الْوُضُوءُ فَمَنْ زَادَ عَلَى هَذَا فَقَدْ آسَاءَ وَتَعَدَّى وَظَلَمَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو مَاجَةَ وَرَوَى أَبُو دَاوُدَ مَعْنَاهُ اور روایت ہے عمر بن شعیب سے نقل کی اس نے اپنے باب سے اپنے دادا سے کہا کہ آیا ایک گنوار طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پوچھتا تھا حضرت سے وضو کا حال تب کہلایا اس کو تین تین بار بعد اس کو فرمایا اس طرح سے ہو وضو پھر جس شخص نے زیادہ کیا اس پر اس شخص کو اس نے برا کیا اور حد سے گزرا اور ظلم کیا روایت کیا احمد بن کبجاری اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ابو داؤد نے معنی اس کے **وَعَنْ** کما سونکا نے فیہ فیہ الاطوار میں کہ کما حافظ (یعنی ابن حجر نے) فتح الباری میں کہ صحیح کما اس حدیث کو ابن خزمیہ وغیرہ نے وضو کرنے کی قوت اعضاؤں میں کو کسی جگہ کے خشک

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

رہ جانے سے وضو اور نماز جائز نہ ہونے کی بیان میں۔ **عَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
عَنْهُ قَالَ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَفِي قَدَمَيْهِ مِثْلُ الظَّفَرِ لَمْ يَصُبْهُ الْمَلَكُ
فَقَالَ ارْجِعْ فَأَحْسِنْ وَضُوءَكَ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ روایت ہر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو اور اسکے پاؤں میں ناخن کے برابر نہ ہو چنچا تھا پانی سو
 فرمایا پہ جا اور اچھی طرح کر وضو اپنا رویت کیا احمدیث کو ابو داؤد اور نسائی نے **ف** مسلمین
 رویت ہر عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا پہرے ہم ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ سے طرف مدینہ
 کی یہاں تک کہ جہوت ہو چنچر ہم ایک پانی پر کہ تھراہ میں جلدی کی ایک جماعت نے وضو کرنے میں
 نزدیک نماز عصر کے پس وضو کیا اور وہ لوگ تھے جلدی کرنے والے پہر ہو چنچے ہم طرف ان
 کی اور اڑیاں انکی چکپتی تھیں نہیں ہو چنچا تھا ان کو پانی پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے واسطے اڑیوں کے آگ ہے پورا کرو وضو اور مسند امام احمد اور ابو داؤد میں
 رویت ہر خالد بن سعدان سے نقل کی اسنے بعض بی بیوں بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ تحقیق
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو نماز پڑھتا تھا کہ تھی اسکے پاؤں کی مٹی خشکی
 قدر ہم کے نہیں ہو چنچا تھا اسکو پانی پس حکم کیا اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ
 دہراؤ وضو اور زیادہ کیا ابو داؤد نے اور نماز اور کہا اتر مے نے کہ کہ میں نے امام احمد سے کہ اسناد
 اسکی جمید ہے کہ جمید ہر اور مسند امام احمد اور مسلم میں رویت ہر عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ایک
 مرد نے وضو کیا پس چوڑی ناخن کے قدر جگہ اپنے پاؤں پر (یعنی خشک گئی) پس دیکھا اسکو بنی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا پہ جا اور اچھی طرح کر وضو اپنا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
 پس گیا وہ مرد پس وضو کیا اسنے پہ نماز پڑھی اور نہیں ذکر کیا مسلم نے پس وضو کیا **ف** ان حدیثوں
 سے معلوم ہوا کہ وضو میں پاؤں دہونے فرض میں سم کافی نہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ وضو کرنے
 کی وقت وضو کے اعضاؤں میں سے اگر وہ بھی کوئی جگہ خشک رہا ہو تو وضو جائز نہیں اور نہ
 نماز وضو کے اعضا پونچھنے کے بیان میں۔ **عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ مَسَّ وَجْهَهُ بِطَرَفِ
ثَوْبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَإِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ روایت ہر معاذ بن

یہ حدیث بیاض الارواح میں ہے
 میں ہر
 مشکوٰۃ میں باب سب سے وضو
 کہ ہے فضائل میں ہے
 یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب سب سے وضو
 مسلح کا رد میں ہے
 ص ۱۷ میں ہر
 یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب سب سے وضو
 یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب سب سے وضو
 میں ہر
 مشکوٰۃ میں باب سب سے وضو
 کہ ہے فضائل میں ہے

حدیث عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی الخفایین والعمامۃ فی غزوۃ تبوک رواہ الطبرانی روایت ہوا ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہا سہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر بوزوں کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کو روایت کیا احدث
 کو طبرانی نے پانچویں حدیث عن خزيمة بن ثابت قال سمعہ رسول اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کان یسیر علی الخفایین والعمامۃ رواہ الطبرانی روایت ہوا خزيمة بن ثابت
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہ مسح کرتے اوپر بوزوں اور پگڑی کے ف کہا تہ تہ
 نے بیچ حدیث وغیرہ بن شعبہ کے کہ یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مسح کہ جن میں سے ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اور اسی اور احمد اور اسحاق کہ
 ہیں کہ مسح کرے پگڑی پر اور وکیع بن جراح نے کہا اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفایت کرتا ہے اسکو بہ
 سبب اس حدیث کہ اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ پگڑی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا
 ہے ابن سلطان لڑا ابی امامۃ اور سعد بن مالک اور ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ
 اور کھول سے اور روایت کیا خلال نے ساتھ اسناد اپنے کہ حضرت عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے جو شخص کہ
 پاک نہ کرے اسکو یعنی جو شخص کہ جائز نہ رکھے مسح اور پگڑی کے پاک نہ کرے اسکو اور روایت کیا اسکو
 فتح الباری میں طبری اور ابن خزيمة اور ابن منذر سوائے اس سے معلوم ہوا کہ قول ان لوگوں کا جو قائل
 اس بات کے ہیں کہ اگر کوئی صرف پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچھ بھی نہ کرے تو کافی نہیں ہوتا مگر لالو
 مانتے کے نہیں ہے اور صرف پگڑی ہی پر مسح کر لینا جائز ہے وعن انس بن مالک رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا وعلیہ عمامۃ قطریۃ
 فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقلّم رأیہ فلم یتقص العمامۃ اور روایت ہو
 انس بن مالک سے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تھے اور
 انکے سر پر تھی پگڑی قطریہ پس داخل کیا اپنے ہاتھ کو نیچے پگڑی کے پس مسح کیا اپنے سر کی اگلی جانب
 کو پس نہ توڑا پگڑی کو روایت کیا احدث کو ابو داؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) احدث میں نظر ہے (یعنی خلل ہے) ایسے کہ احدث
 کی اسناد میں راوی ابو معقل جبکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے

حدیث عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علی الخفایین والعمامۃ فی غزوۃ تبوک رواہ الطبرانی روایت ہوا ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہا سہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر بوزوں کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کو روایت کیا احدث
 کو طبرانی نے پانچویں حدیث عن خزيمة بن ثابت قال سمعہ رسول اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کان یسیر علی الخفایین والعمامۃ رواہ الطبرانی روایت ہوا خزيمة بن ثابت
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہ مسح کرتے اوپر بوزوں اور پگڑی کے ف کہا تہ تہ
 نے بیچ حدیث وغیرہ بن شعبہ کے کہ یہی قول ہے بہت لوگوں کا اہل علم اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے مسح کہ جن میں سے ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اور اسی اور احمد اور اسحاق کہ
 ہیں کہ مسح کرے پگڑی پر اور وکیع بن جراح نے کہا اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفایت کرتا ہے اسکو بہ
 سبب اس حدیث کہ اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ پگڑی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا
 ہے ابن سلطان لڑا ابی امامۃ اور سعد بن مالک اور ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ
 اور کھول سے اور روایت کیا خلال نے ساتھ اسناد اپنے کہ حضرت عمرؓ سے کہ کہا حضرت عمرؓ نے جو شخص کہ
 پاک نہ کرے اسکو یعنی جو شخص کہ جائز نہ رکھے مسح اور پگڑی کے پاک نہ کرے اسکو اور روایت کیا اسکو
 فتح الباری میں طبری اور ابن خزيمة اور ابن منذر سوائے اس سے معلوم ہوا کہ قول ان لوگوں کا جو قائل
 اس بات کے ہیں کہ اگر کوئی صرف پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچھ بھی نہ کرے تو کافی نہیں ہوتا مگر لالو
 مانتے کے نہیں ہے اور صرف پگڑی ہی پر مسح کر لینا جائز ہے وعن انس بن مالک رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ قال رايت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا وعلیہ عمامۃ قطریۃ
 فادخل یدہ من تحت العمامۃ فمسح مقلّم رأیہ فلم یتقص العمامۃ اور روایت ہو
 انس بن مالک سے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ وضو کرتے تھے اور
 انکے سر پر تھی پگڑی قطریہ پس داخل کیا اپنے ہاتھ کو نیچے پگڑی کے پس مسح کیا اپنے سر کی اگلی جانب
 کو پس نہ توڑا پگڑی کو روایت کیا احدث کو ابو داؤد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) احدث میں نظر ہے (یعنی خلل ہے) ایسے کہ احدث
 کی اسناد میں راوی ابو معقل جبکہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے

لئے انہوں کی کو یوں کو اور کہا کان ہی سر میں سے ہیں اور ذکر کیا ابو داؤد اور ترمذی نے کہا سنا
 نے نہیں جانتا میں کہ کان ہی سر میں سے ہیں یقول ابی امامہ کلبت یا فرمایا ہوا رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کا اور کہا ترمذی نہیں ہے سند اسکی مضبوط خلال انگلیوں کے بیان میں *
عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَسْبَغِ الْوُضُوءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْأَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْإِسْتِنْشَاقِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ حَاتِمًا
رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ أَبُو خَرِيزَةَ وَكَانِي دَقَّ
فِي رِوَايَةٍ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَمَضْمَضْ رَوَيْتُ عَنْ لَقِيطِ بْنِ صَبْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعْتُ كَمَا
 فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل کر وضو کو اور خلال کر انگلیوں میں اور مبالغہ کرنا کہ
 میں بانی ڈالنے میں مگر جبکہ تو روزہ دار ہو روایت کیا احمدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور
 اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن خریزہ نے اور ابو داؤد کی روایت میں ہے جب تو وضو کرے
 تو کھلی **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) کہ صحیح کہا اسکو
 ترمذی اور بغوی اور ابن قحطان نے **وَعَنْ أَبِي عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** کہا قال
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَخَلِّلْ أَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ
رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَرَوَى أَبُو مَاجَةَ نَحْوَهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ عَشْرٍ
 اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس
 وقت کہ وضو کرے تو پس خلال کر درمیان انگلیوں ہاتھوں اپنے کے اور پاؤں اپنے کے روایت
 کیا احمدیث کو ترمذی نے اور روایت کی ابن ماجہ نے مانند اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث غریب
 ہے **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا احمدیث کو بھی حاکم نے اور بیچ اسناد
 احمدیث کو صالح مولى توئمہ ہے اور وہ ضعیف ہے، لیکن حسن کہا اسکو بخاری نے اسلئے کہ یہ روایت
 موسیٰ بن عقبہ سے ہے اسنو روایت کی صالح سے اور موسیٰ نے پہلے خلط ہونیکے صالح کے حافظہ سے
 اس روایت کو اسے سنا ہے **وَعَنْ مُسْتَوْرِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ**
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَوَضَّأَ خَلَّلَ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ خِصْرَةً رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ
وَالْتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ رَوَيْتُ عَنْ مُسْتَوْرِ بْنِ شَدَادٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

۱۰
 جہنم بلع الرحمن
 ۱۱
 ابو حنیفہ بن یزید
 ۱۲
 مصنف بن خلیل
 ۱۳
 جہنم بلع الرحمن
 ۱۴
 ابن ماجہ
 ۱۵
 جہنم بلع الرحمن
 ۱۶
 من الوضوء
 ۱۷
 فصل فی
 ۱۸
 جہنم بلع الرحمن
 ۱۹
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۰
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۱
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۲
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۳
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۴
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۵
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۶
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۷
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۸
 جہنم بلع الرحمن
 ۲۹
 جہنم بلع الرحمن
 ۳۰
 جہنم بلع الرحمن

صلی اللہ علیہ وسلم سے تحقیق جبریل علیہ السلام آئے انکے پاس نبی پھر اول اسپیچر کے کہ وحی کی گئی طرف
 حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کھایا ان کو وضو اور نماز پھر جب فارغ ہوئے وضو سہل
 ایک چلو پانی کا پھر چتر کا اسکو شتر گاہ اپنی پر روایت کیا اس حدیث کو امام احمد اور داقطنی نے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَّمَ جَاءَنِي جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِذَا تَوَضَّأْتَ فَانْتَضِمْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ شَرِيحٌ روایت ہر ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبریل پس کہا ابو محمد جس وقت کہ وضو کرے تو پس چتر
 پانی (یعنی شتر گاہ) روایت کیا احمد کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے امام
 ابن قیم فرماتے ہیں کہ شیخ ابو محمد نے کہا ہے کہ آدمی کو مستحب ہے کہ جب پیشاب کرے اپنی ستر اور
 پانچا پر چھینٹا پانچا دیدے تاکہ اپنے نفس پر سوساں کو در کرے اور جب تری معلوم ہو تو
 کہ یہ اسی پانی کی ہے جوینے چتر کا ہے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اتنا پانی چتر کرتے کہ
 انکا پانچا بہ تر ہو جاتا اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کے بعض یاروں نے ان سے کہ کیا کہ مجھ کو بعد وضو
 کے تری معلوم ہوتی ہے آپ فرمایا کہ اس سے غافل ہو جا اس نے دوبارہ سوال کیا آپ نے
 فرمایا کہ تیرا پ نہ ہو کیا اسے تو دہنا چاہتا ہے اس سے غافل ہو جا اتنے مختصر شروع
 وضو میں بسم اللہ کہنے کے بیان میں۔ **عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ لِمَنْ لَمْ يَنْ كَرِّ
اسْمِ اللَّهِ عَلَيْهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَرَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ عَنْ
أَبِي هُرَيْرَةَ وَاللَّاحِظِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ أَبِيهِ وَكَذَا فِي أَوَّلِهِ لَا صَلَاةَ
لِمَنْ لَا وَضُوءَ لَهُ اور روایت ہے سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے نہیں وضو اسے اس شخص کے کہ نہیں یاد کیا نام اللہ تعالیٰ کا وضو پر روایت
 کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ اور روایت کی احمد اور ابو داؤد نے ابی ہریرہ سے اور ارمی نے
 ابی سعید خدری سے اس نے اپنے باپ سے اور زیادہ کیا ابو داؤد اور ارمی نے یہی اول حدیث
 کے کہ نہیں نماز اسے اس شخص کے کہ نہیں وضو اسے اسکے ف ترمذی نے لکھا ہے کہا

۴
 حضرت جبریل علیہ السلام سے
 روایت کیا کہ جب وضو کرے
 تو چتر کا پانی چتر کرے
 اور پانچا پر چھینٹا پانچا
 دیدے تاکہ اپنے نفس پر
 سوساں کو در کرے اور جب
 تری معلوم ہو تو کہ یہ اسی
 پانی کی ہے جوینے چتر کا
 ہے اور حضرت ابن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما اتنا پانی
 چتر کرتے کہ انکا پانچا
 بہ تر ہو جاتا اور امام
 احمد رحمۃ اللہ علیہ کے
 بعض یاروں نے ان سے کہ
 کیا کہ مجھ کو بعد وضو
 کے تری معلوم ہوتی ہے
 آپ فرمایا کہ اس سے
 غافل ہو جا اس نے
 دوبارہ سوال کیا آپ نے
 فرمایا کہ تیرا پ نہ ہو
 کیا اسے تو دہنا چاہتا
 ہے اس سے غافل ہو جا
 اتنے مختصر شروع وضو
 میں بسم اللہ کہنے کے
 بیان میں۔

اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں کوئی نعم میں سے کوئی وضو کرے پہر تمام کرے یا فرمایا پورا کرے وضو کو پہر کہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تمہیں کوئی معبود برحق سوا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اور بیشک محمد بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ ہمیں کوئی معبود برحق سوا اللہ تعالیٰ کے نہ وہ ایک یا اسکا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد بندہ اسکا اور رسول اسکا ہے مگر یہ کہ کوئے جاوین اس کے لیے دروازی بہشت کے آٹھون داخل ہووے جس دروازے سے چاہے سیطر ح روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے اپنی صحیح میں اور زیادہ کیا ترمذی نے یا اتنی کر بچھے تو بے کرنے والوں میں اور کر مجھے پاک ہونے والوں میں **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا امام ابن تیم نے ہدی میں کہ ہم کو کوئی ہی محفوظ حدیث اس قسم کی معلوم نہیں ہوئی ہے کہ جس ثابت ہو کہ حضرت فر (مشرعو) وضو میں سوا رسم اللہ کہنے اور (آخر) وضو میں سوا شہد ان لا الہ الا اللہ الخ اور اللہم اجعلنی الخ کہنے کے اور کسی دعا کو بھی پڑھا ہو اور جتنی حدیثیں اس باب میں لوگوں نے لکھی ہیں سب کی سب جہول ہیں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس باب میں کوئی دعا نہیں سکھائی اور ہمیں ثابت ہے کوئی دعا اتنے **مراقبہ** کہتا ہے کہ حدیث اللہم اجعلنی من التوابین الحدیث کہ جس کو ترمذی نے روایت کیا ہے وہ بھی صحیح نہیں ہے کیونکہ کہا ترمذی نے اس حدیث کی اسناد میں اصطرلاب ہے اور ہمیں صحیح ہو ہی ہو اس باب میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کوئی چیز (یعنی کوئی دعا) کہا محمد (بخاری) نے کہ ابو ادریس (جو کہ اس حدیث کا راوی ہے) ہمیں سنی اسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کوئی چیز یعنی کوئی دعا ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنے کے بیان میں۔ **عَنْ** بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الصَّلَاةَ يَوْمَ الْفَتْحِ بَوْضُوءٍ وَاحِدٍ قَدْ مَسَّ عَلَى خَفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عَمَلًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ كَرَّاهُ مَسَّكَ روایت ہے بربیدہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق بنے صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں کسی نمازین دن فتح کے ساتھ ایک وضو کے اور سچ کیا اور پورے دن کے پس کہا واسطے

پیشین بنی الاوطار
مراقبہ کہ عبد اللہ
روایت ہے
عبد اللہ بن مسعود
کہ حدیث
میں ہے

وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ أَبُو حَبِيبٍ اور روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کر کوئی تمہارا نماز میں پس پہ جاوے اور وضو کرے اور دوسرا وہ نماز روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے **ف** اس حدیث کو معلوم ہوا کہ نماز میں گوز آنے سے نماز باطل ہو جاتی ہے اور از سر نو پھر کر پھینکی جاوے کیونکہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی جو کہ معارض اس حدیث کو ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو آدے تی یا کسیس یا نکلہ کہا نا ہیٹ کو اندر کا سونہ سے یا ندی چھڑ جاوے اور وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اس نے اس حالت میں بات نہ کی ہو یہ حدیث ضعیف کہا اسکو امام احمد اور اسکے غیر نے اور حدیث دوسری جو کہ موطاء امام مالک میں روایت ہو نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر تھے حیو ق کہ نکسیر آتی پہرتے پس وضو کرتے پہرتے پہرتے اس حال میں کہ نہ کی ہوئی بات سو یہ روایت عبد اللہ بن عمر پر موقوف ہو حکم اس حدیث کا مرفوع کا سا نہیں پس ترجیح اسی بات کو ہو کہ نماز میں گوز آنے سے نماز دوسرا نی جاوے اور یہی مذہب امام شافعی اور احمد بن حنبل کا ہے **وَعَنْ** ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ اِلَّا مِنْ حَوَیْثٍ اَوْ رُجْعٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالترمذی وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں واجب ہوا وضو لگراؤ اسے یا بوسر روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مسلم میں روایت ہے اسی کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ پاؤ کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں کچھ پر شبے میں ڈالے اس کو کہ آیا نکلی ہے اس سے کوئی چیز بائیں پس نکلے مسجد میں سے یعنی وضو کے لیے یہاں تک کہ سنو آواز یا پاؤ سے بو اور بخار می اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے عباد بن تیمم سے نقل کی اسنے اپنی چچا کے کہ کما شکوہ کیا طرٹ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرونے کو خیال میں آئی ہے یہ بات کہ تحقیق اس نے با چہرہ کو نماز میں (یعنی یہ خیال ہوتا ہے کہ بیوضو ہو گیا) فرمایا

عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا وَضُوءَ اِلَّا مِنْ حَوَیْثٍ اَوْ رُجْعٍ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالترمذی وَقَالَ الترمذی هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں واجب ہوا وضو لگراؤ اسے یا بوسر روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** مسلم میں روایت ہے اسی کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ پاؤ کوئی تم میں سے اپنے پیٹ میں کچھ پر شبے میں ڈالے اس کو کہ آیا نکلی ہے اس سے کوئی چیز بائیں پس نکلے مسجد میں سے یعنی وضو کے لیے یہاں تک کہ سنو آواز یا پاؤ سے بو اور بخار می اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے عباد بن تیمم سے نقل کی اسنے اپنی چچا کے کہ کما شکوہ کیا طرٹ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک مرونے کو خیال میں آئی ہے یہ بات کہ تحقیق اس نے با چہرہ کو نماز میں (یعنی یہ خیال ہوتا ہے کہ بیوضو ہو گیا) فرمایا

عورت کو قبل اور دبر کے لیے اور اس حدیث میں رہے مالک کے مذہب کا ایسے کہ اسکو نزدیک
یہ جو خاص مرد کے لیے ہے انتہے **وَعَنْ** عمر بن شعیب عن ابنہ عن جابر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما رجل من فرجہ فلیکوصنا وایما
امراة مسست فرجہا فلیکوصنا رواہ احمد روایت ہے عمر بن شعیب سے نقل کئے
اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اس نے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا جو مرد
کہ چودہ فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور جو عورت کہ چودہ فرج اپنے کو پس چاہیے
کہ وضو کرے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت
کیا ہے اسکو ترمذی نو بھی اور روایت کیا اسکو بیہقی نے کہا ترمذی نے علل میں نقل کر کے بخار
سے کہ یہ حدیث میرے نزدیک صحیح ہے اور بیچ اسناد اس حدیث کے بقیہ بیٹا ولید کا ہے ولیکن
کہا اس نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن ولید زبیدی نے اس نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے
عمر بن شعیب سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے اور یہ حدیث صحیح دلیل
ہے اس بات پر کہ مرد اور عورت میں فرق نہیں یعنی مرد خواہ اپنے ذکر کو ہاتھ لگا دے خواہ
دبر کو سبیط سے عورت خواہ قبل کو ہاتھ لگا دے خواہ دبر کو دونوں کو وضو کرنا چاہیے اسی
طرح لکھا ہے قاسم بن میں انتہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہ بقیہ بیٹا
ولید کا سچا کثیر التذلیس یعنی بڑا بہاری مدلس اضعیفون میں ہے انتہے تذلیس حدیث
میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اس سے ملاقات نہ کی ہو یا وہ
اسکا ہم عصر ہو مگر اس سے اس روایت کو نہ سنا ہو اور ایسے لفظوں سے بیان کرے جس
سے یہ وہم ہو کہ سنا ہو اکتسا ہے اور صحیح مذہب یہی ہے کہ مدلس اگر حدثنا کرے روایت کرے
تو اسکی روایت قبول کی جاوے سبیط لکھا ہے شرح نخبۃ الفکر میں **وَعَنْ** ابی
ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من آخذ فی بید
الی ذکرہ لیس ذونہ شراً فقد وجب علیہ الوضوء رواہ احمد اور روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ہونچاوی
ہاتھ باطن ذکر اپنے کے کہ نہیں در میان اس کے پردہ پس واجب ہوا اسکو وضو دیت کیا

۱۰
بعض متفقین نے لاخبار
مکتوبہ علیہ فاروقی
دیکھ کر کہ اس میں ہے
بعض متفقین نے لاخبار
۱۱
بعض متفقین نے لاخبار
۱۲
بعض متفقین نے لاخبار
۱۳
بعض متفقین نے لاخبار
۱۴
بعض متفقین نے لاخبار
۱۵
بعض متفقین نے لاخبار
۱۶
بعض متفقین نے لاخبار
۱۷
بعض متفقین نے لاخبار
۱۸
بعض متفقین نے لاخبار
۱۹
بعض متفقین نے لاخبار
۲۰
بعض متفقین نے لاخبار

یہ حضرت عبداللہؓ کی اولاد ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے جو جبرائیلؑ سے منسوب کیا ہے

روایت ہر ابن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے روایت کی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق اس نے کہا کہ دیکھا میں نے باپ اپنے عبد اللہ بن عمر کو غسل کرتے پہ وضو کرتے پس کہا میں نے ابو بکر میرے کیا نہیں کفایت کرتا تجھ کو غسل وضو سے پس کہا ہاں لیکن میں کہی چوتھا ہوں ذکر اپنے کو پس اس لیے وضو کرتا ہوں میں اور موطا امام مالک میں وہیت ہر نافع رضی اللہ عنہ سے اس نے نقل کی سالم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ تھا میں ساتھ عبد اللہ بن عمر کے بچہ سفر کے پہ دیکھا میں نے ہکو بعد طلوع ہونے آفتاب کو وضو کیا پہ نماز پڑھی پس کہا میں نے واسطے اسکے کہ تحقیق یہ نماز کو نہی تھی جو تھا تو پڑھتا اسکو پس کہا کہ تحقیق میں پیچھے وضو کر کے اپنے کو واسطے نماز صبح کے چوایا میں نے فرج اپنی کو پہ بھول گیا میں یہ کہ وضو کروں میں پس وضو کیا میں نے (یعنی ہوقت) اور دوسرا یا میں نے نماز اپنی کو اور موطا امام مالک میں وہیت ہر مصعب بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق اس نے کہا کہ تھا میں پکڑے ہوئے قرآن شریف نزدیک سعد بن ابی وقاص کے پہ کھجلا یا میں نے یعنی ذکر کو پس کہا سعد بن ابی وقاص نے چوایا ہو ذکر اپنے کو کہا مصعب نے کہا سعد بن ابی وقاص نے وضو کر کے کھڑا ہوا میں پہ وضو کیا میں نے پہ آیا میں ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ یہ حدیثیں دلیل میں اس بات پر کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور یہی مذہب ہے حضرت عمرؓ اور ان کے بیٹے عبد اللہؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابن عباسؓ اور عائشہؓ اور سعد بن ابی وقاصؓ اور عطاء اور زہریؓ اور ابن المسیبؓ اور مجاہدؓ اور ابان بن عثمانؓ اور سلیمان بن لیثؓ اور شافعیؓ اور احمدؓ اور اسحاقؓ اور مالکؓ کا مشہور روایت میں اور ان کے سوا اور لوگ بھی اسی کے قائل ہیں **وَعَنْ كَلْبِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مَسَسْتُ ذَكَرِيْ اَوْ قَالَ الرَّجُلُ يَمَسُّ ذَكَرَكَ فِي الْحَالَةِ اَعْلَيْكَ وَضُوءٌ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اِنَّمَا هُوَ بَصْعَةٌ مِنْكَ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ وَالتَّسْلِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَقَالَ ابْنُ الْمَدِينَةِ هُوَ احْسَنُ مِنْ حَدِيثِ بَشْرَةَ** اور روایت ہر مطلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چوایا میں نے اپنی ذکر کو کیا کہا کہ جو مرد چوے سے ذکر اپنا تو کیا اس پر وضو ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیونکہ وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا روایت کیا احمدؓ اور ترمذیؓ اور ابو داؤدؓ اور تہاویؓ

بزرگوار حضرت علیؓ
اس مالک صاحب چاچوی
دیکھنے کے وقت میں میں
بعضیوں میں اللہ جل
چاہے کہ عبد اللہ کے
میں میں میں میں
حدیث بلوغ المرء
باب فی فضائل الفضلین

اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن عیینہ نے یہ تہہ ہے لسبرہ کی حدیث سر فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مذہب حضرت علیؑ اور ابن مسعود اور عمار اور حسن لصبی اور ربیعہ اور عترة اور ثوری اور ابو حنیفہ اور اسکے شاگردان وغیرہ کا یہ ہے کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا اور دلیل انکی یہی حدیث طلق بن علی کی ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا شافعی اور ابو حاتم اور ابو زرعہ اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن جوزی نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ کہا امام شافعی نو کہ اس حدیث کی اسناد میں جو قیس بن طلق ہے پوچھا ہے لوگوں سے اسکے حال سے پس نہ پایا ہم نے کسی کو یہی کہ پہچانتا ہو اس کو اور طلق بن علی جو کہ مس فکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا یہی راوی ہے چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے اسکو کہ تحقیق روایت کی ہے طلق بن علی نے جو شخص کہ ہاتھ لگا دے فرج اپنے کو پس چاہیے کہ وضو کرے اور مس ذکر سے وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کو منسوخ ہونے کا دعویٰ کیا ہے ابن حبان اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگوں نے اور اسکے منسوخ ہونے کو ابن حبان وغیرہ نے واضح کر کے لکھ دیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث لسبرہ کی (یعنی خبر حدیث میں آیا ہے کہ ذکر کو ہاتھ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث) ترجیح رکھتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکہ لسبرہ کی حدیث کو تمام راویوں میں شیخان نے دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کو کسے راوی سے بھی شیخان نے دلیل نہیں پکڑی اور تائید کرتے ہیں کہ حدیث کی یہ بات بھی کہ طلق پہلے اسلام لایا ہے اور لسبرہ اسکے بعد اسلام لائے ہیں اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ حدیث طلق کی منسوخ ہے اور حدیث لسبرہ کی اسکی ناسخ ہے (پھر کہا شوکانی نے کہ طلق کے پہلے اسلام لانے اور لسبرہ کے اسکے بعد اسلام لانے کی باعث سے طلق کی حدیث کو) منسوخ سمجھ لینا بے دلیل بات ہو انتہی ملخصاً عورت کے چہونے سے وضو ٹوٹنے کے حکم میں۔ **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا يَقُولُ قُبَلَةُ الرَّجُلِ أَمْرَأَتُهُ وَجَسَدُهَا بَيْدَمِنْ الْمَلَأَمَسَةِ وَمَنْ قَبَلَ أَمْرَأَتَهُ أَوْ جَسَدَهَا بَيْدَهُ فَعَلَيْهِ الْوُضُوءُ رَوَاهُ مَالِكٌ وَالتَّالِيفُ رُوِيَ عَنْ ابْنِ عُمَرَ

۱۰
بیہقی نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۱
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۲
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۳
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۴
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۵
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۶
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۷
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۸
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۱۹
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے
۲۰
ابن حبان نے ابی حاتم سے روایت کیا ہے

نبی نے نہیں سنا حضرت عائشہؓ اور ضعیف کہا احديث کو تھیکے بن سعید القطان نے اور ضعیف کہا اس
 حدیث کو بخاری نے دوسری دلیل حنفیہ کی لسانی میں روایت ہو اسی سے کہ کما تحقیق تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ پڑھتے اور میں پہلی عرض میں آگے انکو مانند عرض میں ہونے جنازے کو
 یہاں تک کہ جب ارادہ کرتے وتر پڑھنے کا چوتھے مجھ کو ساتھ پاؤں اپنے کے ف کما شوکانی نے نقل
 الاوطار میں کہ کما حافظ ریغنی ابن حجر نے تلخیص میں کہ اسناد اسکی صحیح ہے تیسری دلیل
 حنفیہ کی مسلم اور ترمذی میں روایت ہو یہی اسی سے کہ کما ایک رات میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی نومبر ماہ تہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملودان
 پر پڑا اور حالیکہ وہ سجدے میں تھے اور پاؤں انکے کٹے تھے اور آپ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِعَافَاكَ مِنْ عُقُوْبِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ کَاَصْحٰی نَبَا
 عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اُنْتَبِیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یعنی الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا مندی
 کی سبب سے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب سے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بے نیستی
 (قرے) میں تیری ثنا اور تعریف کو گنہگار نہیں سکتا تو دیا ہی ہے جیسا تو نے اپنی ذات کی خود
 تعریف کی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو اسی سے کہ کما تھی میں سوتی آگے پیغمبر خدا صلی
 علیہ وسلم کے اور پاؤں میرے طرف اقبلہ انکے کے (یعنی سچ جگہ سجدے انکے کی) ہوتے پس یہ
 سجدہ کرتے تھوکتی مجھ کو پس سمیت لیتی میں پاؤں اپنے اور جب وقت کہ کٹے ہوتے کہ ولایتی میں
 پاؤں اپنے کما حضرت عائشہؓ نے اور گھر میں اندرون میں نہ تھا چراغ حق یہ ہے کہ ہر قدر
 میں حنفیہ کے یہ دلائل البتہ قوی ہیں اور جو لوگ کہ ان حدیثوں کا یہ جواب دیتی ہیں کہ یہ خاص تھا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سو یہ جواب ٹھیک نہیں ہے کیونکہ آن حضرت کو لیے اس امر کے
 خاص ہونے کیو سطر دلیل چاہیے چنانچہ زرقالی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ
 کما عیاض نے کہ دعویٰ نسخ کا بدون دلیل صحیح نہیں ہے انتہی ہاں یہ جو آیت کلام اللہ المستم
 الناس کی تفسیر میں اختلاف ہو اس سبب سے تو البتہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو کر لینا ہی معتبر اور
 اولیٰ معلوم ہوتا ہے کیونکہ احتیاط اسی میں ہے خون نکلنے اور قے آنے سے وضو لوٹنے
 کے حکم میں۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَسْعُودَةَ الْكَلْبِیَّةِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

۱
 نبی نے نہیں سنا حضرت عائشہؓ اور ضعیف کہا احديث کو تھیکے بن سعید القطان نے اور ضعیف کہا اس
 حدیث کو بخاری نے دوسری دلیل حنفیہ کی لسانی میں روایت ہو اسی سے کہ کما تحقیق تھے رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم البتہ پڑھتے اور میں پہلی عرض میں آگے انکو مانند عرض میں ہونے جنازے کو
 یہاں تک کہ جب ارادہ کرتے وتر پڑھنے کا چوتھے مجھ کو ساتھ پاؤں اپنے کے ف کما شوکانی نے نقل
 الاوطار میں کہ کما حافظ ریغنی ابن حجر نے تلخیص میں کہ اسناد اسکی صحیح ہے تیسری دلیل
 حنفیہ کی مسلم اور ترمذی میں روایت ہو یہی اسی سے کہ کما ایک رات میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو بستر پر نہ پایا سو میں تلاش کرنے لگی نومبر ماہ تہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ملودان
 پر پڑا اور حالیکہ وہ سجدے میں تھے اور پاؤں انکے کٹے تھے اور آپ فرماتے تھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ
 اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخِطِكَ وَبِعَافَاكَ مِنْ عُقُوْبِكَ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ کَاَصْحٰی نَبَا
 عَلَیْكَ اَنْتَ کَمَا اُنْتَبِیْتَ عَلٰی نَفْسِكَ یعنی الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں تیری رضا مندی
 کی سبب سے غصے سے اور تیری بخشش کے سبب سے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے بے نیستی
 (قرے) میں تیری ثنا اور تعریف کو گنہگار نہیں سکتا تو دیا ہی ہے جیسا تو نے اپنی ذات کی خود
 تعریف کی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو اسی سے کہ کما تھی میں سوتی آگے پیغمبر خدا صلی
 علیہ وسلم کے اور پاؤں میرے طرف اقبلہ انکے کے (یعنی سچ جگہ سجدے انکے کی) ہوتے پس یہ
 سجدہ کرتے تھوکتی مجھ کو پس سمیت لیتی میں پاؤں اپنے اور جب وقت کہ کٹے ہوتے کہ ولایتی میں
 پاؤں اپنے کما حضرت عائشہؓ نے اور گھر میں اندرون میں نہ تھا چراغ حق یہ ہے کہ ہر قدر
 میں حنفیہ کے یہ دلائل البتہ قوی ہیں اور جو لوگ کہ ان حدیثوں کا یہ جواب دیتی ہیں کہ یہ خاص تھا
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سو یہ جواب ٹھیک نہیں ہے کیونکہ آن حضرت کو لیے اس امر کے
 خاص ہونے کیو سطر دلیل چاہیے چنانچہ زرقالی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ
 کما عیاض نے کہ دعویٰ نسخ کا بدون دلیل صحیح نہیں ہے انتہی ہاں یہ جو آیت کلام اللہ المستم
 الناس کی تفسیر میں اختلاف ہو اس سبب سے تو البتہ عورت کو ہاتھ لگانے سے وضو کر لینا ہی معتبر اور
 اولیٰ معلوم ہوتا ہے کیونکہ احتیاط اسی میں ہے خون نکلنے اور قے آنے سے وضو لوٹنے
 کے حکم میں۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ مَسْعُودَةَ الْكَلْبِیَّةِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

نہ توڑتے تھے اور خون کے لگنے سے نماز سے پہرتے تھے یعنی زرداب کو شکستہ و ضوئہ جاتے تھے
 اور خون کو جانتے تھے اور جن سے بھی ایسا ہی کچھ مروی ہے اور ابو محمد سے کسی نے بدن اور کپڑے
 پر پیپ کو لگنے کا حال پوچھا تو کہا کچھ نہیں خدا تعالیٰ نے صرف خون کا ذکر کیا ہے پیپ کو نہیں
 فرمایا اور اسحاق بن راہویہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک خون کے سوا جو کچھ ہے وہ بد بوعرق کی
 مانند ہے اور موجب وضو نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ سے کہیں پوچھا کہ آپ کے نزدیک خون اور پیپ
 برابر ہیں آپ نے فرمایا کہ خون میں کیسے اختلاف نہیں کیا اور پیپ میں لوگوں کا اختلاف ہے اور
 ایک دفعہ آپ نے یہ فرمایا کہ پیپ اور زرداب اور مولد میرے نزدیک خون سے سہل تر ہیں **فَا**
عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
أَصَابَهُ فِي أَوْرَعَاتٍ أَوْ قُلُسٍ أَوْ مَدَائِيٍّ فَلْيَتَوَضَّأْ ثُمَّ لِيَاكُنْ عَلَى
صَلَاتِهِ وَهُوَ فِي ذَلِكَ لَا يَتَكَلَّمُ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَضَعَفَهُ أَحْمَدُ وَغَيْرُهُ اور روایت
 ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کو آوے
 قے یا نکسیر ہوئے یا نکل کر نماز پڑھ کر اندر کا منہ سے یا ندی پس پہر جاوے اور وضو کرے پہر بنا کر
 اپنی نماز پر جبکہ اس نے اس حالت میں بات نہ کی ہو روایت کیا احمد بن حنبلہ نے اور ضعیف
 کہا اس کو احمد نے اور اسکے غیر نے **ف** احمد بن حنبلہ سے معلوم ہوئے پہلے یہ کہ جس نماز کے
 اندر وضو ٹوٹ جاوے اس نماز پر بھی بنا کرے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور صحیح
 وہ حدیث ہے جو کہ معارض احمد بن حنبلہ اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن
 ماجہ میں روایت ہو علی بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز میں پس پہر جاوے اور وضو کرے اور دہر اوی نماز اور صحیح کہا
 اس حدیث کو ابن حبان نے پس ترجیح اسی بات کو رہی کہ جس نماز کے اندر وضو ٹوٹ جاوے
 اس نماز کو دہرانا چاہیے **وَسَرَّ** یہ کہ ندی کے لگنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے سو یہ
 مسئلہ صحیح حدیث سے بھی ایسا ہی ثابت ہے چنانچہ بخاری سے اور مسلم میں روایت ہے حضرت
 علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمہارے ایک مرد بہت ندی ڈالنے والا ہے تمہارے حیا
 کرتا کہ پوچھوں جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سبب ہونے انکی بیٹی کے

۹۱
 مضمون فی شرح الکلیات
 مناقض الضوئہ ہے
 ۹۲
 مضمون فی شرح الکلیات
 مناقض الضوئہ ہے
 ۹۳
 مضمون فی شرح الکلیات
 مناقض الضوئہ ہے
 ۹۴
 مضمون فی شرح الکلیات
 مناقض الضوئہ ہے
 ۹۵
 مضمون فی شرح الکلیات
 مناقض الضوئہ ہے

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسلم بن ابی رافع سے اور سند امام احمد بن ابی حنبلہ سے اور ابو داؤد اور ابن ماجہ بن ابی عباس سے اور سند امام احمد بن ابی حنبلہ سے اور بخاری میں سوید بن غفان سے اور بخاری اور مسلم بن عبد اللہ بن عباس سے یہ سب حدیثیں مشکوٰۃ کے باب ما یوجب الوضوء میں مضمون کی ہیں کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا یا گوشت بکری وغیرہ کھاؤ اگر کچا ہی گئی تین اور ناز پڑی اور وضو نہ کیا اور کہا نووی نے مشرح صحیح مسلم میں کہ اگر اور پچھلے سب علماء کا یہی مذہب ہے کہ چیز اگر سے پکی ہوئی ہو اسکے کمانے سے وضو نہیں اور ان میں سے ابن ابی بکر صدیق اور عمر بن الخطاب اور عثمان بن عفان اور علی بن ابیطالب اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی الدرداء اور ابن عباسؓ اور عبد اللہ بن عمرؓ اور انس بن مالک اور جابر بن بن سمرہ اور زید بن ثابت اور ابو موسیٰؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابی بن کعبؓ اور ابوطالبؓ اور علم بن زید اور ابوالائمہؓ اور حضرت عائشہؓ اور یہ سب صحابہؓ میں اور یہی مذہب ہے جمہور تابعین کا اور یہی مذہب ہے مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور احمد اور اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ بن یحییٰ اور ابو ثور اور ابی خنیسہ کا اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حازمی نے اپنی رسالہ ناسخ و المنسوخ میں کہ ابن عمرؓ اور ابوطالبؓ اور انس بن مالکؓ اور ابو موسیٰؓ اور عائشہؓ اور زید بن ثابتؓ اور ابو ہریرہؓ اور ابو عرقہؓ ہندی اور عمر بن عبد العزیزؓ اور ابو مجلزؓ لاحق بن حمید اور ابوقلابہؓ اور یحییٰ بن عیمر اور حسن بصریؓ اور زہریؓ یہ لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ اگر پکی ہوئی چیز کمانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے انتہے سو جانا چاہیے کہ یہ جو کہا شیخ امام محی السنۃ وغیرہ لوگوں نے کہ یہ حکم غریب اگر پکی ہوئی چیزوں کے کمانے سے وضو کرنا منسوخ ہے دلیل انکی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد میں روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اخیر فضل یہ تھا کہ اگر پکی ہوئی چیزوں کے کمانے سے وضو نہیں کرتے تھے کہ نووی نے مشرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث صحیح ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور ابی اسود سے انکے اور اہل سنن نے ساتھ سندوں اپنی کے کہ صحیح ہیں جواب اسکا دو طرح پر اول یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آخر فضل اول کا نسخہ نہیں ہوتا کیونکہ یہ قاعدہ اگر صحیح ہوتا تو بموجب اس قاعدہ کے نماز مغرب میں بدو ان سورہ والمرسلات کے اور سب سورتوں کا پڑھنا منسوخ سمجھا جاتا اسلیو

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

شخص نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو کروں میں گوشت کبری کا کمانے سے فرمایا اگر چاہیے
 تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نہ کرو وضو کما اس نے کیا وضو کروں میں کمانے گوشت اونٹ کر سے فرمایا
 کہ ہاں وضو کر کمانے گوشت اونٹ کر سے کما اس نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہ رہنے بکریوں کو فرمایا
 کہ ہاں کما اس شخص نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہ بندہ نے اونٹوں کے فرمایا کہ نہیں رویت کیا اگر
 حدیث کو مسلم نے **وَعَنْ** **الْبُرَّاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوءِ مِنْ لَحْمِ الْإِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّأُوا مِنْهَا وَاسْتَلْ
 عَنْ لَحْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّأُوا مِنْهَا وَاسْتَلْ عَنْ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْإِبِلِ
 فَقَالَ لَا تَصَلُّوا فِيهَا فَإِنَّهَا مِنَ الشَّيَاطِينِ وَسَمِعْتُ عَنِ الصَّلَاةِ فِي مَبَارِكِ الْغَنَمِ
 فَقَالَ صَلُّوا فَإِنَّهَا بَرَكَهٌ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ رَوَيْتُ هَذَا مِنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے کما پوچھے گئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے گوشت کبری کے کسی پس فرمایا وضو کر اس سے اور پوچھے گئے
 نماز پڑھنے سے بیچ جگہ بندہ نے اونٹوں کے پس فرمایا نماز پڑھوں میں بیچ ان کے پس تحقیق وہ شیطانوں
 میں سے ہیں اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہ رہنے بکریوں کے پس فرمایا نماز پڑھوں میں
 پس تحقیق وہ برکت میں روایت کیا احمد اور ابو داؤد نے **ف** کما شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ روایت کیا ہر احمد حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور ابن الجارود اور
 ابن خزيمة نے اور کما ابن خزيمة نے اپنی صحیح میں کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اس کی نقل میں نزدیک الحدیث
 کے سبب عدالت اس کو ناقلوں کو میں اس میں اختلاف نہیں دیکھتا **وَعَنْ** **ذِي الْعَرَّةِ رَضِيَ اللَّهُ**
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ عَرَّاهُ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 بَسِيرٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تَدْرِكُنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ فِي إَعْطَانِ الْإِبِلِ أَفْضَلُ فِيهَا
 فَقَالَ لَا فَقَالَ أَفْتَوَضَّأُ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ أَفْضَلُ فِي مَبَارِكِ الْغَنَمِ قَالَ نَعَمْ
 قَالَ أَفْتَتَوَضَّأُ مِنْ لَحْمِهَا قَالَ لَا رَوَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ فِي مُسْنَدِ أَبِيهِ أَمْرُ
 ہے ذی عرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کما آیا ایک اعرابی پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
 اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے کہ اس نے امر رسول خدا کو وقت نماز کا ہر جانا ہے اور ہم

۱۰۲
 جو حدیث سننے والا ہے
 صاحب دارقطنی نے اس حدیث کو
 میں ہے
 نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 عبد اللہ بن مسعود نے اس حدیث کو
 حدیث سننے والا ہے
 صاحب دارقطنی نے اس حدیث کو
 میں ہے

ہوتے ہیں بیچ جگہ بیٹھنے اور ٹونج کے کیا نماز پڑھیں ہم سچا ان کے پس فرمایا نہیں پس کہا اس نے کیا وضو
 کریں ہم ان کے گوشت کمانے سے فرمایا ہاں کہا اس نے کیا نماز پڑھیں ہم سچ جگہ رہنے بکریوں کے
 فرمایا ہاں کہا اس نے کیا وضو کریں ہم گوشت کمانے سے ان کے فرمایا نہیں روایت کیا اس حدیث
 کو عبد اللہ بن احمد نے اپنی باپ کے مسند میں **ف** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اس
 حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد میں اور راوی احمد کے معتبر ہیں انتہی اور کہا نووی نے شرح
 صحیح مسلم میں نیچے حدیث جابر بن سمہ کے کہ اونٹ کا گوشت کمانے سے وضو کرنے میں اختلاف
 ہے اکثر لوگوں کا یہی مذہب ہے کہ اونٹ کا گوشت کمانے سے وضو نہیں ٹوٹا اور گئے ہیں سہیول
 حضرت ابو بکر اور عمر اور حضرت عثمان اور ابن مسعود اور ابی بن کعب اور ابن عباس اور ابی الدرداء
 اور ابو طلحہ اور عامر بن ربیعہ اور ابوامامہ اور جہم و تابعین اور مالک اور ابو حنیفہ اور شافعی اور ان کے
 شاگرد رضی اللہ عنہم حمید اور مذہب امام احمد اور اسحاق بن راہویہ اور یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن منذر
 اور ابن خزمہ کا یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کمانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور اسی بات کا قائل ہے حافظ
 ابوبکر بقیہ بھی اور حکایت کی ہے اس کے کہ اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور حکایت کی گئی ہے یہی
 بات صحابہ کی ایک جماعت سے اور دلیل ان لوگوں کی حدیث باب کی (یعنی جابر کی حدیث ہے) کہا احمد بن
 حنبل اور اسحاق بن راہویہ کہ اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دو حدیثیں صحیح ہوئی ہیں
 ایک تو جابر کی اور دوسری ربیعہ کی اور یہی مذہب قوی ہے از روی دلیل کے اگرچہ جمہور علماء اسکے متفق
 ہیں اور جو لوگ کہ قائل اس بات کے ہیں کہ اونٹ کا گوشت کمانے سے وضو نہیں ٹوٹا دلیل انکی
 یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد و ترمذی روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا جابر نے تھا آخر دونوں کا مؤمنین
 سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ترک کرنا وضو کا پھیرے کہ پہنچے اسکا ال سو جواب اسکا
 یہ ہے کہ اونٹ کا گوشت کمانے سے وضو کرنے کی حدیث خاص ہے اور یہ حدیث عام ہے اور جبکہ
 خاص اور عام میں تعارض پایا جاوے تو مقدم کیا جاتا ہے خاص کو تمام سوئی عبارت نووی کی ہے
 بغیر وضو کے کلام اللہ کو ہاتھ لگانے کی ممانعت کو بیان میں **عَنْ أَبِي**
بَكْرٍ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عَمْرِو بْنِ كَثْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى
أَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا وَكَانَ فِيهِ لَا تَمَسُّ الْقُرْآنَ إِلَّا طَاهِرًا رَوَاهُ الْأَثَرُ وَالذَّارِقُطْنِيُّ

۱۰
 بیاض بن ابی الدرداء
 ۱۱
 مسند ابی الدرداء
 ۱۲
 مسند ابی الدرداء
 ۱۳
 مسند ابی الدرداء
 ۱۴
 مسند ابی الدرداء
 ۱۵
 مسند ابی الدرداء
 ۱۶
 مسند ابی الدرداء
 ۱۷
 مسند ابی الدرداء
 ۱۸
 مسند ابی الدرداء
 ۱۹
 مسند ابی الدرداء
 ۲۰
 مسند ابی الدرداء
 ۲۱
 مسند ابی الدرداء
 ۲۲
 مسند ابی الدرداء
 ۲۳
 مسند ابی الدرداء
 ۲۴
 مسند ابی الدرداء
 ۲۵
 مسند ابی الدرداء
 ۲۶
 مسند ابی الدرداء
 ۲۷
 مسند ابی الدرداء
 ۲۸
 مسند ابی الدرداء
 ۲۹
 مسند ابی الدرداء
 ۳۰
 مسند ابی الدرداء

ہو اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تہیہ ہو کہ جب حیض ہو ہوتی عورت تو نہ کھائے نہ پیے نہ سوئے نہ بانی نہ بی بی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کرو ہر کام جماع کے سوا اور مسلم میں روایت ہوا کہ المؤمنین حضرت عائشہؓ کو کہہ گئے کہ بانی بی بی تہی ہر سیکر برتن رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اسی جگہ نہ رکھتے جہاں بیوہ کھڑی رہتا اور بانی بیوہ حالانکہ میں حاضر ہوتی اور میں بی بی نوحی ہر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو دیتی آپ اسی جگہ نہ لگاتے جہاں بیوہ لگایا تھا اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے کہ حضرت عائشہؓ نہ کہ جب بیوہ بیوہ ہر سہرے میں پس مجھے حیض ہوا پس فرمایا بی بی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کرتے ہیں حاجی سوا اسکے کہ طواف نہ کرے تو بیت اللہ کا جنت کے پاک ہووے تو یہی ایک حدیث بی بی بن ف مرفوعہ ہے ایک جگہ کا مکہ معظمہ کے قریب **وَعَنْ** ابی ہریرہؓ کہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ آتَى حَائِضًا أَوْ أَمْرًا فِي دُبُرِهَا أَوْ كَاهِنًا فَقَدْ لَفَّ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيُّ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت عائشہؓ یا بدھلی کرے عورت کے پیچھے سے یا اوکو کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اس میں کہ نازل کیا گیا محمد پر روایت کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابن ماجہ نے ف مرفوعہ نہ کہ ترمذی (ضعیف) کہا اس حدیث کو محمد بخاری نے اسناد کثیر سے اس حدیث کی اسناد میں حکم ازہم ہے اور وہ لیت الحدیث ہے اس طرح لکھا ہے ابن حجر نے تقریب التہذیب میں اس حدیث سے معلوم ہوا جو شخص کہ حلال جانکہ حالت حیض میں اپنی بیوی سے صحبت کرے یا بیوی سے بدھلی کرے یا کسی بیوی نہایت جوگی ملان وغیرہ سے کچھ غریب پوچھے تو وہ کافر ہے اور حالت حیض میں جانکہ اپنی بیوی سے صحبت کرے تو کبیرہ گناہ ہے اور وجیب ہے اس پر صدقہ دینا کیونکہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اس نے نقل کیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے حقین جو آدمی اپنی عورت کو پاس اور وہ حیض سے ہو فرمایا صدقہ دی ایک دینار یا آدھا دینار صحیح کہا اس حدیث کو حاکم اور ابن قحطان اور ترمذی نے اسکے بغیر اسکو موقوف ہونیکو اور بیوہ ایک روایت ترمذی کے یوں ہے جو کہ ہو خون حیض سرخ پس ایک دینار اور جو بوقت کہ ہو خون نہر پس آدھا دینار ف مرفوعہ ہے اگر صحبت کرے آدمی خون میں تو صدقہ دی ایک دینار اور اگر صحبت کی ہے حالت انقطاع خون میں تو آدھا دینار اور دینار ساڑھ چار ماٹھ سبز کا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپیہ تولہ ہو تو ایک دینار چھ روپیہ کا مٹوا اور آدھا دینار تین روپیہ کا نفاس کے

۱۰
یہ حدیث پہنچا لی
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بیان میں عن ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کانت النکاح تفتقد فی عهد
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد نفاسہا اربعین یوما رواہ احمد والترمذی وابوداؤد
 وابن ماجہ واللفظ لابن داؤد وفي لفظ له ولم یأمرها النبی صلی اللہ علیہ وسلم
 بقضاء صلوة النکاح وحجۃ الحاکم رویت ہر ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نفاس الی
 عورت پہنچتی تھی سچر نامو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے نفاس کے بعد چالیس دن رویت کیا احمد
 کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ نے اور لفظ ابی داؤد کے میں اور ایک لفظ میں اس کے
 اور نہ حکم کرتے تھے اسو نبی صلی اللہ علیہ وسلم قضا کرنے نماز کا بسبب نفاس کے اور صحیح کہا احمد
 کو حاکم نے ف کہنا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ حضرت علی اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت
 عائشہ اور ام سلمہ اور عطا اور ثوری اور شعبی اور زہری اور احمد بن حنبل اور مالک اور ہادی اور قاسم
 اور ناصر اور یحییٰ اور ابو یوسف اور ابو یوسف اور ابی یوسف کہ اکثر مدت نفاس کی چالیس دن میں اور کثرت
 اسکی کی کچھ حد نہیں نفاس میں نماز معاف ہو اور روز کی قضا ہو بعد چالیس دن کے جو خون کہ ہو
 استحاضہ یعنی بیماری ہے مانع نماز روزہ صحبت کرنا کہ نہیں اور حکم نفاس کا مانند حکم حیض کے ہے
 یعنی حیض میں نماز پڑھنا روزہ رکھنا جماع کرنا مسجد کے اندر آنا عیہ کا طواف کرنا قرآن پڑھنا
 اور اسکا چومنا حرام ہے ویسوی حالت نفاس میں ہی حرام ہے استحاضہ کو بیائیں عن
 حمہ بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کنت استحاض حیضہ کثیرہ شدیدہ
 فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم استفتیہ واخذہ فوجدتہ فی بیتہ اخی زینب بنت
 جحش فقالت یا رسول اللہ انی استحاض حیضہ کثیرہ شدیدہ فما تأمرنی فیہا قد
 منعنی الصلوۃ والصیام قال انفت لك الکرسف فانه یدھب اللہ قالت هو اکثر من ذلک
 ذلک قال فتجئی قالت هو اکثر من ذلک قال فالتجئی ثوبا قالت هو اکثر من ذلک
 انما اخرجنما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سائر لیا مری الیہما صنعتہ اجزاء عنک
 من الاخر وان قویت علیہما فانت اعلم قال لھا انما ھذا رکضہ من رکضات الشیطان
 فتجئی سترہ ایاکم اوسبعة ایاکم فی علیہا اللہ ثم اغتسلی حتی اذا رأیت انک قد طهرت
 واستنفت فصلی ثلثا وعشرین لیلۃ اواربعاً وعشرین لیلۃ وایامہا وصو فی فان

۴
 حدیث بیح الشام
 کے باب بیح میں
 حدیث بیح میں
 الاطراف چاروں طرف
 حدیث بیح میں
 حدیث بیح میں
 حدیث بیح میں
 حدیث بیح میں
 حدیث بیح میں

ذَلِكَ يُجْزِيكَ وَكَذَلِكَ فاعْمَلْ كُلَّ شَهْرٍ كَمَا تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهَرْنَ مِنْ قَاتِ حَيْضِهِنَّ
وَطَهْرَهُنَّ وَإِنْ قَوِيَتْ عَلَى أَنْ تُوَخَّرِينَ الظُّهْرَ وَتُعْجِلِينَ الْعَصْرَ فَتَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ
الصَّلَوَتَيْنِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَتُوَخَّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعْجِلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ
بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ فاعْمَلْ وَصُومِي إِنْ قَدَرْتَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَهَذَا الْحَبُّ الْأَمْرَيْنِ إِلَى رَوَاهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَإِنْ مَاجَةً
وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ وَصَحِيحٍ وَقَالَ الْبُخَارِيُّ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ وَقَالَ
أَحْمَدُ هَذَا أَحَدُ ثَلَاثِ حَسَنٍ وَصَحِيحٍ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ حَبْشٍ فِي رِوَايَتِهِ عَنْهُمَا كَمَا تَنَبَّأَ مِنْهُمَا

کیجائی استحضار بہت سخت پس آئی میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ پوچھوں میں ان سے اور خبر دوں
میں انکو پس پالیٹنے انکو بچ کر ہمیں اپنی کے کہ ریب بہت جھجھتی پس کہا میں نے ای رسول خدا تحقیق میں
استحضار کیجائی ہوں استحضار بہت سخت پس کیا حکم کرے ہو مجھ کو اس میں تحقیق باز رکھا ہوا ہے مجھ کو
منازا اور روکے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کرتا ہوں میں واسطو تیرے روئی پس تحقیق وہ
ایجابی ہے خون کو یعنی خون نکلنے کیجگہ روئی رکھ دیتا وہ باصرہ نکلے کہا اس نے کہ وہ زیادہ ہے
اس سے یعنی روئی سے نہیں کسکا فرمایا مانند لگام کے کپڑا باندھ بیٹھے روئی رکھ کر لنگوٹ باندھ لو کہا اس نے
وہ زیادہ ہوا اس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس کچھ تو کپڑا بیٹھے نیچے اس لنگوٹ کو کہا اس نے
وہ زیادہ ہوا اس سے سو اس کے نہیں کہ ڈلتی ہوں میں خون کو ڈالنا بہت مانند مینہ کے فرمایا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے امر کرتا ہوں میں تجھ کو ساتھ دو حکموں کو ایک جو ان میں سے کرے تو کعبت کرے
تجھ کو دوسرے اور اگر توفیق رکھتی دونوں پر پس تو دانا تر ہے یعنی تو حال اپنا خوب جانتی ہے جو چاہا
سو اختیار کر فرمایا واسطو اس کے نہیں یہ استحضار مگر ایک لات مارنا ہے لاتوں شیطان کو سے پس حضرت
سہیلہ تو چہ دن یا سات دن پیچہ علم اللہ تعالیٰ کے پہر نہا ڈال نہایت کہ جسوقت دیکھو تو کہ پاک اور صاف
ہوئی پس نماز پڑھیں تیس دنات یا چوبیس دنات اور روک رکھ ہر مہینے میں یہ سطح پس تحقیق کفایت
کرے تجھ کو پس یہ سطح سے کرتی جاگھٹینے میں جیسکے حال ہے اور پاک ہوئی تین عورتیں وقت حیض اپنے کے
اور پاک ہونے پہنچے کے اور اگر قدرت رکھتی ہے اس پر کہ تاخیر کرے نماز ظہر کو اور جلدی کرے نماز عصر
کو پس تحقیق نما اور جمعہ کر در میان ان دو نمازوں کے کہ ظہر اور عصر ہے اور تاخیر کرے مغرب کو اور جلدی

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

سے کہا کہ اُمّی فاطمہ بیٹی حبیش کی طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس کما اسے سو بخدا کے تحقیق میں ایک عورت ہوں کہ استخاضہ کی جاتی ہوں پس نہیں پاؤں کہ ہوئی پس کیا چھوڑ دوں نماز فرمایا نہین سو اسکو کہ یہ خون ایک رگ کا ہے اور نہین بہ خون حیض کا پس جو وقت کہ آوی حیض خجہ کو پس چھوڑ دی نماز او جس وقت کہ جانار ہو وہ پس ہوا اپنے سے خون کو پہ نماز پڑھ اور بخاری کا لفظ اشہر وضو کر سر نماز کے لیے اور اشارہ کیا مسلم نے اس بات کا کہ اس نے یہ چھوڑ دیا قصد اف احمدیت پر مستحاضہ کو صرف وضو پر ہی اتھا کر کے نماز پڑھنا ثابت ہوتا ہے پس ایسے کما ترمذی نے کہ کما امام احمد اور اسحاق نے یہ بچ حق استحاضہ کے اگر غسل کریں یا سطر بہ نماز کے تو وہ احوط ہو و سطر اسکے یعنی بہت بات ہے اگر وضو کرے یہ نماز کے لیے تو بھی کفایت کرتا ہے اور اگر جمہ کرے در میان دو نمازوں کو ساتھ ایک غسل کے تو بھی تھا کرتا ہے فضل وقنون نمازین وقت نماز ظھر کے بیان میں عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت الظهر اذا زالت الشمس وكان ظل الرجل كطوله ما لم يحضر العصر ووقت العصر ما لم تصفر الشمس ووقت صلاة المغرب ما لم يغب الشفق ووقت صلاة العشاء الى نصف الليل الاوسط ووقت صلاة الصبح من كلوع الفجر ما لم تطلع الشمس فاذا طلعت الشمس فامسك عن الصلوة فانها تطلع بين قرتي الشيطان رواه مسلم روایت ہے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت ظھر کا جس وقت ڈبل ہو پیر اور ہو وی سایہ اس شخص کا مانند طول اسکے کو جب تک کہ نہ آوی وقت عصر کا اور وقت عصر کا جب تک کہ نذر ہو سورج اور وقت نماز مغرب کا جب تک کہ غائب ہو شفق اور وقت نماز عشا کا جب تک کہ آوی رات تک اور وقت نماز فجر کا ظاہر ہونے فجر سے جب تک نکلا آفتاب پس جو وقت کہ نکلی پس بند رہ تو نماز میں تحقیق وہ نکلتا ہے در میان دو سنگوں شیطان کے رویت کیا احمد بن حنبل نے وف احمد بن حنبل نے معلوم ہوا کہ در میان نماز ظھر اور عصر کے وقت مشترک نہین ہے جس کو کہ امام مالک کہتے ہیں اور یہ جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وقت نماز عصر کا جب تک کہ نذر ہو سورج اس سے مراد نہین کہ بالکل وقت رہتا ہی نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ کہ وہ وقت ہو جا تا ہے کیونکہ بخاری میں اور سلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے بائیں ایک گھٹ

[illegible]

صبح کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق باپئی اس نے نماز صبح کی اور جس نے باپئی ایک کعت نماز عصر کی
 پہلے ڈوبو آفتاب کے پس تحقیق باپئی اس نے عصر کی یعنی صورت میں اس کی صبح کی نماز بھی اور عصر کی نماز
 بھی وہ ہے اور یہی نہیں ہے امام مالک اور امام شافعی اور تمام علماء کا لیکن امام ابوحنیفہ کے نزدیک اس
 صورت میں عصر کی نماز تو ادا ہو جاوے گی لیکن صبح کی نماز نہیں ادا ہو نیکی اور یہ حدیث حجت ہے ابوحنیفہ
 پر اس لیے کہ انہوں نے اسباب میں آدمی حدیث پر تو عمل کرنا درست جانا اور آدمی پر درست نہ جانا اسطرح
 لکھا ہے نووی شرح صحیح مسلم میں اور کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مخالفت کی ہے احمدی کی
 ابوحنیفہ سے کیونکہ نزدیک ابوحنیفہ کے صورت میں صبح کی نماز جائز نہیں ہوتی انتہی اور حدیث عبد اللہ بن
 عمر کی جو کہ قریب گذری دلیل ہے اس بات پر کہ وقت نماز عشا کا ٹھیک آدمی اس تک ہو اور تاسید کرے میں
 اس کی یہ دو حدیثیں بھی پہلی حدیث بخاری میں دہریت ہوا نس رضی اللہ عنہ سے کہ کما ناخیر کی بنی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے نماز عشا کو آدمی رات تک فائدہ بخاری نو حدیث پر یون باب باندھا ہے کہ یہ باب ہوا سر
 بات کا کہ وقت نماز عشا کا آدمی رات تک ہو دوسری حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ
 میں دہریت ہوا سر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مشکل جاتا میں
 است اپنی پر البتہ حکم کرنا ان کو کہ تاخیر کریں نماز عشا کو تا نائی رات تک یا آدمی رات تک اور کما ترمذی نے
 یہ حدیث حسن صحیح ہے ف کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ وقت نماز
 عشا کا آدمی اس تک ہے اور حق یہی ہے انتہی امام ابوحنیفہ کے نزدیک وقت نماز عشا کا صبح صادق تک ہے
 اور دلیل ان کی یہاں میں حنفیہ یہ حدیث پیش کرتے ہیں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ**
أَحْمَدُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ بِالْعِشَاءِ حَتَّى تَهَيَّأَ عَامَّةُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ
فَصَلَّى وَقَالَ إِنَّهُ لَوْ قُتِلَ لَوْ أَنَّ أَشُقُّ عَلَى أُمَّتِي رَدَاهُ مُسْلِمٌ رَوَيْتُ عَنْ حَضْرَةِ عَائِشَةَ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا کہ کما ویر کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک رات ساتھ نماز عشا کر یہاں تک کہ گذر گئی بہت
 رات پہر نکلے اور نماز ٹپھی اور فرمایا کہ یہ ہے البتہ وقت اس کا اگر نہ تو ماتحت میں ڈالنا میرا است پر سو
 جواب اس کا دو طرح ہے اول یہ کہ کما نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ مراد عامۃ اللیل سے بہت رات
 ہے اور نہیں مراد اس سے بہت بہت اس کا یعنی اس سے یہ مراد نہیں کہ بعد آدمی رات کو بھی عشا کا
 وقت رہتا ہے کیونکہ اس بات کا کوئی عالم ہی قائل نہیں ہوا ہے دوم حدیث عبد اللہ بن عمر و اور

۱۔ حدیث مسلم جامعہ
 ۲۔ جلد اول ص ۱۰۲
 ۳۔ بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 ۴۔ الاوطار ص ۱۰۲
 ۵۔ حدیث بخاری
 ۶۔ حدیث بخاری
 ۷۔ حدیث بخاری
 ۸۔ حدیث بخاری
 ۹۔ حدیث بخاری
 ۱۰۔ حدیث بخاری
 ۱۱۔ حدیث بخاری
 ۱۲۔ حدیث بخاری

اور حدیث السنن اور حدیث ابی ہریرہ کی کہ جن سو وقت نماز عشا کا آدھی رات تک باقی ثابت ہوتا ہے یہ تینوں حدیثیں تو اس باب میں صحیح ہیں اور حدیث حضرت عائشہ کی صحیح نہیں ہے اور حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے غیر صحیح پر عمل جائز نہیں ہے اور ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبریلؑ نے نزدیک خانہ کعبہ کے دو بار (تا کہ کیفیت اور اوقات نماز کے سکھلا دیں) پس نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی وقت ٹہلنے آفتاب کے اور تھا سایہ مانند شمس کے پھر نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی اس وقت کہ ہو چکا سایہ سر چہرہ کا مانند آفتاب کے پھر پڑھائی نماز مغرب کی اس وقت کہ فطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشا کی اس وقت کہ غائب ہوئی شفق اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی اس وقت کہ حرام ہوتا ہے کھانا اور پینا روزہ دار کے پھر جب ہوا اگلا دن نماز پڑھائی مجھ کو ظہر کی اس وقت کہ ہوا سایہ اسکا مانند اسکی اور نماز پڑھائی مجھ کو عصر کی اس وقت کہ ہوا سایہ اسکا دو مثل اس کے اور نماز پڑھائی مجھ کو مغرب کی اس وقت کہ افطار کرتا ہے روزہ دار اور نماز پڑھائی مجھ کو عشا کی وقت تہائی رات کر اور نماز پڑھائی مجھ کو فجر کی پس جب شہر ہوئی پھر التفات کیا طرف میری پس کہا ابو محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ وقت ہر نبیوں کا کہ پہلے تجھ سے تھے اور وقت در میان اندو وقتوں کے ہے اور کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** اس حدیث کی صحت میں محدثین کا اختلاف ہے جسکو دیکھنا ہو وہ نیل الاوطار میں سو دیکھ لے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے محمد بن عمرو بن حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہا پوچھا ہے جابر بن عبد اللہ سے حال نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پس کہا تھے نماز پڑھتے ظہر کی دوپہر ڈھلے اور نماز پڑھتے عصر کی اس حال میں کہ آفتاب ہوتا زندہ یعنی روشن اور مغرب کی جب وقت کہ آفتاب غروب ہوتا اور عشا کی جس وقت کہ ہوتے بہت لوگ جلدی پڑھتے اور جب ہوتے کم دیر کر پڑھتے اور پڑھتے صبح اندھیر میں **فائدہ** وقت ظہر کا ایسے بیان فرمایا کہ پہلے جبریل علیہ السلام نے اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وسط تعلیم وقت اور کیفیت کر ہی نماز پڑھائی تھی ایسے اسکو نماز پیشین کہتے ہیں اور مذہب امام شافعی اور مالک اور احمد اور صاحبین اور زفر اور سوا انکے کا یہی ہے کہ وقت ظہر کا شروع زوال سے ایک مثل تک ہے بعد اسکے وقت عصر کا آجاتا ہے اور ایک روایت امام غزالیؒ بھی اس طرح ہے بلکہ بعضوں نے لکھا ہے کہ فتویٰ بھی اس پر ہے جیسا کہ در المختار میں کتنی کتابوں میں ترجیح ہی مادیت کو دی ہے

۱۰
پیشینہ نکتہ باب
۱۱
الروایت کے درجے
۱۲
فصل ۱۲
۱۳
پیشینہ باب
۱۴
الاطار کا پیکر
۱۵
جلد اول صفحہ ۱۵
۱۶
پیشینہ
۱۷
نکتہ میں باب ۱۷
۱۸
اصول کے پہلے
۱۹
فصل ۱۹

[illegible]

خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ انہوں نے کہا طرف اپنی عالمن کے ٹپہ ہونا عصر ایسے وقت کہ آفتاب بلند ہو
سفید صاف بقدر اس پنچر کہ چلو اسوار چہ کو سن یا تو کوس پہلے ڈوبے آفتاب کے **ف** ترجمہ پورا اس حدیث کا
بیان میں وقت نماز عشا اگر آگے آویکا انشاء اللہ تعالیٰ **وَعَنْ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ قَالَ**
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ صَلَوةُ الْمَنَافِرِ يَجْلِسُ يَرْقُبُ الذَّمْسَ حَتَّى إِذَا اصْفَرَّتْ
وَكَانَتْ بَيْنَ قَرْنِ الشَّيْطَانِ قَامَ فَتَقَرَّرَ بَعْدَ ذَلِكَ كَرُّ اللَّهِ فِيهَا إِلَّا قَلِيلًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی نماز عصر کی کہ
اخیر وقت میں ٹپہ ہی جاتی ہے نماز منافق کی ہے بیٹھا رہتا ہے انتظار کرتا ہے آفتاب کا یہاں تک کہ
حبیب ہوتا ہے زرد اور ہوتا ہے درمیان دو سیگنوں شیطان کو کٹھن ہوتا ہے یعنی نماز کے لیے پس
ٹھونگیں مارتا ہے چارپس نہیں یاد کرتا اللہ کو اس میں مگر تھوڑا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف**
مراد زرد ہونے آفتاب ہے بعضوں کے نزدیک ہے کہ شمع جو دیوار پر پڑتی ہے اس میں تغیر آجاتا ہے
اور فرمایا کہ ٹھونگیں مارتا ہے چار یعنی جلدی جلدی سجدے کرتا ہے بغیر طہارت کی جیسے کہ جانور ذرا چپتا
اور سجدہ عصر میں آٹھ ہوتے ہیں اور یہاں چار فرمائے اس لیے کہ پہلے سجدے کے بعد جب سر اچھی طرح
نہ اٹھایا تو دونو سجدوں نے حکم ایک سجدہ کا کپڑا یا باعتبار اس کے فرمایا کہ دونو سجدوں کو ایک کن اعتباراً
کیا اور خاص عصر ہی کا ذکر کیا اور نمازوں کا نہ کیا اس لیے کہ یہ نماز وسط ہے اسکی رعایت نہ کرنی اور
اسکو تنگ وقت کر کے ٹپہ نہا بہ نسبت اور نمازوں کے بہت بُری بات ہے کیونکہ بخاری اور مسلم میں یہ بات
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو جاوے اس سے
نماز عصر پس گویا کہ لوٹا گیا گھر بار اسکا اور بخاری میں یہ روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا کہ فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے چوڑی نماز عصر کی پس باطل ہوئے عمل اسکے یعنی اسکو
پہلی نماز میں ہی باطل ہوئے **ف** یہ جو اللہ نے کلام اللہ میں فرمایا ہے **حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى** یعنی محافظت کرو اور نمازوں کے اور نماز بیچ والی کی مراد نماز وسط یعنی بیچ والی
سے نماز عصر کی ہے اور دلیل اسکی یہ دو حدیثیں ہیں پہلی حدیث بخاری اور مسلم میں یہ روایت ہے
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن خندق کے کہ بارگاہ
کافروں نے یہو نماز بیچ کی سے کہ نماز عصر کی ہے ہر اللہ تعالیٰ کہ گہروں اور قبروں کو آگ سے دوسری

۱۱۶
حدیث مشکوٰۃ میں ہے
تعمیل الصلوٰۃ کی ہے
فضل میں ہے
حدیث مشکوٰۃ میں ہے
باب الفیاض فی فضل
میں ہے
حدیث مشکوٰۃ میں ہے
حدیث الفیاض میں ہے
کے فضل الفیاض میں ہے
حدیث آیت پا ہے
میں ہے
حدیث مشکوٰۃ میں ہے
تعمیل الصلوٰۃ کے
میں ہے

بخاری اور مسلم نے وف بخاری میں روایت ہے قتادہ سے کہ نقل کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم اور زید بن ثابتؓ فرمائی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سے کھڑے ہو گئے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم طرف نماز کے پس نماز پڑھی کہا ہم نے انس کو کتنا تفریق در میان فارغ ہونے انکے کے
 سحری اپنی سے اور در میان داخل ہونے انکے کو نماز میں کما فرق تھا مقدار اسچیز کے کہ پڑھے آدمی
 پچاس آیتیں **وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْبَرُ مَا
 بِالْفَجْرِ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَلَكِنَّ عِنْدَ الشَّامِيِّ
 أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ وَقَالَ الدَّرِمِيُّ هَذَا أَحَدُنَا حَسَنٌ حَسَنٌ** اور روایت ہے رافع بن خدیج
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روشنی میں پڑھو نماز فجر کو پس تحقیق روشنی میں پڑھنا نماز
 کا بہت بڑا ہے و بطور ثواب کے روایت کیا احمدیث کو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی نے اور نہیں
 ترمذی کسانسائی کے یلفظ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ لِلْأَجْرِ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **وَأَزِيدُ
 فِي مَعَاذِ بْنِ سُلَيْمٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** کہ کہا بھیجا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف میں
 کی پس فرمایا ای معاذ جو وقت کہ ہو موسم جایکا پس اندھیرے میں پڑھ فجر اور دراز کر قرأت
 کو بقدر اسکے کہ طاقت رکھیں آدمی (یعنی مقتدی) اور نہ ملال میں ڈال انکو اور جب ہو موسم
 گرمی کا پس روشنی میں پڑھ فجر اسلئے کہ گرمی کے موسم کی رات جوںی ہے اور آدمی سوئی ہیں
 پس مہلت دی انکو یہاں تک کہ پائیں جماعت کو روایت کیا اسکو حسین بن سعود لغوی نے شرح
 سنہ میں اور روایت کیا اسکو بقیع بن مخلد نے سند صنف میں **وَفَ كَمَا شَوَّكَانِي فِي نِيلِ الْأَوَّلِ
 مِّنْ رُّوَيْتَ كَمَا هِيَ** حدیث کو ابو نعیم نے علیہ میں جیسا کہ کہا ہے سیوطی نے جامع کبیر میں **قَضَا
 نَمَازَ كَيْفَ بَيَانٍ مِّنْ عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَغْرَبِ
 الشَّمْسِ فَحَلَّ يَسْبُ كُفَّارُ قُرَيْشٍ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا كَذَبْتُ أَصْلًا لِّعَصْرٍ حَتَّى
 كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَتَوَضَّأَ
 وَتَوَضَّأَ فَأَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غْرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّيْتُ بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ مُتَّقِعًا عَلَيْهِ
 رَوَيْتُ هُوَ جَابِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** سے کہ تحقیق حضرت عمرؓ آئے دن خندق کے (یعنی خندق
 کی لڑائی کے دن) بعد اسکے کہ ڈوب گیا آفتاب پس گالی دیتے کفار قریش کو اور کہا حضرت عمرؓ فرمایا

۱۰۰ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۱ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۲ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۳ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۴ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۵ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۶ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۷ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۸ حدیث بخاری صحیح
 ۱۰۹ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۰ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۱ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۲ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۳ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۴ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۵ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۶ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۷ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۸ حدیث بخاری صحیح
 ۱۱۹ حدیث بخاری صحیح
 ۱۲۰ حدیث بخاری صحیح

اور رسول اللہ کے سینے عصر کی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو چکا پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تم ہاں عصر کی نماز نہیں پڑھی پس وضو کیا حضرت نے اور وضو کیا ہم نے پس پڑھی نماز عصر کی بعد غروب ہو جانے آفتاب کے پھر بعد اسکے پڑھی نماز مغرب کی ۱۰ ایت کیا احمدیہ کو بخاری اور مسلم نے ف کما شؤکانی فی زلزل الاوطار میں کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ فوت ہوئی نمازوں میں اور ادا نمازوں میں ترتیب حرج ہے یعنی پہلی نمازوں کو پہلے پڑھنا واجب ہے اور پچھلی نماز کو پیچھے پڑھنا واجب ہے اور یہی خبر ہے ابو حنیفہ اور مالک اور لیث اور زہری اور نخعی اور ربیعہ کا اور مسند امام احمد اور نسائی میں روایت ہوا بی سعید و کہ بند کیے گئے ہم دن خندق کے نماز سو یہاں تک کہ چلی گئی بعد مغرب کے بہت رات کفایت کیے گئے گو ہم اور یہ قول ہے اللہ عزوجل کا وَكَفَى اللَّهُ الْمُؤْمِنِينَ الْقِتَالَ وَكَانَ اللَّهُ قَوِيًّا عَزِيزًا یعنی کفایت کیا اللہ نے مسلمانوں کو لڑائی سے کما ابو سعید نے پس بکار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز ظہر کی پس پڑھائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر پس اچھی طرح سے پڑھایا اسکو جیسا کہ تھے پڑھتے اسکو اسکے وقت میں پھر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز عصر کی پس پڑھائی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر پس اچھی طرح سے پڑھایا اسکو جیسا کہ تھے پڑھتے اسکو اسکے وقت میں پھر حکم کیا بلال کو پس تکبیر کہی بلال نے نماز مغرب کی پس پڑھایا اسکو بسطرح کما ابو سعید نے اور یہ بات تھی پہلے نازل فرمانے اللہ عزوجل کے خوف کی نماز کے حق میں فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَآءَكُمْ أَوْ رُكْبَاتَكُمْ اِذَا كُنْتُمْ فِي سَآءِ مَا يَكُونُ مِنْكُمْ لِمَنْ يَكْفُرُ بِنِعْمَةِ اللَّهِ عَظِيمًا اِنْ تَسْأَلُوهُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ فِيكُمْ فَخَبِّرُوهُنَّ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اِنْ تَسْأَلُوهُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ فِيكُمْ فَخَبِّرُوهُنَّ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اِنْ تَسْأَلُوهُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ فِيكُمْ فَخَبِّرُوهُنَّ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ اِنْ تَسْأَلُوهُنَّ عَمَّا كُنْتُمْ فِيكُمْ فَخَبِّرُوهُنَّ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ

۱۷۰
بعضوں نے اس کا جواب
کیا ہے کہ جو کہ جس کے
کے وہ اس میں سے
۱۷۱
الذ خبا بطور و بطور
فانہذا فیہ کما فیہ
۱۷۲
میں ہے
بعضوں نے اس کا جواب
کیا ہے کہ جو کہ جس کے
کے وہ اس میں سے
۱۷۳
بعضوں نے اس کا جواب
کیا ہے کہ جو کہ جس کے
کے وہ اس میں سے

کیا احديث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم لیس فی المؤمن تفریط اذ التفریط فی الیقظة فاذا انبی احکم کم
 صلواتہ او نامعنا فلیصلہا اذا ذکرہا فان اللہ تعالیٰ قال و اقبح الصلوات لکونی لواءہ
 مسلم اور روایت ہوا ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ
 سوچنے کے تصور سوچا اسکے ہمیں کہ تصور جاگنے میں ہے پس جو وقت کہ ہو مجاہد و ایک ہمارا نماز یا سوچا جو
 اسے پس چاہیے کہ نماز پڑھے جو وقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور قائم کر نماز کو وقت
 یاد کرنے میرے کہ روایت کیا احديث کو مسلم نے **ف** مسلم میں روایت ہو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو وقت کہ ہو مجاہد خیر کے سے چلے رات کو میان
 تک کہ جس وقت پہونچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اونگھ اوترے آخر رات کو آرام
 کے لیے اور فرمایا بلالؓ کو محافظت کرو اسطے ہمارے رات کی یعنی صبح ہووے تو جگا دینا
 ہمیں پس نماز پڑھی بلالؓ نے اسقدر کہ مقدار کی گئی تھی واسطے اسکے (یعنی تہجد کی نماز اور
 سورہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور یاران کے پس جب نزدیک ہوئی فجر تکبیر لگا بلالؓ نے
 اونٹ اپنے سے منہ کر طرف فجر کی یعنی (مشرق کی طرف) پس غالب ہوئیں بلالؓ پر انکھیں
 انکی (یعنی سو گئے) اور وہ تہ تکبیر لگائے ہوئے اپنے اونٹ کا پس نہ جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم اور نہ بلالؓ اور نہ کوئی صحابہ میں سے یہاں تک کہ پہونچی ان کو گرمی دھوپ کی پس ہو رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جاگنے والے پس گہرے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا او
 بلالؓ کیا ہوا تجھے یعنی کیوں سو گیا پس کہا بلالؓ نے غالب ہوئی مجھ پر وہ چیز کہ غالب ہوئی النفس تمہارے
 پر (یعنی نیند) فرمایا کہ نیند چلے چلا (یعنی اونٹ اپنے بیان سے) پس کہنیچے انہوں نے اونٹ اپنی تھوڑی
 دو پر وضو کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم کیا بلالؓ کو پس تکبیر کسی نماز کی پس نماز پڑھائی
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو صبح کی پس جب پڑھ چکے نماز فرمایا جو شخص ہو مجاہد و نماز پس چاہیے کہ پڑھے
 نماز جو وقت کہ یاد کرے اسکو پس تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قائم کرو نماز کو وقت یاد کرنے میرے
 کے (یعنی وقت یاد آنے نماز میری کے) **ف** ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ جو شخص اپنے وقت
 پر نماز پڑھنی ہو مجاہد و یا جس کا نیند میں وقت نماز کا جاتا رہے تو اس کو چاہیے کہ جس وقت

۲
 جو نہ نکلے وہین
 باب عجیبی لیسوۃ
 کے پہلے فصل میں
 ۳
 جو نہ نکلے وہین
 باب احکام اللغات
 کے پہلے فصل میں
 ۴

نے ف کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اس کو اور پر بشرط بخاری اور مسلم کے اور ذکر کیا اس حدیث کو ابن حجر نے تمحیص میں اور نہیں کلام کی اس حدیث اور اس حدیث کو ظاہر لفظوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تارک نماز کو تمام صحابہ کا فرجانتے تھے **وَعَنْ** ابی الدرداء عن سرحی اللہ تعالیٰ عنہ قال اوصانی خلیل ان لا تترك صلاة بالليل شديداً وارفع صوتك وحرق ولا تترك صلوة مكتوبة متعبداً من كان متعبداً فقد رقت عينه الله مؤلفاً لا تترك صلاة فاتها مفتاح كل شئ رواه ابن ماجه اور روایت ہوا ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا وصیت کی مجھ کو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نہ شریکے تو ساتھ اس کے کسی کو اگر چہ کڑے کڑے کیا جاوے تو اور جلا یا جاوے تو اور مرست چھوڑ نماز فرض کو جان بوجہ کر پس جو کوئی ترک کرے اس کو جان بوجہ کر پس تحقیق بری ہوا نہ اس سے اور نہ پی شراب پس تحقیق وہ کجی ہے ہر برائی کی روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **ف کما شوکانی** نے نیل الاوطار میں کہ کہا ابن حجر نے اس حدیث کی اسناد میں ضعف ہے انتہی بری ہوا اس سے ذمہ یعنی بری ہوا اس سے عہد اسلام کا اور خارج ہوا وہ شخص دائرہ اسلام سے اور شراب کجی ہے ہر برائی کی اسلئے کہ جب عقل جاتی رہتی ہے تب جہان کی برائیاں سرزد ہوتی ہیں **وَعَنْ** عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه ذكر الصلوة يوماً فقال من حافظ عليها كانت له نوراً وبرهاناً ونجاة يوم القيمة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نوراً ولا برهاناً ولا نجاة وكان يوم القيمة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف رواه احمد والدارمي والبيهقي في شعب الايمان اور روایت ہوا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نقل کی بنے صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ اور نہ سوچ ذکر کیا نماز کا ایک دن پس فرمایا جو کوئی محافظت کرتا ہے نماز پر ہوگی واسطے اسکے سبب نورا نیت کی یعنی نور ایمان اسکے کا زیادہ ہوگا اور دلیل اور سبب مغفرت کی ہون قیامت کے اور جو کوئی نہیں محافظت کرتا اس پر نہ ہوگی وہ واسطے اس کو نور اور دلیل اور نہ بخشش اور عذاب کیا جاوے گا وہ شخص من قیامت کے ساتھ قارون اور فرعون اور ہامان اور ابی بن خلف کو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور دارمی نے اور بیہقی نے شعب الايمان میں **ف کما شوکانی** نے نیل الاوطار میں

بعضون بل الاوطار
حکایت صحیحہ مبارک

حدیث میں ہے
حدیث مشکوٰۃ

بعضون بل
بعضون بل

بعضون بل
بعضون بل

بعضون بل
بعضون بل

بعضون بل
بعضون بل

بعضون بل
بعضون بل

بعضون بل
بعضون بل

کہ روایت کیا احمدیث کو طبرانی نے کبیر اور واسطی میں اور کما مجہد الزواید میں احمد کی حدیث کے راوی ثقہ ہیں انتہی محافظت نماز کی یہ ہے کہ وضو اچھی طرح کرے اور ہمیشہ اسکو وقت اول پر مسجد میں باجماعت پڑھے کبھی ترک نہ کرے سنانے دکھلانے کے لیے نہ پڑھے اور موافق حد صحیحہ کے فرائض اور واجبات اور استحباب اسکے ادا کرے تو ایسا شخص ہوگا قیامت کے دن ساتہ نبیوں اور صدیقیوں اور شہداء اور صالحین کے اور جو شخص اسکو ترک کرے جو جان بوجہ کہ عذاب کیا جاوے لگاؤ شخص نہ قادرن اور فرعون کے اور بلان کے جو کہ وزیر فرعون کا تھا اور ساتہ ابی بن خلف کے اور وہ مشرک تھا دشمن بنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد میں اپنے دست مبارک سے قتل کیا تھا اور وہ ثقیف اہل ارت سے کہلاتا ہے پناہ دی اللہ ان سب کافروں کو اور بے نماز کہ وہ ہی ان رکعتیں رکھتا ہے ساتھ ہی معذب ہوگا اور یہی باعث ہے کہ ایک جماعت صحابہ کی کہ جس میں سے حضرت عمر بن خطاب اور ابن مسعود اور ابن عباس اور معاذ بن جبل اور جابر بن عبد اللہ اور ابی الدرداء یہ سب صحابہ اور امام احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور عبد اللہ بن مبارک اور امام بخاری اور حکم بن عیینہ اور ابوالوالب سختیانی اور سوک انکے بہت سے تابعین اور تبع تابعین تبارک نماز کو کافر کہتے ہیں اسطرح لکھا ہے سیرۃ احمدیہ و طریقہ محمد بن زین الدین اور کما نووی نے شرح صحیحہ مسلم میں کہ سلف میں سے ایک جماعت قائل ہے اسی بات کی کہ بینا ز کافر ہے اور یہی مروی ہے حضرت علی ابن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک دور اتیون میں امام احمد بن حنبل بھی اسباب کے قائل ہیں اور یہی مذہب ہے عبد اللہ بن مبارک اور اسحاق بن راہویہ کا اور یہی وجہ ہے کہ بعض اصحاب شافعی کے تارک نماز کو کافر کہتے ہیں اور مذہب ابو حنیفہ اور جماعت اہل کوفہ اور رضی شاگرد شافعی کا یہ ہے کہ بے نماز کافر نہیں ہوتا اور اسکو قتل نہ کرنا چاہیے بلکہ تعزیر و بجاوے اور قید کیا جاوے یہاں تک کہ نماز پڑھے فضل بیان میں اذان کے اذان شروع ہونے کے ہیامنین مہم بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ انہی نے مسلمان جبوت کہ آئے مدینہ میں جمع ہوئے پس اندازہ کرتے اور معین کرتے ایک وقت کہ آدین اس میں نماز کے لیے اور نہ تھا کوئی کہ لپکاس واسطے نماز کے پس گفتگو کی مسلمانوں نے ایک دن اس امر میں پس کما بعضوں نے بناؤ مانند ناقوس رضاری کے اور کما بعضوں نے بناؤ سینک مانند سینک یہودیوں کے پس کما حضرت

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

مجھ کو طریقہ اذان کا کہار اوی کر پیرا تمہیں اگلی جانب سے اونکے پرفمایا کہ کہ **اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ**
اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ بلند کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو یہ کہ **أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ**
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ
 پست کر تو ساتھ انکے آواز اپنی کو یہ بلند کر آواز اپنی ساتھ کلمات شہادت کے کہ وہ یہ بین **أَشْهَدُ**
أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ أَشْهَدُ
أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ حَتَّى عَلَى الْفَلَاحِ حَتَّى عَلَى
الْفَلَاحِ پس اگر ہو وقت صبح کا کہ **الصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ وَالصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ اللَّهُ أَكْبَرُ**
اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ترجیع کے ساتھ اذان کہنی اسی کے مضمون کہ حدیث ابی مخذومہ کی
 روایت سے صحیح مسلم میں یہی ہے اور کہا ترمذی نے حدیث ابی مخذومہ کی یہی مقدمہ اذان کے
 صحیح ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے ابی مخذومہ سے اور طرح بھی اور اوپر اسی کے ہے عمل یہ کہ
 کے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور
 دارمی اور ابن ماجہ میں روایت ہوا ہے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائی اسکو
 اذان انیس کلموں اور کبیر ترہ کلمے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** الحدیث یہی مطابقت
 مذہب امام شافعی کے ترجیع کے ساتھ اذان کہنی معلوم ہوتی ہے کیونکہ موجب مذہب حنفیہ کے اذان میں
 پندرہ کلمے ہوتے ہیں اور موجب مذہب شافعی کے اونیس کلمے اور ابو داؤد اور نسائی اور دارمی
 میں روایت ہوا ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہاتے کلمات اذان کے یہی زمانے رسول خدا صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات کبیر کے ایک ایک بار سوائے اسکے کہ کہتا تھا مؤذن قدامت
 الصلوة قدامت الصلوة یعنی کبھی نہ کبھی نہ **ف** کہتا شوقانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا
 یحمری نے ترمذی کی شرح میں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی اسناد صحیح ہے **وَعَنْ**
أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَاتَّبَعَهُ فَاهُ هَهُنَا وَهَهُنَا
وَاصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ وَلَا بِنَ مَلِكَةَ وَجَعَلَ اصْبَعِيهِ
فِي أُذُنَيْهِ وَلَا بِنَ دَاوُدَ لَوْ يَحْفَقُهُ لَمَّا بَلَغَهُ حَتَّى عَلَى الصَّلَاةِ مَبِينًا وَشِمَا لَا وَلَمْ يَسْتَدِرْ
وَأَصْلُهُ فِي الصَّحِيحَيْنِ اور روایت ہوا ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا دیکھا میں نے

۱۲۶
 یعنی تکرار تکرار
 اذان کے افضل ترین باب
 ۱۲۷
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۲۸
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۲۹
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۰
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۱
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۲
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۳
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۴
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۵
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۶
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۷
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۸
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۳۹
 یعنی تکرار تکرار
 ۱۴۰
 یعنی تکرار تکرار

بلال کو اذان کہتے اور پیروی کرتا ہوں میں ہونہ اس کے کی میان اور وہاں اور حال یہ کہ اس کی دونوں انگلیاں اس کے کانوں میں روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی نے اور صحیح کہا اس کو اور ابن ماجہ کے لیے اور کثیر ابنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں اور ابوداؤد کے لیے پیرا اپنی گردن کو جب پہنچا حتیٰ علی الصلوٰۃ کو داسنے اور یائین اور گوماہنیں اور اصل اس حدیث کی صحیحین میں ہے **فائدہ** کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما بیہقی نے کہ صحیح طریقہ کے ساتھ گومنا دار و نہیں ہوا اس لیے کہ مدار اس کا سفیان ثوری پر ہے اور نہیں سنا سفیان ثوری نے عون بن ابی جحیفہ سے اور سوائی اس کے نہیں کہ اس حدیث کو سفیان ثوری نے سنا ہے ایک مرد سے اور اس نے سنا ہے عون بن ابی جحیفہ سے اور وہم یہ ہے کہ وہ مرد حجاج ہے اور حجاج کچھ حدیث لائق حجت پکڑنے کے نہیں اور ابن ماجہ نیز روایت ہے سعد بن زید کی اس نے اپنے باپ کو اس نے اپنے دادا سے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حکم کیا بلال کو یہ کہ گردانے دونوں انگلیاں بیچ کانوں اپنے کے یعنی اذان میں اور فرمایا تحقیق یہ بلند کرنے والا ہے آواز تیری کو اذان کا جواب دینے اور بعد اس کے **حضرت پر درود بھیجنے کے بیان میں** **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَازِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَبْغِي إِلَّا الْعَبْدَ مُرْعِبًا لِلَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ كَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ سنو تم مؤذن کو یعنی آواز اذان کو پس کو مانند اس چیز کے کہ کتاب ہے مؤذن پر درود بھیجو مجھ پر یعنی بعد فراغت جواب سے پس تحقیق جس شخص نے درود بھیجا مجھ پر ایک بار رحمت بھیجتا ہے اللہ پس پہلے اسکے دس بار پھر مانگو اللہ سے میری لیے وسیلہ پس تحقیق وسیلہ ایک درجہ ہے یعنی اعلیٰ درجہ بہشت میں بنین لائق مگر واسطے ایک بندہ کے بندوں اللہ کے سے اور امید رکھتا ہوں میں یہ کہ ہوں میں وہ بندہ پس جس شخص نے مانگا واسطے میرے وسیلہ واجب ہوئی اس کے لیے شفاعت میری روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** جواب اذان بطور

۱۴
فیصل بن ابی طالب
چاہے جس کے جواب
کے لیے اس میں ہے
۱۵
ابن ماجہ و بیہقی
خازن دیکھو
۱۶
مردہ میں ہے
۱۷
بیہقی
۱۸
مشکوٰۃ میں باب
فصل الاذان و
۱۹
اجاب المؤمن کے
۲۰
پہلے فصل میں ہے

کے اور مسلم بیچ روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرما
 جو شخص کہے اُتوت کہ سنئے مومن کو اَشْهَدُ اَنْ كَاِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ اَشْهَدُ
 اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيَتْ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا يَنْبَغِي
 مِيْنَ كَوَاهِرِ اَسْنَانِ اَنْ كَا كِسِي كِي بِنْدُكِي نَبِيْنَ سَوَا اِلَهِ كِه وَه اِيَكِ هِيَ اِسْكَ كُوِي شَرِيَكِي نَبِيْنَ
 هِيَ اَوْ تَحْقِيْقُ مُحَمَّدٌ بِنْدُهُ اِسْكَ هِيَ رَا ضِيْ هُوْنِ مِيْنَ سَا تَهْ اِلَهِ كِه اَزْ رُوِي رَبِّ هُوْنِيَكِي اَوْ سَا تَهْ مُحَمَّدٌ
 رَضِيْ اِلَهِ عَلِيْهِ سَلَّمَ كِه اَزْ رُوِي رَسُوْلِ هُوْنِيَكِي اَوْ سَا تَهْ اِسْلَامِ كِه اَزْ رُوِي دِيْنِ هُوْنِيَكِي كُوْنِ خِشْتِ جَا تِ
 مِيْنَ دَا سَطِ اِسْكَ كِنَا هِ اِسْكَ يَغْنِيْ جِهُوْطِ اَذَانِ اَوْ اَقَا مَتِ كِي سِيْجِ مِيْنَ
 دَعَا قَبُوْلِ هُوْنِيَكِي كِي بَا يَنْ مِيْنَ **عَنْ اَبِي النَّسْرِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الدُّعَاءَ بَيْنَ الْاَذَانِ وَ
الْاِقَامَةِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حُرْمَةَ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رو نہیں ہوتی دعا اذان اور اقامت
 کے بیچ میں روایت کیا اس حدیث کو نسائی نے اور صحیح کہا اس کو ابن خزمیہ نے قد قاسمت
 الصلوۃ سنتے کے وقت دعا پڑھنے کے بیان میں **عَنْ اَبِي**
اِمَامَةَ اَوْ بَعْضِ اصْحَابِ سُوْلِ اِلَهِ صَلَّى اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ بِالَا اَخَذَ
فِي الْاِقَامَةِ فَلَمَّا اَنْ قَالَ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ قَالَ رَسُولُ اِلَهِ صَلَّى اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَقَامَهَا اِلَهِ وَاَدَامَهَا وَقَالَ فِي سَائِرِ الْاِقَامَةِ كَخَوْ حَلِيَّتِ عُمَرُ فِي الْاَذَانِ رَوَاهُ
ابُو دَاوُدَ روایت ہے ابی امامہ سے یا بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سے
 کہ کہا تحقیق بلال نے شروع کی تکبیر کہنی پس جب کہا اس نے قد قاسمت الصلوۃ یعنی کٹری ہو کر
 نماز فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَقَامَهَا اِلَهِ وَاَدَامَهَا یعنی قائم رکھو نماز
 کو اللہ تعالیٰ اور ہمیشہ رکھے اس کو اور فرمایا بیچ باقی تکبیر کے مانند حدیث عمر کی بیچ اذان
 کے یعنی جو حدیث کہ اسی فصل میں پہلے گزر چکی ہے ایک مسجد میں دو
 مؤمن مقرر کرنے کے بیان میں **عَنْ اَبِي عُمَرَ وَعَائِشَةَ**
قَالَ قَالَ رَسُولُ اِلَهِ صَلَّى اِلَهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ بِالَا لَئِيْذُ دِيْنٍ يَلِيْلٍ نَكْلُوْا اَشْرَبُوْا

۵
محبت و شکر و توبہ میں باب
فضل اللذات و اجابہ الملوذ
۱۲

منہج و سبب
المراحم کے باب الاولاد

الادوات والطايبات المكنونة
من بيت
عبد الشكور بن عبد الله بن فاضل
الاسمين

الفاظ
کے دو سر فصل میں ہے
محکم بیحدیث الموع
الفاظ

میں ہے۔
”اسلم کے باب النازان“

[illegible]

۱۔ بیاضوں سے بچنے کے لیے
نارنگی کے قطاروں کے
پودوں کی خریدیں
۲۔ الماس کے باب الاذان
میں ہے
۳۔ عورت متقی اللہ
مطہر و مطہر فارسی
۴۔ لڑکے صراط میں

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آئے مزدلفے میں پہر پڑھی وہاں مغرب اور عشا
ایک اذان اور دو اقامت سرودایت کیا احمدیث کو مسلم نے **ف** اگر کوئی کہے کہ یہ حدیث معارض ہے
ساتھ احمدیث کو جو کہ مسلم میں روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جمع کیا بنی صلی اللہ علیہ
نے مغرب اور عشا کو ایک اقامت سے اور زیادہ کیا ابوداؤد نے ہر نماز کے واسطے اور ایک روایت
اسکی اور اذان نہ کی اندونون میں ہر ایک میں ہی جواب یہ کہ حدیث جابر میں ثبوت ایک اذان
اور دو اقامت کا ہے اور اس میں نفی اذان اور ایک اقامت کی ہو لیکن مقدم کجاوے کی حدیث
جابر کی ایسے کہ نسبت مقدم ہوتا ہے مانی پر اس طرح لکھا ہے شک الختام شرح بلوغ المرام میں
جو شخص اذان کہے اسی کو تکبیر کا مستحق ہونے کے بیان میں **عَنْ اَبِي**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اُمِرَ بِاَلَا اَنْ يُشْفَعَ اَلَا اَذَانَ وَيُؤْتَرُ اَلَا قَامَةً يَتَعْنِي قَدْ
قَامَتِ الصَّلَاةُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہر انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا حکم ہوا بلال کو کہ جفت
کہے اذان اور طاق کہے تکبیر مگر اقامت یعنی قد قاست الصلوۃ کو روایت کیا احمدیث کو بخاری اور
مسلم نے **ف** یعنی مؤذن قد قاست الصلوۃ کے لفظ کو دو دفعہ کہے اور ساری لفظ تکبیر کے ایک
ایک دفعہ کہے اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی میں روایت ہو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
سے کہ اتنے کلمات اذان کے بچر زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دو بار اور کلمات
تکبیر کے ایک ایک بار سوائے اسکے کہ کہتا تھا مؤذن قد قاست الصلوۃ دو بار یعنی کثری ہوئی نماز
ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کاسمیری نے ترمذی کی شرح میں کہ ابن عمر کی (اس حدیث
کی اسناد صحیحہ ہے اتنے ان دونو حدیثوں میں صاف ثابت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد
سبارک میں جو شخص اذان کہتا تھا تکبیر ہی وہی کہتا تھا اور تاکید کرتی ہے اندونون حدیثوں کی
یہ حدیث ہی جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے زیادہ بن حارث صدیقی نے
اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اذان کہو پھر وقت نماز فجر کے
پس اذان کہی میں نے پھر ارادہ کیا بلال نے یہ کہ تکبیر کہے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تحقیق پہاڑی صدا کے نے اذان کہی ہے اور جو اذان کہے پس وہی تکبیر کہے **ف** کہا
ترمذی نے اس باب میں ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی روایت ہو اور کہا حدیث زیادہ

۱۰ یعنیت بلوغ المرام باب
الاذان میں اور صحیح مسلم میں
۱۱ کو شکرت کے ساتھ میں اور ابوداؤد
۱۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۳ یعنیت بلوغ المرام میں
۱۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۲۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۳۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۴۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۵۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۶۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۷۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۸۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۱ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۲ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۳ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۴ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۵ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۶ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۷ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۸ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۹۹ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد
۱۰۰ جابر جابر بن عبد اللہ بن عبد

اور نقش فرنگار گرین گے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے واسطے بنائے مسجدوں کو گھروں میں اور یہ کہ پاک کی جاوین اور خوشبوئی لگائی جاوین ف کہا شوکانی نے بیل لاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو ترمذی سند اور مسل اور کما مسل اصح ہے لیکن اور لوگوں نے جو اسکو اسناد کو ساتھ سند روایت کیا ہے تو اس کے راوی معتبر ہیں انتہی گھروں میں مسجد بنانے کی یا تو یہ مراد ہے کہ محلوں میں مسجد بنائی جاوین یا یہ مراد ہے کہ واسطے ٹپھنے سنت و نوافل کے اور وقت عذر کو فرض نماز کے لیے ہی گھروں میں مسجد بنی مثل جو ترہ وغیرہ کے مقرر کی جاوین اور غالب مراد اس حدیث کی یہی معلوم ہوتی ہے اور تائید کرتی ہے اس بات کی کہ یہ حدیث جو کہ بخاری میں روایت ہے عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے گھر میں پیر فرمایا کوئی جگہ دوست رکھتا ہے تو اپنے گھر میں یہ کہ ٹپھوں میں واسطے تیرو ایسے نماز پیر اشارہ کیا میں نے واسطے حضرت کو طرف مکان کے پس تکبیر کہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوصاف باندھی سمیٹے پھر انکو پین پین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتیں اور ترمذی اور ابوداؤد میں روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روبرو کہیں گئے مجھے ثواب امت میری کے یہاں تک کہ ایک تکو تک بھی جو نکا لکر سینکے آدمی اس سے مسجد سے اور روبرو کہیں گئے مجھ پر گناہ امت میری کو پس نہیں دیکھا میں نے کوئی گناہ بڑا سورت قرآن کی یا آیت کہ دیا گیا ہو اسکو ایک ٹھنڈا پیر ہلادیا اسکو کہا ترمذی نے یہ حدیث غریبہ اور صحیح کہا اسکو ابن خزمیہ نے وقت داخل ہونے کے مسجد میں اور وقت نکلنے کے اس سے دعا پڑھنے کے بیان میں **عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اِنِّي اُسَيِّدُ اَرْضِي اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَاِذَا خَرَجَ فَلْيَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت داخل ہوا یک متھارا مسجد میں پس چاہیے کہ کہے یا اتنی کسول واسطے میرے دروازے رحمت اپنی کے اور جب نکلے

۴
کے مسجد میں مسجد

۵
بنا مسجد میں مسجد
السنن کے درجہ
فضل میں مسجد

۶
بنا مسجد میں مسجد
فضل میں مسجد

۷

کے لیے جاننے سے بعد ہو جائے جماعت کی ہی جماعت کا ثواب حاصل ہونے کے بیان میں یحییٰ بن ابراہیمؒ نے کہا کہ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوئَهُ ثُمَّ رَاحَ فَوَجَدَ النَّاسَ قَدْ صَلُّوا أَعْطَاهُ اللَّهُ عَزَّةً وَجَلَّ مِثْلَ أُجْرٍ مِنْ صَلَاتِهِمَا وَخَصَّهُمَا لَا يَنْقُصُ ذَلِكَ مِنْ أَجْرِ هُمَا شَيْئًا رواه أبو داود

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اچھی طرح سے وضو کرے پھر سجدہ کو چلے جب تک وہ پہنچے تو دیکھے جماعت ہو چکی ہے اللہ جل جلالہ اسکو اتنا ہی ثواب دیگا جتنا اس شخص کو ملا ہے جس نے جماعت سے نماز پڑھی اس سو کچھ کم نہ ہوگا روایت کیا احمد بن حنبلہ نے بیان میں ان مسجدوں کے جہان نماز پڑھنے کا زیادہ ثواب ہے

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلواتہ فی مسجدی ہذا خیر من ألف صلوة فیما سواہ الا المسجد الحرام متفق علیہ

روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مسجد میری میں کہ یہ ہے یعنی مسجد نبوی میں بہتر ہے ہزار نمازون کی اور مسجدوں میں سوائے مسجد حرام کے روایت کیا احمد بن حنبلہ نے وف ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ گھر اسکے کے برابر ہے ایک نماز کے اور نماز اسکی محلہ کی مسجد میں برابر ہے پچیس نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد کے کعبہ بڑھایا جاوے اس میں یعنی جامع مسجد میں برابر ہے پانسو نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس کے برابر ہے پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد میری کے برابر ہے پچاس ہزار نمازون کے اور نماز اسکی بیچ مسجد حرام کے یعنی مکہ کے برابر ہے لاکہ نمازون کو ف ان سب مسجدوں میں اگر جماعت کہ ساتہ نماز پڑھیں گا تو مقدور ثواب حاصل ہوگا کیونکہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز آدمی کی بیچ جماعت کے پچیس درجے زیادہ ہوتی ہے اور نماز اسکی کے کہ گھر میں پڑھے اور بازار میں یا دوکان وغیرہ میں کہ جہان تجارت کے لیے ٹھہرتا ہے اور یہ سوا سطح ہے کہ حیوانت وضو کیا پس اچھا وضو کیا بہر نکلا طرف مسجد کو نہ نکالا اسکو مگر نماز نے

[illegible]

یعنی خاص نماز ہی کے لیے نکلا کچھ اور غرض نہیں ہے نہیں کہتا کوئی قدم گر بلند کیا جاتا ہو واسطے
اسکے ساتھ اس قدم کے درجہ ثواب میں اور دور کیا جاتا ہے اس سے سبب اس کو گناہ پس جو وقت کہ نماز
پڑھتا ہے ہمیشہ رہتے ہیں فرشتے دعا کرتے اور سکو جیتا کہ یہ نماز کے یہ جگہ اپنی کے ہے یا الہی
بخشش کر اس پر یا الہی رحم کر اس پر اور ہمیشہ رہتا ہے ایک مہار امانا زمین جیتا کہ منتظر ہے نماز
کا اور یہ ایک روایت کہ فرمایا کہ حذو بوقت داخل ہوتا ہے مسجد میں اس حالت میں کہ ہوتی ہے نماز روکنے
والی اوسکی اور زیادہ کیا یہ دعا فرشتوں کے یا الہی بخش واسطے اسکے یا الہی توبہ قبول کر اس پر
جب تک کہ نہ ایذا دے اس میں یعنی وضو ٹوٹ نہ جائے بیان میں ان جگہوں کے
جہاں نماز پڑھنی منع ہے **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ**
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا كُفُّوا كُلَّهَا مَسْجِدًا إِلَّا الْمَقَابِرَ وَالْحَتَّامَ رَوَاهُ أَبُو
دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَاللَّاحِظِيُّ روایت ہو ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری زمین مسجد ہے یعنی جس جگہ چاہے نماز پڑھے سوائے مقبرہ اور
حمام کے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور دارمی نے **ف** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار میں کہ روایت کیا اس کو شافعی اور ابن خزمیہ اور ابن حبان اور حاکم نے بھی اور
کہا ترمذی نے اس حدیث میں اضطراب ہو اور کہا امام نووی نے یہ حدیث ضعیف ہے انتہی مختصراً
اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کمانہ
کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑھی جاوے سات جگہ میں یہ جگہ نجاست
پڑنے کے اور جگہ فوج ہونے جانوروں کے اور مقبرہ کے اور درمیان راس کے اور بیچ
حمام کے اور یہ جگہ بند ہونے اونٹوں کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ شریف کے **فائدہ** کہ
شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا بخاری اور ابن معین نے (کہ اس حدیث کی اسناد میں) زبیر بن
حبیرہ متروک ہو اور کہا ابو حاتم نے کہ زکلی جاوے حدیث اسکی اور کہا نسائی نے نہیں ہے فقہ اور کہا
ابن العمری نے اسکی بہت سی حدیثوں کی متابعت نہیں کی جاتی اور کہا حافظ (ابن حجر) نے مختصر
میں کہ وہ نہایت ضعیف ہے اور یہ اسناد ابن ماجہ کے عبد اللہ بن صالح اور عبد اللہ بن عمری ہے
اور یہ دونوں ضعیف ہیں ابن ابی حاتم نے کہا علل میں کہ دونوں حدیثیں وہی ہیں اور صحیح کہا

۲
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

۳
نیل الاوطار
مضمون نیل الاوطار

۴
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

۵
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

۶
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

۷
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

۸
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

۹
یہ حدیث مشکوٰۃ میں باب
روض الصلوۃ کے درجہ

اسکو ابن سکن اور امام الحرمین نے اور ترمذی میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھو نماز پھر جگہ بندھنے بکریوں کے اور نہ نماز پڑھو پھر جگہ بندھو
 اوٹھو کوف اوٹھو کی جگہ نماز پڑھو یہی اسے منع ہے کہ خوف ہوتا ہے انکے کہل جانے کا اور ضرر
 پہونچانے کا اور خاطر جمع ہو وہاں نماز نہیں ہوتی اور بکریوں کی جگہ یہ ڈر نہیں ہوتا مسجد میں نہوکنے
 کے بیان میں **عَنْ** النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مُحَمَّدًا فِي الْقُبْلَةِ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ حَتَّى رَأَى فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِبِلْدَةٍ فَقَالَ إِنَّ
 أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّمَا يَبْأُجِي رَبَّهُ وَإِنْ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقُبْلَةِ فَلَا
 يَزُقُّ أَحَدَكُمْ قَبْلَ قِبْلَتِهِ وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ خَلْفَ قَدَمَيْهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ
 رِدَائِهِ فَبَصَّرَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْفَعَلْ هَكَذَا أَرَوَاهُ الْخَارِجِيُّ
 روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ دیکھا ہنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیٹ کو پھر جانب قبلہ کے پسر
 ناخوش معلوم ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہاں تک کہ دیکھا گیا اثر اسکا بیچ چھبرہ مبارک انکے کے
 پس کھڑے ہوئے اور کھڑا اسکو ساتھ ہاتھ اپنے کے پس فرمایا تحقیق ایک تمہارا حبوت کھڑا
 ہوتا ہے نماز میں پس سو اسی اسکے نہیں کہ سرگوشی کرتا ہے پروردگار اپنے سے اور تحقیق پروردگار
 اسکا درمیان اسکے اور درمیان قبلہ کے ہے پس نہ تو اسے کوئی تمہارا احباب قبلہ کے ولیکن
 بائیں اپنے یا نیچے پاؤں اپنے کو پھر کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کو نہ چادر اپنی کا پس تو کا اس میں
 پھر بلا بعض اسکے کو اور بعض کے پھر فرمایا کرے اسطرح سے روایت کیا احمدیث کو بخاری نے
ف بخاری اور مسلم میں روایت ہے اسی سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کنا مسجد میں
 گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کر دینا اسکا ہے اور مسلم میں روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رو برو لائے گئے مجھ پر عمل است میری کے نیک
 اس کے اور برو اسکے پس پائی میں نے بیچ نیک عمل اسکے کے موفی چیز کہ دور کی جاوے راہ
 سے اور بائیں نے بیچ برے عملوں اسکے کے تھو کہ ہووے مسجد میں کہ نہ دفن کیا جاوے یا نہ
 میں دور ہونے گھر کے مسجد سے **عَنْ** أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَشَى

۱۴۰
 روایت ترمذی میں ابی ہریرہ
 مواضع الصلوۃ اور کس قدر
 میں ہے
 چار چار جگہ پر ہونے کے لئے
 میں ہے
 مواضع الصلوۃ کے
 پہلے فصل میں ہے
 مواضع الصلوۃ
 میں باب الصلوۃ کے فصل
 الفصل میں ہے
 مواضع الصلوۃ میں باب
 الفصل کے فصل میں باب

[illegible]

۱۰ یوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۱ المسجد و مزارع المسجد
 ۱۲ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۳ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۴ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۵ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۶ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۷ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۸ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۱۹ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا
 ۲۰ مسجد بنو يوحنا بن زبدي و زبدي بن يوحنا

حضرت عمرؓ خطابؓ نے بنایا تھا ایک چوہترہ ایک جانب مسجد کو نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص اس راہ
 کرے یہ گنہگار ہے یعنی کرے یاڑ ہے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ انکار طر اس چوہترے
 کی مسجد میں حبشیوں کے کہیلنے اور ان کا نام شا حضرت عائشہؓ کو نبی صلی
 علیہ وسلم کے کہلانے کے بیان میں عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
 واللہ لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ
 یكعبون بالحراپ فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئرنی بردائہ
 لا نظل الی لعمہم بین اذینہ وعرقہ ثم یقوم من لجلی حتی اكون انا الی
 انصرف کافد رواقا لالجاریۃ الحدیثۃ الشین الحریصۃ علی اللہ وشفق علیہ
 روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تم ہے اسکی تحقیق دیکھنا میں نے بغیر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کو کٹرے ہو اور پردہ واز جو حجرے میرے اور حبشی کیلئے تھے ساتھ برہیوں کے مسجد
 میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہے تھے میرا ساتھ چادر اپنی کے تاکہ دیکھوں طرح
 کہیل انکی کے درمیان کانوں اور ٹونڈ ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پہ کھڑے رہو واسطے
 خاطر میری کے یہاں تک کہ ہوئی میں وہ کہ پہری میں آپ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر ٹہرے رہے
 کہ جیتک میں نہ پہری اور بس نہ کیا آپ نہ پہر کر بس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کٹرے سے لڑکی کے کہ
 صغیر سن میں حرص کر نیوالی کہیل پر پوہنے خیال کرو کہ لڑکیاں خورد سال اسقدر رخصت ہوتی ہیں کہیل
 دیکھنے پر اسقدر کٹری رہی ہیں اور حضرت ہی میری خاطر کٹرے رہو حاصل کہ حضرت نے دیر تک ناما
 دکھایا روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے ف تھلم اور سنائی میں روایت ہو حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ دن عید کا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کا ناما دیکھنا عید کے
 دن مسجد کے اندر ہی مباح ہے اور اگر کوئی احمدیث کو حجت پکڑے کہ حبشیوں کا ناما حضرت
 عائشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا دیکھنا ہی منع نہیں تو جواب
 یہ کہ اسی حدیث سے پایا جاتا ہے کہ اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغیر سن تھیں اور اگر
 کوئی جواب اسکا یہ دے کہ اگر اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغیر سن تھیں تو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی چادر سے انکا پردہ کیوں کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تعلیم کے لیے تھا تاکہ صغیر سن

۲
 حضرت عمرؓ خطابؓ نے بنایا تھا ایک چوہترہ ایک جانب مسجد کو نام تھا اسکا بطیحا اور فرمایا جو شخص اس راہ
 کرے یہ گنہگار ہے یعنی کرے یاڑ ہے شعر یا بلند کرے آواز اپنی پس چاہیے کہ انکار طر اس چوہترے
 کی مسجد میں حبشیوں کے کہیلنے اور ان کا نام شا حضرت عائشہؓ کو نبی صلی
 علیہ وسلم کے کہلانے کے بیان میں عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت
 واللہ لقد رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقوم علی باب حجرتی والحبشۃ
 یكعبون بالحراپ فی المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسئرنی بردائہ
 لا نظل الی لعمہم بین اذینہ وعرقہ ثم یقوم من لجلی حتی اكون انا الی
 انصرف کافد رواقا لالجاریۃ الحدیثۃ الشین الحریصۃ علی اللہ وشفق علیہ
 روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تم ہے اسکی تحقیق دیکھنا میں نے بغیر خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم کو کٹرے ہو اور پردہ واز جو حجرے میرے اور حبشی کیلئے تھے ساتھ برہیوں کے مسجد
 میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پردہ کر رہے تھے میرا ساتھ چادر اپنی کے تاکہ دیکھوں طرح
 کہیل انکی کے درمیان کانوں اور ٹونڈ ہوں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سے پہ کھڑے رہو واسطے
 خاطر میری کے یہاں تک کہ ہوئی میں وہ کہ پہری میں آپ یعنی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسقدر ٹہرے رہے
 کہ جیتک میں نہ پہری اور بس نہ کیا آپ نہ پہر کر بس اندازہ کرو زمانہ سے مقدار کٹرے سے لڑکی کے کہ
 صغیر سن میں حرص کر نیوالی کہیل پر پوہنے خیال کرو کہ لڑکیاں خورد سال اسقدر رخصت ہوتی ہیں کہیل
 دیکھنے پر اسقدر کٹری رہی ہیں اور حضرت ہی میری خاطر کٹرے رہو حاصل کہ حضرت نے دیر تک ناما
 دکھایا روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے ف تھلم اور سنائی میں روایت ہو حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ دن عید کا تھا اس سے معلوم ہوا کہ اس قسم کا ناما دیکھنا عید کے
 دن مسجد کے اندر ہی مباح ہے اور اگر کوئی احمدیث کو حجت پکڑے کہ حبشیوں کا ناما حضرت
 عائشہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورتوں کو اجنبی مردوں کا دیکھنا ہی منع نہیں تو جواب
 یہ کہ اسی حدیث سے پایا جاتا ہے کہ اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغیر سن تھیں اور اگر
 کوئی جواب اسکا یہ دے کہ اگر اسوقت حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صغیر سن تھیں تو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 اپنی چادر سے انکا پردہ کیوں کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تعلیم کے لیے تھا تاکہ صغیر سن

سے ہی پردہ کرنے کی عادت پڑے جیسا کہ واسطے عادت ڈالنے نماز کے صغیر سن لڑکے ٹرکے کر لیوں کے لیے نماز پڑھنا کا حکم کیا ہے چنانچہ ابو داؤد و ترمذی روایت ہیں عمر بن شعیب سے اوس نے نقل کی اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امر کرو اپنی اولاد کو ساتھ نماز کے جب وہ ہوں سات برس کے اور باروان کو نماز چھوڑنے پر جب وہ ہوں دس برس کے اور جدا کرو ان کو پیچ خواں بگا ہوں کے اور تشدد امام احمد میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نقل کی او نہون نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ فرمایا اٹھائی گئی قلم تین شخصوں سے سونیوالہ سے یہاں تک کہ بیدار ہو اور لڑکے سے یہاں تک کہ اجاملام والا ہو اور مجنون سے یہاں تک کہ عقل والا ہو اور مثل اسی کے احمد اور ترمذی اور ابوداؤد کی روایت حضرت علی سے ہے اور کما تندی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہ ظاہر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا حضرت عائشہ سے اس حال میں کہ وہ سات برس کی تھیں اور بیچمین گئیں وہ حضرت صلح اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں اس حال میں کہ وہ نو برس کی تھیں اور کم لوٹے کہیلنے کے ساتھ ان کے تھے یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت ہے صحیح مسلم میں ہے پایاز اور لمسن کہا کہ مسجد کے اندر نہ جائیکے بیان میں عَن جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ النَّجْوَةِ الْمُنْدِيَّةِ فَلَا يَغْتَرِبْ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ لِلْمَلَكَةِ تَتَأَذَّى مِنَّمَا نَأْذَى مِنْهُ إِلَّا أَنْ تَمُوتَ مَيِّتُكَ عَلَيْهِ رَوَاتِ هُوَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ النَّجْوَةِ الْمُنْدِيَّةِ فَلَا يَغْتَرِبْ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ لِلْمَلَكَةِ تَتَأَذَّى مِنَّمَا نَأْذَى مِنْهُ إِلَّا أَنْ تَمُوتَ مَيِّتُكَ عَلَيْهِ رَوَاتِ هُوَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ النَّجْوَةِ الْمُنْدِيَّةِ فَلَا يَغْتَرِبْ مَسْجِدَنَا فَإِنَّ لِلْمَلَكَةِ تَتَأَذَّى مِنَّمَا نَأْذَى مِنْهُ إِلَّا أَنْ تَمُوتَ مَيِّتُكَ عَلَيْهِ رَوَاتِ هُوَ جَابِرٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ

مسلم نے جو شخص کہ کھاوی اس درخت بد بودار میں سے یعنی لسن یا پایاز پس نزد یک ہو مسجد ہماری کے پس تحقیق فرشتے ایذا پاتے ہیں پیچھے سے کہ ایذا پاتے ہیں اس سے آدمی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور سلم نے بخاری اور سلم میں روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھاوے لسن یا پایاز یعنی کچے پس چاہیے کہ ایک سوہر سے یعنی نہ حاضر ہو مجلسوں ہماری میں یا فرمایا پس چاہیے کہ ایک سوہر ہو مسجد ہماری سے یا فرمایا بیٹھے رہو اپنے گھر میں اور تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لای گئی ایک ہانڈی کہ اس میں تھا ہر بادل قسم ترکاریوں کی سے یعنی لسن اور پایاز اور گندنا وغیرہ پس باہری اسمین بو فرمایا یعنی بعض خدام سے کہ لیجاؤ اسکو یعنی فلا نے شخص کے پاس اور اشارہ کیا طرف ایک شخص کے انہو صحابہ

۱۰ یوحنا بن زبدي
 الصلوة کے دو سر فصل
 ۱۱ مین ہے
 یوحنا بن زبدي
 مشکوٰۃ مین بابا اولے
 فالحاکم اور شیدان
 الرزقہ کے پہلے فصل مین
 یوحنا بن زبدي
 شتی الخیطیہ
 بطین فارسی دے لے
 ۱۲ مین ہے
 یوحنا بن زبدي مین بابا
 المساجد و ماضع الخلق
 کے پہلے فصل مین ہے
 ۱۳ یوحنا بن زبدي
 مین بابا الاغصیہ کے پہلے
 فصل مین ہے

کہ کھانہ تھا اور فرمایا ہے یعنی اس شخص کی طوافِ تہات کر کہ کما میں نہیں کھاتا سلیے کہ میں سرگوشی کرتا ہوں
 اس شخص سے کہ نہیں سرگوشی کرتا تو مسلمین میں روایت ہو ابی ایوب سے کہ کھاتے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جسوقت کہ لایا جاتا انکے پاس کھانا کھاتے اس سے اور بھیجتے بچا ہوا کھانا میرے پاس اور تحقیق انہوں نے
 بھیجا میری پاس ایک روز پیالہ بڑا اور کھانا تھا اس میں نہ کھایا تھا اس میں ہوا سلیے کہ تھا اس میں لہر
 پس بوجہ میں نے حضرت سے کہ کیا حرام ہے سن رائے آپ پر والا اگر مطلق حرام ہوتا تو انکے پاس کیوں بھیجتا
 فرمایا کہ نہیں لیکن مکرور کھاتا ہوں میں اسکو بے سبب ہوا سلیے کہ کما ابی ایوب نے پس تحقیق میں ہی کرو
 رکھتا ہوں اسبیز کو کہ مکرور رکھی آپ نے **باب مسجدوں میں چراغ جلانے کو یا نہیں**
عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا مَوْلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَقْدَنَا فِي بَيْتِ الْمَقْدَسِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّتَوْهُ
فَصَلُُّوا فِيهِ وَكَانَتْ الْبِلَادُ إِذْ ذَاكَ حَرَبًا فَإِنْ لَمْ تَأْتَوْهُ وَتَصَلُُّوا فِيهِ فَابْتَغُوا فِيهِ
بِرَبِّتِ كَيْتَرَجٍ فِي تَأْدِيلِهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَحَسْبُونَهُ ضَمِنَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا رَوَايَتِ هَذَا
 کما یا رسول اللہ بیت المقدس میں آپ کیا حکم دیں ہیں ہم کو آپ نے فرمایا وہاں جاؤ اس میں نماز
 پڑھو اور اس زمانہ میں سب شہروں میں لڑائی پھیل رہی تھی آپ نے فرمایا کہ وہاں نہ جا سکو اور نماز نہ
 پڑھ سکے تو تیل بھیج دو اسکی قندیلوں میں جلایا جاوے یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مسجد میں چراغ
 جلانا باطل بھیجنے سے ثواب حاصل ہوتا ہے مسجد میں بیٹھے رہنے کی فضیلت کے
سَيَانِ مِينَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى أَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِي مَصَلَاةٍ الَّتِي
يُصَلِّي فِيهِ مَا لَمْ يَحْدِثْ أَوْ يَغْتُمُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَ
 روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرشتے دعا کرتے ہیں اس
 شخص کے لیو جو تم میں ہو بیٹھا رہتا ہے انہو مصلی میں جہاں وہ نماز پڑھتا ہے جتنا کہ حدت نہ ہو سکو
 یا اوٹھ نہ کہ نہ اہو وہاں فرشتے یوں کہتے ہیں اے پروردگار بخش دے اسکو اور پروردگار رحم کر
 اسپر روایت کیا احمد بن کو ابو داؤد نے بعد سننے اذان کے مسجد سے نہ نکلنے
سَيَانِ مِينَ عَنْ أَبِي الشَّعَثَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ

۱۰
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۱
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۲
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۳
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۴
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۵
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۶
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۷
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۸
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۱۹
 یہ حدیث صحیح ہے
 ۲۰
 یہ حدیث صحیح ہے

جانب گدی اپنی کے اور کپڑے ان کو رکھے ہوئے تھو سبایں پر پس کہا جابر کو کہنے اے لو کہ نماز پڑھو
 ہو ایک تہ بند میں پس کہا اوہوں کو کہ سوا کر اسکے نہیں کہ کیا مینے یہ تاکہ دیکھے مجھ کو احسن نامتیر
 اور کونسا تھا ہم میں کہ ہوں اسطے اسکے دو کپڑے سچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا
 احمدیث کو بخاری نے ف ابو داؤد اور سنائی میں باند اسکے روایت ہو مسلم بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہا کہ کیا میں نے یا رسول اللہ تحقیق میں ایک شخص ہوں کہ شکار کرتا ہوں کیا نماز پڑھوں میں سچ
 ایک کرتے کے فرمایا کہ ہاں اور گنڈی لگا لے اس میں اگر چہ ساتھ کھٹنے کی ہو اور ابو داؤد میں
 روایت ہو ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ اس نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا نماز پڑھے عورت
 کرتے اور چادر میں بغیر تہ بند کو فرمایا جبکہ ہو کر تلبا کہ ڈھانک لیو اسکے پاؤں کی پشت کو اور صحیح
 کہا امامون کو اس کا موقف ہونا اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسکو اگر کپڑا اڑا ہو تو لپیٹے اسکے بغیر نماز میں اور مسلم کی روایت
 میں ہو پس اولنا کر اسکے دونوں کناروں میں اور اگر تنگ ہو تو تہ بند کر اوسکو اور بخاری اور
 مسلم میں روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کیا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نما
 پڑھے ایک تمہارا ایک کپڑے میں کہ نہ ہوا اور پونڈ ہوں اسکے کے اس کپڑے میں سو کچھ ف
 حدیث دلیل ہے اس پر کہ جسے پاس سوا کر تہ بند کو اور کپڑا موجود ہو یا کپڑا خرید کر لینے کی طاقت کہتا
 ہو تو وہ شخص بدون نوٹ ہوں پر کپڑا لینے کو نماز نہ پڑھے لیکن جس شخص کو پاس کپڑا نہیں ہے اور
 خرید کرنے کی طاقت بھی نہیں رکھتا ہے تو اوسکو بدون نوٹ ہوں پر کپڑا لینے کے بھی نماز پڑھنی
 جائز ہو چنانچہ بخاری میں روایت ہو اسی سے کہ کیا تحقیق دیکھا میں شتر نفر کو صحابہ صفہ سے نہیں
 نہ انہیں سو کوئی شخص کہ ہوا سپر چادر کہ اوڑھے اپنی پر اور کندھے پڑا لے بلکہ ایک کپڑے میں سے
 زیادہ نہ کہتا تھا یا تہ بند تھا اور یا کملی تھی کہ تحقیق باندھا تھا اپنی گردنوں میں پس بعضے ان بندوں
 اور کملیوں میں سودہ تھے کہ پونچھ آدھی پندلیوں تک اور بعضی پہنچتی دونوں ٹخنوں تک پس
 سمیٹا تہ بند کو یا کملی کو سجدہ میں یا بعضے اوضاع بیٹھنے میں بہمب ناخوش رکھنے اسکے کے
 کہ دیکھا جاوے ستر اسکا اور ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہو اسی سے کہ تحقیق رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا سداں سے نماز میں یا منع کیا اس سے کہ ڈھانکے آدمی ہونہ اپنا ف مغنی سداں

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

۱۴۷

کے یہ ہیں کہ اوڑھے کپڑا سر پر یا بونڈھون پر اور دونوں طرفین اسکی ٹکنتی زمین سے بکھل نہ مار کر بلکہ
یہ منع ہے طلاق اس لیے کہ شانِ مکبر کی ہے **فصل سترم کے بیان میں** **عَنْ ابْنِ عُمَرَ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْدُرُ إِلَى الْمَصَلَّى وَالْعَتَّةِ
بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہوا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ کھاتے نبی
صلی اللہ علیہ وسلم جاتے اول روز میں طرف عید گاہ کی اور برجی انکے آگے اٹھائی جاتی اور کھٹائی
کی جاتی عید گاہ میں آگے حضرت کے پس نماز پڑھتے طرف اسکی روایت کیا احمد بن حنبلہ
ف احمد اور ابن ماجہ میں روایت ہوا بنی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے جب کوئی نماز پڑھتا ہے تم میں تو رکھ لے اپنے ہونہ کے سامنے کوئی چیز پہرہ نہ پاؤ
تو کھڑی کر لے لٹھی پہر اگر لٹھی ہی نہ ہو تو کہیںچے ایک کھیر پہر نہ ضرر کریگا اسکا جو گندہ اس کے
آگے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور حق کو نہ پہنچا جس نے کہا کہ یہ حدیث مضطرب ہے بلکہ یہ
حسن ہے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہوا نافع سے کہ نقل کی ابن عمر سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
سلم پہرہ سامنے بیٹھتے اونٹ اپنی سواری کا پس نماز پڑھتے طرف اسکی **وَعَنْ ابْنِ دُرَيْ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَطْعُ صَلَوةِ الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ
إِذَا كَمَلَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلُ مُوَحَّرَةِ الرَّحْلِ الْمَرَأَةِ وَالْحِمَارِ وَالْكَلْبِ الْأَسْوَدِ لَحْنًا
وَفِيهِ الْكَلْبُ الْأَسْوَدُ شَيْطَانٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَكَهْنٌ عَنْ ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
نَحْوَهُ دُونَ الْكَلْبِ وَلَا بِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
نَحْوَهُ دُونَ الْخِرْدِ وَقَيْدَ الْمَرَأَةِ بِالْحَائِضِ روایت ہوا بنی فرضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے توڑتی ہے نماز مرد کی جبکہ نہ ہو رو برو اسکے مانند لکڑی کجاوے کو
عورت اور گدھا اور کالا کتا آخر حدیث تک اور اسی میں ہے کہ کالا کتا شیطان ہے روایت کیا
احمد بن حنبلہ کو مسلم نے اور اسکو لیے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے یہ طرح ہے سو الفاظ کہتے کے اور ابی داؤد
اور نسائی کے لیوا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ طرح ہے سو اسکو آخر کے اور قید لگائی عورت
کو ساتھ حیض والی کے **ف** ابو داؤد میں روایت ہوا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جبوقت کہ نماز پڑھے ایک ہاتھ سادہ دون سترہ کو پس توڑتا ہے نماز اسکی کو گدھا

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور سورا و یودی اور نجوسی اور عورت اور کفایت کرتی ہیں یہ چیزیں اس سے کہ گزیریں گے اس کے
 اوپر قدر پہنکنے پہر کے ف یعنی جتنی دور پہنچ جا کر ٹپا ہے اتنی دور پر سے نماز پڑھنے والے کو آگے
 یہ چیزیں کہ مذکور ہوئیں اگر گزرا دیں تو کفایت کرتی ہیں نہ ٹوٹنے نماز سے یعنی قصور نماز میں نہیں
 اتنا امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ امام احمد بن حنبل کو عورت اور گدھے کو آگے نماز میں
 گزرنے سے نماز کے ٹوٹنے میں تردد ہے اور کالے کتے کے گزرنے سے اس کے نزدیک نماز ٹوٹ جاتی ہے
 اور مذہب جمہور علماء سلف و خلف ابو حنیفہ و مالک و شافعی کا یہی ہے کہ خواہ کوئی چیز نماز کے
 آگے سے گزرے نماز نہیں ٹوٹی دلیل ان سب کی یہ حدیثیں ہیں چنانچہ بخاری اور مسلم اور
 ابوداؤد اور نسائی اور سوطاء امام مالک میں روایت ہو ابی سعیدؓ کہ کافر یا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں توڑتی نماز کو کوئی چیز کہ گزرے آگے نماز کے اور دور کر دیتا کہ
 ہو سکے یعنی اس کو جو آگے گزرے نماز کو اس سے انہیں کہ وہ گزرنیوالا شیطان ہو اور بخاری
 اور مسلم میں یہ ذکر کیا گیا نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ اس چیز کا جو کہ توڑتی ہے نماز
 کو پس نہ کر کیا گیا کتے اور گدھے اور عورت کا پس کہا حضرت عائشہؓ نے البتہ تحقیق تعبیہ دی تم نے نہ کہو
 ساتھ گدھوں اور کتوں کو قسم ہے خدا تعالیٰ کی البتہ تحقیق دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے
 اور میں اور چار پائی کے ہتی درمیان حضرت کے اور درمیان قبلہ کے لیٹی ہوئی پس ظاہر ہوئی اس طرح
 حاجت پس کہ وہ جانا میں یہ کہ میٹھوں میں پہر ایذا دون میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پس تھی میں
 طرف دونوں پاؤں اپنے کی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات کو اور میں عرض میں ہوتی درمیان حضرت
 کے اور درمیان قبلہ کے مانند ہونے جنازہ کی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہو ابن عباس
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا آیا میں سوار گدھے پر اور میں تھا اسدن قریب بلوغ کے اور حضرت رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ساتھ لوگوں کے منامین بدون دیوار کے یعنی بدون ستون
 کے پس گزرا میں آگے بعض صفت کے پس اتر امین اور چوڑی میں نے گدھے کو چرتی تھی وہ داخل ہوا
 صفت میں پس نہ انکار کیا اسکا مجھ پر کسی نے اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہو فضل بن عمار
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا آٹھ ماہ پر اس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہم تھے بچ جنگل اپنے کے

۴ بیات صحیح مسلم میں ہے
 ۵ صحیح نووی میں ہے
 ۶ اسکا اصل دراصل صحیح
 ۷ حدیث میں ہے
 ۸ حدیث میں ہے
 ۹ حدیث میں ہے
 ۱۰ حدیث میں ہے
 ۱۱ حدیث میں ہے
 ۱۲ حدیث میں ہے
 ۱۳ حدیث میں ہے
 ۱۴ حدیث میں ہے
 ۱۵ حدیث میں ہے
 ۱۶ حدیث میں ہے
 ۱۷ حدیث میں ہے
 ۱۸ حدیث میں ہے
 ۱۹ حدیث میں ہے
 ۲۰ حدیث میں ہے
 ۲۱ حدیث میں ہے
 ۲۲ حدیث میں ہے
 ۲۳ حدیث میں ہے
 ۲۴ حدیث میں ہے
 ۲۵ حدیث میں ہے
 ۲۶ حدیث میں ہے
 ۲۷ حدیث میں ہے
 ۲۸ حدیث میں ہے
 ۲۹ حدیث میں ہے
 ۳۰ حدیث میں ہے
 ۳۱ حدیث میں ہے
 ۳۲ حدیث میں ہے
 ۳۳ حدیث میں ہے
 ۳۴ حدیث میں ہے
 ۳۵ حدیث میں ہے
 ۳۶ حدیث میں ہے
 ۳۷ حدیث میں ہے
 ۳۸ حدیث میں ہے
 ۳۹ حدیث میں ہے
 ۴۰ حدیث میں ہے
 ۴۱ حدیث میں ہے
 ۴۲ حدیث میں ہے
 ۴۳ حدیث میں ہے
 ۴۴ حدیث میں ہے
 ۴۵ حدیث میں ہے
 ۴۶ حدیث میں ہے
 ۴۷ حدیث میں ہے
 ۴۸ حدیث میں ہے
 ۴۹ حدیث میں ہے
 ۵۰ حدیث میں ہے
 ۵۱ حدیث میں ہے
 ۵۲ حدیث میں ہے
 ۵۳ حدیث میں ہے
 ۵۴ حدیث میں ہے
 ۵۵ حدیث میں ہے
 ۵۶ حدیث میں ہے
 ۵۷ حدیث میں ہے
 ۵۸ حدیث میں ہے
 ۵۹ حدیث میں ہے
 ۶۰ حدیث میں ہے
 ۶۱ حدیث میں ہے
 ۶۲ حدیث میں ہے
 ۶۳ حدیث میں ہے
 ۶۴ حدیث میں ہے
 ۶۵ حدیث میں ہے
 ۶۶ حدیث میں ہے
 ۶۷ حدیث میں ہے
 ۶۸ حدیث میں ہے
 ۶۹ حدیث میں ہے
 ۷۰ حدیث میں ہے
 ۷۱ حدیث میں ہے
 ۷۲ حدیث میں ہے
 ۷۳ حدیث میں ہے
 ۷۴ حدیث میں ہے
 ۷۵ حدیث میں ہے
 ۷۶ حدیث میں ہے
 ۷۷ حدیث میں ہے
 ۷۸ حدیث میں ہے
 ۷۹ حدیث میں ہے
 ۸۰ حدیث میں ہے
 ۸۱ حدیث میں ہے
 ۸۲ حدیث میں ہے
 ۸۳ حدیث میں ہے
 ۸۴ حدیث میں ہے
 ۸۵ حدیث میں ہے
 ۸۶ حدیث میں ہے
 ۸۷ حدیث میں ہے
 ۸۸ حدیث میں ہے
 ۸۹ حدیث میں ہے
 ۹۰ حدیث میں ہے
 ۹۱ حدیث میں ہے
 ۹۲ حدیث میں ہے
 ۹۳ حدیث میں ہے
 ۹۴ حدیث میں ہے
 ۹۵ حدیث میں ہے
 ۹۶ حدیث میں ہے
 ۹۷ حدیث میں ہے
 ۹۸ حدیث میں ہے
 ۹۹ حدیث میں ہے
 ۱۰۰ حدیث میں ہے

نے جس وقت کہ نماز پڑھے ایک ہمارا طرف سترہ کے پہنچ جیسے کہ نزدیک ہو اس سے تانہ توڑے شیطان
 اس پر نماز اسکی **ف** کہا ابو داؤد نے کہ احمدیث کی اسناد میں اختلاف ہو اور ابو داؤد میں روایت
 ہے مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہانیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز
 پڑھتے تھے طرف لکڑی کے اور نہ ستون کے اور نہ درخت کے مگر کہ کرتے اسکو اپنے دامنہ ہوں
 پر یا بائیں ہوں پر اور نہ قصد کرتے واسطے اسکو قصد سیدہ کاف کہا شوکانی نے نیل الاوطار
 میں کہ احمدیث کی اسناد میں ابو عبیدہ بن الولید بن کامل بن جلی شامی ہے کہ اسندری نے حسین بن قبا
 ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں لین الحدیث ہمیں سترہ کو بچوں پر پیشانی کے ساتھ
 نہ کرتے بلکہ اسنے یا بائیں ہوں کے کرتے یا شاہد بت پرستی کے ساتھ نہ ہو فصل
 صفت نماز کے بیان میں **عَنْ** مَلِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أُصَلِّي رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ رَوَيْتُ
 ہے مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھتے ہوئے
 جیسا دیکھتے ہو مجھ کو نماز پڑھتے روایت کیا احمدیث کو بخاری نے **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِي نَاحِيَةِ
 الْمَسْجِدِ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ
 السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ
 ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تَصَلِّ فَقَالَ فِي الثَّلَاثَةِ أَوْ فِي الْآخِرَةِ عَدَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ إِذَا
 مَتَّ إِلَى الصَّلَاةِ مَا سَبَّحَ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَكَبَّرَ ثُمَّ أَمَّا تَكْبِيرُكَ
 مِنَ الْفَرَسِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى
 تَطْمِئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمِئِنَّ جَالِسًا وَفِي رِوَايَةٍ لَمْ ارْفَعْ حَتَّى تَسْتَوِيَ
 قَائِمًا ثُمَّ فَعَلَ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے یہ کہ ایک شخص داخل ہوا مسجد میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے
 تھے کونے میں مسجد کے پس نماز پڑھی اس شخص نے پہر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا
 واسطے اسکے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر سلام پہر جا پس نماز پڑھے پس تھکتے

۱۰ حدیث ابو داؤد
 ۱۱ حدیث ابو داؤد
 ۱۲ حدیث ابو داؤد
 ۱۳ حدیث ابو داؤد
 ۱۴ حدیث ابو داؤد
 ۱۵ حدیث ابو داؤد
 ۱۶ حدیث ابو داؤد
 ۱۷ حدیث ابو داؤد
 ۱۸ حدیث ابو داؤد
 ۱۹ حدیث ابو داؤد
 ۲۰ حدیث ابو داؤد

ابن حبان اور داؤد قسطنی اور حاکم نے **وَعَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فِي نَفْسٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حَذَاءً مَنْكِبَيْهِ وَإِذَا رَكَعَ اسْتَكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فِقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفَارِشٍ وَلَا فَايِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْفِيلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَنَضَبَ الْيُمْنَى فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَلَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَضَبَ الْآخَرَى فَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَيْهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہوا ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا، سچ ایک جماعت کو اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سر میں خوب یاد رکھنا ہوں تم میں سے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا میں نے انکو جسوقت کہ تکبیر کہتے کرتے دونوں ہاتھ اپنے مقابل دونوں ہونڈ ہوں اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے محکم کپڑے دونوں ہاتھ ساتھ دونوں ہاتھوں کے پہر جب کاتے پیٹھ اپنی رائیغے تا برابر گردن کے ہوا اپن جس وقت کہ اٹھا تو سر اپنا کٹھڑے ہوتے سیدھا تکیا کہ پہر آنا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے کہتے دونوں ہاتھ اپنے زمین پر اور سامنے رکھتے اور نگلیاں پاؤں اپنے کی طرف قبلہ کی پس جس وقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کو بیٹھتے اور بائیں پاؤں اپنے کے اوپر کٹھڑا کرتے دھنا پاؤں اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے سچ رکعت اخیر کے آگے نکالتے بائیں پاؤں اپنا اور کٹھڑا کرتے دوسرا اٹھتا دھنا اور بیٹھتے کو لون اپنی پر روایت کیا احمد بن حنبل نے جو شخص کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھے سکے وہ بیٹھ کر پڑھے اور جو بیٹھ کر نہ پڑھے سکے وہ کھڑے ہو کر پڑھے اور جو کھڑے ہو کر نہ پڑھے سکے وہ اشارے پڑھے **عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ** رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَإِنَّمَا فَإِنَّمَا لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنَّمَا لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ وَلَا فَاوَمِرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

روایت ہوا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر اٹھ کر پہر اگر کھڑا ہو کر نہ پڑھے سکے تو بیٹھ کر پڑھے پہر اگر بیٹھ کر نہ پڑھے سکے تو کھڑے ہو کر پڑھے اور نہیں تو

کہ ہجرت اسکی طرف دنیا کے کہو پھر اس کو باطرف عورت کی کنکاح کر دے اس سے پس ہجرت اسکی طرف
 آجیز کے ہو کہ ہجرت کی طرف اسکو روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے ف تیممہ العصبی نے
 ترجمہ الاربعین من احادیث النبی من امام المفسرین زبدۃ المحدثین مولوی سید محمد صدیق حسنی نے
 لکھا ہے کہ کوئی عمل قلب اور قلب اور فعل اور ترک اور قول اور اخذ اور عادت اور عبادت کا بے
 نیت مقبول نہیں اور نیت کام و لکھا ہے جب دلیلین ارادہ ہو پھر زبان ہو کہنے کی حاجت نہیں اگر زبان
 سے کہا اور دل غافل ہے تو اعتبار نہیں اسلیئے الحدیث کہتے ہیں کہ نیت نماز کی زبان ہو کہنا عبادت
 ہے اور فقہاء کہتے ہیں صحیح ہے تا کہ زبان دل سے موافق اور ظاہر باطن و مطابق ہو جاوے لیکن
 زبان سو نیت کرنا نہ سنت نبوی ہے نہ سنت صحابہ و تابعین و تبع تابعین بلکہ احداث فقہاء
 متاخرین ہے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ نہیں منقول ہو از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ
 صحابہ و زبان ہو کہنا نیت کا نہ پیچہ حدیث صحیحہ کے ضعیف کے اور نہیں منقول ہو از چاروں ماسو
 سے اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کو اٹھتے کہتے اللہ اکبر
 اور پہلی تکبیر کی نیت زبان ہو منقول نہیں اور صراط مستقیم مترجم سفر السعادت میں شیخ
 عبدالحق نے لکھا ہے کہ محدث کہتے ہیں کہ نیت ساتھ زبان کے کرنی بدعت ہے اور پیچہ عبدالحق نے
 مدارج النبوة میں لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسطے نماز کو گھر سے
 فرماتے اللہ اکبر اور قبل تکبیر کے نیت زبان ہو کہنے میں کوئی لفظ مروی نہیں ہے اور محدثین کہتے ہیں
 کہ نیت زبان ہو کہنا بدعت ہو اور مکروہ ہے اسکو نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور نہ آپ کے اصحاب کہتے اور
 مواہب میں ابن القیم سے منقول ہے کہ انہوں نے یہ ایک بدعت ہے کہ روایت نہیں کی ہے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سے کہنے ساتھ نہ صحیح اور نہ ضعیف اور نہ سند اور مرسل کے اور نہ کسی صحابی سے اور
 مستحب نہیں کہا ہے اسکو کہنے تابعین سے اور نہ ائمہ اربعہ و ائمہ اربعہ و ائمہ اربعہ و ائمہ اربعہ و ائمہ اربعہ
 امام مالک میں بھی اور امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ بیچ کتاب انفاۃ اللہ فی مصائد الشیطان کے
 فرماتے ہیں کہ طہارت اور نماز میں نیت کر سنے میں ایک چیز کے کرنے پر قصد اور پکا ارادہ کرنا
 اور اس کی جگہ دل ہے زبان سے اس کو کچھ علاقہ نہیں اور اسطے کسی صورت میں
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور انکے اصحاب کوئی لفظ نیت کا منقول نہیں ہے اور یہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نبی نماز کی طہارت ہے اور تحریم نماز کی تکبیر ہے اور تحلیل اسکی تسلیم ہے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ و فائدہ حجت تکبیر کہی گئی تو جو کام کہ سوا نماز کے تھے وہ حرام ہو گئے اور اس تکبیر کو تکبیر تحریمہ کہنے کا ہی یہی باعث ہے اور تحلیل نماز کی سلام ہے یعنی جب سلام پیرا تو جتنے کام حرام ہو گئے تھے وہ سب حلال ہو گئے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ لفظ سلام فرض ہے اور کہا ابن حجر رحمہ اللہ نے تلخیص میں کہ روایت کیا اسکو شافعی اور احمد اور نزار اور اصحاب سنن ابوداؤد و ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور روایت کیا اسکو ابن سکین نے حدیث عبداللہ بن محمد بن عقیل سے اس نے ابن حنفیہ سے اس نے حضرت علی سے اور کہا نزار نے نہیں جانتے ہم احادیث کو حضرت علی سے مگر سوجہ سے اور کہا ابونعیم نے اکیلا ہوا ہے ساتھ اس حدیث کو ابن عقیل ابن حنفیہ سے اس نے علی سے اور کہا عقیلی نے اسکی سند ملین ہے اور جابر کی حدیث سے یہ بہت صحیح ہے اور مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہے و کان یختم الصلوۃ بالتسلیم یعنی اور تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ختم کرتے نماز کو ساتھ سلام کے و کما نوذی نے بشر صحیح مسلم میں نیچے احادیث کے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ نماز میں سلام پیرا واجب ہے اور کہا مالک اور شافعی اور احمد اور جمہور علماء سلف و اطفال و کہ نماز میں لفظ سلام کے ساتھ باہر آنا فرض ہے اور نہیں صحیح ہوتی ہے نماز مگر ساتھ سلام کے اور کہا ابونعیم اور ثوری اور داؤد اعمی نے کہ لفظ سلام کے ساتھ نماز سے باہر آنا سنت ہے جو شخص اسکو ترک کرے نماز اسکی صحیح ہو جاتی ہے اور کہا ابونعیم نے اگر کوئی شخص بجائے سلام کے گوز وغیرہ مار دے تو صحیح ہو جاتی ہے نماز اسکی لہذا دلیل ابونعیم کی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد میں روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب امام نماز پڑھ چکے اور قعدہ اخیرہ کرے پھر اسکا وضو لوٹ جاوے بات کرنے سے پہلو اسکی نماز تمام ہو گئی اور مقتدیوں کی نماز بھی تمام ہو گئی جو پورا کر چکے ہیں اپنے نماز کو سو جواب یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکی حجت اسلیو کہ حدیث کو راویوں میں عبدالرحمان بن زیاد بن النعمان الفریقی ہے اور کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہ عبدالرحمن بن زیاد بن النعمان الفریقی قاضی ضعیف ہے اپنے حفظ میں شاذین

۱۰
کے لئے ہیں۔ اس میں ہے
مطہم فاروقی دہلی
المنذریہ مطبعہ
معنون تقریب
۲۳ء
دہلی کے مندرجین
الدواؤ و جاپا پاول
۷ء
اول کے مسو امین
جاپا راکشتر کے صاحب
۵

طبقہ میں ہوا اور کہا ترمذی نے افریقی ضعیف ہے اجماعیہ کو نزدیک ضعیف کہا اسکو بھی بن سعید
قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا ترمذی نے دیکھا ہے بن محمد
بن اسماعیل بخاری کو کہ اسکو قوی کرتے تھے وقت تکبیر کہنے کے انگلیاں کہلی
رکھتا اور مؤد ہون تک اور کانون تک ہاتھ اٹھانے سنت ہونے کو
بیان میں عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا کبر للصلوة کثر اصابعہ رواہ الترمذی روایت ہر ابو ہریرہ رضی اللہ
عنہ سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت تکبیر کہتے واسطے نماز کے کہہ دیتے انگلیاں
اپنی روایت کیا احمدیہ کو ترمذی نے اسے یہ جو مشہور ہے کہ اسے اکبر کہنے کی وقت کانون تک
ہی ہاتھ اٹھانا چاہیے مؤد ہون تک کفایت نہیں ہے یہ محض غلط ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مؤد ہون تک ہی اور کانون تک ہی اٹھانا ہاتھوں کا ثابت ہے چنانچہ مؤد ہون تک
ہاتھ اٹھانے کی حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہوا کانون تک ہاتھ
اٹھانے کی حدیث بھی بخاری اور مسلم ہی کی مالک بن جویر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے یہ
ہے دونو حدیثیں اس کتاب میں رفع الیدین کے بیان میں آگے آئیگی انشاء اللہ تعالیٰ
حب قبلہ نہ معلوم ہوتا کل قبلہ سچا نکر نماز پڑھنے کے بیان میں
عن عامر بن ربیعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی
لیلة مظلمۃ فاشکلت علینا القبلة فصلینا فلکنا طلعبت الشمس اذا نحن صلینا
الغیر القبلة فذلت الایۃ فاکینما قولوا فثم وجہ اللہ رواہ الترمذی وضعفہ
اور روایت ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک
اندھیری رات میں ہوشکل ہوا ہم پر قبلہ سچا پتا پس نماز پڑھی ہم نے ہر جب نکلا آفتاب تب معلوم
ہوا کہ نماز پڑھی ہم نے اور طرف قبلہ سو پس اتنی یہ آیت سو ضبط تم نہ کرو پس ہاں ہی متوجہ
ہے اللہ روایت کیا احمدیہ کو ترمذی نے اسکو ضعیف کہا اسکو نماز میں داہنا ہاتھ بائیں
ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں عن سہیل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی
ﷺ یؤمرون ان یتضع الرجل الیمن علی ذراعہ الیسری فی الصلوۃ قال

[illegible]

أَبُو حَازِمٍ لَا أَكْمَلُهُ إِلَّا كَيْفِي ذَلِكَ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْإِسْنَاءِيُّ
 مَالِكٌ رَوَاهُ ابْنُ سَهْلٍ بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا ہے لوگ حکم کیے جاتے یہ کہ رکھو آدمی
 ہاتھ دھونا اور پربائین ہاتھ اپنے کے پیچ نماز کا در کہا ابو حازم نے نہیں جانتا میں اسکو مگر مرفوع
 کرتا تھا سہل بن سعد حدیث کو طرف بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا احمد شیکو بخاری اور مالک
 نے **فائدہ** قاسموس میں معنی ذراع کے کسر ذوال کے ساتھ حر کے کہنی کے ہر ماسر والنگلی
 وسطی تک لکھو ہیں اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دھونا ہاتھ بائیں ہاتھ پر سر کہنے سے لیکر تیسرے
 انگلیوں تک نماز میں رکھنا سنت ہو اور ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے لیچ مشہور میں روایت ہو وائل بن حجر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق اس نے دیکھا میں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اٹھائے دونو ہاتھ اپنے
 اسوقت کہ دخل ہو نماز میں تکبیر کی پہر ڈھانک لے ہاتھ کپڑے اپنی میں بہر رکھا دھونا ہاتھ پنا بائیں ہاتھ
 پر پہر جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں نکالے دونو ہاتھ اپنے کپڑے سے پہر اٹھایا انکو اور تکبیر کی پہر رکوع
 کیا پہر جبکہ کما سمع اللہ لمن حمد اٹھائے اپنودونو ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا در میان دونو ہاتھ
 اپنے کے **ف** حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز میں کپڑے کا اندر ہاتھ ڈھانکنے اور نکالنے منع
 نہیں اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے قبیصہ بن مہب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے
 باپ کو کہ کہا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے ہماری پس کپڑے با بیان ہاتھ اپنا
 ساتھ دھونے ہاتھ اپنے کے **ف** کہا ترمذی نے حدیث حلب کی حدیث حسن ہے اور اوپر اسی
 کے عمل نزدیک اہل علم کے اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سے اور جو پیچھے لگے تو عقدا کرتے
 تھے کہ رکھو مرد دھونا ہاتھ اپنا اور پربائین ہاتھ اپنے کے پیچ نماز کے اور ہمسک الختام شرح
 بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا امام شوکانی نے رکھنا ہتھیلی کا اوپر ہتھیلی کے اشارہ صحابیوں
 کی روایت سے ثابت ہے یا تک کہ کہا عبد البر نے کہ پیچ اس باب کے ابن حضرت سے خلاف اسکو ثابت نہیں
 ہوا نماز میں ہاتھ رکھنے کی جگہ کے بیان میں **عَنْ** وَائِلٍ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ
 تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَعْتُ يَدَيَّ الْيُمْنَى عَلَى يَدِ الْيُسْرَى
 عَلَى صَدْرِي رَوَاهُ ابْنُ حُزَيْمَةَ رَوَاهُ ابْنُ حَجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَوَاءٌ كُنَّا نَزِيهِ مِثْلَهُ
 سَاوَهُ بَنِي صَالِيٍّ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَضَرْتُ ابْنَادَهُنَا بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ بَيْنَ

عبارت قاسموس میں صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اپنے کے پیچ نماز کے اور ہمسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا امام شوکانی نے رکھنا ہتھیلی کا اوپر ہتھیلی کے اشارہ صحابیوں کی روایت سے ثابت ہے یا تک کہ کہا عبد البر نے کہ پیچ اس باب کے ابن حضرت سے خلاف اسکو ثابت نہیں ہوا نماز میں ہاتھ رکھنے کی جگہ کے بیان میں

مگر روایت حارثہ کی جو تحقیق کلام کیا گیا ہے سچ اسکے سچ حفظ اسکے اور کہا ابوداؤد نے یہ حدیث نہیں ہے شہو عبد السلام بن حرب نے نہیں روایت کیا اسکو مگر طلق بن غنم نے اور تقریباً تہمت میں جو کہ عبد السلام بن حرب اسطے اسکے منکر حدیث میں اور کہا ترمذی نے تحقیق کلام کیا گیا ہے سچ اسناد حدیث ابی سعید کو یحییٰ بن سعید کلام کرتے سچ علی بن علی کے اور کہا امام احمد نے نہیں صحیح ہوئی یہ حدیث انتہی اس باب میں مرفوع حدیث کوئی بھی ثابت نہیں ہے البتہ حضرت عمرؓ سے اس دعا کا پکار کر نماز میں پڑھنا ثابت ہو چنانچہ مسلم میں روایت ہے عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمرؓ بن خطابؓ پکار کر پڑھتے تھے سبحانک اللہم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جہک ولا الہ غیرک نماز میں ہو سکتے کر نیچے بیان میں **عَنِ الْحُسَيْنِ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَخَفِطْتُ سَكَنَتَيْنِ فِي الصَّلَاةِ سَكَنَةً إِذَا الْكَبْرُ أَوْ مَا مَحَضَى لِقَرَأٍ أَوْ سَكَنَةً إِذَا قَرَعَ مِنْ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ سُورَةَ هِنْدَ الرَّكْعَةِ قَالَ فَالْكَذِبُ عَلَيْكَ عَمْرَأَنُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ كَتَبُوا فِي ذَلِكَ إِلَى الْمَدِينَةِ إِلَى أَبِي قَتَادَةَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَهُ ﷺ يَرْوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَى التِّرْمِذِيُّ وَأَبْنُ مَلْجَةَ وَالدَّارِمِيُّ مَعْنَاهُ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَنَا فِي دَاوُدَ وَسَكَنَةً إِذَا قَرَعَ مِنَ الْقُرْآنِ** روایت ہے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کما سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یاد رکھے میں نے دیکھو لیجئے دو جگہ چپ رہنا سچ نماز کے ایک چپ رہنا جبکہ تکبیر کے امام بیان تک کہ قرأت پڑھو اور ایک چپ رہنا جب فاع ہو پڑھنے الحمد کے سو وقت جائز رکوع کے کما حسن نے پس انکار کیا اس کا اور اس کے عمران بن حصین نے کہا حسن نے پس لکھا اوہوں نے اس باب میں طرف مدینہ کے طرف ابی بن کعب کے پس سچا کیا ابی بن کعب نے سمرہ کو روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور روایت کیا ترمذی نے اور ابن ماجہ اور دارمی نے معنی اسکے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور سچ ایک روایت ابی داؤد کے اور چپ ہوتے جب فاع ہوتے قرأت سے ف کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے سکودا قطنی نے اور ہنا واسکی جیدہ اور ترمذی میں لکھا ہے کہ وہ قول بہت لوگوں کا ہے اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں اسطو امام کے یہ چپ رہی سچا اسکے کہ شہدہ کرے نماز اور بعد فاع ہو نیچے قرأت سے اور یہی مذہب ہے امام احمد اور اسحق اور ابی ہریرہؓ کا اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ حضرت نماز میں دو جگہ چپ ہو ایک نو میں

۱۰
عبارت تفسیر تہمت
۱۱
کے مثل اس میں ہے
۱۲
جو حدیث صحیح ہو
۱۳
نور اللیثی نے کہا ہے
۱۴
صوفی اس میں ہے
۱۵
جو حدیث صحیح ہے
۱۶
ابو حنیفہ کا بیان ہے
۱۷
وہ اس میں ہے
۱۸
یہ حدیث ابی داؤد
۱۹
چاپ کے مطبعہ
۲۰
کے ملک میں ہے
۲۱
کے عبارت ترمذی
۲۲
چاپ کے مطبعہ
۲۳
میں ہے
۲۴
عبارت سفر السعادت
۲۵
فارسی چاپ کے مطبعہ
۲۶
میں ہے

تیسرا اور فاتحہ کو چپ ہوتا اور دوسرا درمیان فاتحہ اور سورہ پڑھنے کو اور بعضی روایت میں آیا ہے کہ درسیا
 قراۃ اور رکوع کے چپ ہوتا تو تین با چپ ہونا ہوگا لیکن تیسرا چپ ہونا بہت ہلکا اور تھوڑا سا نماز
 میں پکار کر بسم اللہ پڑھنے کے بیان میں عن النبیؐ العجیز قال صلیت
 ورائی اخی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقہر لیسما للہ الرحمن الرحیم ثم قرأ یا ایاہم الفکر
 حتی اذا بلغہ ولا الضالین قال آمین ویقول کلمۃ یسجد واذا قام من الجلوں اللہ
 اکبر ثم یقول اذا سلم والذی نفسی بیدائی کا شہدکم صلوۃ رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم رواہ الدسائی وابن حزمیۃ روایت ہو نعیم مجاہد سے کہ نماز پڑھنے میں نے
 پیچھے ابیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پس بچ ہی بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھا الحمد بیا تک کہ جب نیچا
 ولا الضالین تک کہا آمین اور کہتا تھا جب سجدہ کرتا اور جب کھڑا ہوتا بیٹھنے سے اسے اکبر کہہ کر جب
 سلام پڑھتا تھا تم سے پہلی جگہ ہاتھ میں تیسری بجاں میں زیادہ مشابہ ہوں تم سے نماز میں ساتھ
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا احدث کو نسائی اور ابن خزمیہ نے ف کہا کتا
 نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا احدث کو ابن خزمیہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور کہا حاکم نے کہ یہ
 حدیث بخاری اور مسلم کی شرط پر ہے اور بیہقی نے کہا صحیح الاسناد ہے اور اسکے شاہد میں اور کہا
 ابوبکر خطیب نے کہ یہ حدیث ثابت صحیح ہے اور اس میں سے کوئی شخص علت نہیں نکال سکتا اور مشک
 الحتام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ ذکر کیا احدث کو بخاری نے تعلیقاً اور ثبوتاً
 کیا احدث کو مسراج اور ابن حبان وغیرہ نے اور باب باندہا ہے اسپر نسائی نے وسطاً پکار کر
 پڑھنے بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور یا صحیح حدیث ہو کہ وارد ہوئی ہے یہ اس باب کے اور مؤید ہو
 حاصل اصل کو کہ ہونا حکم بسم اللہ کا حکم ہے سورہ فاتحہ کا بیچ قرات پکار کر پڑھنے والا اور تہتہ
 پڑھنے والو کے استے وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأتم الفاتحۃ فاقرؤوا بسم اللہ الرحمن الرحیم فاتھا
 لحدی ایاہا رواہ الذارقطی وصوب وقفہ اور روایت ہو ابوبریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھو تم سورہ فاتحہ پس پڑھو بسم اللہ الرحمن
 الرحیم کہ وہ ایک آیتوں سے اسکی ہے روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور صواب جانا موقوف ہونا بخاری

۴
 یحییٰ بن خازم
 ابی جعفر الصلوۃ
 میں ہے
 مصنفون لا یطو
 جہا بن جعفر علیہم
 کما روایت میں ہے
 مصنفون
 مسند شریف
 لکنہ الرام
 مطبوعہ
 عبد الرحمن
 میں ہے
 یحییٰ بن خازم
 ابی جعفر الصلوۃ
 میں ہے

یعنی یہ قول ابوہریرہ کا ہے حضرت کی حدیث نہیں **ف** بیشک الختم شرع بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ
 امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو فاتحہ کی ہے اس لیے ان کے نزدیک پڑھنا اس کا فرض
 ہے اور جہ پڑھنا اس کا نماز جہری میں سنت اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے مسنون ہے پڑھنا اس کا بطریق
 اخفا کر پڑھنا جہری کے اور سر کے اور حافظ ابن القیم نے بیچ ہدی کے فرمایا کہ آنحضرت کبھی بسم اللہ
 الرحمن الرحیم پکار کر پڑھتے اور کبھی اخفا اور زیادہ پڑھنا ساتھ اخفا کے تھا **و** **ح** ابن عساکر
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْتَضِي حُضُوتَهُ بِبِسْمِ
 اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ إِسْنَادُهُ بِذَاكَ رَوَاهُ
 ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما تہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز
 اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے روایت کیا احمدیث کو ترمذی نے اور کما یہ حدیث نہیں اسناد
 اس کی ایسی یعنی قوی **ف** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کی ہے امام شافعی نے
 ساتھ اسناد اپنی کے انس بن مالک سے کہ کما نماز پڑھائی معاویہ نے لوگوں کو مدینہ میں ایک نماز میں
 پڑھی سمین قرأت پس پڑھی اس میں بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تکبیر کبھی نیچے جانی اور اوپر آنیکیوت
 پس جب فارغ ہوئے نماز سو پکارا اکو معاہدین اور انصار فرمایا معاویہ توڑا تو نے نماز کو کما
 ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کما ان تکبیر نیچے جانے اور اوپر آنیکے وقت پہر بعد اسکے جب نماز
 پڑھتے معاویہ پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تکبیر کہتے روایت کیا احمدیث کو حاکم نے مستدرک
 میں اور کما یہ حدیث صحیح ہے مسلم کی شرط پر **ف** کما نزدیکی نے کہ کتنے لوگ اہل علم صحابی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے سو کہ جن میں ابوہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن مسعود اور جگہ بعد ان کے
 سہو میں اعتقاد رکھتے تھے پکار کر پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا اور اسی بات کے قائل ہیں امام شافعی
 اور اسمعیل بن حماد اور ابو خالد والبی کو فی النسخے اور کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سلف
 میں سو ایک جماعت نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کی قائل ہوئی ہے کما ابن سید الناس نے روایت
 کی گئی ہے یہ بات عمر اور ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابن عباس اور علی بن ابی طالب اور عمار بن یاسر
 اور ذکر کیا خطیب نے کہ نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کے قائل تھے ابو بکر صدیق اور عثمان اور
 ابی بن کعب اور ابی قتادہ اور ابی سعید اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور شداد بن اوس اور عبد اللہ بن جعفر

یعنی یہ قول ابوہریرہ کا ہے حضرت کی حدیث نہیں
 بیشک الختم شرع بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ
 امام شافعی کے نزدیک بسم اللہ الرحمن الرحیم جزو فاتحہ کی ہے
 اس لیے ان کے نزدیک پڑھنا اس کا فرض ہے اور جہ پڑھنا
 اس کا نماز جہری میں سنت اور نزدیک امام ابوحنیفہ کے
 مسنون ہے پڑھنا اس کا بطریق اخفا کر پڑھنا جہری کے
 اور سر کے اور حافظ ابن القیم نے بیچ ہدی کے فرمایا کہ
 آنحضرت کبھی بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھتے
 اور کبھی اخفا اور زیادہ پڑھنا ساتھ اخفا کے تھا
و **ح** ابن عساکر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقْتَضِي حُضُوتَهُ بِبِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 رَوَاهُ الدَّرِمِيُّ وَقَالَ هَذَا حَدِيثٌ لَيْسَ
 إِسْنَادُهُ بِذَاكَ رَوَاهُ ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے کہ کما تہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 شروع کرتے نماز اپنی ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم
 کے روایت کیا احمدیث کو ترمذی نے اور کما یہ حدیث
 نہیں اسناد اس کی ایسی یعنی قوی **ف** کما شوکانی
 نے نیل الاوطار میں کہ روایت کی ہے امام شافعی نے
 ساتھ اسناد اپنی کے انس بن مالک سے کہ کما نماز
 پڑھائی معاویہ نے لوگوں کو مدینہ میں ایک نماز میں
 پڑھی سمین قرأت پس پڑھی اس میں بسم اللہ الرحمن
 الرحیم اور تکبیر کبھی نیچے جانی اور اوپر آنیکیوت
 پس جب فارغ ہوئے نماز سو پکارا اکو معاہدین اور
 انصار فرمایا معاویہ توڑا تو نے نماز کو کما ہے
 بسم اللہ الرحمن الرحیم اور کما ان تکبیر نیچے جانے
 اور اوپر آنیکے وقت پہر بعد اسکے جب نماز پڑھتے
 معاویہ پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم اور تکبیر کہتے
 روایت کیا احمدیث کو حاکم نے مستدرک میں اور کما
 یہ حدیث صحیح ہے مسلم کی شرط پر **ف** کما نزدیکی
 نے کہ کتنے لوگ اہل علم صحابی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے سو کہ جن میں ابوہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس
 اور ابن مسعود اور جگہ بعد ان کے سہو میں اعتقاد
 رکھتے تھے پکار کر پڑھتے بسم اللہ الرحمن الرحیم کا
 اور اسی بات کے قائل ہیں امام شافعی اور اسمعیل بن
 حماد اور ابو خالد والبی کو فی النسخے اور کما شوکانی
 نے نیل الاوطار میں کہ سلف میں سو ایک جماعت نماز
 میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کی قائل ہوئی ہے کما ابن
 سید الناس نے روایت کی گئی ہے یہ بات عمر اور ابن
 عمر اور ابن الزبیر اور ابن عباس اور علی بن ابی
 طالب اور عمار بن یاسر اور ذکر کیا خطیب نے کہ نماز
 میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کے قائل تھے ابو بکر صدیق
 اور عثمان اور ابی بن کعب اور ابی قتادہ اور ابی
 سعید اور انس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور شداد بن
 اوس اور عبد اللہ بن جعفر

اور حسین بن علی اور معاویہ اور سوا کے ان کے تابعین اور متبع تابعین میں ہر نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کے اتنے لوگ قائل ہو چکے ہیں کہ انکا شمار نہیں ہو سکتا اور انہیں میں ہر مین سعید بن مسیب اور طاؤس اور عطاء اور مجاہد اور ابو وائل اور سعید بن جبیر اور ابن سیرین اور عکرمہ اور علی بن حسین اور انکے بیٹے محمد بن علی اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور محمد بن منکدر اور ابو بکر بن محمد بن عمرو بن خرم اور محمد بن کعب اور نافع مولیٰ ابن عمر اور ابو الشعثاء اور عمر بن عبد العزیز اور مکحول اور حبیب بن ابی ثابت اور زہری اور ابولؤلؤ اور علی بن عبد اللہ بن عباس اور انکے بیٹے اور زرق بن قیس اور عبد اللہ بن مغفل بن مقرن اور جو لوگ کہ بعد تابعین کے نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کے قائل ہو چکے ہیں انہیں ہر مین عبد اللہ بن عمر بن عبد اللہ بن زید اور زید بن علی بن حسین اور محمد بن عمر بن علی اور ابن ابی ذؤب اور یث بن سعد اور اسحاق بن اہویہ اور زیادہ کیا بہیقی نے تابعین میں عبد اللہ بن صفوان اور محمد بن حنفیہ اور سلیمان بنی اور متبع تابعین میں سے معمر بن سلیمان اور زیادہ کیا ابو عمرو نے اصبع بن الفرج اور ذکر کیا بہیقی نے خلافت میں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے اجماع کیا ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر پڑھنے پر اور کہنا خطیب کے کہ جو حضور نماز میں بسم اللہ پکار کر نہیں پڑھتا تھا عکرمہ کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے تھے اور ایسا ہی کرتے تھے ابو جعفر ہاشمی اور بی ہر مذہب یا م شافعی اور انکے اصحاب کا انتہی مختصر اور مشک الحتام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کما سبل میں اور در قطنی نے یہ سنن کہ کہ حدیث میں وقوع نماز میں بسم اللہ پکار کر پڑھنے کی حضرت علی اور عمار اور ابن عباس اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور جابر اور انس بن مالک کے ساتھ فراخی تمام کے مروی ہیں اور روایت کیا بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پکار کر پڑھنے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب انکے اور بی بیوں انکی سے سوا انکے کہ نام لیا جئے اور لکھی جئے حدیث میں انکی اس باب میں ہر کتاب پکار کر پڑھنے کو منفر و نماز میں بسم اللہ امر ہے تہ پڑھنے کو بیان میں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَرِّئُ الْخُدَّاءَ بِحَمْدِ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ زَادَ مُسْلِمٌ لَا يَذْكُرُونَ لِسَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ فِي آوَلِ قِرَاءَتِهِ وَلَا فِي آخِرِهَا وَفِي رِوَايَةِ كَحَمْدِ النَّسَائِيِّ وَأَبْنِ خُرَيْمَةَ لَا يَجْهَرُونَ بِسَمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَفِي آخِرِهَا لَا يَنْحَرُونَ خُرَيْمَةَ كَانُوا لَا يَرُونَ وَعَلَى هَذَا يَحْمِلُ النَّحْوِيُّ فِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ إِذَا قَامَ لَهَا رَوَايَتُهَا أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَكَتَبْتُ

۴
بعضوں کے انعام
شیخ بلخ المرام علیہ
ملکوں نظام سے
بلد اول حضرت
میں ہے
۵
بعض شیخ المرام
کتاب حفظہ لکھو
میں ہے ۱۱

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما شروع کرتے نماز ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے روایت کیا
 اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے زیادہ کیا مسلم نے ذکر کرتے تھے حضرت بسم اللہ الرحمن الرحیم کو بیچ
 اول قرائت کو اور نہ بیچ آخر کے کو اور بیچ ایک روایت کو واسطے احمد اور نسائی کے اور ابن خزمہ کو بیکار
 کر ڈرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم کو اور بیچ دوسری روایت کے واسطے ابن خزمہ کے کہ تمہیں یعنی نبی
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہستے بیچتے اور اور پاسی کے محمول ہوتی ہے لغوی سلم کی روایت
 میں خلاف اس کے جسے معلول کہا اسکو **وَعَنْ** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ
 اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْفِطُ الصَّلَاةَ بِالتَّكْبِيرِ وَالْقِيَامَةِ بِالحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَكَانَ
 إِذَا رَكَعَ لَمْ يُخَيِّضْ رَأْسَهُ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلَكِنْ بَيْنَ ذَلِكَ وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ التَّكْوِيْعِ
 لَمْ يُجِدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ فَأَمَّا وَكَانَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجْدِ لَمْ يُجِدْ حَتَّى يَسْتَوِيَ
 جَالِسًا وَكَانَ يَقُولُ فِي كُلِّ رُكْعَتَيْنِ الْحَيَّةُ وَكَانَ يُفْرُسُ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَيَنْصِبُ
 رِجْلَهُ الْيُمْنَى وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عَقْبَةِ الشَّيْطَانِ وَيَنْهَى أَنْ يَفْطَرِشَ الرَّجُلُ ذِرَاعَيْهِ
 أَفْزَاشَ السَّجْدَةِ وَكَانَ يُخَذِّمُ الصَّلَاةَ بِالتَّسْلِيمِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز ساتہ تکبیر کے اور شروع
 کرتے قرائت ساتہ الحمد للہ رب العالمین کے اور تہ جب رکوع کرتے نہ بلند کرتے سر اپنا اور نہ پست کرتے سر کو
 ولیکن در میان اسکے (یعنی نہ بہت بلند اور نہ بہت پست بلکہ گردن اور پیٹہ برابر کرتا) اور تہ جب قوت
 کہ اٹھا تو سر اپنا رکوع سے نہ سجدہ کرتے یہاں تک کہ سید کاٹھ ہو تو اور تہ جب قوت کہ اٹھا تو سر اپنا
 سجدہ سے نہ سجدہ کرتے (یعنی دوسرا) یہاں تک کہ سید بیٹھتے اور تہ جب قوت کہ اٹھا تو سر اپنا
 التحیات اور تہ جب پاتے بایان پاؤں اپنا یعنی بیٹھتے اسپر اور کثرا کہتے دہنا پاؤں اور تہ منع
 کرتے عقبہ شیطان سے اور منع کرتے یہ کہ بچا وے آدمی دونوں ہاتھ انہی بچا وے کد کا سا اور تہ ختم کرتے
 نماز ساتہ سلام کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **ف** عقبہ شیطان یہ ہے کہ دونوں کو نے زمین کو
 لگا دی اور دونوں پٹریاں کٹری کرے اور کہی دونوں ہاتھ زمین پر جیسے کہ کتا بیٹھا ہے پس اس طرح
 التحیات میں بیٹھا منع ہے نماز میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے یا منین **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ
 الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ

۲
 باب فی فضل نماز
 الصلوۃ
 باب فی فضل من
 ۲
 بیعت بنی النضر
 باب فی القراءۃ
 فی الصلوۃ
 باب فی فضل من

نئے اسناد اس حدیث کی صحیح ہے اور راوی اس کے معتبر ہیں اور کما حافظ ابن حجر نے اسناد اسکی صحیح
ہے اتنی اور ابن ماجہ میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اتم ہم ٹہرے ہیں نماز ظہر
مصر کے چچو نام کے چچ دو رکعتوں پہلی کے سورہ فاتحہ اور سورہ اربعہ پہلی دو رکعتوں کے سورہ
فاتحہ **وَعَنْ عِبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ فِي صَلَوةِ الْفَجْرِ فَقَرَأَ فَتَنَلْتُ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ لَعَلَّكُمْ تَقْرَءُونَ
خَلْفَ إِمَامِكُمْ فَلَمَّا نَعَمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا تَفْعَلُوا إِلَّا بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَإِنَّهُ لَا
مَلُوكَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِهَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَلِلْبَيْهَقِيِّ سَمْعَاهُ وَفِي رِوَايَةٍ لِابْنِ
دَاوُدَ قَالَ دَنَا مَا لِي بِمَا رَغِبْتُ الْقُرْآنَ فَلَا تَقْرَءُوا إِلَيْهِ مِنَ الْقُرْآنِ إِذَا جَعَلَتْ
إِلَّا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ اور روایت ہے عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہاتے ہم چچے نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نماز فجر میں پس ٹہرا حضرت قرآن پس بہاری جو ان ٹہرے ہیں جب ٹہرے چکر
نماز فرمایا شاید کہ تم ٹہرا کرتے ہو چچے امام اپنے کے کہاتے ان سے رسول خدا کے فرمایا نہ کیا کرو تم
میں نہ ٹہرا کرو کچھ سورہ فاتحہ پس تحقیق نہیں ہوتی نماز اس شخص کی جو نہ ٹہرے سورہ فاتحہ روایت کیا اس
حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی نو اور واسطی نسائی کے معنی اسکے ہیں اور بیچ روایت ابو داؤد کے
فرمایا اور میں کہتا تھا میں نے اپنے دل میں جب قرأت مجھ پر بہاری ہوئی کیا ہے واسطی میرے کترع
کرتا ہے مجھ کو قرآن پس ٹہرے کچھ قرآن سب جوق کہ میں پکار کر ٹہرے ہوں مگر ٹہرے سورہ فاتحہ کو
کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ صحیح کما حدیث کو ابو داؤد اور ترمذی اور دارقطنی اور ابن حبان اور
حاکم اور بیہقی و طریق ابن اسحاق سے اور کما محدث سلام اللہ نے محل منہرج موطا امام مالک میں اور کہا
دارقطنی نے راوی اسکے ثقہ ہیں اور اسناد اسکی حسن ہے اور کما خطابی نے اسناد اسکی جدید نہیں طبر
کیا گیا اس میں اور کما حاکم نے اسناد اسکی محکم ہے اور کما بیہقی نے صحیح ہے اور کما ترمذی نے بیچ
اس باب کے روایت ہے اسیر بیہ اور حضرت عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمر و دیگر حدیث
عبادہ کی حدیث حسن ہے اور روایت کیا اسکو ذہری نو محمود بن ربیع و اسنے روایت کی عبادہ بن صامت
سے اسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں نماز واسطی اس شخص کے جو نہ ٹہرے
سورہ فاتحہ اور یہ حدیث بہت صحیح ہے اور اوپر ایسی کو ہے عمل نہ ٹہرے سورہ فاتحہ کے پیچھے

[illegible]

امام کے نزدیک اکثر اہل علم کے صحابہ نے صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین کو اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق جو کہ اعتقاد رکھتے ہیں پڑھنے سورہ فاتحہ کا پچھرا نام کے اور بلوغ المرام میں اسی حدیث عبادہ بن صامت کو ساتھ یون نقل کی ہے وَفِي رِوَايَةِ كَابَنِ حَبَّانٍ وَاللَّاحِظُ فِي كَلْحِزِّي صَلَوَةُ لَا يَقْدَرُ اُفِيْعَا يَفَا تَحْتَ الْكِتَابِ يَعْنِي اَوْرَاكِي وَتِ مِنْ ابْنِ حَبَّانٍ كُو اَوْرَا قَطْنِي كَيْ يُونِ كَمْ نَمِينِ كَفَايْتِ كَرْنِي نَمَازِ جِسْ مِنْ نِثْرِي جَاوِي سُوْرَه فَاتِحَه اَوْرَمَسْ كَا الْخَتَامُ شَرْحِ بَلُوْعِ الْمَرَامِ مِنْ لَكْمَا هَيْ كَمَا بِيْحِ مَنْتَقِي كُو كَمَا دَا قَطْنِي نِي اسناد اہل صحیحہ ہے اور صحیحہ کما اسکو ابن قطان نو روایت کیا اسکو ابن خرمیہ اور ابن حبان نے اور واسطے اسکے ایک شاہد ہے حدیث ابی ہریرہ سے ساتھ اس لفظ کے کہ قبول نہیں کی جاتی وہ نماز کہ نہ پڑھی جاوے یہ اس کے سورہ فاتحہ اور مستطانی شرح صحیحہ بخاری میں لکھا ہے کہ روایت کیا احمد بن حنبل نے ساتھ سند حدیث باب کے طریق عباس بن ولید ترسی کی ایک شیخون بخاری میں کو اور کما ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ روایت کیا ہے احمد بن حبان نے بھی اتنے اور یہ جو بعض حنفیہ کہتے ہیں کہ حدیث عبادہ بن صامت کی جو کہ اوپر مذکور ہوئی صحیحہ نہیں ہے اسلئے کہ اس کے راویوں میں محمد بن اسحاق راوی ضعیف ہے چنانچہ کما ابن حجر نے تقریب التہذیب میں کہ محمد بن اسحاق بن یسار ابو بکر طبری سچا ہے مدلس اور تہمت دیا گیا ہے ساتھ شیعہ ہونیکے اور قدر یہ ہونیکے سو جواب اسکا دو طرح ہے اول یہ کہ کما بخاری نو اپنے رسالہ خبر القراءۃ خلف الامام میں کہ میں نے دیکھا علی بن عبد اللہ کو محبت پکڑتے ابن اسحاق کی حدیث کو ساتھ اور کما علی نے ابن عیینہ سے نقل کر کے کہ اس نے کہا میں نے کسی کو نہ دیکھا کہ ابن اسحاق پر تہمت لگاتا ہو حدیث کی ہم سے محمود بن نے کما حدیث کی ہم سے بخاری لگے کما کہ مجھ کو ابوسہیم بن المنذر نے کما کہ حدیث کی عمرو بن عثمان نو کہ زہری صاحب بخاری ابن اسحق مدنی اس کے روایت لیا کرتا تھا جو عام بن عمر بن قتادہ کی روایت سے ہوئی اور جو امام مالک کے ابن اسحق کی شان میں لوگ ذکر کرتے ہیں بیان کر نیکی لائق نہیں اور سمعیل بن ابی اویس نے جو ہمارے دیکھنے میں بڑے متبع امام مالک کے تھے (میر یاس ابن اسحاق کی کتاب میں نکالین جو اسنے اپنی باپ کے روایت کی تھی مخازی وغیرہ سے تو ہم نے بہت سی حدیثیں چھانٹ لیں۔ اور کما مجھ سے ابوسہیم بن جمر نے کہ ابوسہیم بن سعد کے پاس محمد

۱۷۱
بعض صحابہ کرام
باب فضلہ صلوٰۃ
۱۷۲
بعض صحابہ کرام
۱۷۳
بعض صحابہ کرام
۱۷۴
بعض صحابہ کرام
۱۷۵
بعض صحابہ کرام
۱۷۶
بعض صحابہ کرام
۱۷۷
بعض صحابہ کرام
۱۷۸
بعض صحابہ کرام
۱۷۹
بعض صحابہ کرام
۱۸۰
بعض صحابہ کرام
۱۸۱
بعض صحابہ کرام
۱۸۲
بعض صحابہ کرام
۱۸۳
بعض صحابہ کرام
۱۸۴
بعض صحابہ کرام
۱۸۵
بعض صحابہ کرام
۱۸۶
بعض صحابہ کرام
۱۸۷
بعض صحابہ کرام
۱۸۸
بعض صحابہ کرام
۱۸۹
بعض صحابہ کرام
۱۹۰
بعض صحابہ کرام
۱۹۱
بعض صحابہ کرام
۱۹۲
بعض صحابہ کرام
۱۹۳
بعض صحابہ کرام
۱۹۴
بعض صحابہ کرام
۱۹۵
بعض صحابہ کرام
۱۹۶
بعض صحابہ کرام
۱۹۷
بعض صحابہ کرام
۱۹۸
بعض صحابہ کرام
۱۹۹
بعض صحابہ کرام
۲۰۰
بعض صحابہ کرام

ابن اسحاق کی روایت سے تو یہ سب مترہ ہزار حدیث کہتے احکام میں سے اسے معافی کہ اور ابن ہشام بن سعد نے
 زمانے میں مینے والوں سے حدیث زیادہ جانتا تھا اور اگر صحیحہ ہو مانتے رہا کہنا ابن اسحاق کو تو کبھی
 آدمی کلام کرتا ہے اور اپنے صاحب کو ایک بات میں تنہم کرتا ہے اور ساری باتوں میں تنہم نہیں کرتا
 اور کہا اب ہشام بن منذر نے محمد بن فلیح سے کہ منع کیا ہے تاکہ نہ دو شیخوں کو نہ رسک اور خود
 سوطا میں اندونوں سے روایت بہت لای میں اور دونوں کی حدیث کو ساتھ جت پکڑی جاتی ہے
 نہیں بچے بہت لوگ بعضوں کے طعن سے بے گناہ ذکر کیا جاتا ہے کہ اب ہشام نے طعن کیا شعبی پر اور
 شعبی نے عکر پر اور ایسا ہی پہلے لوگوں پر طعن کیا گیا ہے اور نہیں تو جبکی عاملوں کو ایسی باتوں
 میں مکر دلیل واضح اور حجت کو ساتھ اور انکی عدالت سا قطن نہیں کی مگر دلیل ثابت اور حجت کو ساتھ
 اور اس میں کلام طویل ہے اور کہا عبید بن معین نے حدیث کی ہم سے یونس بن کثیر نے کہا میں نے
 سنا شعبی سے کہتا تھا محمد بن اسحاق امیر المحدثین ہے حفظ کو سب سے اور اس سے ٹھوس اور ابن ابی لیس
 اور حماد بن زید اور زید بن زریع اور ابن علیہ اور عبد الوارث اور ابن المبارک نے روایت کی ہے اور اسی
 طرح قبول کیا اسکو احمد اور یحییٰ بن یحییٰ اور ساری اہل علم نے اور کہا مجھ سے علی بن عبد اللہ نے
 سنے دیکھی کتاب ابن اسحاق کی تو میں آزرہ ہو اگر دو حدیثوں پر اور ممکن ہے کہ دو نو صحیحہ میں انتہو
 تمام ہو مضمون جزا القراۃ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا دوم ثریب ہے محدثین مثل امام بخاری
 وغیرہ کے تو محمد بن اسحاق کو معتبر جانتے ہی ہیں لیکن محقق حنفیہ ہی اسکے معتبر ہونیکو قائل ہو گئے ہیں
 چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر جاشیہ ہدایہ میں کہ معتبر ہوا محمد بن اسحق کا حق ہے اور وہ جو نقل
 کیا گیا ہے کلام تاکہ اسکے حقیقین نہیں ہے ثابت اور اگر صحیح ہو تو نہیں قبول کیا اسکا اہل علم نے اور
 کیونکہ اسکو معتبر نہ سمجھا جاوے حالانکہ تحقیق کہا شعبی نے اسکے حق میں وہ امیر ہے مومنوں کا حدیثین اور
 روایت کیا اس سے مثل ثوری اور ابن ابی لیس اور حماد بن زید اور زید بن زریع اور ابن علیہ اور عبد الوارث
 اور ابن المبارک نے اور قبول کیا اسکو احمد اور ابن یحییٰ نے اور اکثر المحدثین نے بخیرتہ اللہ تعالیٰ انکو اور
 تحقیق دراز کی کلام بخاری نے اسکی توثیق میں اپنے رسالہ فراۃ خلف الامام میں اور ذکر کیا اسکا
 ابن جہان نو ثقات میں اور تحقیق تاکہ رجوع کی اپنی کلام سے جو کہ کہتا تھا اس نے محمد بن اسحق
 کے حق میں اور صلہ کی ساتھ اسکے اور بھی باطن اسکی تھنہ انتہے اور یہ جو کہا سولہ سے احمد علی م

۲
 القدر بن زید
 صاحب جہاد
 عبد الرحمن

سہارنپوری نے اپنے رسالہ دلیل القوی علی القراءۃ للمقتدی میں کہ عبادۃ بن صامت
کی روایت انسائی اور ابوداؤد کی سند میں نافع بن محمود واقع ہے اور اس کو تقریباً التہذیب میں
مستور الحال لکھا ہے یعنی اسکے ثقت اور غیر ثقت ہونیکا کچھ علم نہیں جواب اسکا دو طرح ہے۔
اول یہ کہ مولوی احمد علی صاحب نے بہت عصب اپنے مذہب حنفی کی ہمتا پر عبادہ کی حدیث پر چلنے والو
لوگوں کو کمال درجہ کا دھوکا دیا ہے اسلئے کہ عبادہ کی حدیث کو ابوداؤد ساتھ چار طرق کے لایا ہے
اور ان چار طریق میں ہر صورت اسکو ایک طریق میں نافع بن محمود راوی مستور الحال ہے اور اسکا ذکر
طریق ضعیف ہے یہ نہیں کہ اسکے ایک طریق ضعیف ہونیکا سبب اسکے باقی طرق ہی ضعیف ہی
سمجھاؤں ہیں حدیث عبادہ کی بابت نافع بن محمود راوی مستور الحال کا ذکر کرنا اور اسکے باقی تین طرق
کی طرف کہ جنکے سبب حدیث عبادہ کی صحیح سمجھ جاتی ہے اور راوی مذکور انہیں نہیں بہ خیال میں
کہ لانا اور انکا ذکر نہ کرنا بجز تعصب نہ ہی اور دھوکا دہی کے اور کچھ ہی سمجھا نہیں جاتا دوم روایت
مستور الحال کی امام ابو حنیفہ کے نزدیک مقبول ہے چنانچہ شرح تخریج الفکر اور اسکے حاشیہ
میں لکھا ہے وَقَدْ قِيلَ رَوَاهُ آيَةُ مَسْتَوْرٍ لِحَالِ جَمَاعَةٍ بِغَيْرِ قَيْدٍ شَلٍ مِنْهُمْ أَبُو حَنِيفَةَ
یعنی اور تحقیق مقبول کی ہے روایت مستور الحال کی بدون قید کے ایک جماعت نے کہ ان میں ابو حنیفہ
ہے اتنے جمہوریت کی سند میں نافع بن محمود راوی مستور الحال ہے وہ یہ ہے ابوداؤد میں روایت ہے
نافع بن محمود بن ربیع الانصاری کہ کہنا نافع نے دیکھا عبادہ کو صبح کی نماز سے پہلے کبیرہی ابو نعیم
مؤذن نے نماز کی پہر نماز پڑھائی ابو نعیم نے لوگوں کو اور متوجہ ہوا عبادہ اور میں ساتھ اسکے تھا
بیان تک کہ صفت بانہی سننے چچے ابو نعیم کہ اور ابو نعیم پکار کر پڑھتے تھے قرائت پہ پڑھنے لگے
عبادہ سورہ فاتحہ پس جب فارغ ہوئے نماز سے کہائیں دوسرے عبادہ کے سنائیں تجھ کو کہ پڑھتا
تو سورہ فاتحہ اور ابو نعیم پکار کر پڑھتا ہے قرائت کو کہ عبادہ نے ہاں نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلو
اللہ علیہ وسلم نے کسی نماز میں اسطرح کی کہ پکار کر پڑھتے تھے یہی کہ قرائت کو کہ عبادہ نے پہر شتہ ہوئی
اور حضرت کہ قرائت پس جب پہرے نماز سے متوجہ ہوئے اور پہرے ساتھ ہونہ مبارک اپنے
کے پہر نماز کیا پڑھتے ہو تم میرے پیچھے جبکہ پکار کر پڑھتا ہوں میں قرائت کے پس کہ بعضوں نے
ہم میں کہ کہ بیشک ہم پڑھا کرتے ہیں پس فرمایا تم کرو تم ایسا اور میں کہتا تھا کہ میں کیا ہوا دوسرے

بعضوں نے
دلیل القوی

مذہب حنفی

مستور الحال

طریق ضعیف

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

مستور الحال

یہ جہالت ہے میں مجھ سے قرآن میں پس است پر ہونم کہ قرآن سے جبکہ لپکا کر ٹپ ہون میں قرأت کو کر
 ٹپ ہونم سورہ فاتحہ اس حدیث اور پہلی حدیث کی تائید کرتی ہیں یہ حدیثیں جو کہ اب ان میں **وَعَنْ**
 ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلَّى صَلَاةً
 لَمْ يَكْمُرْ فِيهَا بِأَمِّ الْقُرْآنِ فَهِيَ خِلَاجٌ ثَلَاثًا غَدِيرٌ تَمَامٌ فَقِيلَ لَا بِي هَرِيرَةٌ إِنْ أَنْكُرْتُ
 وَرَأَيْتُكُمْ قَالَ أَقْرَأُ بِهَا فِي نَفْسِكَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 يَقُولُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى قَسَمْتُ الصَّلَاةَ بَيْنِي وَبَيْنَ عَبْدِي نِصْفَيْنِ فَلِعَبْدِي مَا
 سَأَلَ فَإِذَا قَالَ الْعَبْدُ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى الْحَمْدُ لِي عَبْدِي وَإِذَا
 قَالَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى عَمَلِي عَبْدِي وَإِذَا قَالَ مَلِكُ يَوْمَ الدِّينِ قَالَ فَجَدِّي
 عَبْدِي وَإِذَا قَالَ يَاكَ تَعْبُدُ وَيَاكَ نَسْتَعِينُ قَالَ هَذَا لِي عَبْدِي وَيَكُنْ عَبْدِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ
 فَإِذَا قَالَ أَهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ
 وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ هَذَا الْعَبْدُ لِي وَلِعَبْدِي مَا سَأَلَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ
 وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ اور روایت ابوبہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم نے جو شخص کہ نماز ٹپ ہے کوئی نماز اور نہ ٹپ ہے اس میں سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے فرمایا تیز
 بار نہیں پوری ہوتی پس کہا و سطحا ابوبہرہ کے تحقیق ہوتے ہیں ہم بھیچے امام کے یعنی امام کے پیچھے
 ہی ہم ٹپ ہیں کہا ابوبہرہ نے ٹپ تو اسکو بیچ دل اپنے (یعنی تہمتہ سطح کہ آپ صبی) ایسے کہ سنارین نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ تقسیم کی میں نماز درمیان اپنے اور سنا
 بند و اپنے کے ادھون آدھ یعنی حمد و ثنا میرے لیے ہو اور دعا بندے کے لیے اور و سطحا بند و میرے لیے ہو جو کچھ
 ملے کہ چاہے کہتا ہے بندہ الحمد لله رب العالمین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعریف کی میری بندے میرے نے
 اور جسوقت کہتا ہے بندہ الرحمن الرحیم فرماتا ہے اللہ تعالیٰ ثنا کی مجھ پر بند و میرے نے اور جسوقت کہ کہتا
 ہے بندہ مالک یوم الدین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ تعظیم کی میری بند و میرے نے اور جسوقت کہ کہتا ہے بندہ مالک
 نعبد و مالک نستعین فرماتا ہے اللہ تعالیٰ یزد و درمیان میرا اور درمیان بند و میرے ہے یعنی عبادت اللہ کو
 لیے ہو اور مدد مانگنے بند و میرے لیے ہو اور و سطحا بند و میرے کے ہو جو انکا لینے مدد اسکی کرتا ہوں اور جسوقت
 کہ کہتا ہے بندہ اهدنا الصراط المستقیم صراط الدین النعمت علیہم غیر المغضوب علیہم لا الضالین فرماتا ہو

۲
 حضرت ابوبہرہ رضی اللہ عنہ
 جہالت ہے

اللہ تعالیٰ یہ واسطہ بند کر دے کہ ہر واسطہ بند کر دے کہ جو مانگے روایت کیا احادیث کو مسلم
 اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی نے **ف** یہ حدیث موطا امام محمد میں ہی ہے اور ملا علی قاری
 نے شرح موطا امام محمد میں اس حدیث کو نیچے لکھا ہے اور یہ حدیث روایت کیا اسکو احمد اور ابن ماجہ نے
 حضرت عائشہؓ اور عمر بن شریحؓ اور یحییٰ بن جابرؓ اور حضرت علیؓ نے اور خطیب نے ابی امامہؓ اور لفظ ان
 کے یہ میں ہر نماز کہ نہ پڑھی جاوے سچ اسکے سورت فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے پس جب حکم عام
 تھا ساتھ ظاہر حدیث کے شامل واسطہ مقتدی اور غیر اسکے کے کہا راوی نے کہا میں نے امی ابابہؓ
 تحقیق ہوتا ہوں میں کہی پیچھے امام کے یعنی مقتدی ساتھ اسکے پس نہ پایا بازو میر کیا اور کہا اسے
 فارسی پڑھ تو سورہ فاتحہ کو پیچھی اپنے کے یعنی خفیہ کہ نہیں جائز قراءت سوامی صحیحہ کرنے حرفوں
 کے اور سنو جی پڑھنے والوں کے آخر حدیث قدسی تک اور حاصل مطلب حدیث قدسی کا کہ تقسیم کی میں نماز
 مراد نماز یہاں سورہ فاتحہ ہے اور سورہ فاتحہ کی سات آیتیں ہیں تین خالص اللہ کی تعریف میں
 یعنی مالک یوم الدین تک اور ایک آیت یعنی ایاک نعبد و ایاک نستعین مشترک ہے در میان سب
 اور خدا کے کہ ادھی آیت میں ایاک نعبد میں اقرار اسکی عبادت کا ہے اور ادھی آیت میں یعنی
 ایاک نستعین میں طلب حاجت ہر بندہ کی اللہ سے اور تین جواب کے بعد میں انہیں خاص دعا بندے کی
 ہے اللہ تعالیٰ سے **وَعَنْ اَبِي اَكْلَةَ رَضِيَ عَنْهُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ أَنَّ اَبَا السَّائِبِ أَخْبَرَهُ**
أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ صَلَّى صَلَوةً لَمْ يَكْفُرْ فِيهَا بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَهُوَ خَلَّيْنَاكَ خَيْرَ عَائِدَتَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ
فَأَيُّهُمَا أَكُونُ أَحْيَانًا وَرَأَاهُ إِلهَامٌ فَتَمَرَّدَ رَاعِي وَقَالَ يَا فَارِسِيُّ اقْرَأْ بِهَا فِي نَفْسِكَ
رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَرَبَةَ ابْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَعْقُوبَ کہ تحقیق ابی السائبؓ بخبر دی اسکو
 کہ تحقیق اسنے سنا ابابہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز
 پڑھ کر کوئی نماز نہ پڑھے ہمیں سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے نہیں ہے پوری پس کہا میں نے امی ابابہؓ
 تحقیق میں ہوتا ہوں میں کہی پیچھے امام کے پس نہ پایا بازو میر کیا اور کہا اے فارسی پڑھ تو اسکو پیچھی
 اپنے کے یعنی آہستہ روایت کیا احمد نیکو ابن ماجہ نے **ف** کہا ابن حجر نے تلخیص میں کہ روایت کیا
 احمد نیکو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ساتھ اس لفظ کے حدیث ابوسریحہؓ اور میں یہ لفظ میں قلت

حدیث ابی امامہ
 حدیث ابی امامہ
 حدیث ابی امامہ
 حدیث ابی امامہ

سے وسط فرماتے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھ وہ چہرہ جو آسان ہو اور دلیل جمہور کی قول حضرت صل
 اللہ علیہ وسلم کا ہے نہیں نماز ہوتی مگر ساتھ سورہ فاتحہ کے پس اگر کمین مراد اس سے کامل نماز نہیں ہے کہتے
 ہیں ہم یہ بات مخالف ظاہر لفظ کر ہے اور مخالف حدیث ابیہریرہ کے جو کہ تائید کرتی ہے اسکی کہ کما فرمایا
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کفایت کرتی کوئی نماز کہ نہ پڑھے پھر اس کے سورہ فاتحہ روایت کیا اس
 حدیث کو ابوبکر بن خرمیہ نے بیچ صحیحہ اپنی کے ساتھ اسناد صحیحہ کے اور بی طرح روایت کیا اسکو ابو
 حاتم بن حبان نو اور ابیہر حدیث پڑھ وہ چہرہ جو آسان ہو پس یہ حدیث حمل کی گئی ہے اور پر سورہ فاتحہ
 کے پس تحقیق سورہ فاتحہ آسان کی گئی ہے یا اور پچھیس کے جو زیادہ ہو اور پر سورہ فاتحہ کے بعد سورہ
 فاتحہ کے یا اس شخص کے جو عاجز ہو پڑھنے سورہ فاتحہ سے اور قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں نماز
 واسطے اس شخص کے جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ پھر اس کے دلیل ہے وسط مذہب شافعی رحمۃ اللہ علیہ ان لوگوں
 کے جو موافق ہیں امام شافعی رحمہ کے کہ بیشک پڑھنا سورہ فاتحہ کا واجب ہے اور پر امام اور مقتدی اور اکیلے
 کے اور سورہ فاتحہ کے واجب ہونے پر تائید کرتا ہے قول ابیہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ کہ پڑھ اسکو
 اپنے جی میں پس معنی اسکے یہ ہیں کہ پڑھ سورہ فاتحہ کو ساتھ سطح کے کہ سننے نفس تیر تمام ہو اکلام
 نوری کا اور تفسیر رحمانی میں سورہ فاتحہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ کے ناموں میں سے
 ایک نام اسکا سورہ صلوة ہی ہے کیونکہ سورہ فاتحہ نماز کا رکن ہو ہر رکعت میں وسط مقتدی اور
 امام کے اسیلے کہ روایت کیا اسکو دقطنی نے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھتی
 نمازین کہ پکار کر پڑھی جاتی ہے پھر ان کے قررت پس جبکہ فاع ہوئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم متوجہ ہو کر
 ہمہ ساتھ منہ بزرگانہ کے پس فرمایا کیا ہے وسط میرے کہ جبکہ تا ہوں میں ساتھ قرآن کے یعنی وثو
 ہوتا ہے پڑھنا اسکا مجہر پڑھو کچھ قرآن سے حقیقت کہ میں پکار کر پڑھوں مگر سورہ فاتحہ پس تختہ
 نہیں نماز ہوتی اس شخص کی جو نہ پڑھے سورہ فاتحہ اور غنیۃ الطالبتین میں لکھا ہے کہ اگر کوئی
 جانکر رکن نماز کو چوڑ دی یا ہو لجاوے نماز اسکی باطل ہے اور غنیۃ ہی میں لکھا ہے کہ سورہ فاتحہ
 ارکان نماز میں ہے اس سے معلوم ہوا کہ پڑھنا سورہ فاتحہ کا خواہ اکیلے ہو خواہ امام کے پیچھے ہو
 محبوب ربانی حضرت شیخ سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک ہی فرض ہے
 اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کے دلائل ہی کتب فقہ میں بہت ہیں لیکن بسبب طویل ہونے

عبد بن حاتم
 ابن ابیہر حدیث
 قاسم بن حبان
 کے ساتھ میں ہے
 عبد بن حاتم
 غنیۃ الطالبتین
 حبان بن علی کے خط
 میں ہے

اس کتاب کے اسیر اکتفا کیا گیا اور حنفیہ جو امام کے پیچھے سورہ فاتحہ نہیں پڑھتے دلائل کے بہرہ پر
 پہلی دلیل حنفیہ کی اللہ تعالیٰ نے کلام اللہ شریف میں فرمایا ہے **وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا**
لَهُ وَأَنْصِتُوا أَلَيْكُمْ تُرْجَمُونَ یعنی اور جب پڑھا جاوے قرآن پس سنو اسکو اور چپکے رہو تو کہ
 تم رحم کیے جاؤ جواب اسکا یہ ہے کہ تفسیر رحمانی میں اس آیت کی تفسیر بیان لکھی ہے کہ چپکے رہو
 سو قرآن کے پس نہیں حجت بیچ اس آیت کے واسطے اس شخص کے جو منع کرے پڑھنے کو ساتھ
 امام کے پیچھا نہ دیکار کے پڑھنے والی کے بسبب ہو تو اجماع کے اور پر جائز ہونے دو پڑھنے
 والوں کے کہ سننے ہر ایک ان دونوں میں سے پڑھنا دوسرے کا سوائے نماز کے باوجود اس
 بات کو تحقیق امام امر کیا گیا ہے ساتھ چپکے رہنے کو وقت پڑھنے مقتدی کے اور تفسیر معالم
 التنزیل میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ روایت کی گئی ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ لوگ باتیں کرتے تھے آپس میں نماز میں واسطے حاجت اپنی کے پس امر کیے گئے ساتھ
 سننے قرآن کے اور چپکے رہنے کے باتیں کرنے سے اور کہا ایک قوم نے نازل ہوئی یہ
 آیت بیچ ترک پکار کر پڑھنے کے پیچھے امام کے اور روایت کی زید بن اسلم نے اپنے باپ سے اسے
 ابیرہ سے کہا کہ اوتری یہ آیت بیچ بلند کرنے آوازوں کے بیچ نماز کے جو وقت کہ ہوں وہ پیچھے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا سعید بن جبیر اور عطاء اور مجاہد نے تحقیق نازل ہوئی یہ آیت بیچ
 خطبہ کے حکم کیے گئے لوگ ساتھ چپکے رہنے کے امام کے خطبہ پڑھنے کی وقت دن جمعہ کو اور اختلاف کیا
 ہے اہل علم نے بیچ قرات کے پیچھے امام کے نماز میں پس گئی ہے ایک جماعت طرف وجہ ہوئی پھر
 سورہ فاتحہ کے خواہ پکار کر پڑھے امام خواہ آہستہ روایت کی گئی ہے حضرت عمر اور حضرت عثمان اور
 حضرت علی اور ابن عباس اور عاصی اور یحییٰ بن جندب امام اور اسمعیل اور امام شافعی کا اور تفسیر مصابو
 میں اسی آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ نماز کے تہو باتیں کرتے لوگ نماز میں پس
 کیے گئے ساتھ سننے قرات امام کے اور چپکے رہنے کو اور ظاہر لفظ اسکا حاجت ہے وجہ ہو سننے
 اور نماز میں باتیں کر نیے چپکے رہنے کو جبکہ پڑھا جاوے قرآن مطلق یعنی نماز میں اور سوا نماز کے
 اور بہت علماء قائل تہو ہو نیے میں باہر نماز کے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اسکے ان لوگوں نے
 جو کہ نہیں عقائد کہتے پڑھنے سورہ فاتحہ کا اور مقتدی کے اور دلیل ضعیف ہوا **أَذْكَرُ مَكَانَكَ**

۴
 بابت سورہ
 اعراس
 انکار
 ہونا

تو تم ہی کہیہ کہو اور جب وہ قرآن پڑھے تو تم چپ ہو رہو جو اب اسکا یہ کہو کہ ابو داؤد نے یہ زیادہ
 قَدْ أَقْرَأَ فَانْصَبُوا (یعنی جو کہ ابو ہریرہ کی اس حدیث میں ہے) انہیں سے محفوظ نزدیکی سہاروی
 وہم ابی خالد کا ہے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ ابو ہمال سولہ جہدہ بیٹا ہیرہ غزوی
 کا محب دہل ہے تیسرے طبقہ سے اور کما نوذی نے شرح صحیحہ مسلم میں لکھا ابن سہیان سلمہ
 استاد نے کہنا یعنی ابی بکر بن اخت ابی النضر سے کہتا تھا مسلم کو کہ تحقیق اس حدیث میں غلو کیا
 گیا ہے اور غل کیا گیا ہے چونکہ اس کے پس کہا مسلم نے ابو بکر کو آیا کیا چاہتا ہے تو بڑے حافظے والا اسکی
 سلیمان تمہی سے یعنی تحقیق سلیمان بڑے حافظے والا ہے اور بڑا یاد رکھنے والا ہے پس نہر
 دگی مخالفت اسکی اسکے غیر کو کہا ابو بکر نے حدیث ابو ہریرہ کی (یعنی تیرے نزدیک کسی ہے)
 کہا مسلم نے وہ صحیح ہے کہا ابو بکر نے پس کیوں نہ کہا تو نے اس حدیث کو صحیحہ اپنی کے (یعنی
 اگر یہ حدیث صحیح ہے تو پھر اپنی کتاب مسلم میں با اسناد کس لیے تو نہیں لایا) سو کہا مسلم نے
 اسکی صحت پر اجماع نہیں ہوا لیکن میرے نزدیک صحیح ہے اور میں اپنی کتاب مسلم میں ایسی کلمہ
 حدیث میں نہیں کی کہ جسکی صحت پر اجماع نہ ہو چکا ہو کما نوذی نے تحقیق یہ زیادتی ہے وَاِذَا
 قَرَأَ فَانْصَبُوا اس قسم میں جو ہے کہ اختلاف کیا ہے حفاظ حدیث کے نے اسکی صحت میں پس یہ حدیث
 کیا بہیقی نے سنن کبریٰ میں ابو داؤد و حجتانی سے کہ تحقیق یہ زیادتی نہیں ہے محفوظ اور ایسا ہی زیادتی
 کیا بہیقی نے یحییٰ بن معین اور ابو حاتم رازی اور داؤد قطنی اور حافظ ابی علی نیا پوری شیخ حاکم
 ابی عبد اللہ سے کہا بہیقی نے کہ کہا ابو علی حافظ نے یہ زیادتی نہیں ہے محفوظ تحقیق مخالفت کی ہے
 سلیمان تمہی نے اس زیادتی میں جمیع اصحاب قتادہ کی اور اجتماع ان حفاظ کا اور بقنعیت اسی
 زیادتی کے مقدم ہے اور پھر صحیح مسلم کے خاص کہ انہیں روایت کیا مسلم اس زیادتی کو ساتھ اسناد کو
 صحیحہ اپنی میں اتنے پانچویں حدیث دلیل حنفیہ کی موطا امام مالک سے اور ابو داؤد اور ربیع
 اور نسائی اور مانند اسکے ابن ماجہ میں روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ
 یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہرے اس نماز سے کہ پکار کر پڑھی اس میں قرات پس فرمایا
 کیا پڑھا ہے ساتھ میرے کسی نے تم میں سے اب پس عرض کیا ایک شخص نے کہ ہاں اسے
 رسول اللہ کے فرمایا تحقیق میں کہتا تھا کیا ہے وہ سطر میرے کہ جبکہ اکیا جاتا ہوں نہیں قرآن میں

یہ حدیث سنن کبریٰ میں ہے
 یحییٰ بن معین نے اسکی صحت پر اجماع کیا ہے
 عبد اللہ بن مسعود نے اسکی صحت پر اجماع کیا ہے

یہ حدیث سنن کبریٰ میں ہے
 ابی القزازی نے اسکی صحت پر اجماع کیا ہے
 اس کے بعد کہ

کہا پس باز رہے لوگ پڑھنے سے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یہی اس نماز کے کہ پکار کر
 پڑھتے تھے اس میں قرأت نمازون میں سے اس وقت کہ سنائیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جواب
 اسکا یہ ہے کہ کہا ابو داؤد نے سنائیے محمد بن یحییٰ بن فارسی سے کہ کہا پس باز رہے لوگ پڑھنے
 سے یہ قول نہری کا ہے اور کہا بخاری نے جزاء القرۃ میں اور قول اسکا کہ پس باز رہے لوگ کلام
 نہری کا ہے اور تحقیق بیان کیا اسکو واسطے میرے حسن بن صباح نے کہا حدیث کی ہم کو مبشر
 نے اور اعمیٰ کو کہا نہری نے پس نصیحت پکڑی ساتھ اسکے مسلمانوں نے پس نہیں پڑھتے تھے
 اس وقت جب وقت کہ پکار کر پڑھتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور کمالا کے کہ کہا میرے واسطے نہری
 کے جب کہ حدیث بیان کیا کرے تو اپنی کلام کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کلام سے جدا کر دے اور کہا
 ملا علی قاری نے مرقاة مشرح مشکوٰۃ میں یہ قول کہ پس باز رہے لوگ پڑھنے سے کلام نہری کا
 ہے نہیں ہے مرفوع کہا بخاری اور ذہبی اور ابن فارسی اور ابو داؤد اور ابن حبان اور خطابی
 اور سوائے اسکے اور علماء نے اور کہا ترمذی نے کہ بعض اصحاب نہری کے نے پس باز رہے
 لوگ پڑھنے سے اس وقت کہ سنائیے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ہے یہی حدیث کو حجت
 اور اس شخص کو جو کہ اعتماد کرتا ہے پڑھنے کا پیچھے امام کے لے لے کر روایت کیا اس حدیث
 کو ابو ہریرہؓ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اس حدیث کو ابی ہریرہؓ نے کہ تحقیق
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز پڑھے کوئی نماز اور نہ پڑھے یہی اسکے سورہ فاتحہ
 پس وہ نماز نقصان والی ہے نہیں ہے پوری پس کہا واسطے ابی ہریرہؓ کے پوچھنے والی اس
 حدیث کرنے تحقیق میں ہوتا ہوں کہ یہی پیچھے امام کے کہا ابی ہریرہؓ نے پڑھ تو سورہ فاتحہ کو آہستہ
 اور روایت کی ابو عثمان ہندی نے ابو ہریرہؓ سے کہ کہا ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ احکم کیا حکم نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ پکار کر کہ دون میں کہ نہیں موقوف نماز مگر ساتھ پڑھنے سورہ فاتحہ کو چھٹی
 دلیل حنفیہ کی ابن ماجہ میں روایت ہے جابرؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ہود واسطے
 اسکے امام پس قرأت اسکی امام کی اسکے لیے قرأت ہو جواب اسکا یہ ہے کہ قسط لکھی شرح
 صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے فتح الباری مشرع صحیح البخاری میں کہ یہ حدیث ضعیف
 ہے نزدیک حفاظ کے اور سر آج المنیہ مشرع جامع صغیر میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے

۱۰۰ قول ابو داؤد کا ابو داؤد
 ۱۰۱ جابر بن عبد اللہ بن جابر
 ۱۰۲ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۳ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۴ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۵ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۶ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۷ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۸ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۰۹ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۰ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۱ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۲ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۳ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۴ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۵ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۶ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۷ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۸ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۱۹ جابر بن جابر بن جابر
 ۱۲۰ جابر بن جابر بن جابر

تزدیک حفاظ کو چنانچہ بیان کیا ہے اسکو دافطنی وغیرہ نے اور مشک الحتام شرح بلوغ المرام میں
 لکھا ہے کہ کہا ابن حجر نے بیہودہ تفسیر کے حدیث جابر کی مشہور ہے اور اسکے کئی طرق میں جماعت صحابہ
 سے سوان سب میں علت ہے اور کہا بیہودہ منتفق الاخبار کے کہ روایت کیا احمدیث کو دافطنی نے بہت
 طرق سے کہ وہ سب کے سب ضعیف ہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کہا بیہودہ نیل الاوطار
 کے کہ کہا دافطنی نے کہ حدیث قد اذہ الامام لہ قد اذہ یعنی قرات اسکو امام کی اسکے یہ قرات
 ہے سوای ابی حنیفہ اور حسن بن عمارہ کے کیسہ نبوی اسناد اسکی بیان نہیں کی اور یہ دونوں ضعیف ہیں
 اور کہا ابن حجر نے فقہ الباری میں کہ تحقیق یہ حدیث ضعیف ہے تزدیک تمام حافظوں حدیث کو اور
 تحقیق ذکر کیا ابن حجر نے اس حدیث کے تمام طریقوں کو اور علت بیان کی احمدیث کی دافطنی نے
 اتنے اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ احمدیث کو اسناد میں جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے اور
 تحقیق کہا ابو حنیفہ نے نہیں دیکھا میں کسی کو ثرا جو ثرا زیادہ جابر جعفی سے لیکن متابعت کی ہے
 اسکی لیث بن ابی سلیم نے اور کہا بیہودہ نے نہیں متابعت کرنا اندو کی مگر وہ شخص کہ بہت ضعیف
 ہوا ندو سے اور روایت لیث کی تزدیک ابن عدی کے ہے اور کہا محمد بن حسن نے آثار میں خبری
 ہکوا ابو حنیفہ نے کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی ہکوا موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبد اللہ بن شداد سے اس نے
 جابر سے کہا دافطنی اور ابن عدی نے نہیں مسند کیا احمدیث کو (کیسے) سوائے ابی حنیفہ
 اور متابعت کی ہو اسکی حسن بن عمارہ اور یہ دونوں ضعیف ہیں (یعنی حدیث کو باب میں)
 اور روایت کیا اسکو قری اور شعبہ اور تمام عشرہ نے موسیٰ سے اور اس نے عبد اللہ بن شداد سے
 مرسل اور ایسا ہی کہا ابن مبارک نے ابی حنیفہ سے مرسل اور تحقیق نکالا دافطنی اور طبرانی نے طریق
 ایوب سے ابن ابی الزبیر سے اسے جابر بن شریک کے لیکن اسکی اسناد میں بہل بن عباس ہے اور وہ
 مشرک ہے اور روایت کیا دافطنی نے بیہودہ غرائب الک کے اسکو مرفوع اور کہا اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکو
 عاصم بن عاصم اور وہ مجہول ہے اور جو کہ موطن میں روایت ہوا کہ اس نے وہ ہے اس نے جابر
 سے (وہ) موقوف ہے اور نکالا دافطنی نے سنن میں طریق یحییٰ بن سلام سے اس نے مالک سے ساتھ
 لفظ دوسرے کے کل صلوة لا یفرد فیہا یا أم القرآن فہی خلد لہ الا ان یکون وراۃ الامام
 یعنی نماز کہ نہ پڑھی جاوے اس میں سورہ فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے کہا

ابن حجر نے بیہودہ تفسیر کے حدیث جابر کی مشہور ہے اور اسکے کئی طرق میں جماعت صحابہ سے سوان سب میں علت ہے اور کہا بیہودہ منتفق الاخبار کے کہ روایت کیا احمدیث کو دافطنی نے بہت طرق سے کہ وہ سب کے سب ضعیف ہیں اور صحیح یہ ہے کہ یہ حدیث مرسل ہے اور کہا بیہودہ نیل الاوطار کے کہ کہا دافطنی نے کہ حدیث قد اذہ الامام لہ قد اذہ یعنی قرات اسکو امام کی اسکے یہ قرات ہے سوای ابی حنیفہ اور حسن بن عمارہ کے کیسہ نبوی اسناد اسکی بیان نہیں کی اور یہ دونوں ضعیف ہیں اور کہا ابن حجر نے فقہ الباری میں کہ تحقیق یہ حدیث ضعیف ہے تزدیک تمام حافظوں حدیث کو اور تحقیق ذکر کیا ابن حجر نے اس حدیث کے تمام طریقوں کو اور علت بیان کی احمدیث کی دافطنی نے اتنے اور کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ احمدیث کو اسناد میں جابر جعفی ہے اور وہ ضعیف ہے اور تحقیق کہا ابو حنیفہ نے نہیں دیکھا میں کسی کو ثرا جو ثرا زیادہ جابر جعفی سے لیکن متابعت کی ہے اسکی لیث بن ابی سلیم نے اور کہا بیہودہ نے نہیں متابعت کرنا اندو کی مگر وہ شخص کہ بہت ضعیف ہوا ندو سے اور روایت لیث کی تزدیک ابن عدی کے ہے اور کہا محمد بن حسن نے آثار میں خبری ہکوا ابو حنیفہ نے کہا ابو حنیفہ نے حدیث کی ہکوا موسیٰ بن ابی عائشہ نے عبد اللہ بن شداد سے اس نے جابر سے کہا دافطنی اور ابن عدی نے نہیں مسند کیا احمدیث کو (کیسے) سوائے ابی حنیفہ اور متابعت کی ہو اسکی حسن بن عمارہ اور یہ دونوں ضعیف ہیں (یعنی حدیث کو باب میں) اور روایت کیا اسکو قری اور شعبہ اور تمام عشرہ نے موسیٰ سے اور اس نے عبد اللہ بن شداد سے مرسل اور ایسا ہی کہا ابن مبارک نے ابی حنیفہ سے مرسل اور تحقیق نکالا دافطنی اور طبرانی نے طریق ایوب سے ابن ابی الزبیر سے اسے جابر بن شریک کے لیکن اسکی اسناد میں بہل بن عباس ہے اور وہ مشرک ہے اور روایت کیا دافطنی نے بیہودہ غرائب الک کے اسکو مرفوع اور کہا اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکو عاصم بن عاصم اور وہ مجہول ہے اور جو کہ موطن میں روایت ہوا کہ اس نے وہ ہے اس نے جابر سے (وہ) موقوف ہے اور نکالا دافطنی نے سنن میں طریق یحییٰ بن سلام سے اس نے مالک سے ساتھ لفظ دوسرے کے کل صلوة لا یفرد فیہا یا أم القرآن فہی خلد لہ الا ان یکون وراۃ الامام یعنی نماز کہ نہ پڑھی جاوے اس میں سورہ فاتحہ پس وہ نقصان والی ہے مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے کہا

دقطنی نے اس میں کچھ ضعیف ہے اور موقوف ہونا اس روایت کا مالک ہے اچھی بات ہے یعنی اس
 روایت کو مالک لایا ہے وہ موقوف ہے بہر نکال اسکو دقطنی نے ایسا ہی اور اس باب میں ابن عمر سے
 نکالا اسکو دقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے سالم سے اس نے اپنے باپے اور طریقہ دوسرے اس نے
 ایوب سے اس نے نام سے ضعیف کیا اسکو دقطنی نے اور نکالا اسکو دقطنی نے دوسرے طریقہ سے ایوب سے موقوف اور کہا کہ موقوف
 ہونا اسکا اچھا ہے اور ایسا ہی موطا میں ہے نافع سے اور ابی سعید بن نکالا اسکو طبرانی نے اوسط
 میں اور ابن عدی نے ضعیف کیا اسکو اور اسیر بن زید بن نکالا اسکو دقطنی نے اور ضعیف کیا اسکو
 اور ابن عباس سے مرفوع ہونا اسکا کفایت کرتی ہے ترجمہ کو قرات امام کی آہستہ پڑھنے سے خواہ پکار کر پڑھے
 نکالا اسکو دقطنی نے ساتھ اسناد ضعیف کے اور اس سے بھی روایت ہے نکالا اسکو ابن حبان نے ضعیفا
 میں اور حضرت علی سے کہا ایک مرد نے دوطرہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے ترجمہ میں پیچھے امام کے پیچھا
 رہا کہ فرمایا حضرت نے بلکہ پیچھا رہا تو اس لیے کہ کفایت کرتی ہے ترجمہ کو قرات امام کی نکالا اسکو دقطنی
 نے ساتھ اسناد ضعیف کے اور حمل کیا بھیجی نے ان احادیث کو اور پاسوای سورہ فاتحہ کے اور دلیل کی
 ہے ساتھ حدیث عبادہ کے اور ساتھ اسٹی مویل کے تطبیق ہے در بیان لائل مثبتہ قرات کے اور دلائل
 نافذ قرات کو داندہ علم بالصواب نام موارثہ عبارت تخریج ہدایہ کا ساتویں حدیث دلیل حنفیہ کی
 موطا امام محمد میں ہے کہ کما سعد بن زید سے روایت کرتا ہوں میں یہ جو شخص پڑھے پیچھے امام کے اسکے
 مذہب میں آگ کا کوئلہ ڈالا جاوے جواب اسکا یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکو حجت
 اس لیے کہ کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ اسکی اسناد میں ابن نجاد و مجہول ہے اور نہیں نام لیا گیا
 کے سفینہ کا اور کہا بخاری نے اپنے رسالہ جزاء القدرہ میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور ابن نجاد و مجہول اسکے
 اسناد میں ہے ایک آدمی جو اولاد سعد سے اور وہ مجہول ہے اور نہیں نام لیا گیا اسکا اور نہیں جائز
 ہے واسطے کسی کے یہ کہ کہے امام کے پیچھے پڑھنے والے کے مومن میں ہوا گ کا کوئلہ اس لیے کہ کوئلہ آگ کا
 عذاب اللہ کے ہے اور فرمایا بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسرت عذاب کہ کسی کو ساتھ عذاب اللہ کے اور نہیں
 لائق ہے دوطرہ کیسے یہ کہ وہ کسے اس بات کا سعد بن زید و مرسل ہوا اور ضعیف ہے نیز اسکی روایت
 کے آٹھویں حدیث دلیل حنفیہ کی موطا امام محمد میں ہے کہ کما محمد بن عجلان نے کہ تحقیق عمر بن خطاب نے کہا
 کہ میں چاہتا ہوں جو شخص پڑھے پیچھے امام کے بہر احادیث اسکا تہرے جواب اسکا دوطرہ ہے ۔

من سید محمد علی
چهارم در این صفت
بعضی از این
فارق بین
بین سید محمد
بعضی از این
القرارة علیه السلام
سید محمد
مولانا محمد
نور الدین

اول یہ کہ یہ وقت ہے دوم کہا بخاری نے جزء القنات میں کہ یہ مسلسل ہے اور نہیں قائم ہوتی
 حجت ساتھ اسکے نماز میں آمین کہنے کے بیان میں **عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى**
عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى خَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَأْمِنُ رَوَاكَا الْبُودَاكَ وَأَمْلَأَ
حُجْرُضَى الْمَدِينَةِ سے روایت ہے کہ اس نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھے
 اپنے آمین پکار کر کہے روایت کیا اس حدیث کو ابو داؤد نے **فَسَكَرَ فِي آمِنٍ بِالْحَجَرِ** سے
 ہمارے بعض مہران اس حدیث کی نسبت یوں فرماتے ہیں کہ اس حدیث کا ایک اوی علی بن صالح
 ہے جسکی نسبت میزان الاعتدال صفحہ ۲۰۴ میں لکھا ہے کہ کما محمد بن مثنیٰ نے کہ نہیں سنا عبد الرحمن
 بن مہدی نے علی سے حدیث بیان کرتے ہوئے کوئی شے اور محمد اور عبد الرحمن دونوں ثقہ اور علماء
 جرح و تعدیل میں سہو ہیں تو بموجب کلیہ اذا جاز الاحتمال کے حدیث صحیحہ جرح کے بغیر نہیں ہے اس سے
 استدلال نہیں ہو سکتا جواب یہ ہے کہ علی بن صالح ثقہ ہے توثیق کی اس کی امام احمد بن حنبل اور
 یحییٰ بن جعفر نسائی نے ذہبی نے میزان الاعتدال میں کہا علی بن صالح بن جی حسن کے بہائی کی
 یحییٰ بن معین اور نسائی نے توثیق کی اور حافظ ابن حجر نے تقریب میں کہا ہے علی بن صالح بن جی
 ابو محمد کو فی حسن کا بہائی ثقہ عابد ہے اور علاء صفی الدین نو خلاصہ مذہبیت یہ لکمال میں کہا
 ہے علی بن صالح بن جی ہمدانی ابو محمد کو فی سلمہ بن کسیر اور سماک اور مسعود سے روایت کرتا ہے اور اس
 سے ابن ہنیر اور وکیع اور ابو نعیم توثیق کی اسکی احمد اور ابن معین نے ابن الدینی نے کہا اسکے یوثری
 حدیث میں اتنے علاوہ بران میزان الاعتدال کی عبارت کو یہ معنی نہیں ہیں کہ محمد بن مثنیٰ
 نے کہا کہ عبد الرحمن نے علی بن صالح سے کوئی حدیث نہیں سنی وہ عبارت یہ ہے وقال محمد بن مثنیٰ
 ما سمعت عبد الرحمن بن مہدی یحدث عن علی ثبوت لا یدل هذا علی قدح اسکے
 معنی یہ ہیں محمد بن مثنیٰ جو عبد الرحمان کے کمزور ہیں سے ہیں کہتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن کو علی سے
 روایت کرتے ہوئے نہیں سنا اس سے علی بن صالح کا ضعف کما ان بن ثابت ہو محمد بن مثنیٰ نے اپنے
 سماع کی نفی کرتے ہیں کہ میں نے عبد الرحمن سے روایت علی کوئی حدیث نہیں سنی محمد بن مثنیٰ نے یہ تو نہیں
 کہا کہ عبد الرحمن کے نزدیک علی کی حدیثیں ساقط الاحتجاج ہیں اس لیے جبکہ عبد الرحمن سے اسکی تصنیف ثابت
 نہیں ہوئی بلکہ ائمہ کبار مثل ابن معین احمد بن حنبل و نسائی سے اسکی توثیق ثابت ہو تو یہ حدیث بہت

۲
 یہ حدیث ابو داؤد نے روایت کی ہے
 ابن جعفر بن جابر نے روایت کی ہے
 ابن جعفر بن جابر نے روایت کی ہے

صحیح و قوی نہیں ہے۔ اَبُو ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِذَا اَتَاكَ
غَیْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ اَمِیْنٌ حَتّٰی لَیْمَہُمْ مِنْ لَیْمِہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ دَوَّاهُ
اَبُو دَاوُدَ اَوَّلُ الْبُہْرِ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم غیر المغضوب علیہم ولا
الضالین پر لیتے تو اتنی پکار کر آمین فرماتے کہ پہلی صفین سے جو لوگ آپ کے متصل ہو تو سن لیتے روایت کیا ابو
ابوداؤد و نواف احمد حدیث پر سنکرین کا نیشہ ہو کہ اس میں بشیر بن رافع ہے جسکو تقریب بمعنی اہ میں ضعیف الحدیث
لکھا ہوا ہے اور نیز ابی الاعثمال صفحہ ۵۴ میں لکھا ہے کہ ابوعبد اللہ ابن عمر ابی ہریرۃؓ و سواہی بشیر بن رافع کے
کوئی دوسرا روایت نہیں کرتا تو احمد حدیث کو ضعیف ہونے میں کچھ شبہ نہ رہا جواب یہ کہ بشیر بن رافع کی نسبت
اگرچہ بعض محدثین کو متقال ہے لیکن بعض نے توثیق بھی کی ہے امام حافظ عبد العظیم سنذریؒ نے غریب و تنزیہ
میں فرمایا ہے بشیر بن رافع ابوالاسباط بنجرانی کو احمد وغیرہ نے ضعیف کہا اور ابن معین وغیرہ نے ثقہ کہا اور
ابن عدیؒ نے کہا کہ اسکی حدیث میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اسکی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھے اور خلاصہ میں ہر شبیر
بیٹا رافع کا حرائی ابوالاسباط سجد بنجران کا امام یحییٰ بن ابی کثیرؒ سے روایت کرتا ہے اور اس سے حاکم بن اسماعیل
اور عبد الرزاقؒ روایت کرتے ہیں ابن حین اور ابن عدیؒ نے اسکو ثقہ کہا ہوا سیلیے کہا شوکانی نے نیل
الاطوار میں روایت کی ہے احمد نیکو بی دارقطنی نے اور کہا اسناد اسکی حسن ہے اور روایت کیا حاکم نے اور کہا صحیح
ہے اور پر شرط بخاری اور مسلم کے اور روایت کیا اسکو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے اور بقدریت تسلیم یہ حدیث
قابل احتجاج نہ ہوگی لیکن حدیث اول جبکی صحت کو کچھ طور سے ثابت ہو چکی اس کے ساتھ اور دوسری احادیث
صحیحہ کے ساتھ ملکر اسکا ضعف بالکل ناکل ہو جائیگا اور یہ بات تو مسلم ہے کہ مجموعہ چند احادیث ضعیفہ کا
بیشبہ و طرق بعض علماء کے نزدیک حسن کو درجہ تک پہنچ جاتا ہے جو جائیکہ اکثر طرق قوی اور صحیح ہوں تو اب
احمد نیکو بدرجہ اولی تقویت ہوگی کیونکہ آمین بالجمع میں اگرچہ بعض احادیث سند ضعیف ہیں لیکن اکثر صحیح و قوی
ہیں تو پھر احمد حدیث کو صحیح ہونے میں کیا کلام رہا **وَحَنَّہُ** قَالَ تَرَكَ النَّاسُ الثَّامِينَ وَكَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
عَلِیْہِ اِذَا قَالَ غَیْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْہِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ اَمِیْنٌ حَتّٰی لَیْمَہُمْ مِنْ لَیْمِہِ مِنَ الصَّفِّ الْاَوَّلِ فَتَرَجَّ
بِہَا الْمَسْکُی دَوَّاهُ اَبُو مَاجِئَہُ اور اسی سے روایت ہے کہ لوگوں نے آمین جو پڑدی حالانکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
و سلم جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فرما لیتے فرماتے آمین تو پہلی صف والی سن لیتے اور مسجد لمجانی روایت
کیا اسباب ماجہ نے **فَاتَّلَ** احمد حدیث پر بھی سنکرین کا وہی اعتراض ہے جو حدیث مرقومہ بالا پر ہے

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

اور جواب گندہ چٹکے۔ رہی یہ بات کہ حضرت کی سجد کی چست کجھور کے پتوں کی تھی اسکا گونجنا چہ معنی وارد
 ابو عبد اللہ یا بشر راوی کی گھڑت ہو سو ایسے الفاظ یہود و بے باکانہ زبان پر لانا مناسب نہیں
 ترکس گرد نہ ترسی بہر س از خدا بد بشر بن رافع کو کسی محدث نے وضاعتین یا کذا میں میں نہ نہیں گنا ملک ابن
 سعید ابن عدی نے اسکی توثیق کی ہو اور امام احمد اور امام بخاری نے ہی کا کذب واضح الحدیث نہیں
 لکھا ہے اس قدر گستاخی منکرین کو نازیبا ہے اور ابو عبد اللہ ابن عم ابو ہریرہؓ اسکے حق میں بعض نے لایعرف
 لکھا ہے مگر ابن حبان نو اسکی توثیق کی ہے حافظ ابن حجر نے تلخیص الجعیر میں لکھا ہے اور ابو ہریرہؓ کا چچا
 زاد بھائی بعض نے لکھا معروف نہیں ہے لیکن ابن حبان نے اسکو ثقہ کہا ہے اور تقریب میں لکھا ہے
 ابو عبد اللہ راوی ابو ہریرہؓ کا چچا زاد بھائی مقبول ہے اور خلاصہ میں ہے عبد الرحمن ابو ہریرہؓ کو چچا زاد بھائی
 سے روایت کرتا ہے اور اس سے ابو الزبیر توثیق کی اسکی ابن حبان نے اور ارتجاع کے معنی معترضین نے
 نہیں سمجھے لغت میں کمین ارتجاع کے معنی کو بخنے کے نہیں لکھے بلکہ معنی ارتجاع کے اضطراب و تحریک کے
 ہیں یعنی مسجد المباحی تھی بسبب آزار آئین کے اور حقیقت پر محمول نہیں ہے بلکہ بطور مبالغہ لکھا گیا ہے
 اور مراد اس سے اجتماع رفع صوت ہو اور اس طرح کا محاورہ عرب میں بہت شائع و دلالت ہے دیکھو صحیح بخاری
 کتاب العیدین میں اور حضرت عمر خیمہ کے اندر سے میں تکبیر کہتے تھے تو مسجد کے لوگ اپنی تکبیر سن لیتے اور وہ
 اور بازاری لوگ بھی تکبیر سن کہتے تو کہ سننے تکبیر کہنے سے ملجا تا اور مراد المباحی سے اجتماع رفع صوت ہے اس طرح
 ہے فتح الباری اور مجمع البحار اور منشی الارباب فی لغات العرب میں **وَعَنْ عَطَاءٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
قَالَ أَدْرَكْتُ مِائَتَيْنِ مِنَ الصَّحَابَةِ إِذْ قَالَ أَلَا مَأْمُومٌ وَلَا الصَّالِّينَ رَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِأَمْرٍ نَفَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ وَأَبْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ اور عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہو کہ اس نے دو سو صحابہ کو پایا
 کہ جب اقام ولا الضالین کہتا آئین کہتے روایت کیا اسے بیہقی نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں **ف**
 اس اثر پر منکرین کئی وجہ سے شبہ کرتے ہیں اول یہ کہ یہ اسی عطا کا قول ہے جب کا قول تم آئین کے دعا ہونے
 میں نہیں آتے (دوم) احادیث صحیحہ و آیات قرآنیہ کے مقابلہ میں عطا کا قول کیا وقت رکعتا ہے (سوم)
 عطائے باوجود دیکھنے نماز صحابہ کو دیکھا ان میں سے صرف چند شخصوں کو آئین پکار کر کہتے دیکھنا صریح
 دلیل ہے اس بات پر کہ اور صحابہ پکار کر نہ کہتے تھے جواب وجہ اول یہ ہے کہ عطا کا کہنا کہ میں نے دو سو صحابہ کو پایا
 صحابہ کے حال کی حکایت ہے یعنی عطائے حسب طور پر صحابہ کو آئین کہتے سنا اسکی حکایت کی اور اجتہاد کو آئین

۲
 حضرت عائشہؓ
 فاس خفیہ
 ابنی تصنیف
 انوار کونین

نہیں بخلاف اس قول عطا کے کہ آمین دعا ہے اس میں اجتماع کو داخل ہے کیونکہ عطا اگر اجتماع میں آمین کا
 دعا ہو ماراجح ٹھہرا تھا پس حکایت احوال کو امر اجتماع پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے پس ہم کہتے ہیں
 کہ ہم عطا کو اس اجتماع کو بغیر دلیل کے نہیں مانتے بخلاف امر حکایت اجتماع کے کہ اسکے قبول کرنے سے نہ
 ہو کہ چارہ نہ ہو کہ کیونکہ حکایت کے قبول کرنے سے لازم آتا ہے کہ حاکمی کا ذب ہو اور جب کہ اس حاکمی کی صداقت
 معلوم ہو چکی ہے تو اس کی حکایت کی ضرورت تسلیم کرنا بڑے کی برخلاف اجتماع کے کہ وہ بغیر زبان حجت
 نہیں مصرع بہین تفاوت راہ از کجاست تا بجا ہے اور عطا کی ثقاہت میں کسی کو کلام نہیں جسکو شبہ ہو حفظ
 ذہبی کی میزان اور ملا علی قاری کی شرح مستند امام عظیم اور خلاصہ میں دیکھئے اور خود امام صاحب فرماتے ہیں کہ
 مینے کسی سوگات نہیں کی کہ وہ فضائل ہو عطا سے اور جواب وجہ دوم یہ کہ اول تو یہ عطا کا قول ہی نہیں ہے
 عطا حکایت کرتے ہیں فعل صحابہ کی تو صحابہ کے فعل پر گستاخی کرنا اہل ادب کا شیوہ نہیں ہے اور بالفرض اگر یہ
 عطا کا قول ہوتا اور عطائیون کہتے (آمین بالجبر سنت ہے) اور کسی حدیث صحیحہ میں آمین بالجبر کا ثبوت نہ پایا
 جاتا اور خلاف ثابت ہوتا تو البتہ عطا کے قول کا تسلیم کرنا محل تردد تھا اور ایسے صورت میں عطا ہی پر کیا
 موقوف ہو کیسے ہی اہل علم کا قول جو مخالف ہو حدیث صحیحہ کے مردود ہے اور یہاں تو قول عطا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قول کے مخالف نہیں ہے بلکہ احادیث صحیحہ سابقہ کے موافق ہے اور مطابق ہے آیات
 کے مَنْ يَطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ وَمَا أَمَرَ الرَّسُولَ إِلَّا بِمَا يَأْمُرُ اللَّهُ وَاجِيعُوا اللَّهَ الْآيَةَ جواب دوم یہ
 کہ عطا از چندہ شخصوں کو نہیں دیکھا بلکہ دو صحابہ کو دیکھا کہ آمین بالجبر کہتے تھے پس اطلاق چندہ شخصوں
 کا دو سو آدمی پر سوای تعصب اور نفسانیت کو کس چیز پر دلالت کرتا ہے اسی جناب آپ آمین یا کہ
 تو دس صحابہ سے بھی ثابت کر سکیں گے بیہوش چین بچاس ستر تو درکنار رہو اگر وہ آیات آپ کے پاس ہوں تو
 لایے بر تقدیر صحت علی الراس والعین ورنہ شرابیہ یہ ایسا نام نہ لیجیے قَالَ عَطَاءُ بْنُ أَبِي رَافِعٍ
 وَأَمَّنْ أَمْرُ النَّبِيِّ مِنْ وَرَاءَ الْخَلْفَاءِ أَنَّ لِلنَّبِيِّ لُجَّةً وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَأْتِيهِ الْإِمَامُ لَا
 تَقْنِي بِأَمِينٍ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدْعُوهُمْ وَيَسْمَعُهُمْ مِنْ فِي خَلْفِكَ خَيْرًا
 رَوَاهُ الْحَجَّارِيُّ عَطَائِي كَمَا آمِينَ دعا ہے اور آمین کہی (عبداللہ بن زبیر اور اسکے پیچھے والوں نے
 یہاں تک کہ مسجد بل گئی اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ امام کو کہہ دیتے تھے بلند آواز سے مجھ سے آمین
 کا کہنا فوت نہ کر اور نافع نے کہا کہ ابن عمر آمین کہنا نہیں چھوڑتے تھے اور لوگوں کو رغبت دلاتے تھے اور کہا

آمین بالجبر
 آمین بالجبر
 آمین بالجبر
 آمین بالجبر

کے کیونکہ اپنی صحیح میں لاسکتا ہے اور ابوداؤد باوجود ضعیف کتب کے کیونکہ احادیث پر سکوت کر سکتا ہے اور ابوداؤد نے احمدیث پر سکوت کیا ہے اور احمدیث پر ابوداؤد سکوت کرتا ہے وہ اس کے نزدیک بالضعف ہوتا ہے اب قطعاً معلوم ہوا کہ محمد بن کثیر عبدی بصری ہے یقینی صنائی تو یہ حدیث ضعیف نہ ہو بلکہ اول درجہ کی صحیح ہو

وَعَنْ كَعْبِ بْنِ الْحَجَرِ قَالَ سَمِعْتُ وَرَاءَ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَقَرَأَ لِيهِمُ اللَّهُ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ثُمَّ قَرَأَ بِآيَةِ الْقُرْآنِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ فَقَالَ الْمَأْسُ آمِينَ وَيَقُولُ كَلَّمَآ سَجَدَ اللَّهُ الْكَبِيرُ إِذَا قَامَ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْإِثْنَيْنِ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ لَمْ يَزَلْ إِذَا سَلَّمَ قَالَ وَ الَّذِي كَفَيْتُ بَيْدَهُ الرَّقِيقَ لَنْبِهِ كُمْ صَلَوَاتُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ التَّنَائِي وَأَبْنُ حُرَيْمٍ اور نعیم مجھ سے روایت ہو کہ میں نے نماز پڑھی ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے تو ابوہریرہ نے بسم الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ پڑھی تو کہ پہنچے ولا الضالین تک پھر آمین کہی اور لوگوں نے بھی آمین کہی اور جب سجدہ کرتے اور تشهد پڑھ کر اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب نماز سے فارغ ہوتے فرماتے جبکہ ہاتھ میں سیریحان ہے مجھ پر سکی تم ہے میں تم میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نماز پڑھتا ہوں روایت کیا اسے نسائی اور ابن جریر نے **ف** احمدیث پر سنکرین کا یہ خبر ہے کہ اس میں جہر و عدم جہر کا ذکر نہیں ہے نہ قال آمین ہے اور قول سے خبر ثابت نہیں ہوتا ہے ورنہ قولوا التحیات اللہ سے التحیات کو بکار کر پڑھنا چاہیو دوم اسکی اسناد میں ابوہلال ہے جسکو تقریب میں لیں الحدیث لکھا ہے سوم یہ حدیث بسم اللہ کے باب میں ہے جو بہت محدثین کا مذہب نہیں ہے جواب یہ ہے کہ بسم اللہ کا حدیث میں ذکر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ حدیث بسم اللہ سے ہی خاص ہے اور کسی مسئلہ کا حکم اس کے مستخرج نہیں ہوتا اجماعی ایک ایک حدیث سے کتنے کتنے مسائل نکلتے ہیں اور یہ کہنا کہ اس میں جہر و عدم جہر کا ذکر نہیں ہے صرف قال آمین ہے دلیل ہے سوء فہمی پر کیونکہ نعیم کہتا ہے کہ میں نے ابوہریرہ کے پیچھے نماز پڑھی تو ابوہریرہ نے بسم الرحمن الرحیم پڑھی پھر سورہ فاتحہ جب ولا الضالین تک پہنچے تو ابوہریرہ نے آمین کہی اور مقتدیوں نے بھی آمین کہی اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت ابوہریرہ اور آپ کے مقتدیوں نے آمین بلند آواز سے کہی ورنہ نعیم نے ابوہریرہ کی آمین اور پھر مقتدیوں کی آمین کو کیونکہ کتب ناخیر سے فکر ہر کس بقدر محبت دوست ہوا نعیم مجھ سے ابوہلال روایت نہیں کرتا ہے بلکہ سعید بن ابی ہلال روایت کرتا ہے اور جو بعض نسخہ نسائی میں ابوہلال لکھا ہے وہ سو کتاب ہے مگر معتز من ان تحقیقات سے یہ بہرہ میں حافظ جمال الدین زلیعی نے لکھا ہے احمدیث کو نسائی نے اپنی

۴
بعض حدیث
الرحمن الرحیم
مقتدیوں میں
ہو

سنن میں روایت کیا اور فرمایا کہ ہم کو محمد بن عبداللہ بن الحکم نے حدیث بیان کی ان سے شیعہ بنے ان سے لیث بن سعد وہ خالد بن زید سے روایت کرتے ہیں اور وہ سعید بن ابی ہلال سے اور وہ نعیم مجبر سے اور سنن داقطنی میں ہے ہکمو ابو بکر بنیاد پوری فی حدیث بیان کی ان سے محمد بن عبداللہ بن الحکم نے ان سے ان کے باپ عبداللہ اور شعیب بن لیث نوران دونوں کو کہا ہکمو لیث بن سعد و خبر دی وہ خالد بن زید سے روایت کرتے ہیں وہ سعید بن ابی ہلال سے وہ نعیم مجبر سے اور نسخہ صحیحہ عقیدہ نسائی جو ہمارے شیخ مولانا اسدیندیز حسین صاحب دہلوی کو پاس ہے اس میں ہے حدیث خالد بن ابی ہلال سے معلوم ہوا کہ لفظ ابن کا کاتب نسخہ مطبوعہ سے سہواً لکھا ہو وائے اعلم اور سعید بن ابی ہلال کی محدثین نے توثیق کی ہے جو چاہے نیز ان الاعتدال خلاصہ رشاد الکریمین کی کہ لے **وَعَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ وَكَأَنَّ الضَّالِّينَ قَالَ أُمِّينَ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَهٍ فِي بَابِ الْجَهَنَّمَ بِأَمْرٍ** حضرت علیؑ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ علیہ السلام سے سنا کہ جب لا الضالین فرماتے کہتے آمین روایت کیا ہے ابن ماجہ نوامین بالجہنم کے باب میں **فائدة** اس حدیث پر سنکرین کا یہ شبہ ہے کہ حمید بن عبدالرحمن اور حجاج بن عدی دونوں کو نیز ان الاعتدال میں مجہول لکھا ہے لہذا حدیث قابل احتجاج نہیں ہے جواب یہ ہے کہ حمید بن عبدالرحمن جو عثمان بن ابی شیبہ کا استاد ہوا اسکی ثقاہت میں کچھ شبہ نہیں اور یہ راوی صحاح کلبہ سے خلاصہ میں ہے حمید بن عبدالرحمن بن حمید رواہ اسکی بیس کے ساتھ اور سہزہ کی زبیر کے ساتھ اسکی کنیت ابو علی کو فی ہے عیش اور ہشام اور ایک جماعت سے روایت کرتا ہے اور اس سے احمد اور قتیہ اور ابو بکر اور عثمان ابو شیبہ کو دونوں بیٹے روایت کرتے ہیں توثیق کی اسکی ابن معین نو اور تقریب میں ہے حمید بن عبدالرحمن بن حمید بن عبدالرحمن و اسی کو فی ثقہ ہے اور معترض نے جس حمید کی جہالت نیز ان الاعتدال سے نقل کی ہے وہ دوسرا حمید ہے عبارت نیز ان کی یہ ہے حمید بن عبدالرحمن عن ابی یمن جبہ قال ابو بکر الخطیب مجہول انکواتی یہی نیز نہیں کہ بیان پر کون حمید ہے اپنا سفید مطلب یا کہ جس حمید کو ضعیف پایا اسکو راوی حدیث قرار دیا لغو ذابعد عن مثل ہذا الضعیف رہا حمید بن عدی وہ بھی ثقہ ہے نیز ان کی پوری عبارت دیکھو حمید بن عدی الکندی عن علی قال ابو حاتم شہ مجہول لایختار بقلت ردی عند الحکم و سلم بن کبیل و ابو اسحاق و ہو صدوق انشاء اللہ قد قال فیہ العجلی ثقہ انتہی مطلب یہ ہے کہ حمید بن عدی کندی حضرت علیؑ سے راوی ہے ابو حاتم نے کہا مجہول سا ہے اور محتجہ بہ نہیں ہے (صاحب نیز ان کہتا ہے) میں کہتا ہوں اس سے حکم اور سلم بن کبیل اور ابو اسحاق

۲
چند بار اول و دوم
نیز میں ہے

نے روایت کی ہے اور یہ صدوق ہوا انشا اللہ اور عجلی نے بھی اسکی توثیق کی ہے انتہی انکی دیانتداری تو دیکھو
 فقط حمید بن عدی کی جہالت نقل کردی اور ذہبی نے جو اسکا جواب دیا ہے اس سے ہر سکوت کیا ثابت ہو
 گیا کہ حمید ثقہ ہے اور جہالت ہر ثقہ ہو گئی تین شخص حکم اور سلمہ اور ابو اسحق اس سے روایت کرتے ہیں اور
 جس سے دو یا تین ثقہ روایت کریں اسکی جہالت زائل ہو جاتی ہے حافظ ابو عمر ابن عبد البر نے ہندکار
 میں فرمایا ہے فمن روی عنه ثلثہ وفیل اثنان لیس بمجبول اور ایسا ہی فرمایا امام زریعی نے لخص الایہ
 میں اور حافظ ابن حجر نے ہدی الساری مقدمہ صحیح بخاری میں فالضعف ولا تقص ولا تعین عبد
 الجبار بن وائل عن ابيه قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما قال ولا الظالمين
 قال امين وسمعناها منه رواه ابن ماجه في باب الجحيم يا مينا عبد الجبار بن وائل اپنے
 باپ سے روایت کرتے ہیں کہا ان کے باپ نے اپنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی پس فرمایا
 ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا الظالمین فرمایا امین اور ہم سب آپکی آمین کی سنی روایت کیا اس میں
 نے امین بالجہ کے باب میں وعن ابی هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم اذا قرع من قرأ أم القرآن رفع صوته وقال امين رواه الدارقطني
 وحسنه والحاكم وصححه ابو هريرة رضي الله تعالى عنه سے روایت ہے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 جب فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے بلند آواز سے آمین کہتے اور روایت کیا اسے دارقطنی نے اور حسن کہا اسے اور
 روایت کیا حاکم نے اور صحیح کہا اسے **فائدة** اس حدیث پر سنکرین کا یہ شبہ ہو کہ ہمیں دارقطنی باوجود سعی
 کے نہیں ملی اگر استدلال دارقطنی یا حدیث کر او یوں کا نام تباوین تو انکی کیفیت سنکر دعوی سے باز
 آویں اور حسنہ الحاکم و صحیح کافی نہیں حاکم کی تصحیح معلوم ہے جواب یہ کہ دارقطنی دیکھنے کی تو اکبر و نیت
 آئی ہی نہیں رجاء الغیب کم ضعف ہی لگا دیا خیر اگر آپ دیکھنے سے بے بہرہ ہیں اور تحسین ابن
 تصحیح حاکم پر کفایت نہیں کرتے تو ہم پوری سند اسکی پیش کر کے علماء ثقافت کے اقوال اس حدیث کی صحت
 پر پیش نظر گذارتے ہیں دیکھیے امام حافظ ابو الحسن علی بن عمر دارقطنی نے سنن میں روایت کیا ثنا احمد
 بن اسمعيل الفارسي ثنا يحيى بن صالح ثنا اسحاق بن ابراهيم حدثني عمر بن الحارث حدثني
 عبد الله بن سالم عن الزبيدي حدثني الزهري عن ابی سلمة وسعيد عن ابی هريرة قال كان
 النبي صلى الله عليه وسلم اذا قرع من قرأ أم القرآن رفع صوته وقال امين هذا الاستاذ حسن انتهى

یونانی ابوزادہ
 جابر بن عبد اللہ
 کے ساتھ امین ہے
 صحیح بخاری
 میں ہے
 یونانی ابوزادہ
 یونانی ابوزادہ
 میں ہے

اور حافظ ابن حجر نے درایتی تحریر میں کہا و آخر صوابان بلفظ اذا فرغ من قراءة ام القرآن رفع صوته وقال آمین
صحیح الحاکم حسنہ الدارقطنی اور حافظ نوذری فی تخیص المجہدین کہا کہ انہیں الی مارواه الدارقطنی و الحاکم من طریق الربیع
عن الزہری عن سعید و ابی سلمہ عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ من قراءة ام القرآن
رفع صوته وقال آمین قال الدارقطنی اسنادہ حسن وقال الحاکم صحیح علی شرطہما وقال البیہقی حسن صحیح مطبوع
ہے گویا وہ اشارہ کرتا ہے اس حدیث کی طرف جبکہ الدارقطنی نے زبیدی کے طریق سے ابی ہریرۃ تک روایت
کیا کہ ابی ہریرۃ نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب فاتحہ پڑھ کر فارغ ہوتے تو بلند آواز سے آمین کہتے اور
نے کہا اسکی اسناد حسن ہے اور حاکم نے کہا شرط بخین بر ہے اور بیہقی نے کہا صحیح ہے دیکھو اسناد
کی دارقطنی حاکم بیہقی سب تصحیح کی اور اس تصحیح پر ابن حجر نے اقرار کیا اور علامہ شوکانی نے بھی نیل الاوطار
میں **وَعَنْ وَائِلِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
قَرَأَ غَيْرَ الْمَعْصُوبِ عَلَيْهِمْ فَكَأَنَّ الظَّالِمِينَ فَقَالَ آمِينَ مَلَّ بِهَا صَوْتُهُ دَوَاكُ الْتَمِيمِينَ وَالْجَوَاكُ
وَالذَّارِحِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَأَبْنُ حَجْرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے روایت ہو کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم سے سنا اپنے غیر المعصوب علیہم ولا الضالین پڑھی پھر بلند آواز سے آمین کہی روایت کیا اس مرتبہ
اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ابی شیبہ منکرین اس حدیث میں یوں شبہ کرتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد
میں بندار ہے اور سکو نیز ان الاعتدال کے صفحہ ۱۲۲ میں کذاب لکھا ہے تو یہ حدیث ضعیف ہے لہذا لائق
حجت نہ رہی جواب یہ ہر امر و سخن نگفتہ باشد پھر عربی و ہنر نہ ہفتہ باشد ۴ سبحان اللہ آپ کی قابلیت ظاہر
ہوئی اور مبلغ علم معلوم ہوا جس بندار کو آپ نے نیز ان الاعتدال کو نقل کیا ہے وہ بندار بن عمرو الروایانی
شیخ الفقیہ المقدسی ہے جسکو حق میں فریبی نے کہا ہے قال لخبثۃ کذاب اور یہ بندار بن عمرو الروایانی راوی
صحاح ستہ کا نہیں ہے صحاح ستہ میں تو کہیں اس سے روایت نہیں بلکہ وہ بندار جو صحاح ستہ کا راوی ہے
وہ محمد بن بشیر بندار ہے ائمہ ستہ نے اس سے روایت کیا اسکی نقاہت محمد علیہا ہے اور بعض محدثین نے جو
اس پر بلا سبب سرج کی ہے وہ نقاد نے تسلیم نہیں کی ہے دیکھو حافظ شمس الدین ذہبی نے نیز ان میں کہا کہ
بن بشیر حافظ بندار ثقہ ہے اور سچا ہے فلاس نے کہا کذاب ہے لیکن اسکے قول کی طرف کیسے کان نہیں
رکھا کیونکہ ان کو یقین ہے کہ بندار سچا امانت دار ہے اور عبد اللہ بن الدور ثقی نے کہا ہم مجھے بن معین کے
پاس تھا اسکے پاس بندار کا ذکر ہوا (عبداللہ نے کہا) میں نے مجھے کو دیکھا کہ وہ اس کی پرواہ نہ کرتا تھا اور

۲
چندین شکوکہ
میں ابی ہریرۃ
نیز اسناد کے دیگر
میں ہے

ترکہا تھا اور اسکی تضعیف کرتا تھا اور ابن سنیار کو کہا وہ ثقہ ہے اور ابو داؤد نے کہا میں نے ہندار سے پچاس
 نہر احادیث لکھی اگر وہ جھوٹ سے سالم نہ ہوتا تو میں اس کچھ حدیث چھوڑ دیتا اور ابو حاتم وغیرہ نے کہا سچا ہے (۱۰)
 کتاب ہے میں کہتا ہوں کہ ہندار علم کے برتوں میں سے ایک برتن ہے اس لئے ستہ اور ابن خزیمہ اور ابن سعد اور
 اور لوگوں نے روایت کیا عجل نے کہا ثقہ کثیر الحدیث ہے اور کہا ابن خزیمہ نے کتاب التوحید میں حدیث بیان
 کی ہے ہم سے ہمارے زمانے کو علم والوں اور خبر والوں کے امام محمد بن بشر ہندار نے ثقہ ترمذی نے کہا
 اس باب میں حضرت علی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے اور وائل بن حجر کچھ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے اکثر
 صحابہ تابعین تبع تابعین کا کہ آدمی آواز سے آمین کہے اور اخفاء کرے اور یہی قول ہے شافعی احمد حنبل
وَعَنْ بِلَالٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْبِقُنِي
يَا مَيِّتٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ
 آپ نے مجھے چھوڑیے مجھے ساتھ لیں گے روایت کیا ہے ابو داؤد نے **ف** منکرین کا احادیث پر مشتبہ
 ہے کہ اسحاق راوی احمد حدیث کو تقریب کے ساتھ میں تغیر قبل موت و میزان الاعتدال میں ۳۳ میں اختلاف
 نے آخر عمر لکھا ہے پس اوی حدیث مجروح ہے حدیث قابل محبت نہ رہی جواب معترض نے توقیہات
 برپا کر دی نامہ نما الیہ ارجعون ہا اگر حق بن ابراہیم بن راہویہ کچھ حدیث ضعیف نہ رہی تو یہ کس کچھ حدیث قابل
 احتجاج ہوگی ابن راہویہ وہ شخص ہے جسکوشان بین نقادین نے احادیث الاعلام مجتہد حافظ ثقہ حجة بن
 امام من ائمة المسلمين کہا ہے اور یہ اعلیٰ درجہ کی تعدیل ہے حافظ ذہبی نے کہا میزان ابن اعلیٰ درجہ کی تعدیل
 تعبیر رواۃ مستقبلین کی شان میں ثبت حجة اور ثبت حافظ اور ثقہ مستقن بہ ثقہ بہ صدوق ہے مان البتہ
 قبل از وفات چلے مہینے انکے حافظہ میں کچھ تغیر ہو گیا تھا یہ کچھ معترض کے مفید مطلب نہیں ہے کیونکہ امام
 حسنہ بخاری سلم ابو داؤد ترمذی اور نسائی کی کتابوں میں جتنی احادیث اس سے مروی ہیں وہ مستبسل
 اختلاط کے ہیں وکیو ابو داؤد فی خود کہا ہے اسحاق بن راہویہ سے جو روایت ہم نے حالت اختلاط میں
 کی ہے اسکو ہینک دیا ہے جیسا کہ میزان الاعتدال میں ہے ابو عبیدہ آجری نے کہا میں نے ابو داؤد کو
 سنا کہ اسحاق بن راہویہ کا حافظہ موت سے پہلے پانچ مہینے متغیر ہو گیا تھا میں نے حالت تغیر میں یہ
 سنا لیکن اسکو ہینک دیا اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ اسحاق بن راہویہ کی جتنی روایتیں ابو داؤد میں ہیں
 وہ مستبسل اختلاط کو ہیں اور مراد بلال کے ہاں کہنے سے کہ آپ مجھے چھوڑ دو کیجیے یہ کہ مجھے سورہ فاتحہ تمام

حدیث ابو داؤد
 کتاب التوحید
 کتاب التوحید
 کتاب التوحید
 کتاب التوحید
 کتاب التوحید

تمہیں آمین کہی اور فرشتے آسمان میں آمین کہیں اور ایک تمہاری آمین اور فرشتوں کی آمین (کی وقت میں) موافق آجادی اسکے اگلے گناہ سبب ہو جائی ہیں **وَعَنْهُ اَيْضًا** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ الْإِمَامُ غَيْرُ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقُولُوا آمِينَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ وَإِنَّ الْإِمَامَ يَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنُ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي بَابِ جَهْلِ الْإِمَامِ بِآمِينَ اور اسی سہر وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہہ چکے تو آمین کہو کیونکہ اس وقت فرشتے بھی اور امام بھی آمین کہتا ہے ہر جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق آجادی را ایک وقت میں اسکے پہلے گناہ سبب ہو جاتے ہیں وایت کیا اسے نسائی نے امام کے آمین پکار کر کہنے کے باب میں **وَعَنْهُ اَيْضًا** قَالَ قَالَ إِذَا آمَنَ الْقَارِئُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنُ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي بَابِ جَهْلِ الْإِمَامِ بِآمِينَ اور اسی سہر وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب پڑھنے والا (امام) آمین کہے تو آمین کہو کیونکہ فرشتے (اس وقت) آمین کہتے ہیں تو جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہوئی اسکے اگلے گناہ سبب ہو جاتی ہیں وایت کیا اسے نسائی نے امام کے آمین پکار کر کہنے کے باب میں **وَعَنْهُ اَيْضًا** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا آمَنَ الْإِمَامُ فَأَمِنُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَقُولُ آمِينَ فَمَنْ وَافَقَ تَامِيْنُهُ تَامِيْنُ الْمَلَائِكَةِ عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ فِي بَابِ جَهْلِ الْإِمَامِ بِآمِينَ اور اسی سہر وایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب امام آمین کہے تو آمین کہو کیونکہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین کے موافق ہو جادی اسکے پہلے گناہ سبب ہو جاتی ہیں نہ ہی کو کہا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہا کرتے تھے وایت کیا اسے بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی پہلی تین حدیثوں کی بابت تنکیر کا یہ قول ہے کہ تینوں حدیثیں حضرت امام اعظم رحمہ اللہ کی دلیل ہیں جواب ان تینوں حدیثوں کا امام کی دلیل ہونا صحیح غلط ہے کیونکہ خاص امام ابوحنیفہ کا یہ اس باب میں یہ ہے کہ امام صلا آمین کہے نہ پکار کر نہ چپکے جیسا کہ فرمایا امام محمد نے مؤطا میں قل محمد وبنی ناخذ شیئہ او فرغ الامام من ام الكتاب ان یؤمن الامام ویؤمن من خلفہ ولا یجرون بذک فاما ابوحنیفہ فقال یؤمن من خلف الامام ویؤمن الامام امام محمد نے کہا حدیث سو ہم مسئلہ میں لائق ہے کہ حبی امام فاتحہ سے

۲
حضرت نسائی
کی روایت ہے کہ
امام نے فرمایا
جب امام آمین
کہے تو آمین
کہو کیونکہ
فرشتے بھی
آمین کہتے ہیں
تو جس کی آمین
فرشتوں کی آمین
کے موافق ہوئی
اسکے اگلے گناہ
سبب ہو جاتی ہیں

فارغ ہو تو امام اور مقتدی دونوں آمین کہیں اور پکار کر کہیں لیکن امام ابو حنیفہؒ نے کہا کہ مقتدی آمین کہیں اور امام نہ کہے اب ہوطا کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ امام ابو حنیفہؒ نے نزدیک امام مطلقاً آمین نہ کہے اور یہی جو ابو ہریرہؓ کی باقی دو حدیثوں کی بابت یہ کہتے ہیں کہ یہی مستلین کی غنید مدعا نہیں کیونکہ ایک میں ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم ہی آمین کہو اور دوسری میں ہے کہ جب قاری آمین کہے تو تم ہی کہو نہ یہاں ہر پکار کر نہ نکلتا ہے نہ آہستہ جواب ابو ہریرہؓ کی ان دونوں حدیثوں اور پہلی تینوں حدیثوں سے حکم آمین کہنے کا امام اور ماسوم کے لینے نکلا مگر کیفیت آمین کہنے کی مجہول ہی کہ پکار کر کہنا چاہیے یا آہستہ تو کیفیت اس کی خود ابو ہریرہؓ کی دوسری اور دیگر صحابہ مثل دائل بن حجر و علی بن ابیطالب و عائشہ و ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کچھ حدیثوں سے جو جبر بردال میں معلوم ہوئے کیونکہ الہا حدیث یعنی بعضہا بعضاً اور یہی احادیث ماسبق ابو ہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث (قولوا آمین) و حدیث (اذا امن القاری فامنوا) و حدیث (اذا امن الامام فامنوا) و حدیث (اذا قال احدکم آمین) مطلق ہیں اور یہ احادیث جن میں جبر ذکر ہے مقتدین اور مطلق کو مقتدیہ پر حمل کہنا چاہیے پس بنا براس قاعدہ کے ان احادیث کو جو مطلق ہیں جبر پر حمل کر کے انہر ہی جبر کا حکم دیا گیا اور مطلق اسرار پر حمل نہیں کیا گیا کیونکہ اسرار میں کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچتے بخلاف احادیث جبر کے کہ طرق متعدد سے مروی ہیں اور صحیح ہیں اگرچہ بعض طرق میں ضعف ہے اب آمین باجہر و ناہرہر اکیس حدیثیں اور نوکین آمین بالجبر کے جواب بھی ختم ہوئے اور حنفیہ جو نماز میں پکار کر آمین نہیں کہتے اس باب میں دلائل ان کے یہ ہیں پہلی حدیث **رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كَهْدِلٍ عَنْ حُجْرٍ ابْنِ عَبْدِ نَسْرِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ قَابِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ آخِرَ الْمُعْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَكَانَ الصَّالِئِينَ فَقَالَ آمِينَ وَخَفَضَ بِهَا صَوْتَهُ رَوَاهُ الثَّوْمِينِيُّ** روایت کیا شعبہ بن سلمہ بن کہیل و اسرار نے جبر باب عنبس کے سے اسنے علقمہ بنیے وائل کے سے اسنے اپنے باپ کے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المعضوب علیہم ولا الصالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اس کے آواز اپنی کہ روایت کیا احمد بن محمد بن زبیدی نے جواب اسکا دوسرے پہر اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے مگر لائق محبت پڑھنے کے نہیں کیونکہ ترمذی جو کہ منہج احمدیث کا ہے کہا اس نے کہ سنائیے محمد بن جاری) ہو کہ کہتے تھے حدیث سفیان کی یعنی جس حدیث میں مد باصوتہ یعنی دراز کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنے کو آیا ہے وہ حدیث بہت صحیح ہے شعبہ کی حدیث ہی اسباب بن اور خطا کی شعبہ نے احمدیث میں کہی جگہ میں پڑھے خطا شعبہ اوکی

۴
یہ حدیث ترمذی نے
حجرت ابو ہریرہؓ کی
کہتے ہیں جس
حدیث
یہ حدیث ترمذی نے
حجرت ابو ہریرہؓ کی
کہتے ہیں جس
حدیث

معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کیجاتی ہے اور بیان اس کا ظفر البیض کے بارہویں منسلطے کو جواب میں سلسلہ نو دو یکم میں ہم نے لکھ دیا ہے جو چاہے آمین کو دیکھ لے چھارم بھی جو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ کی روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ آخِرَ الْمَعْصُومِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ فَقَالَ آمِينَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهُ يَنْفَسُ سَانِيَةً رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَعَى كَرُّهُ بِأَخِيهِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ پس کہا آمین اور د راز کیا ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو کہا ترمذی نے بعد حدیث کے وَفَى الْبَابَ عَنْ عَلِيٍّ وَآبِي هُرَيْرَةَ یعنی آمین پکار کر کہنے کے باب میں حضرت علیؑ اور ابیہریرہؓ کی یہی حدیث آئی ہے اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؑ آمین پکار کر کہنے کی حدیث کے راویوں میں سوہن چنانچہ ابن ماجہ میں بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَالَ وَلَا الضَّالِّينَ قَالَ آمِينَ يَنْفَسُ سَانِيَةً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین اس سے معلوم ہوا کہ جو ابن جریر اور طحاوی اور ابن شامین نے روایت کی ہے کہ حضرت علیؑ آمین پکار کر نہیں کہتے تھے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہیں اور کہا سبل السلام میں اور واقطنی نے بیچ سنن کے کہ حضرت علیؑ نماز میں بسلم اللہ پکار کر کہنے کے راویوں میں سوہن بیسیط لکھا ہے کہ الختام شرح بلوغ المرام میں اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علیؑ نماز میں بسلم اللہ پکار کر نہیں پڑھتے تھے لغو ہے اور لائق ماننے کے نہیں اور نیز بیہریرہؓ صاحب نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمرؓ نماز میں سبحانک اللہم الخ خفیہ پڑھتے تھے سو یہی لغو ہے اور مخالف ہے اس حدیث کے جو کہ صحیح مسلم میں روایت ہے عہدہ کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پکار کر پڑھتے تھے سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالَى جَدُّكَ وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ کو عرض کہ نماز میں آمین خفیہ کہنے کے لیے روایات مذکورہ دواہیہ سے محبت پکڑنی بجز نقصان ہے کے اور کوئی بات نہیں کہیں اس امر میں کوئی بھی حدیث صحیحہ ثابت نہیں ہوئی اگر ہوئی تو شیعہ ابن ہمام اور عینے وغیرہ بڑے بڑے ضعیف اپنے کتابوں میں ضرور ہی لاتے اور چپا کر نہ رکھتے میسرے دلیل امام عظیم کی آمین خفیہ کہنے کے باب میں مقلد امام عظیم کے یہ پیش کرتے ہیں کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری میں ہے قَالَ عَطَاءُ أَمِينَ دَعَاءُ يَنْفَسُ كَمَا عَطَا رَبَّاعِي نے آمین دعا ہے اور دعا کا پکار کر کہنا حکم آیت ادْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِلِينَ یعنی پکار رو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چھپا کر تحقیق وہ دوست نہیں رکھتا حدیث سے نکال جانے

وَلَكِنْ سَوْجَابُ اسکا چار طر حیر ہے اول یہ کہ عطا تابعی کے قول مذکور پر اعتقاد جما کر اس بات کا قائل ہو جانا کہ تیر
 دعا ہے ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص آیت قرآن لَا تَقْتَرِبُوا الصَّلَاةَ سے یہ صحیح بیٹھے کہ نماز پڑھنے سے خاتمیت
 نے منع فرمایا ہے اور وَأَذِّنْهُمُ لِكَلِمَةٍ کی طرف دیکھتے ہی نہیں کہو کہ عطا نے جہاں آمین کو دعا کہا ہے وہاں
 اسکا پکار کر کہنا تو بتلادیا ہے دیکھتے ہی وہ پوری حدیث صحیح بخاری کی یہ ہے قَالَ عَطَاءُ أَمِينٍ
 دُعَاءُ وَآمَنَ ابْنُ الزُّبَيْرِ وَمَنْ ذَرَأَهُ كَحَتَّى أَنْ لِّلْحَبْلِ لَلْحَبْلُ وَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَنَادِي الْأَمَامَ
 لَا كَفُّنَنِي بِأَمِينٍ وَقَالَ نَافِعٌ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَدْعُوهُ وَيَحْضُهُمْ وَسَمِعْتُ مِنْهُ فِي ذَلِكَ حَدِيثًا
 یعنی کما عطا لہ آمین دعا ہے اور آمین کہی (عبداللہ) ابن زبیر نے اور جو بیچھے اسکے تیری بات تک کہ تحقیق کہو
 اوٹھی مسجد اور ابو ہریرہ پکار کر کہتے تھے امام کو کہ مرت فوت کرنا ہے کہنا آمین کا اور کما نافع نے نہیں چھوڑ
 تھے اسکو (آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمر ملک بتر غریب دیکھتے لوگوں کو را آمین کہنے کے لیے اور میں ان سے
 اس باب میں ایک حدیث ہی سنی ہے دو مضمون آیت ادعوہا بکلم الایہ کے آجتک کسی مفسر نے بھی خفیہ آمین
 کہنے کے نہیں کیے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر
 فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکھتے ہی سو م آیت ادعوہا بکلم الایہ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت نہ ہو کہنا آمین آہستہ کہنا آمین
 کا اس سے اس وقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے ثابت ہو اور نہ حدیث سے
 صرف تابعی کو قول سے ثابت ہو اور وہ لائق اعتبار اور قابل محبت پکڑنے کے نہیں کیونکہ بے دلیل بات ہو
 اور آیت ادعوہا بکلم الایہ میں مراد اختلا سے نہ بہت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا ہے جسکو کوئی ہی نہ سکو
 کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا يَهَادِبُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا یعنی سبیل
 کراؤ از ساتہ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتہ اس کے اور ڈھونڈہ در بیان اسکے راہ کہا حضرت عائشہ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ آیت دعا کے باب میں نازل ہوئی ہے چنانچہ بخاری میں ہے عَنْ عَائِشَةَ
 عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا يَهَادِبُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا
 ذَلِكُ فِي الدُّعَاءِ رَوَاهُ ابْنُ مَرْجَانٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُوا يَهَادِبُوا بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا
 اور نہ بہت آہستہ کر ساتہ اسکے کہا حضرت عائشہ نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ دعا کے یہی قول بخاری اور مجاہد
 اور کچھول کا اور یہ دلیل ہے اس پر کہ میا نہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ مانگنی چاہیے اور اگر
 بطور تنزل مانا بھی جائے کہ آمین دعا ہے تو اس سے حکم آمین اس قدر مستفاد ہوگا کہ آمین کو زور سے چلا کر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

نہ کمین بلکہ سیارہ آواز سے کمین جو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت پست اور یہ حنفیہ کے سفید دعائیں ہیں ان کا
 مدعا اور ان کا مذہب تو یہ ہے کہ آمین ایسی آیت ہے کہ جس کو پاس والے ہی سنیں پس اس کو دعا مانگر
 بھی کام نہ بنا چہ مارم اگر ہم فرض بھی کریں کہ مراد آیت دعا و رکوع سے ایسی آیت تھی جس میں آواز نہ نکلے
 تو بھی حکم آمین سے مستثنیٰ اور مخصوص ہر ایک اس لیے کہ جس نے پیچھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیت اتاری اسی نے
 آمین کو بھی اور کئی اور دعاؤں کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤں پکار کر کہنے والے کا
 اس سے مستثنیٰ نہ ہوتا تو ان حضرت آمین وغیرہ دعائیں پکار کر کیوں کہتے کیا یہ آیت ان حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پیچھے حنفیوں کے امام پراتری ہے و یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سمجھ میں اس کے معنی نہ آئے و یا وہ
 وہ نہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمانوں کی تو یہ نشان نہیں ہے کہ ان میں سے
 کوئی بات بھی آنحضرت کے لیے تجویز کریں لیکن جو صلہ امام عظیمؐ ہی کے مقلدوں کا ہے اور کسی کا نہیں اور امام
 اعظمؒ کے مقلدوں کے زعم میں مخالف آیت دعا و رکوع الایہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ وغیرہ
 نے جو آمین پکار کر کہی ہے اس باب میں تو اکیس حدیثیں قریب بیان ہو چکی ہیں لیکن سو امین پکار کر کہنے
 کے اور اور دعائیں جو حضرت نے پکار کر کہی ہیں اور امام اعظمؒ کے مقلد ان کو نہیں مانتے ہیں معرض نقل مز
 لاتا ہوں دیکھ لیجیے پہلی دعا مشکلم میں روایت ہے عوف بن مالکؓ سے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ہا صلی اللہ علیہ وسلم
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی جنازۃ لحفظت من دعاۃ ۶ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ
 وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَآكِرْ مِنْزَلَهُ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْصِلْهُ بِالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالْبَرْدِ وَنَقِّهِ مِنْ
 الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَاهْدِ الْخَيْرَ
 مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ
 عَذَابِ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ وَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَقَالَ حَتَّى تَمُوتَ أَوْ تَكُونَ
 أَنَا ذَٰلِكَ الْكَلِمَتِ یعنی نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھی یا در کہی بیٹے دعا پڑھنے
 حضرت کی کہ وہ فرماتے تھے یا اے نبی بخش گناہ اسکے اور رحمت کر اس پر اور خلاص کر اس کو مکروہات سے اور
 معاف کر اس سے (تقصیرات اس کی) اور بہتر کرمائی اس کی رحمت میں) اور کشادہ کر قبر اس کی اور پاک
 کر اس کو پانی کے اور برف کے اور اوس کے (یعنی پاک کر گناہوں کو ساتھ طرح طرح مغفرتوں کے) اور پاک
 کر اس کو گناہوں کو جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلے اس کو گھر (اُس عالم میں)

۵
 حکم آمین سے مستثنیٰ
 حکم آمین سے مستثنیٰ
 حکم آمین سے مستثنیٰ
 حکم آمین سے مستثنیٰ

بہتر گھر اسکے سر اور اہل عینے خادم بہتر اہل اسکے سر اور بی بی بہتر بی بی اسکی سے اور دخل کراؤ سکو
 حجت میں اور پناہ دی اور سکو عذاب قبر کے سر یا فرمایا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت میں ہے
 کہ چاہا اوس کو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب میں نہ دیکھا حضرت صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم سے اس میت کو لیے سنی تو رشک لے گیا میں یہاں تک کہ آرزو کی مینے کہ بتو ما میں یہ میت (تو کہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے لیے دیکھا کرتے) **فائدہ** امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہا کہ اس
 حدیث میں اشارہ ہوا اسطے پکار کر پڑھنے دعا کے جنازے کی نماز میں دوسری دعا البوداؤد اور
 ابن ماجہ میں روایت ہو وائل بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ ما صلی اللہ علیہ وسلم اقول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم علی رجل من المسلمین فسمیعتہ یقول اللہم ان فلان بن فلان فی ذمتک وجعل
 جوارک فقدر من فتنہ القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللہم اغفر له واجم
 انک انت الخفور الرحیم یعنی نماز پڑھی ساتھ ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانوں میں
 پس نایم نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یا ابی فلان یا فلان کا بیچہ امان تیری کے ہے
 (اس لیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھ پر اور خیر گل مارنے والا ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ اس دینے والا ہے) پس بجا
 اسکو فتنہ قبر کے سے (عذاب اسکے سر) اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب حق کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ
 بندوں کو ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہوا یا ابی
 بخش کر واسطے اسکے اور رحم کراؤ سپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے تیسری دعا بخاشی میں روایت
 ہے موسیٰ بن عقبہ سے کہما موسیٰ بن عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجھ سے زبنت خالد بن سعید بن عاص نے اٹھا
 سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یقول من عذاب القبر یعنی تحقیق اس نے سنا بی
 صلی اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ وہ پناہ مانگتے تھے قبر کے عذاب سے چوتھی دعا مسلم میں روایت ہو عبد اللہ
 بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا اسوقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے جب کچھ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تو مشرکین مکہ نے حضرت کے سر مبارک پر اونٹنی کی اوجھری وغیرہ ڈال دی اور
 ہنسنے لگے جب حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آمین تو اوہنوں نے اٹھائی فلما قضی اللہ علیہ
 صلی اللہ علیہ وسلم موتہ ثم دعا علیہم وکان اذا دعا دعا نکالنا واذا سال سال نکالنا
 ثم قال اللہم علیک بقریش ثلاث مرات فلما سمعوا صوتک ذهب عنهم الضحک و

۱۔ حدیث صحیحہ
 ۲۔ حدیث صحیحہ
 ۳۔ حدیث صحیحہ
 ۴۔ حدیث صحیحہ
 ۵۔ حدیث صحیحہ
 ۶۔ حدیث صحیحہ
 ۷۔ حدیث صحیحہ
 ۸۔ حدیث صحیحہ
 ۹۔ حدیث صحیحہ
 ۱۰۔ حدیث صحیحہ

کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہیں اور جن دعاؤں کا پکار کر کہنا پیغمبر کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے ان کو بھی آپ نہیں مانتے ہیں تو ہر الحمد للہ کو اور سوای الحمد کے اور دعاؤں کو کہ قرآن میں آپ نماز مغرب و عشا اور فجر میں کہیں پکار کر پڑھا کرتے ہیں کیا آپ کے امام پاس میں کوئی علاحدہ آیت نازل ہوئی ہے جس پر آپ عمل کرتے ہیں پیغمبر امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مقلد اگر نماز میں آمین پکار کر اسلم نہیں کہتے ہیں کہ آیت ادعوا ربکم الایۃ کہ جس سے تم شک پر آتے ہو قطعاً ہے اور حدیث میں آمین پکار کر کہنے کی ظنی میں اور قطعی کے مقابلہ میں ظنی پر عمل جائز نہیں ہے تو جواب یہ کہ آیت ادعوا ربکم الایۃ کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آمین پکار کر نہ کہنا چاہیے بلکہ مطلب اس کا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنے چاہیے لیکن عبادی ہاں آہستہ مانگنی چاہیے جہاں پیغمبر نے آہستہ مانگی ہے اور جہاں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر مانگی ہے وہاں پکار کر ہی مانگنی چاہیے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تحقیق ہے وہ سطور تمہارے پیچہ رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيُغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی کہہ کہ اگر تم مجھ سے محبت کرو میں اللہ کو پسند کروں گا اور میری چاہیے تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ يُطِيعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اطَاعَ اللّٰهَ یعنی جس نے کہا مانا رسول کا پس او سے کہا مانا اللہ کا اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کوئی نہیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہیں کرتے تھے اور بعض دعاؤں اور نماز میں آمین کا پکار کر کہنا اگر ادعوا ربکم کے خلاف اور خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو اس وقت وحی نازل ہوتی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آمین پکار کر کہنے سے منع کیا جاتا مگر امام اعظم کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیث لانوسے حبیب مجبور اور عاجز ہو چکے ہیں تو ناچار سے اس آیت و خلاف قول و فعل پیغمبر اور ان کے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین سے تبرک نماز میں آمین خفیہ کہنے کے کیونکہ گنوہین اور وجہ اس کی یہ ہے کہ ان کے دلوں میں اور ان کی آنکھوں پر تقلید کی ٹہنی لگ رہی ہے اس لیے اپنے امام کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک و فعل شریف کی کچھ بھی مہل نہیں جانتے ہیں اور صاف صاف الکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آیت قطعاً ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ میں ظنی پر عمل جائز نہیں حالانکہ اپنے اس قاعدے کے پابند نہیں ہیں اور بہت سی جگہوں میں اس قاعدے کے خلاف عمل میں لائے ہیں چنانچہ واسطے

یہاں پر امام اعظم علیہ السلام کی روایت ہے کہ آمین پکار کر کہنا جائز ہے اور بعض روایات میں ہے کہ آمین پکار کر کہنا مکروہ ہے

تصدیق اپنے دعویٰ کے امین چند سال اس قسم کے نقل کرتا ہوں دیکھ لیجئے پہلا مسئلہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوَّتًا يَنْفَعُ تَحْقِيقَ نَمَازِہے اور پر مسلمانوں کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی ظاہر اس آیت کو بھی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑھنی چاہئیں لیکن سفر میں بلکہ لوگوں کے دفع حج کے لیے بعض اوقات اپنے گھر میں ہی حضرت نے جمع کر کے نماز پڑھی ہے اور بیان اسکا اسی کتاب میں انشاء اللہ تعالیٰ لگے آویگا اور مزدلفہ میں جمع کر کے پڑھنے کے قائل تو امام عظیمؒ اور اکمل مقلد بھی ہیں اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے عبد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما سنن دیکھا میں نے بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز بدون وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمعہ کین در میان مغرب اور عشا کے مزدلفہ میں اور نماز پڑھی فجر کی اور دن قبل وقت اپنی کے پس اب غور کر کے انصاف سو کہنا چاہیے کہ یہاں قرآن پر سے عمل کمان چلا گیا اور یہ وجہ کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطع کی ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا دوسرا مسئلہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے حُرِّمْتُ عَلَيْكُمْ اَمْهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَاَخْوَاكُمْ وَالْاُمَّهَاتُ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَبَنَاتُ الْاَخِ وَالْاُمُّهَاتُ الَّتِي ارَضَعْتَكُمْ وَاَخْوَاكُمْ مِنَ الرِّضَاعَةِ وَالْاُمُّهَاتُ لِسَائِدِكُمْ وَرَبَايَاكُمْ الَّتِي فِي مَجْوَركُمْ مِنْ سَائِدِكُمْ الَّتِي دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَمْ تَكُونُوا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيكُمْ وَحَلَائِلُ اِبْنَاءِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاَخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ طَرِآءٌ كَانَ عَفْوً رَاحِمًا وَلَوْ اَلْحَضَتُ مِنْ الشَّيْءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَا لَكُمْ كَتَبَ اللّٰهُ عَلَيكُمْ وَاِحْلَ لَكُمْ مَّا وَّرَاۤءَكُمْ ذِكْرُكُمْ اَنْ تَبْتَغُوا بِاَمْوَالِكُمْ حَيْثُ هَرَامٌ كَيْسٍ اور پر تمہارے مابین تمہاری اور بیٹیاں تمہاری اور بہنیں تمہاری اور بھوپیاں تمہاری اور خالائیں تمہاری اور بیٹیاں بھائیوں کی اور بیٹیاں بہنوں کی اور مابین تمہاری جنہوں نے دودھ پلایا تمکو اور بہنیں تمہاری دودھ سے اور مابین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جو رون تمہاری کی جو بچہ گو دیوں تمہاری کے میں بی بیوں تمہاری سے جو صحبت کی تنے ساتھ انکے پس اگر بہنیں صحبت کی تم نے ساتھ انکے پس نہیں گناہ اور پر تمہارے اور جو روین بیٹوں تمہارے کو جو جدیتابی سے میں اور یہ کہ گناہ کرو تم در میان دو بہنوں کے مگر جو کچہ گذر تحقیق اللہ ہے بخشنے والا مہربان اور بسیار ہی مددگار عورتوں میں سے مگر جب تک مالک ہوئے ہیں داہنے ہاتھ تمہارے لکھ دیا اللہ نے اور پر تمہارے اور صل

۱۳
 اینست که اگر در
 که از او بیاید و
 نماند از او چیزی
 که در میان این
 او که با او
 که در این باره
 ۱۴

کیا گیا ہے وسط ہمارے جو کچھ سوائے اس کے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدے مالون اپنے کے فائدہ ان اتوں سے ایک تو ظاہر میں یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوائے ان عورتوں کے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ نے کیا ہے اور کوئی بھی عورت حرام نہیں اور حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی بہو بھی اور اپنی بی بی کی خالہ بھی حرام ہے چنانچہ بخاری رحمہ اللہ اور مسلم بن روایت ہے ابھی رہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمیع کیا جاویں در بیان عمر کے اور بہو بھی اوسکی کے اور جمع کیا جاوے در بیان عورت کے اور خالہ اوسکی کے اور اسی کے قائل ہیں امام غلام علی اور ایضاً مقلد ہی پس اب عورت کے ایضا سے کہنا چاہیے کہ میان قرآن پر عمل کمان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے میں ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدے کو کون اوٹا کر لے گیا مسئلہ امسئلہ آیت اُمُّهُ لَكُمْ اَنْثٰى اَرْصَعْتُمْ وَاَخْوَانُكُمْ مِنَ الرَّحْمَةِ اَعَدَّ مِنْ رَحْمَتِهِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ظاہر پہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور دودہ کی بہن ہی حرام ہے سوائے اسکے اور حسب مال میں اور حدیث میں ہے کہ جو چیز بربنسب کی حرام ہے وہ ہی بسبب دودہ پینے کے بھی حرام ہے چنانچہ متعلم میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اونہوں نے کہا یا رسول اللہ کیلئے خواہش آپ کو ٹیٹھے چھاپنے کی کہ حمزہؓ میں پس تحقیق وہ خود بصیرت ہو جو ان عورتوں فریق کی میں پس فرمایا حضرت نے حضرت علیؓ کو کہ کیا نہیں جانتا تو کہ تحقیق حمزہؓ کہا ہی میرا ہے دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے حرام کی بسبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی بربنسب کی اور اسی کے قائل ہیں امام غلام علی ہی اور انکے مقلد ہی پس اب ایضا سے کہنا چاہیے کہ میان قرآن پر عمل کمان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدہ کو کون اوٹا کر لے گیا جو تھکا مسئلہ فرمایا اللہ تعالیٰ سُبْحَانَ الَّذِيْ اَنۡتَ اِذَا دُعِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّكُوۡمٍ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلَى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ يُفۡسِحُوۡا كُوۡفُرًا وَّاَيۡمَانًا لِآسَءِ فَجِسۡوَقٌ كَذٰلِكَ يُفَصِّلُ الصَّوَۡتُ لِقَوۡلِ هٕٗلِكَ نَبۡيُۨنَا لِيُبَيِّنَ لَكُمۡ الۡاٰيٰتِ وَيَزَكِّیۡنَا لَعَلَّكُمْ تَهۡتَفِفُوۡنَ طرف یاد خدا کی اور چوڑ دوسودا کر ناظرا ہر اس آیت پر بھی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص جو جمعہ روز ہے لیکن حدیثوں میں ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہیں اور حدیثیں اس معنون کی یہ ہیں پہلی حدیث روایت ہے طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہے وجوب ہے ہر مسلمان پر جماعت میں مگر چار پر غلام پر اگر کسی کے ملک میں ہو اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر رویت کیا ہر حدیث کو ابو داؤد نے اور کما نہیں سنا طارقؒ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت سے طارقؒ نے مذکور کے اس نے نقل کے ابو موسیٰ سے

فائدہ تکملہ الحکم مشرق بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا

۱۳
جدا دل کے ملازمین
مطہر علیہ السلام سے
سکے انعام فرمے ہوئے
تین جہانوں میں
سورج کی روشنی کے
پاؤں پر قدموں والے
کھڑے ہیں
سے بیاض گلے میں
ازلیخ میں باب الحرام
یہودین لشکرہ بن کر

مصنف ابن حجر المذہب کے صحیح کیا احادیث کو بہتوں نے اور روایت کیا اس کو نہ صرف مسندین ساتھ دوسرے لفظ کو ایک شخص کو تم نبی وال کے سے اور بنین نام لیا گیا اس شخص کا اور مصنف ابن حجر کی یہ ہے کہ حدیث ساتھ اسوجہ کے موصول ہوئی اور یہ حدیث نے نہ صرف ہدایین لکھا ہے کہ کما نووی نے خلاصین کہ یہ حدیث اور شرط بخاری اور سلم کے ہے اور یہ حدیث حجت ہے دوسری حدیث روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھیستو بنیم خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان لکھا ہے ساتھ اس کے اور دن آخرت کر پس فرض ہے اس پر نماز جمعہ کی دن جمعہ کے گھر میں یا مسافر یا عورت یا لڑکے (بالغ) یا غلام پر (فرض نہیں) پس جو کوئی بے پرواہ ہو نماز جمعہ سے ساتھ کیلئے کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے اور اللہ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا روایت کیا احادیث کو دقطنی نے فائدہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلئے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ حدیث کے راویوں میں ایک تو ابن لمیعہ ہے اور دوسرا معاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں اور اسی کو قائل ہیں امام اعظم ہی اور ان کے تفسیر ہی بلکہ امام غزالی کے نزدیک اند ہے مطلق جمعہ و احزاب میں اور حدیثوں میں اند ہے چجمعہ کے واجب نہ ہو نیکافرت تک ہی نہیں ہے پس تعجب ہے کہ بیان تو ظنی سے ہی استدلال کیا اپنی رائے سے ہے کام چلا دیا اور اند ہے چجمعہ کا واجب نہ ہونا بنا لیا پس اب انصاف ہو کہنا چاہیے کہ بیان قرآن پر سے عمل کماں چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوئی ہے اور حدیث ظنی کو بھی بالائے طاق رکھ دیا اور اپنی ہی رائے کو کلام اللہ سے ہی اور حدیث سے ہی مقدم کیا پھر بتلایے تو بیان آپ کے اس قاعدہ کو کون اوٹھا کر لے گیا یا بخوان **مَنْ كَلَّمَ اللَّهَ تَعَالَى فَرَّيَا بَ يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا مَنَّ اللَّهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَعْسَلُوا وَجْوهَهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِلَى الْمَأْفِقِ وَأَمْسَحُوا بِرُؤُوسِكُمْ وَأَرْجِلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ** یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تو تمہارے واسطے نماز کے پس ہوؤ سونوٹ انہوں کو اور ہاتھ انہوں کو کہنیوں تک اور سرہ کر دوسروں انہوں اور پاؤں انہوں کو ٹخنوں تک ظاہر اس آیت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ یا بخوان نمازوں کی واسطے مباح وضو کرنا چاہیے اور حضرت نے ایک وضو ہی یا بخوان نمازوں کو ٹہرنا چاہیے چنانچہ مسلم میں روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹہر میں ہی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کے اور سرہ کیا اور پوزوں کے پس کما واسطے حضرت کے حضرت عمرؓ نے تحقیق کی آپ نے آج کے دن ایک چیز کہ نہ تھے کرتے اس کو پس فرمایا قصد اکیلی میں اس کو اے عمر اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب تک اون کا وضو نہ ٹوٹتا تب

۱۔ عبادت کے لئے تشریف لے کر
 بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۲۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۳۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۴۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۵۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۶۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۷۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۸۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۹۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے
 ۱۰۔ بلخ کے لئے روانہ ہوئے

ایک نیا وضو نہ کرتے چنانچہ دارمیؒ میں روایت ہوا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تمہارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے واسطے ہر نماز کے اور تھا ایک ہم میں سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹا فائدہ کا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے محدث کو ایک جماعت نے اگر مسلم نے انتہے ہر نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھا یہ سنسوخ ہوا چنانچہ حدیث میں اس ضمن میں کی اسی کتاب میں ایک وضو سے کہی نماز میں پڑھنے کے بیان میں پہلے گذرین میں لیکن حضرت غریمیت جانکر ہر نماز کو لیے نیا وضو کر لیا کرتے تھے اور مذہب امام عظیم کا یہی ہے کہ صلیک وضو ٹوٹا نہیں رہتا جبکہ نماز پڑھنی اس سے جائز ہے اب اضافے سے کہنا چاہیے کہ بیان قرآن پر سے عمل کہ مان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ظنی پر عمل جائز نہیں اس قاعدہ کو کون اوٹا کر لے گیا غرض کہ حنفیہ نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ پلٹ کر دیا ہے اور صحیح صحیح حدیثوں کو اکثر مسائل میں بالکل ترک کر دیا ہے میرے خیال میں یہی مطابق لکھنے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جنکی عبارت قریب آتی ہے حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہے کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجھے ہیں ایسے پیغمبر نے ہی نہیں سمجھے تھے لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام میں نہیں کہہ سکتے ہیں اس لیے اپنے امام کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف اصول مقررہ محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث صحیحہ لے آتے ہیں اور اگر ٹرا زور مارتے ہیں تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کرتے ہیں اور کہیں بمقابلہ حدیث صحیحہ مرفوعہ کے کسی صحابی کے قول یا فعل سے محبت پکڑ کر حدیث صحیحہ مرفوعہ کو ترک کر دیتے ہیں اور کہیں حدیث صحیحہ مرفوعہ کے مقابلہ میں آیت قرآن پڑھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قرآن مجید کی آیت کو ہوتے ہوئے حدیث پڑھنا جائز نہیں ایسے لوگوں کے حق میں جناب مولانا مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے کہ سبھی غنی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح مانکر قدح و جرح سے سالم جانکر اس کے مقابلہ میں قرآن کی آیت پڑھتے ہیں بیشک یہی اعتقاد رکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے معنی نہیں سمجھے ہیں ورنہ حدیث کہ قلیبے میں کہی قرآن نہ پڑھیں بلکہ دونوں کو باہم موافق کریں لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام میں نہیں کہہ سکتے ہیں اس لیے وہ ایک ٹی کی آڑ میں ٹھکا کر لیتے ہیں اور اس بری اعتقاد کو اس قاعدہ کے ضمن میں ظاہر کرتے ہیں کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ میں ظنی پر عمل جائز نہیں ہے

۲
چند داری
میں سے
کچھ کچھ
میں سے
بعض نہیں
لا اوطار
میں سے
کچھ کچھ

کہ یہ بات فضیلت ہی کی وجہ سے ہے حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرارت ایسی تھیں اور نہ کسی سلف کے
 نیک بختوں کی تھی اور ابن مبارک نے اس شخص کی بے قررتی کو منع فرمایا ہے فضیل بن زیاد کہتے ہیں کہ ایک شخص
 نے ابو عبد اللہ کو کہا کہ اوسکی قررت میں جو میں کیا چوڑو دوں اونہوں نے کہا ادغام اور کسرہ جو عرب کی زبانوں
 سے کسی میں نہیں معلوم ہوتا اور انکے لڑکے عبد اللہ نے جو اسے پوچھا تو کہا کہ سخت کسرہ اور حرف کو لٹا دینا چاہیے
 اور دوسری جگہ میں کہا کہ ادغام نہ کیا جائے اور ویسا اصباح ذکر سے تو مصناف فقہ نہیں اور امام احمد رحمہ اللہ علیہ
 سے مروی ہے کہ اونہوں کو فرمایا کہ یہ قررت نئی نکلی ہے اس پر کہنے نہیں پڑا اور اسکو برا جانے سے یہی ہیں اس کو
 جو ابن قتیبہ نے ذکر کیا ہے نماز فجر میں سو مرتبے پڑھنے کے بیان میں **عن جابر بن سمیۃ**
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر یقول القرآن المجید فیکون
وكانت صلواته بعد تخفيفه واداه مسلماً جابر بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مروی ہے کہ کہتا ہے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز فجر میں سورہ ق القرآن المجید اور مانند اسکے اور آپ کی باقی کی نماز میں ہلکی ہوئی تھیں
روایت کیا احمد بن محمد کو مسلم نے فائدہ یعنی نماز فجر میں قرارت دراز پڑھتے اور اونہوں میں اس سے
 کم ایسے کہ وہ وقت قبولیت دعا اور برکت کا ہوتا ہے اور مسلم میں روایت ہے عمر بن حریث رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کہ تحقیق اونہوں نے سنائی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے نماز فجر میں واللیل اذ اعسر یعنی اذا اشمس کو ت
 اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے وقت فجر کے کہ میں نے بعد فاتحہ مکہ کے پس شروع کی سورہ مومنون یعنی قدا علم المومنون بیان کیا
 کہ آیا ذکر حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون کا یا ذکر حضرت عیسیٰ علیہ السلام در پیش آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
 کہ میں نے پس کو کیا **فائدہ** ذکر حضرت عیسیٰ اور حضرت ہارون کا اس آیت میں جو ثم ارسلنا موسیٰ و اخاه
 ہارون اذ ذکر حضرت عیسیٰ کا اس آیت میں وجعلنا ابن مریم واسۃ آیت اور صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں
 روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے نماز فجر میں دن جمعہ کو
 الم تنزل پہلی رکعت میں اور دوسری میں ہل اتے علی الانسان اور طبرانی کے لیے حدیث ہے ابن سعد
 کے ہمیشہ کرتے تھے یا اور مسلم میں روایت ہے اسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق کما رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وآلہ وسلم پڑھتے تھے بیچ دو رکعتوں سنت فجر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہم اللہ احد اور مسلم میں روایت
 ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے بیچ دو رکعتوں

۴
 عن جابر بن سمیۃ
 بن ابی القریۃ
 فی فضیلتہ
 علیہ السلام
 ۵
 عن عبد اللہ بن مسعود
 بن عبد اللہ بن مسعود
 بن عبد اللہ بن مسعود
 بن عبد اللہ بن مسعود
 بن عبد اللہ بن مسعود

سنت مجرب کے قولوا آمنا باللہ وما أنزل إلینا کہ سورہ بقرہ میں ہے اور وہ آیت کمال عمران میں ہے
 قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ فَاذْكُرُوا
 قَوْلُوا آمنا باللہ وما أنزل إلینا وما أنزل إلنا إبراهيم واسحق ويعقوب و
 اسباط وما أوتي موسى وعيسى وما أوتي النبيون من ربهم لا نفرق بين أحد
 منهم ونحن له مسلمون اور دوسری آیت آل عمران کی یون ہے قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى
 كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ إِنْ لَأَتَعْبُدُوا إِلَّا اللَّهَ وَلَا تَشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَخَنَّ بَعْضُنَا بَعْضًا
 اِرْكَبُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَانْطَلِقُوا فِي الدِّينِ أَكْبَادًا مُسْلِمِينَ اور احمد اور ابو داؤد اور
 نسائی میں روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھا میں کہنے چاہتا ہوں اسے رسول خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے اونٹنی اونکی سفر میں پس فرمایا واسطے میرے ابو عقبہ نہ سکھلاؤن میں تجھ کو بہتر سورتیں کہ ٹپہی گئیں
 پس کہلا مجھ کو قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کہا عقبہ نے پس نہیں دیکھا حضرت نے مجھ کو کہ خوش
 کیا گیا میں ساتھ اندونوں کو بہت پس جب اوتری واسطے نماز صبح کے ٹپہی ساتھ ان دونوں کے نماز صبح کی
 واسطے لوگوں کے پس جب فانی ہوئے پھر طرف میری پس فرمایا اے عقبہ کیا دیکھا تو نے اور ابو داؤد
 میں روایت ہے معاذ بن عبد اللہ جہنی سے کہ کہ تحقیق ایک شخص تھا جہینہ میں کا کہ خبر دی اسے معاذ کو یہ کاسر
 نے سنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ٹپہی نماز صبح میں سورہ اذ اززلزلت دونوں رکعتوں میں پس نہیں جانا میں
 کہ بول گئی یا ٹپہی یہ فیض اور موطا امام مالک میں روایت ہے عروہ بن مسعود سے اس نے نقل کی اپنے باب تحقیق ابو
 صدیق رضی اللہ عنہ نماز ٹپہی صبح کی پس ٹپہی دونوں رکعتوں میں سورہ بقرہ اور موطا امام مالک میں
 روایت ہے ذرافض بن عیسیٰ جہنی سے کہ نہیں سبکی میں سورہ یوسف مگر ٹپہی حضرت عثمان بن عفان رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کے سے ہو نماز صبح میں بسبب بہت ٹپہی لکے کہ اس کو اور موطا امام مالک میں روایت ہے
 عامر بن ربیع سے کہ نماز ٹپہی میں پیچھے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صبح کی پس ٹپہی اس
 میں سورہ یوسف اور سورہ حج ٹپہنا ٹپہی کہ کیا واسطے عامر کے اس وقت البتہ کثرت ہو کر ہو گئے حضرت
 عروہ بن مطلق فخر کے یعنی اول وقت کی ہو گئے کہ اس قدر ٹپہتے تھے کہ کہا کہ ہاں اور مسلم میں روایت ہے
 ابو بزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے ٹپہتے پیچ نماز فجر کے سائلہ آیت
 سوات تک اور نسائی میں روایت ہے ایک مرد صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے کہ تحقیق حضرت صلی

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی فجر کی پس پڑھا سورہ روم کو نماز ظہر اور عصر میں سو مرتب پڑھنے کے
 بیان میں عن جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرئ
 فی الظہر باللیل اذا اغتشی فی روائہ لیسجد اسم ربک الا علی وفي العصر یخوذ ذلک وفي الصبح
 أطول من ذلک رکوعہ مسلم روایت ہے جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے
 نماز ظہر میں والیل اذا اغتشی اور ایک روایت میں کہ کہ پڑھتے سبح اسم ربک الاعلیٰ اور نماز عصر میں مانند اسکے
 اور صبح میں دراز اس سے روایت کیا احمد بن محمد کو مسلم نے **فائدہ** سنائی میں روایت میں اسی سے کہ تینتر
 نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے پڑھتے صبح نماز ظہر کے اور عصر کے والسموات البروج اور واما والطارق اور
 مانند اسکے اور لسانی میں روایت ہے برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہاتے تھے نماز پڑھتے صبح نبی صلی اللہ
 علیہ وآلہ وسلم کے ظہر کی پس سنتی ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آیت کو پڑھتے آیات کے سورہ لقمان اور
 ذاریات سور اور لسانی میں روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق تھے قاسم کی جاتی
 نماز ظہر کی پس جاتا جانے والا طرف البقیع کی پس پوری کرتا حاجت اپنی بہر وضو کرتا مہر آما اور رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم پھر رکعت پہلی کے دراز کرتے یعنی ابھی پہلی رکعت میں ہوتے اور مسلم میں روایت ہے اسی سے
 کہاتے اندازہ کرتے ہم کہڑے ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ظہر اور عصر میں پس اندازہ کیا ہم نے
 ان کے کہڑے ہونے کا یہ دو رکعتوں پہلی کے ظہر سے مقدار پڑھنے آتم تنزل سجدہ کے اور ایک روایت میں یہ
 ہے کہ پڑھتے ہر رکعت بقدر تسلیتوں کے اور اندازہ کیا ہم نے کہڑے رہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پچھلی
 دو رکعتوں میں مقدار آدھے کے اس سے اور اندازہ کیا ہم نے کہڑے رہنے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا پچھلی
 دو رکعتوں کے نماز عصر کو اور مقدار کہڑے ہونے ان کے کے پچھلی دو رکعتوں میں ظہر کے اور یہ پچھلی دو
 رکعتوں کے عصر سے اور مقدار آدھے اسکے کے **فائدہ** احمد بن محمد سے معلوم ہوا کہ پچھلی دو رکعتوں میں
 ہی سورہ کا پڑھنا امام اور اکیلے کے لیے حضرت ہے اور تائید کرتا ہے اسکی فعل حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کا جو کہ موطاء امام مالک میں روایت ہے نافع سے کہ تحقیق ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جب وقت
 کہ نماز پڑھتے اکیلے پڑھتے پچھاؤں رکعت کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت قرآن مجید سے
 اور تھے پڑھتے کہی کہی دو سو مرتب اور کہی تین بیچ ایک رکعت کے نماز فرض میں اور پڑھتے بیچ
 دو رکعتوں مغرب کے اسی طرح ساتھ سورہ فاتحہ اور ایک ایک سورتہ کے نماز مغرب میں سو مرتب

۱۰
 فی الصبح لیسجد اسم ربک الاعلیٰ
 فی الظہر باللیل اذا اغتشی
 فی روائہ لیسجد اسم ربک الاعلیٰ
 فی العصر یخوذ ذلک
 فی الصبح أطول من ذلک
 رکوعہ مسلم روایت ہے
 جابر بن سمرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 کہ کہتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پڑھتے صبح نماز ظہر کے اور عصر کے
 والسموات البروج اور واما والطارق
 اور مانند اسکے اور لسانی میں
 روایت ہے برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہاتے تھے نماز پڑھتے صبح نبی
 صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہر کی پس
 سنتی ہم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
 وسلم سے آیت کو پڑھتے آیات کے
 سورہ لقمان اور ذاریات سور اور
 لسانی میں روایت ہے ابی سعید خدری
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق
 تھے قاسم کی جاتی نماز ظہر کی پس
 جاتا جانے والا طرف البقیع کی پس
 پوری کرتا حاجت اپنی بہر وضو
 کرتا مہر آما اور رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم پھر رکعت پہلی کے
 دراز کرتے یعنی ابھی پہلی رکعت
 میں ہوتے اور مسلم میں روایت ہے
 اسی سے کہاتے اندازہ کرتے ہم کہڑے
 ہونے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 کا ظہر اور عصر میں پس اندازہ
 کیا ہم نے ان کے کہڑے ہونے کا یہ
 دو رکعتوں پہلی کے ظہر سے مقدار
 پڑھنے آتم تنزل سجدہ کے اور ایک
 روایت میں یہ ہے کہ پڑھتے ہر رکعت
 بقدر تسلیتوں کے اور اندازہ کیا ہم
 نے کہڑے رہنے حضرت صلی اللہ علیہ
 وسلم کا پچھلی دو رکعتوں میں
 مقدار آدھے کے اس سے اور اندازہ
 کیا ہم نے کہڑے رہنے حضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم کا پچھلی دو رکعتوں
 کے نماز عصر کو اور مقدار کہڑے
 ہونے ان کے کے پچھلی دو رکعتوں
 میں ظہر کے اور یہ پچھلی دو
 رکعتوں کے عصر سے اور مقدار
 آدھے اسکے کے **فائدہ** احمد بن
 محمد سے معلوم ہوا کہ پچھلی دو
 رکعتوں میں ہی سورہ کا پڑھنا امام
 اور اکیلے کے لیے حضرت ہے اور
 تائید کرتا ہے اسکی فعل حضرت عمر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جب وقت
 کہ نماز پڑھتے اکیلے پڑھتے پچھاؤں
 رکعت کے ہر رکعت میں سورہ فاتحہ
 اور ایک سورت قرآن مجید سے اور
 تھے پڑھتے کہی کہی دو سو مرتب
 اور کہی تین بیچ ایک رکعت کے نماز
 فرض میں اور پڑھتے بیچ دو رکعتوں
 مغرب کے اسی طرح ساتھ سورہ فاتحہ
 اور ایک ایک سورتہ کے نماز مغرب
 میں سو مرتب

ابوداؤد والترمذی الى قولہ وانا علی ذلک من الشہیدین روایت ہوالی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھتے تھے من سے سورہ والتین الزبور پس پوچھو
النس النرا بالحکم الحی کمین تک یعنی کیا نہیں ہے اللہ بڑا حاکم سب کا کمون کا پس چاہیے کہ کہے جلی وانا علی
ذلک من الشاہدین یعنی ہاں اور میں اس پر شاہدوں میں سے ہوں اور جو شخص پڑھے لا اتمم یوم القیامۃ پس
پوچھے اس آیت تک امیں تک بقا و علی ان تیکے المولیٰ یعنی کیا نہیں یہ خدا قادر اس پر کہ زندہ کرے
مردوں کو پس چاہیے کہ کہے جلی یعنی ہاں قادر ہر اور جو کوئی پڑھے والمسلات پس پوچھے فباہی حدیث
بعده یومنون کہ یعنی پس ساتھ بات کہ پوچھا اسکے ایمان لاوین گے پوچھا ہے کہ کہے اسنا بابر یعنی ایمان لائے
ہم ساتھ اللہ کے روایت کیا احمد بنک ابو داؤد نے اور روایت کی ترمذی نے اس قول تک وانا علی ذلک
من الشاہدین یعنی والتین کی آیت کو جواب تک **فائدہ** کہ ترمذی نے یہ حدیث اسی ہنادی مروی
ہے اس اعلیٰ ہوالی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا ہے اور اسکا نام نہیں لیا گیا اور تفسیر
فتح البیان فی مقاصد القرآن میں لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو جابر بنہ سورۃ فوات التین
فَقَرَأْتُ الْكِتَابَ الْاَلِیَّہُ فَقُلْتُ بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِکَ مِنَ الشَّاهِدِیْنَ روایت کیا اسکو ابن مردویہ نے اور
روایت ہوا بن عباس سے کہ تحقیق وہ جبر پڑھتے اس آیت کو کہتے سُبْحَانَکَ اللّٰهُمَّ فَبِیْہِ الذِّمَّہُ روایت کیا ہر
کو ابن جبریا اور ترمذی نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ الشَّجَبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
کَانَ اِذَا قَرَأَ سُبْحَہُ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی قَالَ سُبْحَانَ رَبِّیْ الْاَعْلٰی رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُو دَاؤُدَ اور روایت ہوا
عباس سے اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت کہ پڑھتے سبح ہم ربکا لا اعلیٰ فرماتے
ربکا لا اعلیٰ روایت کیا احمد بنک ابو داؤد نے **فائدہ** معنی سورت کہ سرے کے میں کہ پاک کی بیان کر پروردگار
اپنے کی جو کہ بلند مرتبہ ہے اور تفسیر فتح البیان میں لکھا ہے کہ روایت کیا احمد بنک ابو داؤد نے
طبرانی اور ابن مردویہ اور ترمذی نے اور کہا ابو داؤد نے مخالفت کیا گیا ہے اس میں وکیع پس روایت کیا
اس کو شعبہ نے ابی اسحاق سے اس نے سعید سے اس نے ابن عباس سے موقوف اور روایت کیا اسکو ہی عبد اللہ بن
اور ابن ابی شیبہ اور عبد بن حمید نے موقوف اور روایت ہر حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے
کہ انہوں نے پڑھا سبح اسم ربکا لا اعلیٰ پس کہا سبحان ربی لا اعلیٰ اور وہ نماز میں تھے پس
کہا گیا ان کے واسطہ پر یا زیادہ کرتے ہو تم قرآن میں کیا نہیں مگر امر کیے گئے سم ساتھ اس چیز کے

۱۔ پیغمبروں کا بیخ فوری
۲۔ کے اور اب تقسیم میں ہے
۳۔ پیغمبروں کا بیخ
۴۔ فقر البیان چاہا ہو یا
۵۔ کے علیحدگی کی شہادہ
۶۔ میں ہے کہ
۷۔ متکثرہ میں اب الغارہ
۸۔ فی اسلوب کے درم
۹۔ فضل ہے کہ
۱۰۔ پیغمبروں کی نسبت
۱۱۔ البیان چاہا ہو یا
۱۲۔ کے علیحدگی کے
۱۳۔ میں ہے

کہ کھائے اسکو اور روایت ابو ابی ہوشی ترضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اوہنوں نے پڑھا جمعہ میں سچ اسم ربک
 اللہ علیہ پس کما سبحان ربی الی علی اور روایت ابو سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کما اوہنوں نے
 سنائے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ پڑھا اوہنوں سچ اسم ربک الی علی پس کما سبحان ربی الی علی
 اور ایسا ہی ہے قرأت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی میں اور روایت ابو عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ تحقیق وہ حرب پڑھتے تھے سچ اسم ربک الی علی پس کہتے سبحان ربی الی علی اور زود
 ہے ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق اوہنوں نے پڑھا سچ اسم ربک الی علی پس کما سبحان ربی
 الی علی اور وہ نماز میں تھے اور ترمذی میں روایت ابو جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کھائے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ پر پس پڑھی انہو سورہ الرحمن اول سے آخر تک پس صحابہ حسب کمرہ پڑھا
 حضرت نے تحقیق پڑھی تھی میں یہ سورت جنوں پر اس رات کہ جمع ہوئے تھو جن رینے ایمان لانے کے ہو
 اور قرآن سننے کے لیے پس تھے وہ اچھے جواب دیو میں تم سے تھامیں جبکہ پہنچتا اور پر کہنے اس آیت
 کے فَبَايَئُ الْاَکْثَرُ لَكُمْ اَتَاذْكُرُونَ یعنی پس کوئی نعمت رب اپنے کی جھٹلاتے ہو اسے جن دانش کو کہتو
 جواب میں لَا اَشْتَعِي مِنْ نِعْمَتِكَ رَبَّنَا اَتَاذْكُرُ فَاِنَّكَ الْحَمْدُ یعنی نہیں کوئی چیز نعمتوں تیری سے اور
 رب ہمارے جھٹلاتے ہیں پس تیرے ہی لیے سب تعریف ہے اور کما ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے جن
 نمازون میں قرأت پکار کر پڑھی جاتی ہے ان میں سے جو رکعت امام کے ساتھ
 نہ پڑھی جاوے اس میں قرأت پکار کر پڑھنے کے بیان میں عَنْ نَافِعٍ
 اَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ اِذَا قَاتَا تَشْتَعِي مِنَ الصَّلَاةِ وَمَعَ الْاِمَامِ فَيَمَاجَهَرُ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرْءَةِ
 اَنَّهُ اِذَا اسَلَّمَ الْاِمَامُ قَامَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ فَقَرَأَ لِنَفْسِهِ فَيَمَاجَهَرُ فِيهِ الْاِمَامُ بِالْقِرْءَةِ
 ہے نافع سے کہ عبد اللہ بن عمرؓ فوت ہو جاتے کچھ نماز ان کے ساتھ امام کے جس میں امام نے پکار کر
 قرأت کی تھی تو حسب سلام پیرتا اوٹھتے عبد اللہ بن عمرؓ اور پڑھتے جو رہ گئی تھی نماز پکار کر روایت کیا ہر
 حدیث کو ماننے نماز میں رفع یدین کرنے کے بیان میں عَنْ اَبْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا
 اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَرْكَعُ يَدَيْهِ مَحْدًا وَمَنْ كَبِيَهُ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ
 وَاِذَا اكْبَرَ لِلرُّكُوعِ وَاِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَدَالِكَ وَقَالَ سَمِعَ اللَّهُ لَيْسَ حَمْدًا
 رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ روایت ہے ابن عمرؓ

یہ حدیث غریب ہے
 زائد کے ساتھ
 میں ہے
 حدیث صحابہ کرام
 مسند ابی یوسف
 حدیث صحابہ کرام
 میں ہے
 حدیث صحابہ کرام
 میں ہے

ہاتھ پر چرب ارادہ کیا کہ رکوع کرین نکالے دونوں ہاتھ اپنے کپڑے پہ اوٹھایا ان کو اور تکبیر کہی پھر رکوع کیا پھر جبکہ کما سمع اللہ من حمدہ اوٹھائے اپنی دونوں ہاتھ پھر جب سجدہ کیا سجدہ کیا درمیان دونوں ہاتھوں اپنے کے روایت کیا احمدیث کو مسلم **وَعَنْ** ابْنِ قَلْبَةَ أَنَّهُ رَأَى مَالِكَ ابْنَ الْحَوْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِذَا صَلَّى كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُرْكَعَ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَحَدَّثَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَنَعَ هَكَذَا اسْتَفْقَ عَلَيْهِ رَوَيْتُ هُوَ أَبُو قَلْبَةَ يَرَى تَحْقِيقَ اسْمِهِ دِيكَمَا مَالِكُ بْنُ الْحَوْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ كُوجِبَ نَمَازُ طَهْتَا تَكْمِيرُ كِتَابًا اور اٹھاتا ہاتھوں اپنے کو اور چرب ارادہ کرتا رکوع کا اوٹھاتا اپنے دونوں ہاتھ اور چرب اوٹھاتا سر اپنا دینے رکوع ہی اوٹھاتا اپنے دونوں ہاتھوں کو اور حدیث بیان کی کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح کیا ہے روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** بَعْثِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ لِلصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى تَكُونَا حَادً وَمَنْكِبَيْهِ تُخَرُّ كَبْرًا فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْجُدَ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَإِذَا رَفَعَهُ مِنَ السُّجُودِ فَعَلَّ مِثْلَ ذَلِكَ وَلَا يَفْعَلُهُ حَتَّى يَرَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ مُنْفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے وسط نماز کے اوٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ ہوتے دونوں ہاتھ برابر دونوں منڈیوں کے پھر تکبیر کہتے پھر چرب ارادہ کرتے رکوع کا کرتے اسی طرح اور چرب سر اوٹھاتے رکوع سے کرتے اسی طرح اور نہ کرتے اسکو وقت اوٹھانے سر کے سجدہ سے روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے **فَائِدَةٌ** در اس الباب فی اللہ المستحب بالحبیب میں لکھا ہے کہ احمدیث میں زیادہ کیا بیہقی نے ان لفظوں کو قما زالت تلك صلواته حتى لقي الله تعالى یعنی پس ہمیشہ ہی یہ نماز حضرت کی یعنی ہمیشہ نماز میں رفعین کرتے رہے یہاں تک کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ سے (یعنی فوت ہونے تک رفع میں کرتے رہے) **وَعَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ الْمَكْتُوبَةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَادً وَمَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ مِثْلَ ذَلِكَ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يُرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَلَا يَرَفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلَوَاتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ وَإِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ تَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذَلِكَ وَكَبَّرَ دَوَاهِ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهُ اور روایت ہے حضرت علی

۱۰۰
موجودین مفتی علی گیارہ
سلطنت علیہ علیہ دارالافتاء
۱۰۱
کے صفوہ میں سے
چاہا یا احمدی شریعت
۱۰۲
ملا بہ ابن ادریس
چاہا یا احمدی شریعت
۱۰۳
میں سے
حضرت صاحب ابوب
چاہا یا احمدی شریعت
۱۰۴
میں سے
منتقل الاشیاء
۱۰۵
فائدہ دہی کے صفوہ
میں سے ۱۰

ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اونہوں کو نقل کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت تہجد کثرت
 ہوتے طرہ نماز فرض کے تکبیر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے کو برابر دونوں کندھوں اپنے کے اور کرتے اگر
 طرح حسب وقت کہ ادا کرتے قنات اپنی کو اور ارادہ کرتے رکوع کا اور کرتے اس کو حسب اوتھاتے سر پار رکوع سے اور
 اڑھاتے اٹھوں اپنے کو کسی چیز میں نہانا بنی میں بیچ حالت بیٹھنے کے اور حسب وقت کثرت ہوتے دونوں ہاتھ
 سے اڑھاتے دونوں ہاتھ ویسے ہی اور تکبیر کہتے روایت کیا اسی بیٹ کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی نے اس میں
 کہا اس کو فائدہ مراد تین دو رکعتیں ہیں **وَعَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ فِي عَشْرَةِ مَنَ أَحْبَبَ إِلَيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا عَمَلُكَ بِصَلَاةِ
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوا أَفَاعْرِضُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا تَمَّ
إِلَى الصَّلَاةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَكْبِتُ ثُمَّ يَقْرَأُ تَحْمِيْلَيْنِ وَيَرْفَعُ
يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ ثُمَّ يَرْكَعُ وَيَضَعُ رَأْسَهُ عَلَى كَتِفَيْهِ ثُمَّ يَعْتَدِلُ فَلَا
يُصَيِّرُ رَأْسَهُ وَلَا يَقْنِعُ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَقُولُ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ ثُمَّ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَتَّى
يُجَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ ثُمَّ يَهْوِي إِلَى الْأَرْضِ سَلْجًا فَيَجْعَلُ
يَدَيْهِ عَزْجَ نَبِيٍّ وَيَضَعُ أَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ يَرْفَعُ رَأْسَهُ وَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا
ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى رُجِحَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ يَجْعَلُ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَيَرْفَعُ
وَيُثْنِي رِجْلَهُ الْيُسْرَى فَيَقْعُدُ عَلَيْهَا ثُمَّ يَعْتَدِلُ حَتَّى رُجِحَ كُلُّ عَظْمٍ إِلَى مَوْضِعِهِ ثُمَّ يَهْضُ
ثُمَّ يَقْنَعُ فِي الثَّالِثَةِ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ إِذَا قَامَ مِنَ الرَّكَعَتَيْنِ كَثُرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَاذِيَ
بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا كُنْتَ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ ثُمَّ يَقْنَعُ ذَلِكَ فِي بَقِيَّةِ صَلَاتِهِ حَتَّى
إِذَا كُنْتَ السُّجْدَةَ الَّتِي فِيهَا السَّلَامُ أَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ مُتَوَرِّكًا عَلَى شِقِّهِ
الْأَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوا صَدَقْتَ هَكَذَا كَانَ يُصَلِّي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَى
الْإِسْمَاعِيلِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ مَعْنَاهُ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ حَسَنٍ صَحِيحٌ اور روایت ہے
 ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا بیچ دس شخصوں کے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کہ میں خوب جانتا ہوں تم سے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ کہا صحابہ نے پس بیان کر کہا ابی
 حمید نے کہ تہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حسب وقت کہ کثرت ہوتے طرف نماز کے اڑھاتے دونوں ہاتھ

۲
 تہجد کثرت
 تہجد کثرت
 تہجد کثرت
 تہجد کثرت

اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے انکو مؤثر ہوں اپنے کے یہ تکبیر کہتے یہ قرآن پڑھتے یہ تکبیر کہتے اور اٹھاتے
دو نو ہاتھ اپنے یہاں تک کہ برابر کرتے اندرون کو مؤثر ہوں اپنے کے یہ رکوع کرتے اور رکعت دو دنوں
ہتھیلیاں اپنی اپنے گھٹنوں پر یہ سیدھی کرتے بیٹھ پس نہ جھکاتے سر اپنا اور زمین کرتے (میٹھی)
اور سر ہموار رکھتے اور یہ اٹھاتے سر اپنا پس کہتے سمع اللہ لمن حمد یہ اٹھاتے دو نو ہاتھ اپنے یہاں تک
کہ برابر کرتے انکو دو نو مؤثر ہوں اپنے کے در حالیکہ سیدھی کھڑے ہوتے یہ کہتے اللہ اکبر یہ جھکتے طرف
زمین کو سجدہ کے لیے پس دور رکھتے دو دنوں ہاتھ اپنے دو نو پہلوؤں اپنے سے اور موڑتے انگلیاں
پاؤں اپنے کی (یعنی اسطرح کہ انگلیاں حضرت کی قبلہ کی طرف تھیں) یہ اٹھاتے سر اپنا سجدہ سے اور
موڑتے بائیں پاؤں اپنا (یعنی بچاتے پس میٹھے اوپر یہ آرام کرتے یہاں تک کہ آجائی ہر ہڈی طرف
ٹھکانے اپنے کی یہ سجدہ کرتے یہ کہتے اللہ اکبر اور اٹھتے اور موڑنے بائیں پاؤں اپنا یہ میٹھے اسپر
(یعنی حلبہ استراحت کے لیے) یہ آرام کرتے یہاں تک کہ آجائی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے پر یہ کھڑے ہوتے
یہ کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکے یہ جس وقت کہ کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھ کر (یعنی بعد تھکد)
اللہ اکبر کہتے اور اٹھاتے دو نو ہاتھ اپنی مؤثر ہوں تک صیغہ کہ تکبیر کہی تھی نزدیک شروع کرنے نماز
کے یہ کرتے اسطرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہاں تک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہے سلام نکالتو
بایں پاؤں اپنا اور بیٹھتے کو لے پراور بایں جانب اپنی کے یہ سلام پیرتے کما ان دلس صحابہ
نے کہ سچ کہا تو نے اسطرح تھے حضرت صلوا اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھتے روایت کیا احمد بن حنبلہ
اور دارمی نے اور روایت کئی ترمذی اور ابن ماجہ نے معنی اسکے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے
وَعَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ صَلَّيْتُ حَلْفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ يَدَيْهِ إِذَا أَفْتَتِي الصَّلَاةَ وَإِذَا رَكَعَ وَإِذَا قَالَ سَمِعَ اللَّهُ مِنْ حَمْدِكَ
هَلْكَانَ وَأَشَارَ قَدِيسٌ إِلَى نَحْوِ الْاِذْنَيْنِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہو علقمہ بن وائل سے کہ
کما خبر دی مج کو میرے باپ نے یہ کہ نماز پڑھی میں نے پیچھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس دیکھا حضر
کو ہاتھ اٹھاتے جب شروع کرتے نماز کو اور جب رکوع کرتے اور جب کہتے سمع اللہ لمن حمد ہاتھ اٹھاتے
اسطرح اور اشارہ کیا تیس نے (یعنی جو کہ روایت احمد بن حنبلہ کا ہے) کہ لیجاتے ہاتھوں کو قریب دو نو کانوں
کے روایت کیا احمد بن حنبلہ نے وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَطَايَةَ عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ

۴
حدیث ناسی ج۱
تفسیر ج۱ کے صفحہ
۵۲
حدیث ناسی ج۱
۱۱

قَالَ سَمِعْتُهُ مُجَدِّثٌ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجْدِ ثَلَاثِينَ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُجَادِيَ بِهِمَا مَنُكِبِيَهُ كَمَا صَنَعَتْ جِبْنٌ أَفْتَحَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

اور روایت ہے محمد بن عمرو بن عطاء سے اس نے روایت کی ابی حمید الساعدی سے کہ کہا محمد نے سترائے الی حمید کو بیان کرتے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے دو رکعت ٹہکرا لیا اکر کہتے اور اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے بہانے کی بجائے ان کو برابر دونوں مؤثر ہونے کے لیے کیا تھا وقت شروع کرنے نماز کے روایت کیا احمد بن حنبل نے وعن عبد الله بن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا قام في الصلاة رفع يديه حتى تكونا حد من مكبيه وكان يفعل ذلك حين يكلي للركوع ويفعل ذلك إذا ركع رأسه من الركوع ويقول سمع الله لمن حمده ولا يفعل ذلك في السجود رواه البخاري

اور روایت ہے سالم سے اس نے روایت کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا وہ یہاں سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کھڑے ہوتے بیچ نماز کے اٹھاتے دونوں ہاتھ اپنے بہانے کہ ہوتے برابر کند ہون کے اور تنہو کرتے یہ جب اللہ اکبر کہتے واسطے رکوع میں جانے کے اور کرتے یہ جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور کہتے سمع اللہ من حمدہ اور دہرتے یہ بیچ سجدرے کے روایت کیا احمد بن حنبل نے وعن انس رضي الله تعالى عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه إذا دخل في الصلوة وإذا ركع رواه ابن ماجه

اور روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اٹھاتے ہاتھ اپنے چپ داخل ہوتے نماز میں اور جب رکوع کرتے روایت کیا احمد بن حنبل نے وابن ماجه نے وعن نافع عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما كان إذا رأى رجلاً لا يرفع يديه إذا ركع وإذا ركع ثم راه بالخطأ رواه البخاري في مجاز دفع اليك ابن ابي عمير عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما حب ويكتمه کسی کو کہ رفیع بن نعیم کرتا نہ رکوع جانے کو وقت اور نہ رکوع سے سر اٹھانیکے وقت کنکار یاں پھینک کر بائیں اسکو روایت کیا احمد بن حنبل نے ابو رسالہ رفع الیدین میں فافعل کہا بخاری نے ابو رسالہ رفع الیدین میں ابو یوسف روایت ہے صحابیوں کو وہ اپنے ہاتھ اٹھاتے تو رکوع کی وقت اور رکوع سے سر اٹھانیکے وقت اور وہ یہ ہیں۔ البقاء والنصار اور ابو سعید الساعدي البصري اور محمد بن مسلم البصري اور سهيل بن سعد الساعدي اور عبد الله بن عباس

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

بن عبدالمطلب المہاشمی اور انس بن مالک خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوہریرۃ الدوسی اور عبد اللہ بن عمرو بن العاص اور عبد اللہ بن الزبیر بن العوام القرظی اور وائل بن حجر الحضرمی اور مالک بن الحویرث اور ابو موسیٰ الاشعری اور ابو حمید الساعدی راضی ہو اللہ تعالیٰ ان سب سے اور کما بخاری نے اپنے رسالہ رفع الیدین میں اور سبط طح روائت رفع یدین کی کسی عالموں سے کہ اور حجاز اور عراق اور شام اور بصرہ اور یمن اور حیدر خراسان والوں کی ہے کہ ان میں سے یمن سعید بن جبیر اور عطاء بن ابی رباح اور مجاہد اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب اور عمر بن عبد الغزیز اور نعمان بن ابی عیاش اور حسن اور ابن سیرین اور طاؤس اور مکحول اور عبد اللہ بن دینار اور نافع مولیٰ عبد اللہ بن عمر اور حسن بن مسلم اور قیس بن سعد اور بہت سے لوگ ہیں انتہے اور کما مولوی محمد اسماعیل شہید نے تنویر العینین میں کہ تحقیق آئی یمن رفع یدین کے باب میں اتنی روایتیں کہ گنجائش نہیں رکھتا انکی ذکر کی یہ مقام اور کما مجد الدین فیروز آبادی مصنف قاسم نے سفر السعادت میں کہ تین جگہوں میں اوٹھانا ہاتھوں کا ثابت ہوا اور کثرت راویوں کے سبب یہ بات تو اتنے کو پہونچی چار سو خبر اور اثر اس باب میں صحیح ہوئی اور عشرہ مبشرہ اور روایت کی ہو کہ ہمیشہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم یوں ہی نماز پڑھتے یہاں تک کہ اس جہان سے رحلت فرمائی اور سوائے اسکو کچھ ثابت نہ ہوا اور ترمذی میں لکھا ہے کہ رفع یدین کے راوی اور قائل اسکے صحابہ سے حضرت عمر اور حضرت علی اور وائل بن حجر اور مالک بن الحویرث اور انس اور ابیہریرہ اور ابی حمید اور ابی سعید اور سہل بن سعد اور محمد بن سلمہ اور ابی قتادہ اور ابو موسیٰ الاشعری اور جابر اور عمیر اللیثی اور ابن عمر اور ابن عباس اور عبد اللہ بن زبیر اور سوائے انکے اور بھی ہیں اور تابعین سے حسن بصری اور عطاء اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبد اللہ اور سعید بن جبیر اور سوائے ان کو اور بھی اور اسی کے قائل ہیں عبد اللہ بن مبارک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کما عبد اللہ بن مبارک نے بیشک صحت کو پہونچ چکی حدیث رفع یدین کی اور ذکر کی حدیث نہری کی جو روایت ہے سالم سے اس نے روایت کی اپنے باپ سے اور تنویر العینین میں لکھا ہے کہ امام محی السنۃ نے تابعین میں سے ابن سیرین اور قتادہ اور قاسم بن محمد اور مکحول اور فضیول میں سے امام اوزاعی اور امام مالک کو شمار کیا ہے اور جامع الاصول میں علامہ اور برادر اور وہب بن کیسان اور ابوقلابہ اور سلیمان بن یسار کو بھی سنجیدہ رفع یدین کی حدیثوں کے راویوں میں صحابہ شمار کیا ہے اور تنویر العینین میں لکھا ہے کہ کما حاکم نے نہیں کوئی سنت اور سنتوں سے کہ جسکو روایت کیا ہو عشرہ مبشرہ نے سوائے رفع یدین کی سنت کو کہ انہیں میں سے وہ دس صحابہ میں

عبارت ترمذی
چاپ احمدی
کے نسخہ میں
۱۰

کہ روایت کیا ابو حمید رسا عدی نو انکی مجلس میں سیلے کہ روایت کیا گیا کہ انہوں نے شکر ساعدی سے کہا کہ ہاں انہیں سے
 حسن بن علی اور سہیل اور زید اور عقبہ اور ابوسعود اور عبد اللہ بن عمر اور سلیمان اور ابوسوی اور ابی سعید اور حضرت عائشہ
 اور بریدہ اور عمار اور ام الدرداء بہن اور ملک الحنظلہ شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کما نصرفی نو
 کہ رفع یدین کر نو پر اجماع کیا ہے علماء زمانیکہ نو مگر اہل کوفہ نے اور کما ابن جوزی نے بیچ کتاب نہرت الناظر
 للمقیم والمساخر کے نقل کر کے فرمائی ہے کہ تحقیق کما اوس نے سنائیے امام شافعی سے کہ تھے کہتے نہیں تھے حلال
 واسطے کسی شخص کے کہ سننے حدیث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رفع یدین کے باب میں بیچ شروع کرنے نماز کو
 اور وقت جانے رکوع کے اور وقت سر اوٹھانیکے اس سے یہ کہ چھوڑ دے اکتہ اگر نا حضرت کے فعل کا اور یہ بات ظاہر
 ہے کہ اکتہ اگر نا حضرت کے فعل کا واجب ہے اور لایا ہے بخاری حسن اور حمید بن ہلال سے کہ تحقیق صحابہ رفع
 یدین کرتے تھے اور کہا امام بخاری نو نہیں استثنائے کیا حسن نے کیسکو دینے حسن نے یدین کہا کہ کسی صحابی نے
 رفع یدین نہیں ہی کیا اور کما امام شافعی نے روایت کیا ہے رفع یدین کی حدیثوں کو ایک جماعت نے صحابہ
 سے اور شاید کہ روایت انہیں کی گئی ہے کوئی حدیث بیچ گنتی کے زیادہ رفع یدین کی حدیثوں سے اور کما ابن
 المنذر نے کہ نہیں اختلاف کیا اہل علم نے صحابہ نے حضرت کے رفع یدین کے باب میں اور کما امام بخاری
 نے بیچ خبر رفع یدین کے کہ روایت کیا رفع یدین کی حدیثوں کو انیس صحابہ نے اور بیان کیا بیعتی نے کہ سنا میر نے
 حاکم سے کہ کہتا تھا اتفاق کیا ہے اور پر روایت اس سنت معتبرہ کے عشرہ مبشرہ نے اور جو بعد ان کے میں بڑے
 بڑے صحابہ نو اور کما بیعتی نے یہ بات سبطر سے جو سبطر کہ کما حاکم نے اور ابن عساکر تاریخ اپنی میں طریق
 ابی سلمہ اعرج سے لایا ہے کہ کما ابی سلمہ نے پایا میں تمام لوگوں کو کہ رفع یدین کرتے تھے وقت جانے رکوع کے
 اور وقت سر اوٹھانیکے اس سے اور روایت کیا امام احمد کما تہ سند اپنی کے نافع سے اس روایت کی ابن عمر کو
 کہ ابن عمر جب کہتے تھے کسی نماز کو کہ رفع یدین کرتا تھا کنکار تے تھے اوسکو انتہے اور حنفیہ
 جو نماز میں وقت جانے رکوع اور وقت سر اوٹھانیکے اس سے اور وقت ہاتہ باندھنے کی تیسری رکعت کے لیو
 یدین کرنا سنت نہیں جانتے دلائل ان کے اس باب میں یہ ہیں پہلی حدیث دلیل حنفیہ کی ترمذی اور ابوداؤد
 اور نسائی میں روایت ہے علقمہ سے کہ کما و اطوار سے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہ پڑھاؤں میں
 تگم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس نماز پڑھاؤں اور نہ اوٹھائے دو فو ہاتہ اپنے مگر ایک بار ساتھ تگم شروع
 کرنے نماز کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ ترمذی میں لکھا ہے کہ کما عبد اللہ بن مبارک نے نہیں ثابت ہوئی حدیث

۱
 حدیث مسند الشام
 شرح بلوغ المرام
 طبع نظامی کے
 مدارک کے مدارک
 میں ہے
 حدیث ترمذی میں ہے
 صفحہ السنۃ کے
 بیچ فصل میں ہے

ابن مسعود کی کشتیق بنی صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں بغیرین کیا گیا پہلی بار اور امام شعوکانی نے انھوں کو انجمو
فی الاحادیث الموضوعہ میں لکھا ہے اور بیشک ضعیف کہا ہے احمدیث کو ابن مبارک اور امام احمد اور بخاری
نے اور کہا امام نووی نے خلاصہ میں کہ اتفاق کیا ہے محدثین نے اور بضعیف کہہنا اس حدیث کے اور بیشک انجم
مشرع بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا ابن جہان نے جو بحدیث ہو کہ روایت کیا اسکو اہل کوفہ نے زرفہ یدین
کرنے میں بیچ نماز کے وقت جانور کو کوع کے اور وقت سر اوٹھانیکے اس سر اور حال یہ ہے کہ بہت ضعیف حدیث ہو
جبکہ غور ہو دیکھا جاوے طرف اس کے ایسے کہ احمدیث میں بہت علتین ہیں کہ باصل کرتی ہیں اسکو اور بہت سے ائمہ
نے طعن کیا ہے اس میں بیچ طریق عاصم بن کلیب کے یعنی احمدیث کو راویوں میں عاصم بن کلیب جو ضعیف راوی
ہے ایسے ائمہ نے احمدیث میں طعن کیا ہے انتہی اور شیخ ابوالحسن سندھی نے بیچ شرع مسند امام ابوحنیفہ کے
نیچے حدیث ابن مسعود کے لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعود نے فراموش کیا قرآن سے اچھینے کو کہ کہیں اختلاف
کیا ہے بیچ اسکے مسلمانوں نے اور وہ دوسو تین میں قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الناس اور ربلا دیا
اُس نے اچھینے کو کہ اتفاق کیا ہے اسپر تمام علماؤں نے منسوخ ہونے تطبیق کے سر کوع میں اور نہ پکڑنا ہاتھوں
سے گھٹنوں کو اور ربلا دیا اوس نے حال دو آدمیوں کے کھڑے ہونیکا بیچ امام کے اور ربلا دیا اُس نے اچھینے کو
کہ کہیں اختلاف کیا اس میں علماؤں نے کہ نماز ٹیپہی تحضرت فصیح کی دن بخر کے بیچ وقت اپنے کے اور ربلا دیا
اس نے اچھینے کو کہ مختلف نہیں ہوئے اسپر اہل علم رکھتے کہہنی اور کلانی کے سر اور پر زمین کو بیچ حالت مسجد کو
اور جبکہ بھول انکی ان باتوں میں ہوئی تو جائز ہے کہ بھول انکی رفع یدین میں بھی ہوئی ہو دوسری حدیث دلیل
حنفیہ کی ابو داؤد میں روایت ہو برابر بن عارب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم تہجہ بوقت کہ شروع کرتے نماز کو اوٹھا تو دونو ہاتھ اپنے کاٹوں تک پہنچا دہراتے اور بیچ ایک روایت کہ اٹھا
دونو ہاتھ اپنے ہوقت کہ شروع کیا تو پہنچا اوٹھا یا انکو یہاں تک کہ پہنچے (یعنی نماز سے) جواب اسکا یہ ہے
کہ ابو داؤد جو مخبر احمدیث کا ہے کہا اس نے کہ یہ حدیث نہیں ہے صحیحہ اور تنویر العینین میں مولوی اسماعیل نے لکھا
ہے کہ مروود کہا احمدیث کو ابن مدینی اور امام احمد اور دارقطنی نے اور ضعیف کہا اسکو بخاری نے بیچ دوسری
کتاب کو کہ سو صحیح بخاری کے ہر بار اسکے کہ نقل کیا اسکو فاضل الابداحی اور کہا ابو داؤد نے روایت کیا
احمدیث کو بشیم اور خالد اور ابن ادریس نے زید سے نہیں ذکر کیا اوہوں نے یہ کلمہ پہنچا دہراتے اور حکایت کی گئی
ہے سفیان بن عیینہ سے کہ زید نے بیان کیا ان تینوں کو احمدیث کو پہلے کوئی کو جانے کے سونہ ذکر کیا اس دفعہ

۱۷
یجرات العزم الخلفی
کی انصاف کا عجیب نمونہ
الغنائی انصاف و عدل
طریق میں کسی طعن میں
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳

اور بائیں ہو پس اس لیے کہا بخاری نے جو شخص کہ حجت کپڑے ساتھ حدیث عابرین ہمو کے اور پڑھ کر نے رفع یدین
 کہ پس نہیں اس لیے اس کے کچھ حصہ علم سے یہ بات مشہور ہے نہیں خلاف ہیچ اسکے سوائے اسکے نہیں کہ بتی یہ
 بات حالت تشهد میں اور اگر ویسے ہی ہے جیسا کہ مستدل نے کہا تو اول تکبیر کا رفع یدین اور عید کی تکبیروں کی
 رفع یدین منع ہو جائیں گی کیونکہ خاص نہیں کیا کسی رفع یدین کی کسی رفع یدین کو استے اور مشک الحاق
 شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ سب کے لکھا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے اس باب میں تحقیق تہا یہ امر یہ اشارہ
 کرنے ان کے ساتھ ہاتھوں اپنے کے وقت سلام کے اور وقت باہر آئیے نماز سے اتنی چوتھی حدیث دلیل حقیقہ
 کی موطا امام محمد میں روایت ہے عاصم بن کلیب جہمی کو اسنے نقل کی اپنے باپ کو تحقیق حضرت علی بن ابیطالب
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ نہیں اٹھاتے تھو مگر یہ کچھ تکبیر اڑے کے جواب اس کا دو طرح ہے اول کہ تنویر
 العینین میں لکھا ہے کہ یہ روایت مردی ہے عاصم بن کلیب سے اور وہ راوی ضعیف ہے اگرچہ روایت کیا
 اس علمائے تحقیق ضعیف کہا اسی ابن حبان نے اسطور پر کہ کہا ابن حبان نے یہ روایت عام بن کلیب کے شک
 ہے اور نیز یہ روایت مخالف ہوا اس بات کہ کہہا امام محمدی السنۃ اور ترمذی اور ابوداؤد اور امام احمد وغیرہ نے
 کہ حضرت علی قائل ہیں رفع یدین کے جیسا کہ ابوداؤد میں روایت ہے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے انہوں نے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق تہہ حضرت حبیب کثرتے ہوتے طرف نماز فرض کے
 تکبیر کہتے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے برابر کندھوں کے اور اٹھاتے ہاتھ اپنے جب تمام کرتے قرات اور ارادہ کرتے
 رکوع کا اور اٹھاتے ہاتھ اپنے جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے اور نہ اٹھاتے ہاتھ اپنے اور کہیں اپنے نماز میں
 جب تک کہ بیٹھے رہتے پھر جب اٹھتے دو رکعت پڑھ کر اٹھاتے ہاتھ اپنے ویسے ہی اور نیز ذکر کیا حکم نے رفع
 یدین کرنا فعل عشرہ مبشرہ کا جیسا کہ پہلے گذر چکا اور یہ بات ظاہر ہے کہ حضرت علی عشرہ مبشرہ میں سے ہیں اور
 روایت موطا محمد کی مروی ہے عاصم بن کلیب سے اور یہ مخالف ہے عاصم بن کلیب کے اس روایت کو جو کہ اس
 میں روایت ہے عاصم بن کلیب سے کہ عاصم نے بیان کیا مجھ سے میرا باپ کہ تحقیق وائل بن حجاج نے خبر دی
 اس کو کہ وائل نے کہا میں نے اپنی البتہ اپنی آنکھ سے دیکھو لوگ میں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ
 کیونکہ پڑھتے میں پس دیکھا میں نے طرف حضرت کے پس کثرتے ہو پس تکبیر کہی اور اٹھا دو دنوں ہاتھ اپنے یہاں
 تک کہ برابر آئے دو نوکانوں کے پھر کہا وائے ہاتھ اپنا اوپر بائیں ہاتھ اپنے کے بند دست اور ساعد کو پھر
 جب ارادہ کیا یہ کہ رکوع کریں اٹھائے دو نو ہاتھ اپنے ویسے ہی کہا وائل نے اور کہی دو نو ہاتھ اپنے

۱۰ یحییٰ بن اسماعیل بخاری
 کی سند سے ابویں کے
 ۱۱ کہ میں نے
 ۱۲ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۳ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۴ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۵ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۶ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۷ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۸ یحییٰ بن اسماعیل
 ۱۹ یحییٰ بن اسماعیل
 ۲۰ یحییٰ بن اسماعیل

دو نو ہاتھ نہ پر جب اٹھایا سر اپنا اوٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پیسے ہی دو دم کہا بخاری نو اپنے رسالہ مفیدین
میں کہ حدیث عبد اللہ بن ابی سافع کی علی بن ابیطالب سے شاہد ہے اور حبیہ اس کے کریم دو آدمی ایک محدث سواور
ایک کہی مینے دیکھا کہ اوس نے کیا اور دوسرا کہے کہ مینے نہیں دیکھا اسکو تو جس نے کہا کہ دیکھا مینے اسکو کہا سر
نے کیا وہی شاہد ہے اور جس نے کہا کہ نہیں کیا وہ شاہد نہیں کیونکہ اسنے فعل کو یاد نہ کہا اور ایسے ہی کہا عبد اللہ
بن الزبیر نے جیسے دو گواہوں نے گواہی دی کہ فلا نے کو فلا نے پر ہزار دہم مین باقر اقرقر اور ایک اور آدمی نے
گواہی دی کہ اسنے اقرقر کسی شے کا نہیں کیا عمل اور پر قول دونوں گواہوں کے ہوگا اور اسکے مخالف کی قوال کا
اعتبار نہ ہوگا اور ایسا ہی طالی کہا گیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھی کعبہ کے اندر اور کہا مفضل بن
عباس نے نہیں نماز پڑھی تو لوگوں نے قول طالی کو اختیار کیا کیونکہ وہ شاہد ہے اور اسکے قول کے لطیف التفات
یہ کیا جس نے کہا کہ نہیں نماز پڑھی جبکہ اسنے یاد نہ کہا کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ذکر کی مینے ثوری سے حدیث
نہ شلی کی عاصم بن کلثوم سے تو اس نے اسکا انکار کیا پانچویں حدیث دلیل حنفیہ موطا امام محمد مین روایت ہے
عبد العزیز بن حکیم سے کہا کہ دیکھا مین نے عبد اللہ بن عمر کو کہنا اوٹھاتے ہاتھ اپنے مگر تکبیر اولی مین جواب اس کا
دو طرح ہے اول یہ کہ یہ روایت موقوفہ بالاقحبت کرنے کا نہیں ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب مین فصل
احکام بانی مین پہلے گذرا دو دم یہ روایت مخالف ہے غمری کے فعل کے جیسا کہ دو حدیثوں آئندہ مین ہر پہلی حد
موطا امام مالک مین دایم سے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جبوقت کہ شروع کرتے نماز
کو اوٹھاتے دو نو ہاتھ اپنے برابر دکنڈ ہوں کہ اور جب اوٹھا تو سر اپنا رکوع سے اوٹھا تو دو نو ہاتھ کو کم اس سے دوسر
حدیث بخاری اور ابوداؤد مین دایم سے اسی سے کہ تحقیق ابن عمر تھے جبوقت کہ داخل ہوتے نماز مین تکبیر
کہتے اور اٹھاتے دو نو ہاتھ اپنے اور جبوقت کہ رکوع کرتے اوٹھاتے دو نو ہاتھ اپنے اور جبوقت کہ تہم سمع اللہ مین حمد اٹھا
دو نو ہاتھ اپنے اور جب اوٹھتے دو رکعتوں سے اوٹھاتے دو نو ہاتھ اپنے اور شروع کیا اسکو ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ
سلم تک پس ثابت ہوا کہ روایت موقوفہ موطا محمد کی برخلاف روایت موطا امام مالک اور بخاری اور ابوداؤد کی صحیح
روایتوں کو کہ پوچھا دی سند جبکہ ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک دلیل عدم رفع کی ہر گز نہیں ہو سکتی اور
جس حالت مین ابن عمر نماز مین رفع یدین نہ کر نیوالے کو نکھار مارا کرتے تھے تو پہلا پہر وہ خود کس طرح سے ہو کر ترک
کرتے ہونگے اور رفع یدین نہ کر نیوالے کو ابن عمر کے نکھار مارنے کی حدیث قریب گذری علاوہ اسکے موطا امام محمد
کی روایت خلاف ہر اتنی مرفوعہ روایتوں اور آثار صحابہ کے کہ جب تک شمار نہیں چھٹی حدیث لایا ہے

۱
یونانی مولد ام
مالک ملک و ملطیع
احمدی دہلی سکسٹر سٹریٹ
مین جے ۲
یونانی کجاچی چنڈا
اموی میر سکسٹر
مین آرد اور ارد
چکا پڑ ایل کی کے
مین خوار شتر و اجبی
مین چاکر کا بے
اسکر مالین جے

بہت ہی خلافیات میں حدیث ابن عباس سے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کو دو نوامتہ
 حسب قوت کے رکوع کرتے اور اوٹماتے نہ اپنا رکوع سے بعد اس کے ٹہیرے طرف تکبیر شروع کرنے کا رکوع اور چوڑا رکوع
 اس کے جواب اس کا یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو ابن جوزی اور کما کہ اس کی کچھ
 اصل نہیں ہے اور نہ میں پہچانتا ہوں کہ کس شخص نے اس کو روایت کیا ہے اور صحیح ہوا ہے ابن عباس سے خلاف
 اس کا ساتویں حدیث لایا ہے یہ بھی صحیحی خلافیات میں ہی مثل اس حدیث کو لے کر جو کہ اور پر مذکور ہوئی ابن الزبیر
 سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما ابن جوزی نے نہیں ہے اصل اس کا اور
 میں پہچانتا ہوں کہ کس نے روایت کیا ہے اس کو اور صحیح ہوا ہے ابن الزبیر سے خلاف اس کا اور جو شخص کہ حجت
 کبرائے ساتھ ان حدیثوں کو اس سے زیادہ تراجم کوئی نہیں ہے اتنے اب ہی وہ دہر تین جو کہ کتب طبقہ
 را بعد اور ہدایہ اور نہاد وغیرہ فقہ کی کتابوں میں جو کہ بعضے موضوع اور بعضے کا نشان ہی حدیث کی صحیح
 کتابوں میں پایا نہیں جاتا سو ان کا جواب کہنا ضروریات میں نہیں رکوع میں امام کے ساتھ مقتدی کو
 ملنے سے اس رکعت کے شمار ہونے کے بیان میں **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَذْهَبَ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكْعَهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصُّفَّةِ وَذَكَرَ ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ اللَّهُ جِرْصًا وَلَا تَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَهُ
دُونِ الصُّفَّةِ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصُّفَّةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وسم احوال میں کہ حضرت رکوع میں تہہ پس رکوع کیا اس نے پہلے اس کے کہ پہونچو صفت کو (یعنی حضرت اور صحابہ کو
 حالت رکوع میں دیکھ کر صفت کے پیچھے رکوع میں اکیلا چلا گیا) پھر ذکر کیا گیا اس نفل کا واسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پس فرمایا حضرت نے زیادہ کرے اللہ تعالیٰ تجھ کو حرص (نیکی کی) اور پھر ایسا رت کر روایت کیا اس کو بخاری
 نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پس رکوع کیا اور جو صفت کے پھر چلے گئے طرف صفت کی **فَالِدَةٌ** محلے شرح موطا
 امام مالک میں لکھا ہے **مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ سَجْدَةً** یعنی جس شخص نے کہ یا رکوع ساتھ امام
 کے پس تحقیق پائی اُس نے رکعت کامل اگرچہ فوت ہوا اس سے قیام اور قراءت اور یہی مذہب ہے جمہور علما
 کا اور دلیل اُن کی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے (کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) واسطے
 ابی بکرؓ کے حسب قوت کہ رکوع کیا ابی بکرؓ نے درے صفت کے زیادہ کرے سجدہ کو اللہ حرص (نیکی کی)
 پھر ایسا رت کر اور نہیں حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دوسرے اس رکعت کو

حدیث ابن عباس سے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل بیت کو دو نوامتہ
 حسب قوت کے رکوع کرتے اور اوٹماتے نہ اپنا رکوع سے بعد اس کے ٹہیرے طرف تکبیر شروع کرنے کا رکوع اور چوڑا رکوع
 اس کے جواب اس کا یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو ابن جوزی اور کما کہ اس کی کچھ
 اصل نہیں ہے اور نہ میں پہچانتا ہوں کہ کس شخص نے اس کو روایت کیا ہے اور صحیح ہوا ہے ابن عباس سے خلاف
 اس کا ساتویں حدیث لایا ہے یہ بھی صحیحی خلافیات میں ہی مثل اس حدیث کو لے کر جو کہ اور پر مذکور ہوئی ابن الزبیر
 سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما ابن جوزی نے نہیں ہے اصل اس کا اور
 میں پہچانتا ہوں کہ کس نے روایت کیا ہے اس کو اور صحیح ہوا ہے ابن الزبیر سے خلاف اس کا اور جو شخص کہ حجت
 کبرائے ساتھ ان حدیثوں کو اس سے زیادہ تراجم کوئی نہیں ہے اتنے اب ہی وہ دہر تین جو کہ کتب طبقہ
 را بعد اور ہدایہ اور نہاد وغیرہ فقہ کی کتابوں میں جو کہ بعضے موضوع اور بعضے کا نشان ہی حدیث کی صحیح
 کتابوں میں پایا نہیں جاتا سو ان کا جواب کہنا ضروریات میں نہیں رکوع میں امام کے ساتھ مقتدی کو
 ملنے سے اس رکعت کے شمار ہونے کے بیان میں **عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ**
أَذْهَبَ إِلَى الْبَيْتِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِعٌ فَرَكْعَهُ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصُّفَّةِ وَذَكَرَ ذَلِكَ
لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ذَاكَ اللَّهُ جِرْصًا وَلَا تَعْلَمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَرَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَذَكَرَهُ
دُونِ الصُّفَّةِ ثُمَّ مَشَى إِلَى الصُّفَّةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
 وسم احوال میں کہ حضرت رکوع میں تہہ پس رکوع کیا اس نے پہلے اس کے کہ پہونچو صفت کو (یعنی حضرت اور صحابہ کو
 حالت رکوع میں دیکھ کر صفت کے پیچھے رکوع میں اکیلا چلا گیا) پھر ذکر کیا گیا اس نفل کا واسطہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے پس فرمایا حضرت نے زیادہ کرے اللہ تعالیٰ تجھ کو حرص (نیکی کی) اور پھر ایسا رت کر روایت کیا اس کو بخاری
 نے اور زیادہ کیا ابو داؤد نے پس رکوع کیا اور جو صفت کے پھر چلے گئے طرف صفت کی **فَالِدَةٌ** محلے شرح موطا
 امام مالک میں لکھا ہے **مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ سَجْدَةً** یعنی جس شخص نے کہ یا رکوع ساتھ امام
 کے پس تحقیق پائی اُس نے رکعت کامل اگرچہ فوت ہوا اس سے قیام اور قراءت اور یہی مذہب ہے جمہور علما
 کا اور دلیل اُن کی قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے (کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) واسطے
 ابی بکرؓ کے حسب قوت کہ رکوع کیا ابی بکرؓ نے درے صفت کے زیادہ کرے سجدہ کو اللہ حرص (نیکی کی)
 پھر ایسا رت کر اور نہیں حکم کیا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے دوسرے اس رکعت کو

اور کما بعضون جمع جو شخص کہ پاورے رکوع نہ حساب میں ہوگی واسطے اسکے وہ رکعت اسیلے کہ تحقیق فوت ہوا ہے
 قیام اور قرات اور دلیل کہ پڑھتے ہیں ساتھ قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم وَمَا قَاكَ لَكُمْ قَاكَ لَكُمْ اے اوریسی قول ہوا بھر
 اور ایک جماعت کا اختیار کیا ہے کہ کو ابن خزمیہ وغیرہ نے اور قوی کیا ہے اسکو سبکی نے بلکہ کایت کیا ہے اسکو
 بخاری نوہر اس شخص کی طرف سے کہ گیات طرف و حرب ہو قرات کے اور مقتدی کہ انتہا (پہر کما علی میں) اور
 نقل کیا ہے بعض انکے نے کہ تحقیق (جو لوگ کہ تہ بعد صحابہ کے) اجماع کیا ہے انہوں نے بعد صحابہ کے اور پانے
 رکعت کے ساتھ پانے رکوع کے اور جائز ہے منعقد ہونا اجماع کا اور ایک قول کے دو قولوں میں ہو واسطے ان کو
 کہ پہلے انکے تھے اس طرح لکھا ہے فقہ الباری میں استدلال سے معلوم ہوا کہ ترجیح اسی بات کہ ہے کہ امام کے
 ساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت پائی جاتی ہے اور یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت نے ابی بکرؓ کو اگر اس
 رکعت کے دوہرہ کا حکم نہیں فرمایا تو یہی اسکو نہیں فرمایا کہ تیری یہ رکعت اور اہو گئی تو اسکا جواب میں طرح
 یہ ہے اول یہ کہ جس حالت میں کہ نزدیک حضرت کے ابی بکرؓ کی وہ رکعت کامل اور ادا ہو گئی تھی تو یہ کہ کیا
 ضرورت تھی کہ ابی بکرؓ کو فرماتے کہ تیری نماز ادا ہوئی ہاں اگر اسکی وہ رکعت ادا نہ ہوتی تو بدیہت اسکو اگر
 رکعت کے پہر کر پڑھنے کا ارشاد فرماتے جیسا کہ بخاری اور مسلم کچھ حدیث میں ابوہریرہ کی روایت ہے اس کتاب میں
 صفت نماز کو بیان میں پہلے گزر چکا ہے کہ ایک شخص رکوع سجد اور قریب علیہ اچھی طرح سو نہیں کہتا تھا اس کو
 حضرت نے تین بار پہر پہر کر نماز پڑھنے کا ارشاد فرمایا اور نیز احمد اور ابو داؤد اور ترمذی میں آیت
 ہے وَالْبُصْبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ كَرِهَ أَنْ يَكُونَ نَازِلًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَكُونُ نَازِلًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَكُونُ نَازِلًا فِي الْمَسْجِدِ
 نماز پس ان دونوں حدیثوں کو دلالت کی اس بات پر کہ عادت شریف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہی تھی کہ جب کسی نماز
 کامل اور ادا نہ کیجئے اسکو اسکے دوہرہ کا حکم فرماتے اور جب کسی نماز کامل اور ادا نہ کیجئے اسکو کہتے دوم
 بحالت رکوع صف میں داخل ہونا حالانکہ سبطل نماز بھی نہ تھا مگر یہ سبب اچھوڑنے ہونے اس فعل کے ابوبکرؓ کو
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّكَ اللَّهُ جُورًا وَكَانَ يَكُونُ نَازِلًا فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ يَكُونُ نَازِلًا فِي الْمَسْجِدِ
 اور بہرہست کہ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اگر اسکی وہ رکعت شمار میں نہ ہوتی تو اسکو اس رکعت کے دہرائے
 کا بھی ہی وقت ارشاد فرماتے سو وہ ابوبکرؓ کی اگر وہ رکعت شمار میں نہ ہوتی تو اسکو کیا ضرورت تھی کہ اپنے پر
 اس قدر تکلیف اڑھاتا یعنی بحالت رکوع جھکے جھکے صفت جاوہر داخل ہوتا تھا انتہا اب سنیہ وہ حدیثیں اور جو کہ
 صحیح اور صاف صاف دلیل ہیں اس بات پر کہ رکوع میں امام کے ساتھ ملجانے سے وہ رکعت کامل اور ادا ہو

۲
 حضرت ابی بکرؓ
 کے یہ حدیثیں صحیح
 ہیں

رکوع کو پس شمار کرے ساتھ رکعت کے اور لایا ہے یہی سنی کبریٰ میں ابن عمر سے کہ تحقیق وہ تھے کہ جتنے جو مختصر
 کہ باوجود امام کو رکوع کرنا اور لا پس رکوع کرے پہلا اسکے کہ انہما واما منہما پنا رکوع سے پس تحقیق پایا اسنے رکعت کو
 اور لایا ہے یہی سنی کبریٰ میں عبد الرحمن بن عمار بن ہشام سے کہ تحقیق ابو بکر صدیق اور زید بن ثابت و غیر
 ہوئے مسجد میں حالانکہ امام رکوع کرنا اور لا پس رکوع کیا ان دونوں نے پہر آہستہ چلا وہ دونوں رکوع کرنا اور
 تھے یہاں تک کہ صف میں اور لایا ہے یہی سنی کبریٰ میں زید بن دہب سے کہ کمالا میں ساتھ عبد اللہ
 (یعنی ابن سعد) کو کہ اپنے سے طرف مسجد کہیں جسوقت کہ آدمی ہم مسجد میں رکوع کیا میں نے ساتھ کہ ہم چلے ہم
 رکوع کرنے والے یہاں تک کہ پہونچے ہم طرف صف کے جسوقت کہ اوٹھا کہ قوم نے سر پہنے پس جسوقت کہ ادا کی
 امام نے نماز کھڑا ہوا میں نے یعنی واسطے بڑھنے اس رکعت کے اور میں گمان کرتا تھا کہ تحقیق نہیں پایا میں نے
 رکوع پس پڑا عبد اللہ نے میرے ہاتھ کو پس مٹھلایا مجھ کو پہر کہ تحقیق تو نے تحقیق پایا ہے تو انور رکوع اور وقت
 کیے گئے ہم ہیچ اسکے عبد اللہ بن زبیر سے یعنی مثل اسکے **فائدہ** کہ یہی سنی کبریٰ میں کہ ہم ہیچ اسکے
 دلیل ہے اور پانے رکعت کے اور اگر نہ ہوتی یہ بات البتہ نہ تکلیف کرتے وہ اسکی (یعنی اگر امام کے ساتھ رکوع
 میں ملنے سے وہ رکعت شمار میں نہ ہوتی تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بحالت رکوع جبکہ جبکہ صف میں نہ جا ملا
 کرتے) انتہ اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار باب من اسلے خلف نصف وصدہ میں ساتھ اسناد
 کے زید بن حبیب کہ انہ سے داخل ہوا میں مسجد میں اور ابن سعد و پس پایا ہم نے امام کو رکوع میں پس رکوع
 کیا ہم نے پہر چلے ہم یہاں تک کہ جملے ہم صف میں پس حبیب ادا کیا امام نے نماز کو پس کھڑا ہوا میں تاکہ بڑھوں
 میں باقی نماز پس کہا ابن سعد نے تحقیق پایا ہم نے نماز کو اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار میں
 طارق کہ طحاوی نے کہ تھے ہم بیٹھے ہوئے پس آئی آواز تکبیر کی پس کھڑا ہوا وہ اور کھڑے ہوئے ہم پس داخل
 ہوئے ہم مسجد میں پس کیا ہم نے لوگوں کو رکوع میں ہیچ پہلی رکعت کے پس رکوع کیا اسنے اور چلا وہ پس کیا
 ہم نے مثل اسکی کہ کیا اسنے **فائدہ** کہ اوٹھا ہوا وہ سے ابن سعد یا کوئی اور صحابی میں اور لایا ہے
 طحاوی شرح معانی الآثار میں ابی امامہ کہ ابی امامہ نے دیکھا میں نے زید بن ثابت کو کہ داخل ہوئے مسجد میں
 اور لوگ رکوع میں تو پس چلا تاکہ پہونچے صف میں اور وہ حالت رکوع میں تھا پس چلا حالت رکوع میں یہاں تک
 کہ جا ملا صف میں اور لایا ہے طحاوی شرح معانی الآثار میں خارج بن زید بن ثابت کہ تحقیق زید تھا رکوع
 کرتا چہرٹ مسجد میں اور تھامہ اسکا طرف قبلے کو پہر جا ملا تھا صف میں اور اعتبار کرتا تھا اس رکعت کا خواہ

یہاں تک کہ
 ابی امامہ کہ
 ابی امامہ کہ
 ابی امامہ کہ
 ابی امامہ کہ

صف میں جا ملتا یا نہ ملتا اور لایا سے موطا میں امام مالک سے نقل کی اسے نفع سے اسے الی ہر یہ سو کہ تھتو
 کہا الی ہر یہ سو کہ جسوقت فوت ہو تجھ سے رکوع فوت ہوگی تجھ سے رکعت اور لایا ہے طبعی غنیۃ المست علیٰ من قول
 حضرت شجر کہ جسوقت پاؤ تو امام کو رکوع میں پس رکوع کرے تو پہلے اٹھا لو سر امام کے رکوع سے پس تحقیق پایا تو نو
 رکعت کو پس اگر اوٹھایا امام نے سر پہلے رکوع کرنے تیرے کہ پس تحقیق فوت ہوگی تجھ سے رکعت **فائدہ**
 یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام ابی حنیفہ اور ان کے اصحاب اور ثوری اور اوزاعی اور ابی ثور اور امام
 احمد اور اسحاق کا اسے سنو وہ حدیثیں جو کہ دلیل ہیں ان لوگوں کی جو کہ رکوع میں ملنے سے اس رکعت شمار
 ہو نیکیے قائل نہیں پہلی حدیث اس کتاب میں سورہ فاتحہ پڑھنے کے بیان میں گزر چکی ہے کہ لا صلوا لکم
 لکم یقرا لفا تحۃ الکتب یعنی نہیں ہوتا نماز اس شخص کی جو کہ نہ پڑھے سورہ فاتحہ جواب اس کا یہ کہ یہ
 حدیث جس حال میں کہ معارض ہے ساتھ ان حدیثوں اور آثار صحابہ کے جو اور مذکور ہوئے تو تطبیق انکی یوں
 دیکھا وگئی کہ جب تک امام رکوع میں نہ چلا گیا ہو تب تک تو پڑھنا سورہ فاتحہ کا مقتدی پر واجب ہے اور جسوقت
 امام رکوع میں چلا گیا اسوقت پڑھنا سورہ فاتحہ کا مقتدی ہو ساقط ہو جاتا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ اگر سبب
 کسی عذر کے نماز میں سو کوئی فرض ترک ہو جاوے تو نماز میں کی طرح کا ہی نقصان عائد نہیں ہوتا اور دلیل
 اسکی یہ دو حدیثیں ہیں حدیث اول مستند امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی میں روایت ہے علیہ
 بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا کہ آیا ایک مرد پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا میں طلاق نہیں کہتا
 سیکھنے کی قرآن میں پس سہلادے مجھے کہ جو کفایت کرے مجھ کو فرمایا کہ یسبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا
 اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم آخر حدیث تک صحیحہ کہا اسکو ابن حبان اور دارقطنی
 اور حاکم نے حدیث دوم بخاری میں روایت ہے عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا مجھ کو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھ کر اگر کھڑا نہ ہو سکے پس بیٹھ کر پڑھے اگر تو بیٹھ کر نہ پڑھے سکے
 تو گر وٹے وٹے اور اگر نہیں تو اشارہ کر پڑھے **فائدہ** جس طرح کہ سبب عذر کو نماز میں پڑھنا قرآن کا اور قیام کرنا
 اور رکوع اور سجود وغیرہ فرض بدیل ان دونوں حدیثوں کے ساقط ہو جاتے ہیں اسی طرح سے امام کے ساتھ رکوع
 میں ہونے سے پڑھنا سورہ فاتحہ کا ہی بدیل ان حدیثوں اور آثار صحابہ کے جو کہ اور مذکور ہوئے ساقط ہوتا ہے
 اور اسی بات کے قائل ہیں شافعیہ بھی حالانکہ انکے نزدیک پڑھنا سورہ فاتحہ کا خواہ کیلے ہو خواہ امام کو پیچھے
 ہو فرض ہے اور یہی ہے مذہب جمہور علماء کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ تحقیق پڑھنا سورہ فاتحہ

۱۰
 حدیث ابو ذر الرضی
 ۱۱
 بضعف الصدوقین
 ۱۲
 حدیث ابو ذر
 ۱۳
 لکم سبب القیامین
 ۱۴
 حدیث عبات
 ۱۵
 امام نوری کی تصحیح
 ۱۶
 ابن حبان نے شرح ثوری
 ۱۷
 حدیث ابو ذر
 ۱۸
 حدیث ابو ذر

کاساقط ہو جاتا ہے سبق پر حقیقت کہ پادری امام کو رکوع کرنیوالا اور مسکت الختاصہ منفرح طبع المرام میں لکھا ہے
کہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے مصنفین کہ بغوی نے کہا ہے کہ جس نے پامی ساتھ امام کے ایک رکعت اور دخل
نہ ہوا نماز میں اگر بعد اسکے کہ سر اٹھایا امام نے رکوع سے رکعت دوسری میں سے پس فوت ہوا اس کے جمعہ اور چار
کہ چھ ہے اس نماز کو چار رکعت اس لیے کہ وہ اس کی نماز ظہر کی ہے دوسری حدیث بخاری اور مسلم میں دہیت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جہوت کہ تیرہ کبھی جاوے وسط
نماز کے پس مع او تم نماز کو دوڑتے اور اوچلتے اور لازم ہے تہین آنا دقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس
پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کے اوٹھکر ادا کرو جو جواب اسکا چار چھ ہے اول یہ کہ حدیث میں یہ گز
نہیں پایا جاتا کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا نہیں ہوتی دوم یہ حدیث ایک تو ابی بکرہ کی
حدیث کی جو کہ قریب گزری اور متینون ان حدیثوں میں فروع کے مخالف ہے جو اوپر گذرین سووم پہنچے ہونے
دلیل کے بعد صحابہ کے اوپر پانے رکعت کے ساتھ پانے رکوع اجماع ہو چکا ہے جیسا کہ محلی کی عبارت میں قریب گزرا
چہ مارم جو لوگ کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کے شمار ہو سکے قابل نہیں انکو چاہیے کہ جمعہ کی نماز
کے لیے جو یہاں التحیات میں جالین اس وقت بھی وہی دو رکعت پڑھیں چار نہ پڑھیں ورنہ اس حدیث کی صاف
مخالفت لازم آوے گی کیونکہ اس حدیث کو تو یہی ثابت ہے کہ جس قدر نماز امام کو ساتھ نہیں پائی گئی اسکو
اوٹھکر ادا کر لو اور جمعہ کی دوہی رکعت ہوتی ہیں چار نہیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی اسکے جواب میں یہ کہے
کہ اس باب میں اس حدیث صحیحہ میں جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پامی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پامی اسے نماز ثابت
ہو تا ہے کہ جسکو امام کے ساتھ جمعہ کی نماز کی ایک رکعت ملجاوے اسکے جمعہ کی نماز ادا ہے اور جسکو ایک رکعت
ملے اسکی جمعہ کی نماز ادا نہیں ہوتی ہے وہ ظہر کی چار رکعتیں پڑھے اور اس باب میں یہ حدیث صحیحہ
اور حدیث صحیحہ کے ہوتے ہوئے غیر صحیحہ پر عمل جائز نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات تو عین ہمارے ہی ہمارے
موافق و مطابق ہے اس لیے کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کے شمار میں ہونیکے باہم ایک حدیث
تو ابی بکرہ کی اور تین حدیثیں ابی ہریرہ کی جو کہ اوپر مذکور ہوئیں صحیحہ دلیل میں ہے کہ امام کے ساتھ رکوع میں
ملنے سے وہ رکعت ادا ہو جاتی ہے اور حدیث مافا تکم فاعتا یعنی جو پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو اس میں یہ گز
نہیں پایا جاتا کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا نہیں ہوتی دوسری حدیث لایا یہ بخاری میں

حدیث سے لکھا ہے کہ اگر امام کو رکوع کرنیوالا اور مسکت الختاصہ منفرح طبع المرام میں لکھا ہے
کہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے مصنفین کہ بغوی نے کہا ہے کہ جس نے پامی ساتھ امام کے ایک رکعت اور دخل
نہ ہوا نماز میں اگر بعد اسکے کہ سر اٹھایا امام نے رکوع سے رکعت دوسری میں سے پس فوت ہوا اس کے جمعہ اور چار
کہ چھ ہے اس نماز کو چار رکعت اس لیے کہ وہ اس کی نماز ظہر کی ہے دوسری حدیث بخاری اور مسلم میں دہیت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ جہوت کہ تیرہ کبھی جاوے وسط
نماز کے پس مع او تم نماز کو دوڑتے اور اوچلتے اور لازم ہے تہین آنا دقار سے پس جو پاؤ ساتھ امام کے پس
پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کے اوٹھکر ادا کرو جو جواب اسکا چار چھ ہے اول یہ کہ حدیث میں یہ گز
نہیں پایا جاتا کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا نہیں ہوتی دوم یہ حدیث ایک تو ابی بکرہ کی
حدیث کی جو کہ قریب گزری اور متینون ان حدیثوں میں فروع کے مخالف ہے جو اوپر گذرین سووم پہنچے ہونے
دلیل کے بعد صحابہ کے اوپر پانے رکعت کے ساتھ پانے رکوع اجماع ہو چکا ہے جیسا کہ محلی کی عبارت میں قریب گزرا
چہ مارم جو لوگ کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کے شمار ہو سکے قابل نہیں انکو چاہیے کہ جمعہ کی نماز
کے لیے جو یہاں التحیات میں جالین اس وقت بھی وہی دو رکعت پڑھیں چار نہ پڑھیں ورنہ اس حدیث کی صاف
مخالفت لازم آوے گی کیونکہ اس حدیث کو تو یہی ثابت ہے کہ جس قدر نماز امام کو ساتھ نہیں پائی گئی اسکو
اوٹھکر ادا کر لو اور جمعہ کی دوہی رکعت ہوتی ہیں چار نہیں ہوتی ہیں اور اگر کوئی اسکے جواب میں یہ کہے
کہ اس باب میں اس حدیث صحیحہ میں جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پامی ایک رکعت نماز سے ساتھ امام کے پس پامی اسے نماز ثابت
ہو تا ہے کہ جسکو امام کے ساتھ جمعہ کی نماز کی ایک رکعت ملجاوے اسکے جمعہ کی نماز ادا ہے اور جسکو ایک رکعت
ملے اسکی جمعہ کی نماز ادا نہیں ہوتی ہے وہ ظہر کی چار رکعتیں پڑھے اور اس باب میں یہ حدیث صحیحہ
اور حدیث صحیحہ کے ہوتے ہوئے غیر صحیحہ پر عمل جائز نہیں اسکا جواب یہ ہے کہ یہ بات تو عین ہمارے ہی ہمارے
موافق و مطابق ہے اس لیے کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے اس رکعت کے شمار میں ہونیکے باہم ایک حدیث
تو ابی بکرہ کی اور تین حدیثیں ابی ہریرہ کی جو کہ اوپر مذکور ہوئیں صحیحہ دلیل میں ہے کہ امام کے ساتھ رکوع میں
ملنے سے وہ رکعت ادا ہو جاتی ہے اور حدیث مافا تکم فاعتا یعنی جو پاؤ ساتھ امام کے پس پورا کرو اس میں یہ گز
نہیں پایا جاتا کہ امام کے ساتھ رکوع میں ملنے سے وہ رکعت ادا نہیں ہوتی دوسری حدیث لایا یہ بخاری میں

خبر و قرار خلف امام مجتہد ابی ہریرہ کہ تحقیق اسے کہا اگر باوجود توفیق کو رکوع کر نیوالی نہ شمار کرتا تو اس کا اس رکعت کے سو
 جواب اس کا تین طرح ہے اول کہ یہ توفیق ہے چنانچہ کہا حافظ ابن حجر نے اور نیز مسند ابی ہریرہ سے موقوف
 اور ایسے موقوف پس نہیں ہے اصل واسطے اسکے اور حدیث موقوف الاثن حجت نہیں ہوتی اور بیان اس کا اس
 کتاب میں فصل احکام بابی میں پہلے گزر چکا ہے دوم ثابت ہو چکا ہے اسی ابو ہریرہ سے خلاف اس کا جیسا کہ چار چیزوں
 میں قریب گزر چکا ہے سوم معارض میں اس کے بہت ہی آثار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اور وہ بھی اور پگندری پر
 معلوم ہوا کہ امام کے ساتھ رکوع میں پنجانے سو رکعت اور ہوا جاتی ہے اس میں کچھ ہی شبہ نہیں ہے ارکان
 نماز کو بیان میں **عَنْ اَبِي اَرْضَى** **اللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبُحْبُوحُهُ**
وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ قِيَامًا مِمَّا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُوقَ قَرِيبًا مِمَّنِ السَّوَادِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ
 ہے برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ اتنا رکوع بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور سجدہ انکا اور بیٹنا انکا در میان دو سجدوں کے
 اور بوقت کا اٹھنے رکوع ہوا کھڑے ہونے اور بیٹنے کو قریب برابر کہ روایت کیا احمد نیکو بخاری اور مسلم نے و
 لینے قیام کہ اس میں قرار پڑتا ہے تہ البتہ در از ہوتا تا باقی ارکان یعنی رکوع اور قومہ اور سجدہ اور طہارت چاروں
 قریب برابر کے ہوتے تھے اور مسلم میں روایت ہے ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تھے بنی صلی اللہ علیہ وسلم بوقت کہ
 کہتے سمع اللہ من حمدہ کھڑے تھے یہاں تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کی وہ رکعت پہر سجدہ کرتے اور بیٹہ در میان دونو
 سجدوں کے یہاں تک کہ کہتے ہم تحقیق ترک کیا سجدہ اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ
 اور دارمی میں روایت ہے ابی سعید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 نہیں کفایت کرتی نماز آدمی کی یعنی نہیں قبول ہوتی یہاں تک کہ سید ہی کری بیٹہ اپنی رکوع میں اور سجدہ میں
 اور کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور سند امام احمد میں روایت ہے طلق بن علی حنفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھتا اعزت والامزگی والاطرف نماز اس شخص کے کہ نہیں
 سید ہی کرتا اس میں بیٹہ اپنی وقت رکوع کے اور سجدہ کے ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ رکوع اور سجدہ میں اتنا
 ٹھیکہ نہ کہ سبب اپنے ٹھکانہ پر آجاوین فرض ہے اور یہی نہیں امام احمد اور امام شافعی اور امام مالک اور غنی
 الطاکبیین میں لکھا ہے کہ ارکان نماز کو پندرہ میں قیام تکبیر تحریمہ اور پڑھنا سورہ فاتحہ کا اور رکوع کرنا اور
 آرام کرنا رکوع میں اور سید باکثر ہونا رکوع سے اور سجدہ کرنا اور آرام کرنا سجدہ میں اور بیٹنا در میان دونو
 سجدوں کے اور آرام کرنا بیٹنے میں اور شہد اخیر اور بیٹنا سجدہ اسکے اور دو بیٹنا اور پنی صلی اللہ علیہ وسلم کے

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور سلام کہنا اور غنیمتیں یہی کہماہی کہ اگر کوئی جانکر کہ نماز کو چھوڑ دے یا بوجہ یا رکوع اسکی باطل ہے رکوع اور
 سجود میں معاون پڑھنے کو یا نہیں **عَنْ** ابی ہریرۃؓ رَحِمَہُ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہِ
 صَلَّی اللہُ اِذَا قَالَ اَلَا مُمْ سَمِعَ اللہُ لِحَسْبِكَ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَلَا لِحَسْبِكَ فَاِنَّہُ مَنْ رَافَقَ قَوْلَہُ
 قَوْلَ الْمَلٰٓئِکَةِ عَفِرَ لَہُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ رَوٰی ابُو ہریرۃؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ
 الصَّلٰی عَلَیْہِ سَلَامٌ حَبِیْبُہٗ کہتا ہے امامنا اسے فرما اسے کہ تعریف کی پس کہو یا الہی اسے رب ہمارا ہو
 تیرے ہی حمد ہی پس حقیر تجھ کو موافق ہو کہنا اسکا کہنے فرشتوں کو بخشے باتیں گناہ اسے جو پہلے گزری ہیں یہ
 کیا احمد نیکو بخاری اور مسلم نے **وَعَنْ** عَبْدِ اللہِ بْنِ اَبِی اَوْفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِذَا رَفَعَ طَهْرَہُ مِنَ الرَّکُوعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِحَسْبِكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَلَا لِحَسْبُکَ
 مِلًّا السَّمٰوٰتِ وَمِلًّا الْاَرْضِ وَمِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ رَوٰہُ مُسْلِمٌ اور وہ ہے عبد اللہ بن ابی
 اوفی رضی اللہ عنہ سے کہ مانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَبِیْبُہٗ کہ اوٹھا تو میری رکوع سے فرما تو سنا اللہ
 واسطہ اسے کہ تعریف کی یا الہی اور رب ہمارا واسطہ تیرے ہی تعریف آسمانوں بہر اور زمینوں بہر اور بقدر رہنے
 اچھیرے کہ چاہے تو بعد اسے روایت کیا احمد نیکو مسلم نے **وَعَنْ** ابی سعید الخدریؓ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہُ مِنَ الرَّکُوعِ قَالَ رَبَّنَا اَلَا لِحَسْبُکَ مِلًّا السَّمٰوٰتِ وَمِلًّا
 الْاَرْضِ وَمِلًّا مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ اَهْلُ النَّارِ وَالْجَنّٰتِ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُنَّا لَکَ عَبْدًا اَللّٰہُمَّ
 لَا مَا نَعْرِکَ مَا اَعْطَیْتَ وَلَا مَعْطٰی لَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَلْدِ مِنْکَ الْجَلْدُ رَوٰہُ مُسْلِمٌ اور وہ ہے
 ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ مانتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حَبِیْبُہٗ کہ اوٹھا تو میرا رکوع سے فرما تو یا الہی
 اسے پروردگار ہمارا واسطہ تیرے ہی تعریف آسمانوں بہر اور زمین بہر اور بقدر رہنے اچھیرے کہ چاہے تو کسی چیز سے پیچھے
 آسمانوں اور زمین کو اے لائق تعریف اور بزرگی کو تو لائق ہی اچھیرے کہ کہتا ہوں کہ اور ہم سب تیرے ہی سبک ہیں یا الہی
 نہیں کوئی روکنے والا اچھیرے کو کہ دی تو تو اور نہیں کوئی دینے والا اچھیرے کو کہ منع کیا تو نے اور ہمیں نفع دیتی دولت مند کو
 تیرے عذاب دولت مند ہی روایت کیا احمد نیکو مسلم نے **وَعَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ
 صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ اِذَا رَفَعَ رَأْسَہُ مِنَ الرَّکُوعِ سَبَّحَانَکَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَیَحْمَدُکَ اللّٰهُمَّ اَعْظَمُ سُبْحَانَکَ وَالْفَرْدُ
 مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ رَوٰی ابُو ہریرۃؓ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمُ کہتا ہوں یا الہی اسے رب ہمارا ہو کہ رکوع اپنے میں اور سجود اپنے
 میں پاک ہو تو اسے پروردگار ہمارا اور پاک ہی بیان کرتے ہیں ہم ساتھ تعریف تیری کے یا الہی بخش مجھ کو عمل کرتے تھے موافق

۱
 ۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

علیہ وسلم کے اس جہان سے یعنی عمرو بن عبد الغزیز سے کہا راوی نے کہ کہا بن جبر نے پس اندازہ کیا عمرو بن عبد الغزیز کو رکوع کا
وسن و تسبیحین اور سجدے کا دس تسبیحین و کما شوکانی نے نیل الاوطار میں راوی اسکی اسناد کو لکھتے ہیں مگر عبد اللہ
بن ابراہیم بن عمر بن کیسان ابو زید یصغالی کہا ابو حاتم نے صالح الحدیث ہوا اور کہا نسائی نے نہیں خوف سنا
اسکے اور ابو داؤد اور نسائی میں اس راوی سے یہی ایک حدیث مروی ہو اور ترمذی اور ابو داؤد اور ابن
ماجہ میں روایت ہے عمرو بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے نقل کی ابن شعو سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم جو بوقت کہ رکوع کرے ایک تمہارا پس کہے رکوع اپنے پس سبجان بلی العظیم تین بار پس تحقیق پورا ہوا
رکوع اسکا اور یہی ادنیٰ درجہ ہوا اسکا اور جو بوقت کہ سجدہ کرے پس کہے سجدہ اپنے میں سبجان بلی الاعلیٰ تین بار
پس تحقیق پورا ہوا سجدہ اسکا اور یہی ادنیٰ درجہ اسکا ہوا رکوع ترمذی نے نہیں سند اسکی متصل اسو طر کہ تحقیق
عمرو نے نہیں ملاقات کی ابن شعو سے فائدہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ ذکر کیا احمد نیکا بخاری نے
اپنی تاریخ کبیرہ میں اور کہا سرسل ہے اور نسائی اور ابو داؤد میں روایت ہے عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ کما نماز پڑھی میں ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک ات جس سے کہ رکوع کیا نہیں بقدر سورہ
لقمرہ کے اور کہتے تو رکوع اپنے میں سُبْحَانَ الَّذِيْ مَلَأَ الْجَبْرُوتَ وَالْمَلٰئِكُوتَ وَالْكَرْسِيَّ وَالْعِظَمَةَ
یعنی پاک ہے صاحب قعر اور بادشاہت کا اور بڑائی اور بزرگی کا فائدہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ
لایا ہے حدیث کو ترمذی اور راوی اسکی اسناد کو فقہین قوم میں دعا پڑھنے کو یا نہیں عَمَّنْ
رَفَاعَةُ بْنُ رَافِعٍ الرَّقِيقِيُّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا فَخَصِلَةً وَرَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقَالَ لِحُجَلٍّ وَرَأَاهُ كَأَنَّهُ رَأَى الْوَلَدَ الْحَسَنَ حَمَلًا كَثِيرًا
حَبِيبًا مُّبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِنَّا قَالْنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةَ وَثَلَاثِينَ مَدَكًا
يَبْتَدِي رُؤُوسَهَا إِلَيْهِمْ يَكْتُمُهَا أَوَّلَ رَفَاةٍ لِّحُجَرِيٍّ رَوَاهُ أَبُو رَافِعٍ وَرَوَاهُ عَنِ ابْنِ زُرَيْقٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
کہا ہے ہم ایک دن نماز پڑھتے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جب اٹھاتے سر اپنا رکوع سے کہتے سنا اللہ نے
واسطے کہ تعریف کی اسکی پس کہا ایک شخص نے کہ تھا پیچھے حضرت کے اور بے ہوش اور تیری ہی یہ تعریف ہو تعریف
بہت پاک یعنی تمیز شکر و رب سے برکت کی گئی اس میں پس جب سب حضرت نماز سے فرمایا کون تھا بولنے والا
اب نے ان کلموں کا پڑھنے والا کہا ایک شخص نے کہ میں تھا فرمایا کہ دیکھا میں نے کہنے اور تین فرشتے ہیں
کہ جلدی کرتے ہیں کونسا ان میں سے لکھے ثواب ان کلموں کا پہلے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے

[illegible]

فصل سجدہ میں سجدہ کی کیفیت کو بیان میں - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجُمُعَةِ وَأَشَارَ
بِيَدِهِ عَلَى الْكُفَّةِ وَالْيَدَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَكَالْكَفِّ الثَّيَابِ وَالشَّعْرَةَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حکم کیا گیا ہو نہیں یہ

کہ سجدہ کرو نہ سات ہڈیوں پر پیشانی پر اور اشارہ کیا سات ہاتھ اپنے کے طرف ناک اپنے کی اور دونوں ہاتھوں پر

اور کہ نہ نوں پر اور نہ نوں پر دو نوں کے اور نہ انہما کرین ہم کپڑوں کو اور نہ بالوں کو روایت کیا احمدیث کو

بخاری اور مسلم نے **فائدہ** یعنی سجدہ کے وقت سب میں پر کہو اور احمدیث کی یہی معلوم ہوا کہ نماز میں

کپڑوں کو اور بالوں کو سمیٹنا منع ہے اور مسلم میں روایت ہے اونہیں ہو کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

خیر ہمارے تحقیق میں سمٹ گیا ہوں یہ کہ ٹہریوں میں قرآن رکوع کی حالت میں یا سجدہ کی حالت میں پس اس پر

رکوع جو ہے پس بڑی بیان کرو اس میں رب کی اور سجدہ جو ہے پس کوشش کرو عالمگنی میں پس لائق ہے یہ کہ

قبول کجا دی تمہاری ہے اور حاکم میں روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ

سلم تہ جب کوع کرتے پس کہلی رکعتی انگلیاں اپنی اور جب سجدہ کرتے سمیٹ لیتے انگلیاں اپنی **فائدہ**

مسکات الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ابن خریہ اور ابن حبان میں ہی ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ**

رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي مُتَرَبِّعًا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ

وَصَحَّحَهُ أَبُو حُزَيْمَةَ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ

وسلم کو نماز پڑھتے چار نماز روایت کیا احمدیث کو نسائی نے اور صحیحہ تھیرا اسکو ابن خریہ نے **فائدہ**

مشکل الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ یہ حدیث داؤد بن ابی حبان اور حاکم میں ہی ہے اور چار نمازوں میں

نماز پڑھتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حالت مرض میں تھا کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہڑی

اور جڑی ہو تو آپ کے قدم پس نماز پڑھی چار نمازوں میں **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَتْ**

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَجَدَ قَضَعَ كَفَّيْكَ وَأَرْقَعَهُ قَفْيَاكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے

براہین علیہ السلام سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ سجدہ کرے تو پس کہ زمین پر دونوں

ہاتھ اپنے اور بلند کرو دو کہ نہیاں اپنی روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **فائدہ** سجدہ کر میں ہاتھ زمین پر کاٹوں کر سجدہ

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

دوم ہے بعضی راویوں کا اسوہ کو پہلی عبارت مخالف آخر کے واسطے کہ اگر ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ کر تو اونٹ کا سنا بیٹھنا ہوگا کیونکہ اونٹ بیٹھنے کی وقت پہلے ہاتھ رکھتا ہے اور کما سیما میں خطابی نے حدیث دال بن حجر کی بہت ثابت ہے احمد شیعہ اور کما امام نووی نے نہیں معلوم ہوتی ترجیح ایک مذہب کی دوسری پر لیکن اہل سند کے ترجیح و ترویج دال بن حجر کی حدیث کو اور کہتے ہیں کہ حدیث ابیہ زکریا کی مضطرب ہے کیونکہ مدی بن احمد حدیث سے دونوں اور دال بن حجر کی حدیث یہ **وَعَنْ** **وَابِلِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا خَضَّ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَاكُفِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** اور روایت ہے دال بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب اونٹ ارادہ کرتے سجدہ کرنا رکھتے دونوں گھٹنوں پہلے ہاتھوں پہنے سے اور جب اونٹ ارادہ اٹھنے کا کرتے اوٹھنا تو ہاتھ پہلے گھٹنوں پہنے سے روایت کیا احمد نیکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی و توف مجملہ البخاری میں لکھا ہے کہ مذہب امام شافعی اور امام عظیم اور امام احمد کا یہی ہے کہ رکھی دونوں گھٹنوں پہلے ہاتھوں کو اور دلیل ان کی حدیث ترمذی کی ہے یعنی دال بن حجر کی حدیث ہے اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ صحیح میں ابن خزمیہ کے آیا ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ یعنی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے شروع کرتے رکعت اور دونوں گھٹنوں پہلے ہاتھوں سے اور بہت علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک اور اوزاعی اور بعضی اماموں جیسا کہ یہ مذہب نہیں یعنی انکا مذہب گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا ہے حلیہ ستر است میں ج عاٹر نے کہا بیان میں **عَنْ** **ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ وَخَافَنِي مَكَانَ أَجْبُرْنِي رَوَاهُ** ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونوں سجدوں کے یا لئی بخش مجھ کو اور حکم اور درست کر حال میرا اور ہدایت کر مجھ کو اور روزی مجھ کو روایت کیا احمد ترمذی اور ابوداؤد و لیکن تحقیق کما ابوداؤد نے بیچ جگہ اجیری کے دعاغنی میں دعاغنی سے کہ مجھ کو ف کما زکریا نے کہ یہی کہتے ہیں امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور اعتقاد انکا یہ ہے کہ یہ جائز ہے بیچ نماز فرض اور نفلوں کے اور کما شونکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمد حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی ہی لایا ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور جمع کیا ہے ابن ماجہ و در بیان لفظ ارغمنی اور اجیری کو اور زیادہ کیا ہے لفظ ارغمنی کا اور نہیں کہا ابہنی اور نہ دعاغنی اور حاکم نے کل لفظ کو جمع کر دیا ہے

۱۔ دال بن حجر کی حدیث خطابی نے نہایت
ثابت ہے ابیہ زکریا کی حدیث مضطرب ہے
کیونکہ مدی بن احمد حدیث سے دونوں اور دال
بن حجر کی حدیث یہ **وَعَنْ** **وَابِلِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ إِذَا سَجَدَ وَضَعَ رُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ وَإِذَا خَضَّ رَفَعَ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتَّشَاكُفِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ** اور روایت ہے دال بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جب اونٹ ارادہ کرتے سجدہ کرنا رکھتے دونوں گھٹنوں پہلے ہاتھوں پہنے سے اور جب اونٹ ارادہ اٹھنے کا کرتے اوٹھنا تو ہاتھ پہلے گھٹنوں پہنے سے روایت کیا احمد نیکو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی و توف مجملہ البخاری میں لکھا ہے کہ مذہب امام شافعی اور امام عظیم اور امام احمد کا یہی ہے کہ رکھی دونوں گھٹنوں پہلے ہاتھوں کو اور دلیل ان کی حدیث ترمذی کی ہے یعنی دال بن حجر کی حدیث ہے اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ صحیح میں ابن خزمیہ کے آیا ہے کہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم إِذَا سَجَدَ بَدَأَ بِرُكْبَتَيْهِ قَبْلَ يَدَيْهِ یعنی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے شروع کرتے رکعت اور دونوں گھٹنوں پہلے ہاتھوں سے اور بہت علماء کا یہی مذہب ہے مگر امام مالک اور اوزاعی اور بعضی اماموں جیسا کہ یہ مذہب نہیں یعنی انکا مذہب گھٹنوں سے پہلے ہاتھ رکھنے کا ہے حلیہ ستر است میں ج عاٹر نے کہا بیان میں **عَنْ** **ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاجْبُرْنِي وَاهْدِنِي وَأَرْزُقْنِي رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابُو دَاوُدَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ فِيهِ وَخَافَنِي مَكَانَ أَجْبُرْنِي رَوَاهُ** ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کہتے درمیان دونوں سجدوں کے یا لئی بخش مجھ کو اور حکم اور درست کر حال میرا اور ہدایت کر مجھ کو اور روزی مجھ کو روایت کیا احمد ترمذی اور ابوداؤد و لیکن تحقیق کما ابوداؤد نے بیچ جگہ اجیری کے دعاغنی میں دعاغنی سے کہ مجھ کو ف کما زکریا نے کہ یہی کہتے ہیں امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور اعتقاد انکا یہ ہے کہ یہ جائز ہے بیچ نماز فرض اور نفلوں کے اور کما شونکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمد حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم اور بیہقی ہی لایا ہے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور جمع کیا ہے ابن ماجہ و در بیان لفظ ارغمنی اور اجیری کو اور زیادہ کیا ہے لفظ ارغمنی کا اور نہیں کہا ابہنی اور نہ دعاغنی اور حاکم نے کل لفظ کو جمع کر دیا ہے

لیکن نہیں کہا اسے وعافنی اور حدیث کی اسناد میں کامل ابو العباس السعدی الکوفی ہے اور توثیق کی ہے اس کی
 نیچے بن عباس اور کلام کی ہے اس میں اور لوگوں نے **عَنْ** حَدَّثَنَا **رَضَوَاللَّهِ تَعَالَى عَنْهُ** اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ بَيْنَ التَّحِيَّاتَيْنِ رَبِّ اغْفِرْ لِي رَبِّ اغْفِرْ لِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَابْنُ مَكْجَهٍ وَرَوَاهُ
 ہے ہذا فیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے در بیان نو سجدوں کے نہ بخش مجھ کو اور بخش مجھ کو
 روایت کیا اچھ ٹیکو سنائی اور ابن ماجہ نے بعد دو نو سجدوں کو فر کر کہتوں میں میں ٹیکو کٹرے ہو نیکیو بیانیہ
عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فَاِذَا كَانَ فِي
 وَتَرَمِّنْ صَلَواتِهِ لَمْ يَنْقُصْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدَا رِوَاهُ الْخَارِزِيُّ وَالدَّرِمَدِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَقَالَ الدَّرِمَدِيُّ
 هَذَا أَحَدُ نَبِيِّكَ حَسَنٌ وَجَيِّدٌ رَوَاهُ بَنُو مَالِكٍ وَابْنُ حَوَرِثٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سو کہ تحقیق او نہوں نے دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم
 کہ نماز پڑھتے تو ہر سجدت ہو تو ہر طاق رکعت کے نماز اپنی سوز کٹرے ہو تو ہر بیات تک سے یہ بیٹھے روایت کیا اچھ
 کو بخاری اور ترمذی اور سنائی نو اور کما ترمذی نو بدیث حسن صحیح ہے فائز ایسے پہلی رکعت اور تیسری رکعت
 میں بعد ہر اٹھانیکو سجدہ دوسرے سے جیسے سیکہ یہ بیٹھے لیتے کٹرے نہیں ہو تے تھے اور اسکو جلسہ سترحت کہتے ہیں اور
 یہی مضمون ایک جگہ اس کتاب کے فصل صفت نماز کے بیان میں بخاری اور مسلم کھدیت میں ابی حمید سعدی
 کی روایت سے پہلے گزر چکا ہے اور تیسری جگہ نماز میں بن پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے کو بیان میں بخاری کھدیت میں
 ابی ایوب کی روایت سے یہی مضمون قریب آگے گا اور مذہب امام شافعی کا بھی یہی ہے اور کما ترمذی نو نیچے حدیث
 مالک بن حویرث کو اسیر عمل ہے بعض اہل علم کا یہ صحابہ کا اور یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے اور زوکی المکملہ کے
 بعد سر اوٹھانیکے سجدہ دوسرے سے ٹیک کر اوٹھنا سنت نہیں اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی میں روایت ہے ابو
 ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کٹرے ہو تو بیچ نماز کے اور پکارے قد مون انہ کے اور کما ترمذی نو
 اسیر عمل ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ہدی جو خالد بن ایاس سے اور کما ترمذی نو خالد بن ایاس
 ضعیف ہے اچھ حدیث کے نزدیک دلیل دوسری الملوگون کی جو کہ قائل اس جلسہ کو نہیں کہتے ہیں کہ اخراج کیا ابن ابی
 شیبہ نے ابن شمس سے کہ وہ لٹھتے تو نماز میں اور پکارے قد مون کر اور نہیں بیٹھتے تھے اور تا یہ اسکی حضرت علی سے
 اور اس طرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمرؓ سب ہی پائی جاتی ہو سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ فروع حدیث کو سقا بلو
 میں صحابی کا قول یا فعل حجت نہیں ہو سکتا اور دلال اس کے اس کتاب میں فصل احکام بانی میں پہلو گزرو دوسرا
 جواب اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتاب میں طبقہ ثالثہ کی ہیں اور حدیث طبقہ ثالثہ کی قابل حجت نہیں ہوتی اور بیان

۱
 حدیث ابن عباس
 شمارہ ایک حدیث
 اور ابن عباس چاروں
 کے میں ایک
 حدیث بخاری چاروں
 میں سے ایک
 حدیث ترمذی
 چاروں کے میں
 میں سے ایک
 حدیث بخاری چاروں
 میں سے ایک
 حدیث ترمذی چاروں
 میں سے ایک

اسکا ہی فضل احکام بانی میں پہلے گزرا اور مشک المختار میں شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے حدیثین کی سچیز اس حدیث کے
 آئی ہیں جنہیں میں جیسا کہ پہچانا تو نے اور جو حدیثین کی یہ اثبات اس حدیث کے وارد ہو میں صحیح ہیں پس معارض نہ ہوگی نقد
 صحیح کے اور جبکہ اس جگہ حدیث معارض حدیث کے نہ ہو سکے تو ہر اثر صحابہ کی کب معارض ہو سکتی ہیں خصوصاً اس باب
 میں حدیث صحیح بخاری کی ایک سی ہے سچ اثبات اس حدیث کے کافی ہے نماز میں زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے کو یہاں نیز
 عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ قَالَ جَاءَنَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فَصَلَّى يَتَأَنَّى مَسْجِدَنَا
 هَذَا فَقَالَ لِي لَا صَلِّ بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ لَكُنِّي أُرِيدُ أَنْ أَرِيكُمْ كَيْفَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي قَالَ أَيُّوبُ فَقُلْتُ لَا بِي قِلَابَةَ وَكَيْفَ كَانَتْ صَلَاتُهُ قَالَ مِثْلَ صَلَاةِ شَيْخِنَا هَذَا
 يَعْنِي عَمْرُو بْنِ سَلَمَةَ قَالَ أَيُّوبُ وَكَانَ ذَلِكَ الشَّيْخُ يُعِمُّ التَّكْبِيرَ وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ عَنِ السُّجْدَةِ الثَّانِيَةِ
 جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَى كَفِّهِ قَامَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ مِثْلَ هَذَا رَوَاهُ ابْنُ قِلَابَةَ سَمِعَهُ كَمَا كَأَنَّ سَمِعَهُ
 بِاسْمِ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ لِي بِي سَجْدَةٍ سَمِعَهُ كَمَا كَأَنَّ سَمِعَهُ لَيْسَ كَمَا تَحْقِيقُ مِنْ نَازِلٍ بِهَذَا هُوَ
 تَمَّ كَوْنُ أَوْ زَيْنٍ ارادہ کرتا میں نماز کا لیکن ارادہ کرتا ہوں یہ کہ وہاں توں تم کو بسطوح دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کو نماز پڑھتے تھا ایوب سے پس کہا میں نے وسطی ابی قلابہ کے اور کسطح تھی نماز اس کی کہا ابوقلابہ نے مثل نماز اس
 شیخ ہمار کی یعنی عمرو بن سلمہ کے کہا ایوب نے اور تیسرے شیخ پورا کرنا تکبیر کو اور حقیقت اٹھنا تا سرانجام سجدہ دوسرے
 بیٹھنا اور ٹیکتا یعنی ہاتھ اپنے اوپر زمین کے پہر کھڑا ہوتا روایت کیا احمد کو بخاری نو فائدہ یعنی بعد سجدہ
 دوسرے کے جلسہ تہرارت کا کر کے حب اٹھنے تو زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھنے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور حنفیہ کہتے ہیں
 کہ ہاتھ ٹیک کر اٹھنا منع ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس طرح سے اٹھنا معمول ہے بڑھاپے کی حالت پر کیونکہ مسند احمد
 اور ابوداؤد میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ بیٹھنے آدمی
 نماز میں اور وہ کہیہ کرنا الا ہوا اپنے ہاتھ پر اور سچ ایک روایت ابوداؤد کے یوں کہ میں نے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ کہ ٹیک لگا کر آدمی اپنے ہاتھ نوچر حقیقت کہ اٹھنے نماز میں جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بعد دو سجدہ دن کو زمین پر
 ہاتھ ٹیک کر اٹھنے سے منع ہے باب میں نہیں جلوس کی حالت میں ہاتھ ٹیکنے کو باب میں ہے حبیب کہ ابوداؤد میں ہے
 کہ کہا امام احمد بن حنبل نے کہ یہ نبی ہاتھ ٹیکنے کی نماز کے اندر حالت جلوس میں ہوا رہا بن مشبوہ اور ابن مافع نے ہی
 اسطرح کو کہا ہے اور یہ تینوں محدث کے راوی ہیں اور یہ جو حنفیہ کہتے ہیں کہ بعد دو سجدہ دن کے ہاتھ ٹیک کر اٹھنے
 ایک حدیث معمول ہے بڑھاپہ کی حالت پر سو کا جواب یہ کہ اس باب میں دلیل حلیہ یہی ہے دونوں دلیل کے اپنی راوی سے حکم لگا دینا

باب استسقاء

شرح بلوغ المرام

مسند ابی حنیفہ

بخاری

مسند ابی حنیفہ

مسند ابی حنیفہ

مسند ابی حنیفہ

مسند ابی حنیفہ

تعالیٰ عنہ سے اس نفل کی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ بہر میں حضرت پس کچھ یا بایان باؤن اپنا اور گمما بایان
ہاتھ اپنا اور پائیں ان اپنی کے اور اگ کتہ کو کہنی دہنی اور پواسنے ران اپنی کے بیٹے کہنی پھسوسو لمائی نہیں
اور بند کر کسی دونو انگلیاں یعنی چنگلیاں اور اسکے پاس کی انگلی اور حلقہ کیا حلقہ کرنا یعنی بچہ کی انگلی اور انگٹھو
سے پہرا ڈھائی انگلی اپنی اور دیکھا سینے انکو کہ ملاتے تھے سکو دعا مانگتے اور اسٹن خرمیدین روایت ہوا نہیں ہے
کہ اوٹھایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگلی اپنی کو پس دیکھا سینے کہ ملاتے تھے اسکو اور دعا کرتے تھے اس سے
فائدہ نماز میں تشہد پڑھنے کی وقت انگلی اوٹھانیکے باب میں اور ہی بہت حدیثیں ہیں لیکن صرف انہیں جو
پراسیے اکتفا کیا گیا ہے کہ اس سلم میں سب کا اتفاق ہے صرف کیدانی والا اسکے مخالف ہے سو کہا ملا علی غفر
نے اپنے رسالہ ترمین العبارت التحمین الاشارات میں کہ یہ کہتا اسکا کہ اشارہ کرنا ساتھ ساتھ سب کے مانند ابوہریرہ کے
حرام ہے یہ سکا ثبوت خطا ہے اور ثبوت گناہ ہے سب اس کا جہل ہے اگر نہ ہوتا نیک ظن ساتھ اسکے البتہ ہوتا کفر
کا ظاہر اور مزید ہونا اسکا صحیح نماز میں التحیات پڑھنے کے بیان میں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ لَقِيتُ إِبْنًا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ
فَقِيلُ الْحَيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَاةُ وَالطَّيِّبَاتُ أَسْلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
أَسْلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
وَرَسُولُهُ ثُمَّ لَبَّيْكَ يَا مُحَمَّدُ لَبَّيْكَ يَا مُحَمَّدُ لَبَّيْكَ يَا مُحَمَّدُ لَبَّيْكَ يَا مُحَمَّدُ لَبَّيْكَ يَا مُحَمَّدُ
بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ متوجہ ہو کر ہمارے طریق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا جب نماز پڑھے
کئی تم میں کا پس کہے تعظیمیں اللہ کو میں اور دعائیں اور پاک چیزیں سلام تم پر ہے نبی اور رحمت اللہ کی
اور برکتیں اس کی سلام اور پہمارے اور اس کے بند و پیرو گواہی دیتا ہوں میں کہ میں کوئی معبود سوا ہی اللہ کے
اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے میں پہر چاہیے کہ اختیار کرے دعا جو پسند آوے
اسکو پہر دعا کرے روایت کیا احمد حدیث کو بخاری اور سلم نے اور لفظ بخاری کا ہے **وَعَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا الشَّهَادَةَ كَمَا يُعَلِّمُنَا
السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ فَكَانَ يَقُولُ الْحَيَّاتُ الْمُبْرَكَاتُ الصَّلَاةُ الطَّيِّبَةُ لِلَّهِ أَسْلَامُ عَلَيْكَ
أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ أَسْلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہوا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

عندہما ہے تحقیق اس کے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سہماتے سہم کو تشہد جیسا کہ سہماتے سہم کو سورہ قمر
 سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتین مومنہ سو کہنے کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کے لیے
 ہیں سلام ہے تم پر اسے نبی اور حرمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندہ ان اللہ کو کہ نیک
 بخت ہیں گو اسی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گو اسی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 سلم رسول اللہ کے ہیں روایت کیا احمد بن حنبلہ کہ سلم بن و عمن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُنَا الشَّهَادَةَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ ۚ مِنْ أَنْقَرَانِ لِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ
 الْحَيَاتِ لِلَّهِ الصَّلَواتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ اسْمُ اللَّهِ الْحَجَرَةُ وَاعْوِذْ بِاللَّهِ مِنَ التَّارِيعَةِ النَّسَائِيُّ اور رواہ ابن ماجہ جابر رضی اللہ
 عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سہماتے سہم کو تشہد جیسے سہماتے سہم کو سورہ قمر اور سورہ کرنا
 ہوں میں ہاتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے اللہ کے سب سے اور بندگی بدن
 کی اور بندگی مال پاک کی ہی اللہ ہی کے لیے ہو سلام ہے تم پر اسے نبی اور حرمت اللہ کی اور برکتیں اس کو
 سلام ہے ہم پر اور اوپر بندہ ان نیک بخت اللہ کو کہ اسی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گو اسی
 دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اس کے اور بھیجے ہوئے اس کے ہیں ناگتا ہوں میں اللہ سو برکت اور پناہ مانگتا ہوں
 اللہ کے درخ سے روایت کیا احمد بن حنبلہ کہ سلم بن و عمن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُنَا الشَّهَادَةَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ ۚ مِنْ أَنْقَرَانِ لِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ
 الْحَيَاتِ لِلَّهِ الصَّلَواتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ اسْمُ اللَّهِ الْحَجَرَةُ وَاعْوِذْ بِاللَّهِ مِنَ التَّارِيعَةِ النَّسَائِيُّ اور رواہ ابن ماجہ جابر رضی اللہ
 عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سہماتے سہم کو تشہد جیسے سہماتے سہم کو سورہ قمر اور سورہ کرنا
 ہوں میں ہاتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے اللہ کے سب سے اور بندگی بدن
 کی اور بندگی مال پاک کی ہی اللہ ہی کے لیے ہو سلام ہے تم پر اسے نبی اور حرمت اللہ کی اور برکتیں اس کو
 سلام ہے ہم پر اور اوپر بندہ ان نیک بخت اللہ کو کہ اسی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گو اسی
 دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اس کے اور بھیجے ہوئے اس کے ہیں ناگتا ہوں میں اللہ سو برکت اور پناہ مانگتا ہوں

عندہما ہے تحقیق اس کے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سہماتے سہم کو تشہد جیسا کہ سہماتے سہم کو سورہ قمر
 سے پس تھے کہتے یہ کہ عبادتین مومنہ سو کہنے کی بابرکت اور بندگیان بدن کی اور بندگیان مال کی اللہ ہی کے لیے
 ہیں سلام ہے تم پر اسے نبی اور حرمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور اوپر بندہ ان اللہ کو کہ نیک
 بخت ہیں گو اسی دیتا ہوں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گو اسی دیتا ہوں میں یہ کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ و
 سلم رسول اللہ کے ہیں روایت کیا احمد بن حنبلہ کہ سلم بن و عمن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یُعَلِّمُنَا الشَّهَادَةَ کَمَا یُعَلِّمُنَا السُّورَةَ ۚ مِنْ أَنْقَرَانِ لِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ
 الْحَيَاتِ لِلَّهِ الصَّلَواتُ الطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ السَّلَامُ
 عَلَيْنَا وَعَلَىٰ عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ
 وَرَسُولُهُ اسْمُ اللَّهِ الْحَجَرَةُ وَاعْوِذْ بِاللَّهِ مِنَ التَّارِيعَةِ النَّسَائِيُّ اور رواہ ابن ماجہ جابر رضی اللہ
 عنہ سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سہماتے سہم کو تشہد جیسے سہماتے سہم کو سورہ قمر اور سورہ کرنا
 ہوں میں ہاتھ نام اللہ کے اور ساتھ توفیق اللہ کے بندگی منہ سے کہنے کی واسطے اللہ کے سب سے اور بندگی بدن
 کی اور بندگی مال پاک کی ہی اللہ ہی کے لیے ہو سلام ہے تم پر اسے نبی اور حرمت اللہ کی اور برکتیں اس کو
 سلام ہے ہم پر اور اوپر بندہ ان نیک بخت اللہ کو کہ اسی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گو اسی
 دیتا ہوں یہ کہ محمد بندہ اس کے اور بھیجے ہوئے اس کے ہیں ناگتا ہوں میں اللہ سو برکت اور پناہ مانگتا ہوں

سلام ہے ہم پر اور پر بندون تکبیرت السلام کو گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور گواہی دیتا ہوں یہ کہ
محمد بن عبد اللہ اسکے اور بھیجے ہوئے اسکے میں اور وہ درمیان ہمارے پس جوقت کہ وفات پائی کہتے تھے ہم السلام علی النبی
سلام ہے اور یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر روایت کیا اسد شیکہ بخاری نے وفات سلطان شہر صحیح بخاری میں لکھا ہے
کہ روایت کیا اسد حدیث کو ابو عوانہ نے بیچ صحیح اپنی کے اور سراج اور بخاری اور ابوعبیدہ صہبانی اور بیہقی نے طرق متعدد
سے اور بخاری میں اس نے سند اس حدیث کی ابوعبیدہ شہر بخاری تاکہ ہر اسکے ساتھ لفظ فلما قبض قلنا السلام علی النبی
حرف یعنی کہ لکھا سبکی نے بیچ شہر منہاج کہ بیچہ ذکر کرنے اس روایت کے نقل کر کے ابی عوانہ سے اگر صحیح ہو یہ بات صحاح
سے دلالت کرتی ہے اور اس بات کے تحقیق خطاب بیچ سلام کے بیچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وجہ بنین پر کیا جاوے
السلام علی النبی اتھو کہا ابن حجر نے فتح الباری میں تحقیق صحیحہ السلام علی النبی بغیر شک کے اور تحقیق پائی میں نے
اس باب میں حدیث قوی کہا عبد الرزاق نے حدیث کی کہ ابن جریر نے کہا اس نے حدیث کی مجاہد عطاء و تحقیق صحاح سے
کہتے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھو السلام علیہا ایسا النبی پس جب وفات پائی حضرت نے کہتے تھے صحابہ السلام علی
النبی اور یہ سناد صحیح ہے اور عینی شہر صحیح بخاری میں حدیث کی شریحین لکھا ہے کہ ظاہر حدیث سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ
بغیر صلوات اللہ علیہ وسلم کی حیات میں السلام علیہا ایسا النبی و رحمۃ اللہ کاف خطاب کہا کرتے تھو اور جب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم وفات فرما گئے تو خطاب چھوڑ دیا اور غیبت کے لفظ سے ذکر کرتا اور السلام علی النبی کہنے لگے **وَعَنْ**
نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَشْهَدُ يَقُولُ لِيَسْمُ اللَّهُ الْحَيَاتُ لِلَّهِ الْمُتَلَوَاتُ
لِلَّهِ الرَّائِيَاتُ لِلَّهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ شَهِدَ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ شَهِدْتُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ يَقُولُ هَذَا فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ وَيَدْعُو إِذَا
قَضَى شَهِدْتُ كَيْمَا بَدَأَ لَهُ فَإِذَا اجْلَسَ فِي الْخُرُوجِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ شَهِدْتُ كَذَلِكَ أَيْضًا إِلَّا أَنَّهُ يَقْدِمُ الشَّهَادَةَ
ثُمَّ يَدْعُو أَيْمَا بَدَأَ لَهُ فَإِذَا قَضَى شَهِدْتُ وَأَرَادَ أَنْ يُسَلِّمَ قَالَ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ مَعْنَى يَمِينٍ ثُمَّ يَدْعُو عَلَى الْإِمَامِ فَإِنْ سَلَّمَ
عَلَيْهِ لِحَدِّثٍ عَنْ نَسَائِهِ رَدُّ عَلَيْهِ رَوَاهُ مَالِكُ زَادَ زَيْنٌ وَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَهْلًا بِكَ
اور روایت ہمارے سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ساتھ التحیات پڑھتے پس کہتے شروع کرتا ہوں میں ساتھ نام اللہ
عباد میں بان کہنے کی اللہ کے لیے میں اور عباد میں بدن کی اللہ کے لیے میں اور علی نیک اللہ کے لیے میں سلام ہو اور پر نبی
کے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اس کی سلام ہے ہم پر اور پر نیک محبت بندون اللہ کو گواہی دیتا ہوں میں یہ کہ نہیں کوئی

۱ عبادت سلطان
۲ مطبوعہ مجمع التکرار
۳ کے ملکہانی سے ملے
۴ میں ہے
۵ بیعت صحیح بخاری
۶ مطبوعہ احمدی
۷ شہر بخاری
۸ شہر بخاری
۹ مطبوعہ احمدی
۱۰ کے ملکہانی سے ملے
۱۱ زاد زین
۱۲ الخیرین علیہ السلام
۱۳ کے ملکہانی سے ملے
۱۴ میں ہے

لائق بندگی کے مگر اللہ کو اسی دیتا ہوں میں ایک تحقیق محمد رسول اللہ کے میں کہتے ہیں دو رکعتوں پہلی کو اور دعا مانگتے جب
 پوری کرتے تشہد اپنی جسطرح ہو کہ چاہتے وسط اس کے بعد بیٹھتے پھر تیسری رکعت اپنی کے پڑھتے تشہد اسطرح مگر یہ مقدم
 کرتے تشہد کو پھر دعا مانگتے جسطرح ہو کہ چاہتے وسط اس کے بعد چوبیس پڑھتے تشہد اپنی کو اور ارادہ کرتے سلام پھر نیک کہتے
 السلام علی النبی یعنی سلام ہے اور پہلی اور حرمت اللہ کی اور کثرتیں سلام ہی ہم پر اور اوپر بندہ دن نیک بخت اللہ کو سلام
 ہوا دیر پھر کہنے اپنی پڑھتے اور سلام کے پس اگر سلام کرتا کوئی بائیں طرف سے کھڑا ہے تو اس پر ہاتھ کیا احمد نیکو مالک
 زیادہ حکما رزین نے اور کہا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اسکو سات اس کے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ**
رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّحْطَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَانَهُ عَلَى الرَّضْفِ حَتَّى يَتَوَدَّاهُ
الْأُتْرَمِدِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ اور روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ کھاتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب
 بیٹھتے پھر دو رکعتوں پہلی کو اپنے پہلو قعدہ میں نہ ٹھہرے کیسے ہے گویا کہ اوپر تیر گرم بیٹھنے والو ہو یا تاک کہ ٹھہرے
 ہوتے روایت کیا احمد شیخ ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی زوف مراد یہ کہ پہلے قعدہ میں کم بیٹھتے تھے درود دعا نہ پڑھتے
 تھے التحیات پڑھتے ہی اٹھ کر کھڑے ہو جیسے کوئی گرم ٹھہرے زیادہ بیٹھ نہ سکتا **وَعَنْهُ كَانَ يَقُولُ مِنَ الشَّيْءِ**
إِحْقَاؤُ الشَّهَادَةِ أَبُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ هَذَا أَحَدُ بَيْتَيْ حَسَنِ عَرَبِيٍّ اور روایت ہے انہیں کہ
 کہ کھاتے ہے آہستہ پڑھتا تشہد کا روایت کیا احمد نیکو ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا حدیث حسن غریب ہے نماز
 میں بعد پڑھنے التحیات کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور اسکی فضیلت کو
يَا مَنِ عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ لَيْسَ يَزِيدُ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَرَأَى اللَّهُ يَأْتِ
نُصْلِي عَلَيْكَ فَكَيْفَ نُصْلِي عَلَيْكَ فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ فِي
الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَالسَّلَامُ كَمَا قَدْ عَلِمْتُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَكَوْنُ أَدَبُ حُزْمَةٍ زَيْدٍ كَكَيْفَ لُصْلَةٍ
عَلَيْكَ إِذَا مَحَنُ صَلَّيْنَا عَلَيْكَ فِي صَلَوَاتِنَا روایت ہے ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا پوچھا بشیر بن بکر
 یا رسول اللہ ام کیا میں اللہ نے درود بھیجنے کا تم پر کس طرح درود بھیجنے ہم تم پر چاہے ہو یا نہ کہا کہوا اللہ اللہ رحمت بھیج
 اور محمد کو اور اوپر آل محمد کے جیسے رحمت بھیج تو نے اوپر آل ابراہیم کے اور برکت بھیج اور محمد کو اور اوپر آل محمد کے جیسے
 برکت بھیج تو نے اوپر آل ابراہیم کے بھیج جہاں کے بیشک تو بخوبی والا بزرگ ہے اور سلام صیبا تحقیق تھے جانا
 روایت کیا احمد حدیث کو مسلم نے اور زیادہ کیا ابن خزمیہ نے بھی اس کے پس کس طرح درود بھیجنے ہم تم پر جب درود

۱۰
 باب فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۱
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۲
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۳
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۴
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۵
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۶
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۷
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۸
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۱۹
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین
 ۲۰
 فی فضل من دعا
 فی رکعتین

بیسجین ہم تیرے بیچ نماز اپنی کے **وَعَنْ** ابی حمید الساعدی رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ
 كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَآ
 ذَرِيَّتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَبَارَكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآزْوَاجِهِ وَذَرِيَّتِهِ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہا صحابہ نے اے
 رسول اللہ کو کس طرح درود بیسجین ہم آپ پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یو یا الہی رحمت بہم محمد پر اور انکی
 بی بیوں پر اور انکی اولاد پر جیسے رحمت بھیجی تو نے ابراہیم پر اور برکت بہم محمد پر اور انکی بیبیوں پر اور انکی
 اولاد پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا احمدیت کو بخاری
 اور سلم نے **وَعَنْ** ابی ہریرۃ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ يَكُنْ لَكُمْ بِأَيْمَانِكُمْ أَكَاوُفِي إِذَا صَلَّيْتُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَلْيَقُلْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 الْأَكْبَرِ وَآزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلَ بَيْتِهِ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ
 حَمِيدٌ مُجِيدٌ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ اور روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے وہ شخص خوش لگے اسکو یہ کہ دیا جاوے تو اب ساتھ سپاہیہ پوریکے یعنی جسکو خواہش ہو کہ ثواب پورا اور برکت
 سالو جسوقت کہ بیسجے درود ہم پر چاہیے کہ کہ یا الہی رحمت بہم محمد پر کہ نبی امی میں اور انکی بی بیوں پر کہ میں
 مسلمانوں کی میں اور انکی اولاد پر اور انکے اہل بیت پر جیسے کہ رحمت بھیجی تو نے اور پادلا دیا ابراہیم کے تحقیق
 تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا احمدیت کو ابو داؤد و ترمذی کہ اسنو کہانی نے نزل لاوطار میں کہ سکوت
 کیا ہے احمدیت سے ابو داؤد اور ترمذی نے اور اسکی اسناد میں ابی جعفر محمد بن علی ہے اور اسے اختلاف کیا
 گیا ہے **وَعَنْ** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ لَقِيتُ كَعْبَ بْنَ عُجْجَةَ فَقَالَ أَكَاؤُ هِيَ لَكَ هَذِيَّةٌ
 سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ فَقُلْتُ بَلَى فَأَهْدِيهَا لِي فَقَالَ سَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ عَلَّمَنَا كَيْفَ نَسْأَلُ
 عَلَيْكَ قَالَ قُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ
 إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ إِلَّا أَنَّ مُسْلِمًا لَمْ يَكُنْ عَلَى إِبْرَاهِيمَ فِي الْمَوْضِعَيْنِ اور روایت
 ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہ کہا ملاقات کی محبو کعب بن عجرہ نو پس کہا کیا بیسجین میں واسطو

بیسجین تیرے بیچ نماز
 الصلوۃ علی النبی و آلہ
 علیہ السلام کے بیچ
 میں ہے
 ابو داؤد و ترمذی
 میں کہ اسنو کہانی نے
 نزل لاوطار میں کہ
 سکوت کیا ہے احمدیت
 سے ابو داؤد اور ترمذی
 نے اور اسکی اسناد میں
 ابی جعفر محمد بن علی
 ہے اور اسے اختلاف کیا
 گیا ہے

تیرا ایک تحفہ کہ سنائے اور سکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا میں نے ان پر تحفہ دو وہ میرے لیے پس کہا کوئی نے پوچھا ہے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس کہا ہے رسول خدا کے کس طرح درود بھیجنے ہم آپ پر اسے اہل بیت نبوت کے پس
 تحقیق اللہ تعالیٰ نے سکھلایا کہ کوئی کیفیت سلام بھیجنے کی آپ پر فرمایا کہ یو اہل بیت بھیج اور محمد کے اور آل
 محمد کے جیسے کہ جبرائیل بھیجے تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا ہے بزرگ یا اہل بیت جبرائیل پر اور آل
 محمد پر جیسے کہ جبرائیل بھیجے تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا احادیث کو نبی کی
 اور سلم نے مگر سلم نے نہیں ذکر کیا علیٰ ابراہیم کو دو دو جگہ فسطح درود بھیجنے ہم آپ پر حاصل اسکا یہ جو کہ اللہ
 تعالیٰ جو ہم کو فرمایا ہے آپ پر درود اور سلام بھیجنے کو تو کیفیت سلام بھیجنے کی ہم نے معلوم کیا ہے اہل بیت میں سے مکمل
 السلام علیک ایہا النبی پس درود کیونکر بھیجنے اور یہ جو کہا کہ اللہ نے سکھلایا کہ کیفیت سلام بھیجنے کی تو مر یہ ہے کہ
 حضرت کی زبانی تعلیم کروالی اسکو تعلیم اللہ تعالیٰ کی لے لے لے کہا کہ حضرت کی تعلیم اللہ تعالیٰ کی تعلیم ہے کیونکہ وہ
 احکام نہیں بیان کرتے تھے مگر ساتھ وحی کے اور آل محمد پر آل نبی اہل بیت کے ہے اور اس کے معنی تابعدا
 کے یہی آئے ہیں اور اس میں ذکر حضرت ابراہیم کا کیا اور نبی کا نہ کیا اس لیے کہ عبد المجید حضرت کو مرین اور حکم کیے تو مرین
 ساتھ متابعت انکی کے اصول دین میں اور برکت بھیجے ہمیشہ رکھ انکے لیے جو بزرگی کہ دی ہے تو انکو مگر سلم نے
 نہیں ذکر کیا علیٰ ابراہیم کو دو دو جگہ میں بھیجے نہ پہلے درود میں نہ دوسرے میں الفاظ اسکے یون میں کمالیت علی
 ال ابراہیم اور کمال باریک علی ال ابراہیم **وَعَنْ مُحَمَّدٍ بْنِ حَلْفَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَجُلًا آتَى النَّبِيَّ**
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذْ عَلَيَّ كَيْفَ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ قُولُوا أَللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ
إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ اور روایت ہے ہوس بن طلحہ سے اس نے نقل کی اپنے پاس تحقیق ایک درود
 آیا پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا کیونکر درود بھیجنے ہم آپ پر اسے نبی اللہ کے فرمایا کہ یو اہل بیت بھیج اور محمد
 کے اور آل محمد کے جیسے کہ جبرائیل بھیجے تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اور برکت بھیج محمد پر اور آل محمد
 پر جیسے کہ جبرائیل بھیجے تو نے ابراہیم پر تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے روایت کیا احادیث کو نبی کی
 ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی درود بھیجے گا مجھ پر یا کسی پر جو اللہ تعالیٰ
 اس پر نازل ہو دس رحمتیں بکرم اس آیت کے ہوں میں **مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرٌ مِثْلِهَا** یعنی جو کوئی کرتا ہے
 ایک نیکی پس اسکے لیے دس برابر اسکے میں اور سنائی میں ہمیشہ اس نے سننے اور سننے سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ

۲
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
 فرمایا کہ یو اہل بیت بھیج
 اور محمد کے اور آل محمد کے
 جیسے کہ جبرائیل بھیجے
 تو نے ابراہیم پر اور آل ابراہیم پر
 تحقیق تو تعریف کیا گیا
 بزرگ ہے روایت کیا احادیث کو
 نبی کی ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے کہ کہا فرمایا رسول خدا
 صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی
 درود بھیجے گا مجھ پر یا کسی پر
 جو اللہ تعالیٰ اس پر نازل ہو
 دس رحمتیں بکرم اس آیت کے ہوں
 میں مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ
 عَشْرٌ مِثْلِهَا یعنی جو کوئی
 کرتا ہے ایک نیکی پس اسکے لیے
 دس برابر اسکے میں اور سنائی
 میں ہمیشہ اس نے سننے اور سننے
 سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم

علیہ وسلم نے جو کوئی بھیجے مجھ پر درود ایک بار رحمت بھیجے گا اللہ اس پر دس رحمتیں اور بخشے جاویں گے اس پر دس گناہ
 اور بلند کیو جاویں گے اسکے لیے دس حج و عمرہ بھیجے جو حق کے اور سند امام احمد بن وہب سے عبد اللہ بن عمر سے کہ کما جبر
 درود بھیجانی صلی اللہ علیہ وسلم پر کیا رحمت بھیجتا ہے اللہ اس پر اور فرشتے اسکے سر رحمتیں اور لٹائیں اور
 داری میں روایت ہے ابن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق و مطالعہ کے
 کتنے فرشتے ہیں پہر نیوا زمین میں پہنچاتے ہیں مجھ کو میری امت کی طرف سے سلام اور لٹائیں میں روایت ہے
 ابیہریرہ سے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہ تھیرا و گمرون کو یا نہ قبروں کے
 اور نہ تھیرا و قبر میری کو عید اور درود بھیج مجھ پر پس تحقیق درود تمہارا پہنچتا ہے مجھ کو جہاں ہو تم اور ترندی
 میں روایت ہے اوسمیں سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاک آلودہ ہونا کہ اس شخص کی کہ ذکر کیا گیا میں نزدیک
 اسکے پس بھیجا درود مجھ پر اور خاک آلودہ ہونا کہ اس شخص کی کہ آیا اس پر رمضان پر گذر گیا پہلے اس کے گنجشہ اور
 و مطالعہ اسکے یعنی عبادت اور حق اسکے نہ ادا کیے کہ سبب بخش اسکے کہ ہوتے اور خاک آلودہ ہونا کہ اس شخص کی کہ
 پایہ نزدیک سکرم باب اسکے فرٹا ہے کہ کیا کہنے ان میں سے پس داخل کیا انہوں نے اس کو بہشت میں فائدہ
 خاک آلودہ ہو یعنی خوار اور ہلاک ہو وہ ٹھنک جھکے کہ نام نہ حضرت پر درود نہ بھیجے اور خوار اور ہلاک ہو وہ ٹھنک
 جس کے مان باب پڑے ہو جاوین اور وہ ان کے ساتھ نیکی نہ کرے کہ سبب داخل ہو نہ بہشت میں ہے اور سند امام
 احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور لسانی میں روایت ہے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما سنا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی مرد کو دعا کرتے ہیچ نماز اپنی کے نہ تعریف کی اس کی اور درود بھیجانی صلی اللہ علیہ
 وسلم پر پس فرمایا جلدی کی اس نے پہر بلایا اسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا جب دعا کر کوئی تم میں سے پس
 شروع کر تو تعریف اپنی رکب کی اور ثنا او سپر پر درود بھیج نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر دعا کرے جو چاہے اور صحیح کما احمد
 کو ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے اور ترمذی میں روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق دعا تھیر
 رہتی ہو درسیان آسمان اور زمین کے نہیں چڑھتی اس میں کو کچھ بیان نہ کہ درود بھیجے تو او پر نبی کے اور ترمذی میں
 روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اور سند امام احمد بن حنبل میں بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ کما فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت بخیل ہے کہ ذکر کیا گیا میں نے نام لیا گیا سیر نزدیک سکرم پس درود بھیج مجھ پر
 کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح غریب تشہد میں معاون پڑھنے کے یا نہیں عن عائشہ رضی
 اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

۱۰
 چوتھیں لکھنے بنا یا صلوة
 علی النبی و آلہ کے بعد
 ۱۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۲۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۳۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۴۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۵۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۶۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۷۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۸۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۱
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۲
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۳
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۴
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۵
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۶
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۷
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۸
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۹۹
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد
 ۱۰۰
 فصل میں
 لکھنے بنا یا الفی کے بعد

[illegible][illegible]

شَكَرْتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَاسْأَلْكَ قَلْبًا سَلِيمًا وَلِسَانًا صَادِقًا وَاسْأَلْكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَاعُوذُ
 بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَاسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَرَوَى أَحْمَدُ يَحْيَىٰ وَأَبُو دَاوُدَ وَابْنُ
 رَجَوْنِ الْمَدَنِيُّ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُنْتُ نَازِلًا فِي بَيْتٍ مِنْ بَنِي قُضَيْمٍ
 مِنْ مَنَاطِئَ هَمُوزٍ تَجَرُّونَ مَاءً مِنْهُ يَنْزِلُ فِيهِ نَارٌ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ يَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ
 وَأَوْضَحُ بَيْتُكَ تِيرَ كِيٍّ وَنَاكِلَتَا هَمُوزٍ تَجَرُّونَ مَاءً مِنْهُ يَنْزِلُ فِيهِ نَارٌ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ يَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ
 أَجْمَعِي كِيٍّ سَعْدٌ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ يَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ أَجْمَعِي كِيٍّ سَعْدٌ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ
 كُونَايَ نَعْدٌ وَأَبُو دَاوُدَ يَحْيَىٰ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُكَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَرْثَدَةَ
 وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَمِينِ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ يَرَى بَيَاضَ خَدِّهِ الْأَمِينِ
 خَدِّهِ الْكَاثِرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ
 الْكَاثِرِ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالتِّرْمِذِيُّ
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِعَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ
 الْمَدِينَةِ بَيَانُكَ وَكَلَامِي دِيْنِي سَفِيْدِي دَانِي حَسَارَةُ أَكْبَرِي أَوَّلِي سَلَامَةُ بَنِي قُضَيْمٍ بَانِي بَنِي قُضَيْمٍ
 وَرَحْمَةُ اللَّهِ بَيَانُكَ وَكَلَامِي دِيْنِي سَفِيْدِي دَانِي حَسَارَةُ أَكْبَرِي أَوَّلِي سَلَامَةُ بَنِي قُضَيْمٍ بَانِي بَنِي قُضَيْمٍ
 لَنَايَ نَعْدٌ وَأَبُو دَاوُدَ يَحْيَىٰ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ سَلَامَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ
 يَابِرَ سَعْدٌ فَالْكَاشِحُ مِنْ رَوَايَتِهِ عَلَمٌ مِنْ سَعْدٍ اسْتَفْهَمَ اسْتَفْهَمَ اسْتَفْهَمَ اسْتَفْهَمَ اسْتَفْهَمَ اسْتَفْهَمَ
 الْمَدِينَةِ بَيَانُكَ وَكَلَامِي دِيْنِي سَفِيْدِي دَانِي حَسَارَةُ أَكْبَرِي أَوَّلِي سَلَامَةُ بَنِي قُضَيْمٍ بَانِي بَنِي قُضَيْمٍ
 تَشْكُ الْخَتَامُ شَرْحُ الْمَرْامِ مِنْ لَكَا سَعْدٌ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ يَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ
 كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ يَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ يَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ
 شَاغِيٍّ أَوَّلِي سَلَامَةُ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ
 حَوْكُ تَرْمِذِيٍّ مِنْ رَوَايَتِهِ عَنْ حَضْرَةِ عَالِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا سَعْدٌ كَمَا تَنْزِلُ فِيهِ نَارُ الْغَيْثِ
 نَازِلِينَ أَيْ سَلَامَةُ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ
 فَتَبْدُرُ خَرَجَ كَرْتِي سَلَامَةُ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ لِقَائِهِ لَقِيَ سَلَامَةَ بَنِي قُضَيْمٍ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

جیسا کہ اوپر گذر اور ابوداؤد میں روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نیت کرین ہم وقت سلام پہ پہنچے جواب سلام امام کی اور یہ کہ محبت کرین ہم آپس میں اور یہ کہ سلام کرے بعض ہم میں کا بعض کو **عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُسَلِّمُ عَلَيْنَا بِمَنْبِتِهِ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ** **عَنْ شِمَالَةَ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَرَأَاهُ أَبُو دَاوُدَ** اور روایت ہے علقمہ بن مرثدہ سے اس نقل کی اپنے باپ کے کہ کما نماز پڑھی میں نے سائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سے سلام پہنچے حضرت دہنور اپنے سلام تہ اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اسکی اور بامین اپنے سلام تہ اور رحمت اللہ کی روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد و ترمذی بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ سند حدیث کی صحیح ہے اور کما شرفانی نے نیل الاوطال میں کہ زیادہ کیا ابوداؤد ترمذی و برکاتہ کا حدیث و اہل سواد ہی لایا ہے اس نے یاد دہانی کو ابن حبان اپنی صحیح میں حدیث ابن شہاب سے اور ایسا ہی ابن ماجہ اسکی حدیث کو حافظ ابن حجر نے تہذیب میں تعجب ہے ابن اصلاح سے کہ کتابہ کو یہ زیادتی نہیں ہے کسی چیز میں کتب حدیث سے مگر یہ روایت و اہل بن حجر کے اور تحقیق ذکر کیا اس نے یاد دہانی کو حافظ نے سائے طرق کثیرہ کے فقیر الافکار تخریج الاذکار میں جبکہ کما نووی نے کہ زیادتی و برکاتہ کی روایت اکیلی ہے پہلے کما حافظ نے بعد بیان کرنے ان طرق کو کہ ثابت ہوتی ہے یہ زیادتی ان طرق کثیرہ سے خلاف کلام شیخ نووی کو کہ کتابہ کہ یہ روایت اکیلی ہے اور تحقیق صحیح کما ہر بلوغ المرام میں یہ حدیث و اہل کو جو متحمل ہے اور اس نے یاد دہانی کے بعد سلام کے مقتدیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھنے کے بیان میں **عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** **عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ إِذَا صَلَّيْتُ صَلَاتَهُ أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ رَأَاهُ الْبُخَارِيُّ** اور سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے کہ کما تہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم حقیقت کہ نماز پڑھتے متوجہ ہوتے ہمہ ساتھ منہ مبارک اپنے کو روایت کیا احمدیث کو بخاری نو فائدہ مسلم میں روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ کما تہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہلے دہنور اپنے کو اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ کما تہ مقرر کر دیا کہ ایک تمہارا دہنور شیطان کے حصہ نماز اپنی جو عقاد کر دے کہ لائے ہے پہلے کہ نہ پڑھو مگر دہنور سے تحقیق دیکھا سینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو اکثر بار کہ پہلے تہ بامین طرف اپنی اور مسلم میں روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سلم نہیں اٹھتے تھے مصلی اپنے کو نماز پڑھنے اسمیں صبح کی بیانتیک کہ نکلتا آفتاب غروب اور بلند ہوتا پس حقیقت کہ نکلتا آفتاب تہو اور صحابہ بامین کرتے اور مشغول ہوتے پھر باتوں جاہلیت کے (یعنی بطریق مذمت کے) اور منہ تہو اور سکرانی تہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد نماز کے ذکر اور دعاؤں پڑھنے کے بیان میں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ**

۱
یوسف ابوداؤد و بخاری
۲
دہنور کو ابن حبان و بخاری
۳
ابن حبان و بخاری
۴
ابوداؤد و بخاری
۵
ابن حبان و بخاری
۶
ابن حبان و بخاری
۷
ابن حبان و بخاری
۸
ابن حبان و بخاری
۹
ابن حبان و بخاری
۱۰
ابن حبان و بخاری
۱۱
ابن حبان و بخاری
۱۲
ابن حبان و بخاری
۱۳
ابن حبان و بخاری
۱۴
ابن حبان و بخاری
۱۵
ابن حبان و بخاری
۱۶
ابن حبان و بخاری
۱۷
ابن حبان و بخاری
۱۸
ابن حبان و بخاری
۱۹
ابن حبان و بخاری
۲۰
ابن حبان و بخاری
۲۱
ابن حبان و بخاری
۲۲
ابن حبان و بخاری
۲۳
ابن حبان و بخاری
۲۴
ابن حبان و بخاری
۲۵
ابن حبان و بخاری
۲۶
ابن حبان و بخاری
۲۷
ابن حبان و بخاری
۲۸
ابن حبان و بخاری
۲۹
ابن حبان و بخاری
۳۰
ابن حبان و بخاری
۳۱
ابن حبان و بخاری
۳۲
ابن حبان و بخاری
۳۳
ابن حبان و بخاری
۳۴
ابن حبان و بخاری
۳۵
ابن حبان و بخاری
۳۶
ابن حبان و بخاری
۳۷
ابن حبان و بخاری
۳۸
ابن حبان و بخاری
۳۹
ابن حبان و بخاری
۴۰
ابن حبان و بخاری
۴۱
ابن حبان و بخاری
۴۲
ابن حبان و بخاری
۴۳
ابن حبان و بخاری
۴۴
ابن حبان و بخاری
۴۵
ابن حبان و بخاری
۴۶
ابن حبان و بخاری
۴۷
ابن حبان و بخاری
۴۸
ابن حبان و بخاری
۴۹
ابن حبان و بخاری
۵۰
ابن حبان و بخاری
۵۱
ابن حبان و بخاری
۵۲
ابن حبان و بخاری
۵۳
ابن حبان و بخاری
۵۴
ابن حبان و بخاری
۵۵
ابن حبان و بخاری
۵۶
ابن حبان و بخاری
۵۷
ابن حبان و بخاری
۵۸
ابن حبان و بخاری
۵۹
ابن حبان و بخاری
۶۰
ابن حبان و بخاری
۶۱
ابن حبان و بخاری
۶۲
ابن حبان و بخاری
۶۳
ابن حبان و بخاری
۶۴
ابن حبان و بخاری
۶۵
ابن حبان و بخاری
۶۶
ابن حبان و بخاری
۶۷
ابن حبان و بخاری
۶۸
ابن حبان و بخاری
۶۹
ابن حبان و بخاری
۷۰
ابن حبان و بخاری
۷۱
ابن حبان و بخاری
۷۲
ابن حبان و بخاری
۷۳
ابن حبان و بخاری
۷۴
ابن حبان و بخاری
۷۵
ابن حبان و بخاری
۷۶
ابن حبان و بخاری
۷۷
ابن حبان و بخاری
۷۸
ابن حبان و بخاری
۷۹
ابن حبان و بخاری
۸۰
ابن حبان و بخاری
۸۱
ابن حبان و بخاری
۸۲
ابن حبان و بخاری
۸۳
ابن حبان و بخاری
۸۴
ابن حبان و بخاری
۸۵
ابن حبان و بخاری
۸۶
ابن حبان و بخاری
۸۷
ابن حبان و بخاری
۸۸
ابن حبان و بخاری
۸۹
ابن حبان و بخاری
۹۰
ابن حبان و بخاری
۹۱
ابن حبان و بخاری
۹۲
ابن حبان و بخاری
۹۳
ابن حبان و بخاری
۹۴
ابن حبان و بخاری
۹۵
ابن حبان و بخاری
۹۶
ابن حبان و بخاری
۹۷
ابن حبان و بخاری
۹۸
ابن حبان و بخاری
۹۹
ابن حبان و بخاری
۱۰۰
ابن حبان و بخاری

مُحَلِّصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عبد اللہ بن نبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تہو
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حقوق کے سلام پہیرے نماز پانی ہو کہتے ساتھ آواز بلند کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلہ انہیں
 کوئی شریک اسکا اسی کو لیے ہو بادشاہت اور اسی کو لیے ہو سب تعریف اور ہر چیز پر قادر ہے نہیں بازگشت گناہوں کو اور
 نہیں قوت عبادت پر گناہ ساتھ اللہ کے نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور نہیں عبادت کرتے ہم مگر اسی کی ایسے لیے ہے نعمت بخور
 سبعتین اسی کی طینت میں اور اسی کے لیے ہو بزرگی اور اسی کو لیے ہے تعریف نیک نہیں کوئی معبود مگر اللہ خالص کے
 والا میں ہم واسطے اسکے بندگی کو اگرچہ مکر و حایلین کا فرد روایت کیا احمد بن محمد بن مسلم نے **وَعَنْ** مَصْعُودِ بْنِ أَبِي
 قَالَ نَعَقُوْا بِكَلِمَاتِكَ اَللّٰهُمَّ اِنِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجَنِّ اَعُوْذُ بِكَ
 مِنَ الْجَلِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلَى اَرْضِ اَلْعُمُرِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَدَابِ الْقَدْرِ رَوَاهُ
 الْجَارِئِيُّ اور روایت ہے مصعب اس نے روایت کی اپنے باپ کے کہا پناہ پڑو ساتھ ان کلموں کے کہ تیرے نبی صلی
 علیہ وسلم پناہ پڑتے ساتھ ان کلمات کے یا اے میں پناہ پڑتا ہوں ساتھ تیرے نامزدی ہو اور پناہ پڑتا ہوں ساتھ تیرے بخیلی
 سے اور پناہ پڑتا ہوں ساتھ تیرے پیچھے جانے سے بری عمر کی طرف اور پناہ پڑتا ہوں ساتھ تیرے فتنہ دنیا کے سے اور غدا
 قبر کے سے روایت کیا احمد بن محمد بن جباری نے **وَعَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَبَّحَ اللَّهَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
 فَبَلَغَ ثَلَاثِينَ وَشَبَّحَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَحَمِدَ اللَّهَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ وَكَبَّرَ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ
 وَهُوَ عَلَى كَلِمَةٍ قَدْ بَلَغَتْ خَطَايَاهُ وَارْتَدَّ عَنْهَا كَانَتْ مِثْلَ زَيْلِ الْخَبَرِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابیر
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو شخص کہ سبحان اللہ کہے پچھ سو بار کے
 تینتیس بار اور الحمد کہے تینتیس بار اور اللہ کہے تینتیس بار پس نانوہی ہوے پس کہے وہ سچو پورا کرے پیکر
 کے یکلمہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اکیلہ انہیں کوئی شریک اسکا اسی کو لیے ہو بادشاہت اور اسی کو لیے ہو سب تعریف
 اور وہ ہر چیز پر قادر ہے بخشے جاوین کو گناہ اسکے اگرچہ ہوں مانند جہاں دریا کے (یعنی بہت) رویت کیا احمد
 بن مسلم نے **فَالِدُ** مسلم میں وہ ہے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ حضرت نے فرمایا کیا کوئی تم سے عاجز
 ہے اس کو کہ ہر روز ہزار نیکیاں حاصل کرے پھر حضرت کو پائس بیٹھو والوں میں سے ایک شخص نے پوچھا کہ کیونکر ہو سکو
 کہ کوئی ہم میں ہر روز ہزار نیکیاں کرے حضرت نے فرمایا کہ سو بار سبحان اللہ پڑھے تو اسکے ہر روز ہزار نیکیاں کہی جاوین گی
ف سو بار سبحان اللہ پڑھے سو ہزار نیکیاں ہو واسطے ہو میں کہ خدا نے ایک نیکی کا ثواب دس گنا مقرر کیا ہے تو

۲
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مسند امام احمد میں روایت ہے عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
حضرت ابو جہش کہ کہے پہلے پہن کی جگہ نماز سے اور پہلو ٹوٹے پاؤں کے ناز مغرباً و صبحاً ہو کیلکہ لا الہ الا اللہ
وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَكَ الْحَمْدُ يَدُ الْخَيْرِ يَحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ یعنی کہ
نہیں کوئی معبود مگر اللہ کہ اکیلا ہے نہین کوئی شریک اسکا اسی کے لیے ہو بادشاہت اور اسی کو لیے ہر تعریف
اسی کو ہاتھ میں ہو پہلائی وہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہو دل مبارک بھی جاتی میں و اسطو
اسکے ساتھ ہر ایک کے دل نیکیاں اور دور کی جاتی ہیں اس ہو دل براباں اور بلند کیے جاتے ہیں و اسطو اسکے
دشمن رجو اور ہو تو میں یہ کلمات و اسطو اسکے امان ہر بری چیز سے اور پناہ شیطان را اندوہ سے ہو و نہین ہو پختا
و اسطو کسی گناہ کے یہ کہ ہلاک کر ہو اسکو مگر شرک یعنی اگر شرک کرے گا تو نہین پختا جا ریگا اور جو گا بہترین لوگوں کا
از روی عمل کے مگر وہ شخص کہ زیادہ ہو اس سے یعنی زیادہ کہے پیچھے سے کہ اس نے روایت کیا اسکو ترمذی نے
مانند اسکے ابو ذر سے قول انکے مگر شرک تک اور نہین ذکر کیا نماز مغرب کا اور نہ لفظ بیدہ الخیر اور کہا یہ حدیث حسن غریب
ہے بخاری اور سلم میں روایت ہے ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جس نے کہا لا الہ الا اللہ و لا شریک لہ یعنی نہین پوجنے کے کوئی مگر اللہ اکیلا ہے نہین شریک اسکا کوئی ذکر
دفعہ ہو گا وہ ایسا کہ آزاد کیا اس سچا جان کہ اولاد سے سچیل کے **وَعَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ اَوْصِيكَ يَا مُعَاذٌ لَا تَدْعَ عَنْ دُبُرِكَ صَلَوةَ اللَّهِ
أَعْتَى عَلَى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاؤُدُ وَالتَّيَمْنِيُّ وَهَيْدَرُ قُوتِي وَابُودَاؤُدُ
ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو وصیت کرتا ہوں تجھکو
اے معاذ یہ چوڑ تو پیچھے ہر نماز کے او اللہ تو مدد کر میری اور ذکر کرنے اپنے کے اور اچھی کرنے عبادت اپنی کے
روایت کیا احمد بن حنبلہ اور ابوداؤد اور نسائی نے ساتھ سند قوی کے **وَعَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ آيَةَ الْكُرْسِيِّ دُبُرَ كُلِّ صَلَوةٍ مَكَتُوبَةٍ
لَمْ يَمِئْتَهُ مِنْ دُخُولِ الْجَنَّةِ إِلَّا الْمَوْتُ رَوَاهُ التَّيَمْنِيُّ وَصَحَّحَهُ أَبُو حَبَانَ وَرَوَاهُ فِيهِ الظَّاهِرِيُّ وَقُلْ
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس نے پڑھی آیت
الکری پیچھے ہر نماز فرض کے نہ رو لگی اسکوئی چیز بہشت میں جانے سے مگر موت یعنی مرتے ہی جنت کو جلا جا ریگا
روایت کیا احمد بن حنبلہ اور نسائی نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نو اور زیادہ کیا اس میں طبرانی نے اور قل

۵۷
 عیون شکر و شکر عین
 بابا اکبر اربعہ بصلو
 کے شکر و شکر عین
 ۵۸
 المومنین علیہ اکبر
 المومنین علیہ
 ۵۹
 المومنین علیہ
 المومنین علیہ
 ۶۰
 المومنین علیہ
 المومنین علیہ

وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِكَ بِعِصْمَتِكَ أَنْ أَغْتَالَ مِنْ تَحْتِي رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ
اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ کہانہیں چوڑے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ان کلموں کو جب شام ہوتی
اور صبح ہوتی یا الہی میں مانگتا ہوں تجھ پر برقراری دین میں اور دنیا میں اپنے اور گم کے لوگوں میں اور مال میں
اپنے یا الہی چسپا میرے عیبوں کو اور امن و مودتوں سے مجھ اور حفاظت کر میری سانسے سے اور میری پیچھے سے اور
میرے دامن سے اور مین سے اور میری اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری حفاظت سے کہ اگر تیرے زمین روایت کیا ہے
حدیث کو نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفَجَاءَةِ نَفْيِكَ
وَجَمِيعِ سَخَطِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہ کہانہیں خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا الہی تجھ پر
میں پناہ مانگتا ہوں تجھ پر زوال سے تیری نعمت کے اور پیہر سے تیری عافیت کے اور یکایک آنے سے تیرے عذاب کے
اور ساری ناخوشیوں سے تیرے روایت کیا محدث کو مسلم نے **وَعَنْ** بَرِيدَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ
سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنْ أَسْأَلُكَ بِأَنِّي أَشْهَدُ أَنَّكَ أَنْتَ اللَّهُ
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَكْأَدُ الصَّعْدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ فَقَالَ لَقَدْ سَأَلَ
اللَّهُ بِاسْمِهِ الَّذِي إِذَا سُئِلَ بِهِ أُعْطِيَ وَإِذَا دُعِيَ بِهِ أَجَابَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ
وَصَحَّحَهُ ابْنُ جِبْرَانَ اور روایت ہے ہر بیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو
کہا یا الہی میں مانگتا ہوں تجھ سے اس کلام کی برکت کے سبب کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک تو ہی ہر انہیں
کوئی معبود مگر تو اکیلا ہے اور پورا جو جننا اور نہ جننا گواہی اور انہیں ہر اسکے برابر کا کوئی پس فرمایا حضرت نے مانگا اسے
ایسے نام سے کہ جب تک اس کے ساتھ تودی اور جب تک اس کے ساتھ تو قبول کرے روایت کیا محدث کو ابو داؤد اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن جبران نے **وَعَنْ** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي وَاسْرَافِي فِي أَمْرِي
وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جِدْلِي وَهَرْلِي وَخَطَايَايَ وَتَعَدْلِي وَكُلَّ ذَلِكَ عِنْدَ اللَّهِ
اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْخَوِيرُ
وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابی اشعری رضی اللہ عنہ سے کہانا نبی صلی اللہ علیہ وسلم دعائیں فرماتے
لے اسے بخشد مجھے گناہ میرے اور زیادتی میری سے تو کام میں اور جو تو خوب جانتا ہو مجھ سے یا الہی بخش اسکو میرے ہٹ کو اور

بلغ الراس باب
والدعاء من جابر
عن جابر
بلغ الراس باب
عن جابر
بلغ الراس باب
عن جابر
بلغ الراس باب
عن جابر

حدیث کو حاکم ہی اور کما ترمذی نے حدیث غریبہ نہیں پہچانتے ہیں ہم اسکو مگر حدیث بانی بن عثمان سے اور تحقیق صحیح
کہا ہے سیوطی نے اس حدیث کی اسناد کو اور یہ حدیث دلالت کرتی ہے اور پشرو عیت عقدانامل کے ساتھ تسبیح اور تحقیق
لایا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور کما ترمذی نے احسن ہے اور لایا ہے اسکو نسائی اور حاکم ابن عمر سے اور صحیح کہا اسکو کما ترمذی
کہ ابن عمر نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شمار کرتے تھے تسبیح کو اپنے سببان اللہ سبحان اللہ کہتے تھے (نہو ہنر
باتہ سے) و صبیان کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شمار کرنے ان کلمات کی اس طرح کہ تحقیق پورے انگلیوں کے گواہی دینے
ساتھ اس کے کہ شخص سبحان اللہ سبحان اللہ کہتا تھا ساتھ ہمارے اور یہی باعث ہے کہ کنکریوں پر شمار کرنے سے انگلیوں کے
پورے شمار کرنا بہتر ہے جانتے ہیں اور مولوی رفیع الدین صاحب مجتہد دہلوی نے اپنے رسالہ عقدانامل میں اس کی
تشریح یوں کی ہے کہ اس تسبیح اور تسبیح ٹہپنے والے اصنع فی بطن الکف الواحد الخنصر یعنی رکھ دہن ہاتھ کی
ہتھیلی میں چنگلیا کا سر ایک کے یوں وللاثنین الخنصر اور دو کو یہ اس کے پاس الی انگلی اس طرح اس کے پاس و
للثلاثة الوسطی الثمین کو اس طرح ہر کی انگلی اسی وضع پر کہ آدمی گنتے وقت انگریزوں کے ایسا کرتے ہیں تو صبیح
چاہیے کہ سر انگلیوں کو اپنی جڑوں کے پاس ہین وللاربعة اقع الخنصر اور چار کو اس طرح چوٹی انگلی کٹری کر وللاخمس
الخنصر اور پانچ کے لیے اس کے پاس کی انگلی وللاستة ضیع الخنصر اور چھ کو اس طرح صرف چنگلیا کو
پاس الی انگلی گرا اس طرح کہ سر اسکا ہتھیلی کے بیچ کی ٹکیر پر ہے اور چنگلیا اور بیچ کی انگلی کٹری کر ضمض علی اعلی
الکف للستة الخنصر ہر سات کے لیے رکھ صرف چنگلیا کا سر ہتھیلی پر بیچ کی طرف اٹل اضافہ اور اس کے
پاس کی اور انگلی کٹری کرو وللاثمانیة الخنصر اور آٹھ کے لیے اس کے پاس کی انگلی اس طرح گرا وللاستة الوسطی
اور نو کے لیے بیچ کی انگلی اس طرح پر تو صبیح ان تینوں گنتیوں میں ہر تینوں انگلیوں کا جو بیچ کی طرف اٹل
رہے تاکہ پہلی تین گنتیوں میں نجا میں وللا عشرة رأس السبابة علی خط وسط الابهام و افعی البواقی اور
دس کو اس طرح رکھے کی انگلی کا انگوٹھ کے پہلے پورے کے ٹوپ پر رکھ کہ شکل گول حلقے کی بنجادی اور سب انگلیوں کو
کہولہ وللا عشرین تمام ظفر بین اصلي السبابة و الوسطی اور میں کے لیے سارا ناخن انگوٹھ کا رکھ گمانی
میں جب رکھے اور بیچ کی انگلی کے بیچ میں ہے تو صبیح دیکھنے والے ناخن کو پہلی پور انگوٹھ کی گمانی میں دبی ہے اور بیڑ
کی گنتی میں بیچ کی اور انگلی کو کچھ دخل نہیں صرف ملنا انگوٹھ کے ناخن کا رکھے کی انگلی کے نیچے والے پورے میں
کی گنتی کو کافی ہے وللا ثلثین رأس الابهام علی رأسها اور میں کے اس طرح سر انگوٹھ کا رکھے کی انگلی کے سر
تو صبیح اس شکل پر صورت کمان کی چلے سمیت بنجائی وللا ثمانین علی ظفرها اسفل منها اور چالیس کے لیے

سرانگوٹہ کا کلمے کی انگلی کے نیچر والی گرہ کی بیٹیہ پر توضیح صورت پر کہ انگوٹھے اور ہتھیلی کے کنارے میں جگہ خالی نہ ہو
 وَلِخَمْسِينَ عَلَى الْخَطِّ بَيْنَهُمَا فَجَابِ الْكَوْثُ اَوْ بِحِجَابِ الْكَوْثُ سَارَا انگوٹھا ٹیڑھا کر کے سر اس کا نکیر جو ہتھیلی
 کے کنارے اور کلمے کی انگلی اور انگوٹھے کے بیچ میں ہے توضیح کلمے کی انگلی کٹری اور انگوٹھا سارا ٹیڑھا محاذی کلمہ
 کی انگلی کی اس نکیر پر ہر دو لکھتین علی الاوسط مینہا اور ساتھ لیا انگوٹھا ٹیڑھا کر کے اس کے ناخن کی بیٹیہ کلمے کی انگلی کی دوسرے نکیر کی بیٹیہ
 پر کہ توضیح یہاں لگا زمین صوت نبتی ہے وَاللَّسْعَيْنِ عَلَى اَعْلَى مَنَاقِبِهَا اَوْ تَرْتَبُطُ اَوْ تَكُونُ كَمَا نَحْنُ كَانَا رَہِیْٹ پر پہلی یاد دہی
 لکھنے کی انگلی کی کہہ توضیح انگوٹھ کو ناخن کی بیٹیہ ساری کلمی سر و لکھنا اِنِّیْنَ رَاسُهَا عَلَی الْخَطِّ الْفَصْلِ الْاَعْلٰی مَنَاقِبِهَا اَوْ تَرْتَبُطُ
 کی انگلی کا انگوٹھا کٹ کر اس کے سر کو جوڑ کر بیٹیہ پر کہہ وَاللَّسْعَيْنِ عَلَى الْاَدْنٰی مَنَاقِبِهَا اَوْ تَرْتَبُطُ کلمے کی انگلی کے ناخن کا سر دوسرے جوڑ کر
 کہ کہ توضیح یہ جوڑ کے پہلو کو جوڑ کر کہہ تَا هَذِهِ الْاُتْمٰی یُجَابِیْکَ نَوْرُ مَلِكِ تَانُوْرُ کَمَا تَطْلُبُ مِنْہُمْ نَبْتِ اَمِنْ
 داہنے ہاتھ کی تہین وَكَذٰلِكَ فِی الْبُسْرٰی اَوْ سَطْحِ کی صورت میں بائیں ہاتھ میں بھی ہین اِلَّا اَنْ اَحَادَهَا مَا نَادَیْ
 مگر فرق اتنا ہے کہ اکایان داہنے ہاتھ کی سیکڑے میں بائیں ہاتھ کے توضیح مثلا چنگلیا کا سر ہتھیلی میں جڑ کے
 پاس ایک کے لیے ہو داہنے ہاتھ میں جیسا کہ معلوم ہو چکا اور سوکیو اسطے بائیں ہاتھ میں اور اسکے پاس کی انگلی اسی
 طرح اسکے پاس کہنا دو کے واسطے دین بائیں ہاتھ میں اور دو سوکیو اسطے بائیں ہاتھ میں اسی طرح جو شکل داہنے ہاتھ میں
 تین کو لیے گذری تین سوکیو اسطے بائیں ہاتھ میں ہو اور جو چار کو لیے دہنے ہاتھ میں چار سوکیو اسطے بائیں ہاتھ میں
 علی ہذا القیاس جو نو کے واسطے دہنے ہاتھ میں نو سوکیو اسطے بائیں ہاتھ میں وَعَشْرًا اَوْ اَلْوَفَّ اور دہان
 داہنے ہاتھ کی ہزار میں بائیں ہاتھ کے توضیح مثلا سر کلمے کی انگلی کا انگوٹھے کے پہلے پورے جوڑ پر کہنا اس
 شکل پر صورت گول حلقے کی بنیاد ہو اور سب انگلیوں کو کہو لہذا دہنے ہاتھ میں دس کیو اسطے اور بائیں میں ہزار
 کے لیے اور سارا ناخن انگوٹھے کا گما می میں جو کلمے اور بیچ کی بیچ میں ہے کہنا دہنے ہاتھ میں بیس کے لیے اور بائیں
 ہاتھ میں دہن ہزار کے لیے علی ہذا القیاس جو شکل دہان تیس کے لیے ہے بیان تین ہزار کے لیے ہے اور جو دہان چار
 کیو اسطے بیان چار ہزار کے لیے ہے اَوْ سَطْحِ نو ہزار تک وَمَا بَيْنَ الْعُقُودِ بِرَکِیْبٍ مَا تَحْتَهَا یَا کُلُّ کِسْتَعَا
 الْاَفِ اور جو در میان میں عقود کے ہونے نیچر کی شکل ہو گنتی کے لیے مقرر ہو چکی مگر نو ہزار کو جو نیچر کا توضیح
 مثلا ایک ہزار ایک کے اکیس کے واسطے دہنے ہاتھ کی چنگلیا ہتھیلی میں اور سارا ناخن انگوٹھے کا گما می میں
 جو کلمے اور بیچ کی انگلی کے بیچ میں ہو اور بائیں ہاتھ کی چنگلیا ہتھیلی میں اور کلمے کی انگلی کا سر انگوٹھے کے
 پہلے پورے جوڑ پر کہنا اس طرح گول حلقہ بن جائے اور تین ہزار تین سو تینتیس کے لیے دہنی چنگلیا اور اس کے

پاس اور پیچ کی انگلی کے سر پہیلی میں جڑوں کو پاس اور سر انگوٹھے کا کلمے کی انگلی کے سر پر رکھنا کہ شکل کمان چلو
سمیت ہے اور بائیں ہاتھ کی انگلیوں کی بھی یہی شکل تینتیس کے لیے بنانا اور اسی قیاس پر چاروں شکلیں اور گنتیوں
کی کہ پہلے اور گنتیوں کو باہر گرمانے سے حاصل ہوتی ہیں خلاصہ یہ کہ یہ اٹھارہ شکلیں میں نو ایک سو نو تک شکلوں
کے واسطے اور نو دس سے نو تک کے واسطے دہننے ہاتھ میں جیسا نکادو نو ہاتھ کی انگلیوں میں لحاظ کیا جائے ایک سو نو ہزار
نو سو تانویں تک گنتی کو کافی ہیں خاتمہ دس ہزار کی واسطے انگوٹھے کو سر کا کنارہ کلمہ کی انگلی کے سر کے کنارے
سے ملانا کہ دونوں کے مابین کا سر برابر ہو اور بعض اشکال کو ساٹھ کے واسطے گمان کہ تیس میں اوقات قبولیت
دعا اور اسکی فضیلت کو بیان میں عن ابی امامۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قبل یا رسول
اللہ اقلیٰ للدعاء اسمع قال جوف اللیل الاخر وود بر الصلوات المکثوبات رواہ الذریعی روایت
ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہا گیا اور رسول خدا کے کوئی وقت بہت قبول ہوتی ہے دعا فرمایا
سیان ان پچھلی کے اور پیچھے فرض نماز کے روایت کیا احمدی کو ترمذی نو اور کما حدیث حسن ہر فائدہ
وغیرہ میں روایت ہو اس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا درسیان اذان اور تکبیر
کے رو نہیں ہوتی ہے اور صحیح کہا اسکو ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو نماز
بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسنے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا دعا عبادت ہو اور صحیح کہا اسکو ترمذی
نے اور اسی کی روایت حدیث سے انس کے اس لفظ سے کہ دعا مغرب سے عبادت کا اور اسی کی روایت حدیث ہے ابی ہریرہ
کے رفع ہونا اسکا نہین کوئی چیز بزرگ اللہ کے نزدیک محاسن اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے اور بخاری
اور مسلم میں روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تانا ہے رب ہمارا
کہ بابرکت اور بلند ہے ہر رات میں طرف آسمان دنیا میں نیچے کی اسوقت کہ باقی رہتی ہے پچھلی تمام بات کی
فرماتا ہے کون ہو کہ پکارے مجھ کو پس قبول کرو میں اسے اسے کون ہو کہ مانگے پس دون میں اسکو کون ہے
کہ بخشش چاہے مجھ سے پس بخشوں میں اسکو اور مسلم کی ایک روایت میں یہ ہو کہ پکارو مانتا ہے دونو ہاتھ ان پر فرماتا ہے
کون ہو کہ قرص نماز کو نہ خیر ہے اور نہ ظلم کرنا لایا ہے صبر تک یہی فرماتا رہتا ہے حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ
وقت نہایت ہی مقبول ہے ہر وقت کی دعا مستجاب ہے اور مسلم میں روایت ہے ابی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نو دعا آدمی مسلمان کی واسطے بانی موسیٰ اپنے کے پیٹھ پیچھے قبول کجائی ہو اور مسلم میں روایت ہے
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بد دعا کرو اپنی جان و نپر اور نہ بد دعا کرو اپنی اولاد پر

۱۰
حدیث ترمذی میں ہے
۱۱
حدیث ترمذی میں ہے
۱۲
حدیث ترمذی میں ہے
۱۳
حدیث ترمذی میں ہے
۱۴
حدیث ترمذی میں ہے
۱۵
حدیث ترمذی میں ہے
۱۶
حدیث ترمذی میں ہے
۱۷
حدیث ترمذی میں ہے
۱۸
حدیث ترمذی میں ہے
۱۹
حدیث ترمذی میں ہے
۲۰
حدیث ترمذی میں ہے
۲۱
حدیث ترمذی میں ہے
۲۲
حدیث ترمذی میں ہے
۲۳
حدیث ترمذی میں ہے
۲۴
حدیث ترمذی میں ہے
۲۵
حدیث ترمذی میں ہے
۲۶
حدیث ترمذی میں ہے
۲۷
حدیث ترمذی میں ہے
۲۸
حدیث ترمذی میں ہے
۲۹
حدیث ترمذی میں ہے
۳۰
حدیث ترمذی میں ہے
۳۱
حدیث ترمذی میں ہے
۳۲
حدیث ترمذی میں ہے
۳۳
حدیث ترمذی میں ہے
۳۴
حدیث ترمذی میں ہے
۳۵
حدیث ترمذی میں ہے
۳۶
حدیث ترمذی میں ہے
۳۷
حدیث ترمذی میں ہے
۳۸
حدیث ترمذی میں ہے
۳۹
حدیث ترمذی میں ہے
۴۰
حدیث ترمذی میں ہے
۴۱
حدیث ترمذی میں ہے
۴۲
حدیث ترمذی میں ہے
۴۳
حدیث ترمذی میں ہے
۴۴
حدیث ترمذی میں ہے
۴۵
حدیث ترمذی میں ہے
۴۶
حدیث ترمذی میں ہے
۴۷
حدیث ترمذی میں ہے
۴۸
حدیث ترمذی میں ہے
۴۹
حدیث ترمذی میں ہے
۵۰
حدیث ترمذی میں ہے
۵۱
حدیث ترمذی میں ہے
۵۲
حدیث ترمذی میں ہے
۵۳
حدیث ترمذی میں ہے
۵۴
حدیث ترمذی میں ہے
۵۵
حدیث ترمذی میں ہے
۵۶
حدیث ترمذی میں ہے
۵۷
حدیث ترمذی میں ہے
۵۸
حدیث ترمذی میں ہے
۵۹
حدیث ترمذی میں ہے
۶۰
حدیث ترمذی میں ہے
۶۱
حدیث ترمذی میں ہے
۶۲
حدیث ترمذی میں ہے
۶۳
حدیث ترمذی میں ہے
۶۴
حدیث ترمذی میں ہے
۶۵
حدیث ترمذی میں ہے
۶۶
حدیث ترمذی میں ہے
۶۷
حدیث ترمذی میں ہے
۶۸
حدیث ترمذی میں ہے
۶۹
حدیث ترمذی میں ہے
۷۰
حدیث ترمذی میں ہے
۷۱
حدیث ترمذی میں ہے
۷۲
حدیث ترمذی میں ہے
۷۳
حدیث ترمذی میں ہے
۷۴
حدیث ترمذی میں ہے
۷۵
حدیث ترمذی میں ہے
۷۶
حدیث ترمذی میں ہے
۷۷
حدیث ترمذی میں ہے
۷۸
حدیث ترمذی میں ہے
۷۹
حدیث ترمذی میں ہے
۸۰
حدیث ترمذی میں ہے
۸۱
حدیث ترمذی میں ہے
۸۲
حدیث ترمذی میں ہے
۸۳
حدیث ترمذی میں ہے
۸۴
حدیث ترمذی میں ہے
۸۵
حدیث ترمذی میں ہے
۸۶
حدیث ترمذی میں ہے
۸۷
حدیث ترمذی میں ہے
۸۸
حدیث ترمذی میں ہے
۸۹
حدیث ترمذی میں ہے
۹۰
حدیث ترمذی میں ہے
۹۱
حدیث ترمذی میں ہے
۹۲
حدیث ترمذی میں ہے
۹۳
حدیث ترمذی میں ہے
۹۴
حدیث ترمذی میں ہے
۹۵
حدیث ترمذی میں ہے
۹۶
حدیث ترمذی میں ہے
۹۷
حدیث ترمذی میں ہے
۹۸
حدیث ترمذی میں ہے
۹۹
حدیث ترمذی میں ہے
۱۰۰
حدیث ترمذی میں ہے

اور نہ بد دعا کرو اپنے مالون پر یعنی غلام و لونڈیوں پر اور نہ جانوروں پر تاکہ نہ پاؤ اللہ کی طرف سے اس ساعت کو کہ مانگی جاوے
 اس میں کوئی چیز پس قبول کرے و اس طرح ہمارے فائدے یعنی بعض اوقات ہو تو میں دعا قبول ہو سیکو ایسا نہ ہو
 کہ وہی وقت دعا قبول ہو نہ کیا ہو اور تم بد دعا کرو اپنے پر یا اپنی اولاد یا مال پر پہر قبول ہو جاوے تو پشیمان ہو دعا
 مانگنے کی وقت ہاتھوں کو اٹھانے اور انکو منہ پر پیہر نیکے یا نین عن الفضل بن عباس
 رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلَاةُ مَتْنِي مَتْنِي تَشْهَدُ فِي كُلِّ
 رَكَعَتَيْنِ وَتُحْسِنُ وَتَصْرَعُ وَتَمْسُكُ ثُمَّ تَقْنَعُ يَدَيْكَ يَقُولُ تَرَفَعُ مَا إِلَيْ رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا لِبَطُونِهَا
 وَجْهَكَ وَتَقُولُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ فَهُوَ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءُ التَّوَمِدِ رُوِيَ عَنْهُ
 بن عباس رضو اللہ عنہما سے کہا فرمایا پیہر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز دو دو رکعت سے اربع رکعت سے پیہر ہر دو رکعت
 کے اوپر شروع ہے اور عاجزی کر اور ظاہر کر نا غریبی کا ہے پہر اٹھا تو دونو ہاتھ اپنے کہا فضل نے پیہر تفسیر لفظ
 تم قنح یہ ایک کہتے تھے حضرت اور مراد کہتے تھے سہول سے کہ بلند کرے تو انکو طرف پر ردگار بنو کی
 سامنے کر نیوالا ہو تہیلیمان دونو ہاتھوں کی منہ انہ کی اور کہ تو اسے رب میرا اور رب میرے اور جس شخص نے
 کیا یہ یعنی جو ذکر کیا یا دعا مانگی اس طرح پر وہ شخص یا دعا نماز اسکی ایسی اور ایسی ہے یعنی ناقص ہے
 روایت کیا احمد بن حنبل نے اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سلمان بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رب ہمارا بڑی شرم کرم والا ہو شرم کرتا ہے انہو بندوں سے جب اٹھاتا
 ہے ہاتھ اپنے کہ پیہر کو انکو خالی اور صحیح کہا احمد بن حنبل نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے اور ترمذی
 میں روایت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہتا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب قوت کہ اٹھاتا ہاتھ
 انہو دعا میں نہ لٹاتے انکو جب تک کہ نہ لیتے ساتھ اندونوں کو منہ اپنے کو اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور ابو داؤد
 میں روایت ہے مالک بن یسار رضو اللہ عنہ کہ کہتا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قوت کہ اٹھاتا ہاتھ پس
 اس کے ساتھ اندر کی جانب ہاتھوں اپنے کہ پس جب قوت خانہ ہو تم یعنی دعا سے پس پہر ہاتھوں کو انہو منہ پر
فائدہ منہ پر ہاتھ پیہر کی وجہ یہ ہے کہ رکعت جو ہاتھوں پر اوتری ہو منہ پر پیہر ہی ہے اور دعا مانگنے میں اندر کا
 رخ ہاتھوں کا سامنے منہ کو رہے جس کو کہ معمول ہے اور حالت استسقا میں جو اٹھے ہاتھ کہ کر دعا مانگنا آیا ہے
 وہ اس سے مستثنیٰ ہے اس میں اٹھے ہاتھوں کو دعا مانگنی آئی ہے اور یہی ان حدیثوں سے معلوم ہوا کہ بعد نماز
 کے دعا مانگنے کی وقت ہاتھوں کو اٹھانا اور انکو منہ پر پیہر ناست ہے اور جو حدیث کہ بخاری میں اور مسلم

۱۰ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۱ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۲ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۳ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۴ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۵ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۶ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۷ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۸ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۹ حدیث ترمذی صحیح
 ۲۰ حدیث ترمذی صحیح

میں روایت ہوا اس صحنی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں اٹھتا کرتے ہاتھوں انہو کو کسی چیز میں اپنی دعا
 میں بکریچ دعا استسقا کو مینا تک دیکھے جانی سفیدی غلبوں آپ کی کی سوچو اب اسکا یہ کہ کہا امام نووی نور شریع
 صحیحہ مسلم میں نیچے احادیث کہ تحقیق ثابت ہوا ہاتھ اٹھانا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کا دعائیں اتنی جگہوں میں سوای
 استسقا کو کہ جب کا شمار نہیں اور تحقیق جمعہ کی مینے اس باب میں تیس حدیثیں صحیحہ سے یا ایک ہزار دونوں میں سے اور
 بیان کیا مینے انکو شرح مہذب میں پھر آخر باب صفتہ لصلوۃ کے اور تاویل کی گئی ہے یہ اور پر اسبات کہ تحقیق
 آنحضرت فرمیں اٹھنا یا ہاتھوں کو اٹھانا بہت سادہ سطح کو جسطرح کہ اٹھانا نماز استسقا میں بغیر بقدر استسقا
 میں آنحضرت نو ہاتھوں کو زیادہ اٹھنا یا اور کسی موقع پر اتنا زیادہ نہیں اٹھنا یا یاد اس سے یہ ہے کہ کما راوی نے
 نہیں دیکھا مینے آنحضرت کو ہاتھ اٹھنا سو اور استسقا کو اور تحقیق دیکھا حضور کے ہاتھ اٹھنا نیکو دوسروں نے پس مقدم
 کیے جاویں گودہ لوگ کہ جن سے ثابت ہوا اٹھنا ہاتھوں کا دعائیں اور وہ جماعتیں میں بہت انتہا رہی یہ بات کہ غار
 کر کو فرضوں کو بعد اٹھنا ہاتھوں کا ثابت ہوا نہیں ہو سکا یہ محمد صدیق حسن خاں صاحب نے اپنی رسالہ اصل سوال
 مشککہ میں کہ اٹھنا ہاتھوں کا دعائیں آنحضرت کے قول سے ہی اور ضل سے ہی ثابت ہے لیکن مطلقاً بدون قید و شرط
 نماز کو کہ اس میں منع ہے نہ ثبوت پس عام اور مطلق دلیلین شامل نماز فرض کو بھی ہوگی جب تک کہ کوئی دلیل اسکی
 خصوصیت پر قائم ہو اور فتویٰ مولوی محمد علی صاحب لکھنوی اور مولوی سید محمد نذیر حسین صاحب مدظلہ دہلوی کا
 جو کہ جامع الصغیر کے اخیر میں چھپا ہوا ہے اس باب میں صحیح ہے کہ بعد نماز فرض کے اٹھنا ہاتھوں کا دعائیں ثابت
 ہے اور دلیل انکی یہ ہے کہ روایت کیا ابی بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں بعد العلمی کو اس نے اپنے پاس
 کہ کما نماز پڑھی مینے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فجر کی پس جب سلام پیرا پڑھا اور اٹھا کر ہاتھ اپنی اور دعا
 کی آخر حدیث تک اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو سفر السعادت میں لکھا ہے کہ یہ دعا کہ اللہ بعد سلام کے کرتے ہیں
 عادت کو غیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نہتی اور اس باب میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہوئی اور بدعت حسنہ ہو لاویں
 قبول کے نہیں اسلئے کہ قول صاحب طرا السعادت کا مخالف ہوا ان حدیث صحیحہ کے کہ جن کو صاف ثابت ہے
 کہ بعد فرض نماز کے حضرت یہ دعائیں پڑھا کرتے تھے چنانچہ اسباب میں ایک حدیث تو بخاری اور مسلم کی معنیوں میں
 کی روایت ہے اور دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی کی مسافروں جیل کی روایت ہے اور تیسری
 حدیث نسائی کی ابواٹمہ کی روایت ہے اس کتاب میں بعد نماز کے ذکر اور دعاؤں پڑھنے کے یا نہیں قریب گزرتا ہے
 فصل نمازیں جائزہ اور ناجائزہ چیزوں کے بیان میں **عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

باب نماز
 فصل نماز
 باب نماز
 فصل نماز

[illegible]

۱۰ یوحنا بن سکوٹہ سے من باب الی
۱۱ یوحنا بن النخلی عن الصلوٰۃ
۱۲ وہابیہ جہیز کے مدرسہ
۱۳ فضل بن یحییٰ
۱۴ شکوٹہ میں باب الفیاء کے
۱۵ فضل البیاضی میں
۱۶ یوحنا بن سکوٹہ میں باب الفیاء
۱۷ فضل البیاضی میں ہے
۱۸ کے فضل البیاضی میں ہے
۱۹ یوحنا بن سکوٹہ
۲۰ یحییٰ بن ابی الفیاء کے بیٹے
۲۱ فضل بن یحییٰ
۲۲ یوحنا بن سکوٹہ میں باب
۲۳ الفیاء کے دوسرے فصل میں
۲۴ اور ترمذی جہیز کا کثرت
۲۵ کے مولد میں ہے
۲۶ یوحنا بن سکوٹہ
۲۷ میں باب الفیاء کے فضل
۲۸ الفیاء میں ہے

دیکھتی یعنی سب تعریف ہے واسطو اسد پاک کے تعریف بہت پاکیزہ یعنی خالص بابرکت اور برکت گئی اسی اسچر سیکہ دوست
 کہتا ہو رہا ہمارا اور پسند کرتا ہے یعنی تعریف پس جب نماز پڑھ چکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر پس فرمایا لیکن ہوا کلام
 کہ تو لا نماز میں پس نہ بولا کوئی یعنی اس فرس کو حصہ نہ کریں پہر فرمائی یہ بات دوسری بار پس نہ بولا کوئی پہر فرمائی تیسری
 بار پس کہا فارغ ہوئے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس فات پاک کی کہ جان
 میں کسی اسکے ہاتھ میں ہوا البتہ تحقیق جلدی کرتے تھے اس کلمہ کے لیجانے کو لیے گئے اور میں فرشتہ کو کون انہیں
 سے لیجاوی اسکو اور کہا ترمذی کہ یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جائز ہے حمد کرنی نماز میں واسطو
 چہینکنہ والے کو لیکن خود الیکو نماز میں اسکا جواب دینا یعنی یہ کہنا منع ہے کیونکہ صحیح مسلم میں روایت ہے
 معاویہ بن الحکم رضی اللہ عنہ سے کہا اس وقت کہ میں نماز پڑھتا تھا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گمان چہینکا
 ایک شخص نے قوم میں پس کہا میں یہ کہنا پس گمراہی کہ جو قوم نے ساتھ آئمہوں اپنی کے میںو اسیلے کہ نماز میں ہو کر
 جواب چہینکا دیتا ہے پس کہا میں نے گم بھینچو کہ جو ان تیری کیا حال ہے تمہارا کہ دیکھتے ہو طرف میری
 پس شروع کیا قوم نے کہ مار کر تھے ہاتھ اپنی را نوں پر یعنی واسطو چپ کرنا اور تعجب کرنا کہ پس جب دیکھا میں نے انکو کہ چپ
 کرتے ہیں لیکن چپ رہا میں پس جب نماز پڑھ چکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس قربان ہوا پس میرا انکو اور ان میری نیز
 دیکھا میں نے کسی سکھانیا انکو پہلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور پیچہ حضرت کے کہ بہت اچھا ہو سکھانا میں نے حضرت کو
 پس قسم ہے اللہ کی نہ ڈانٹا مجھ کو اور نہ مارا مجھ کو اور نہ ربا کا مجھ کو فرمایا تحقیق یہ نماز نہیں ملائی ہے اس میں کوئی چیز
 باتوں آدمیوں کے سے سو اس کے نہیں کہ نماز تسبیح اور تکریم ہے اور پڑھنا قرآن کلمہ ہے اور ترمذی میں روایت ہے انس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا واسطو میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بیٹھو میری سجود ہر اوپر ہر دیکھتے ہو نماز
 میں سیلے کہ اوپر اوپر دیکھنا نماز میں سب سے ہلکی کا پس اگر ہو ضرور اوپر اوپر دیکھتے والا تو غفلت میں نہ غفلت
 میں اور کہا یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** اوپر اوپر دیکھنا گردن پیر کرنا منع ہے اور بدو نہ پیر کرنا اگر کسی
 ضرورت کر لے اوپر اوپر دیکھ لے تو نماز نہیں ٹوٹی کیونکہ ترمذی اور نسائی میں روایت ہے ابن عباس رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تھا تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے کنکھیوں ہو دیکھتے نماز میں درمیں اور بائیں اور پیسے
 گردن اپنی پیچھے پیٹھ اپنی کے **فائدہ** کہ ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق مخالفت کی ہے دیکھ کی فضل
 بن موسیٰ فراس روایت میں اور اسکی حدیث میں ہے کہ تھے حضرت دیکھتے نماز میں ساتھ گوشے انکھوں کے بیٹھتی تھے سنو
 کبریٰ میں طریق حسن سے روایت کی انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوائش لگا تو گناہ اپنی

۱۰
 بیعتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۱
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۲
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۳
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۴
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۵
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۶
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۷
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۸
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۱۹
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے
 ۲۰
 ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے

جس طرح سجدہ کرتا ہے تو اور سند امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں مذکور ہے
 ابی نذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وقت کہ کھڑا ہو ایک مختار اطراف نماز کو پس
 زود کر کے سجدہ کرے پس تحقیق حجت سامعہ ہوتی ہے اس کو **فائدہ** کہ شاکہ کانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد
 میں ابی الاوص ہے اور کہامندری نے نہیں بھیجا جاتا ہے نام اسکا اور نہیں کی روایت اسو سوا زہری کو اپنے کسی
 نے بھی اور صحیحہ کما اسکو ترمذی اور ابن حبان وغیرہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ترمذی میں روایت ہو
 ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما دیکھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام کو کہ ہمارا تمکا جاتا تھا اوکو افلح
 جب وقت کہ سجدہ کرتا ہو نکالتا یعنی زمین پر پڑتا نہ گردین نہ ہر یس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اے افلح
 خاک آلودہ کہ نہ اپنے کو **وَعَنْ** ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ الشَّيْءُ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِ حِينَ كَانُوا لَيْسَ لَوْ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ
 رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ النَّسَائِيِّ نَحْوَهُ وَعَوَّضَ بِلَالٌ حُضْبُكٍ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے کہ کما کما میں نے وہاں بلال کے کہ کس طرح تہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم جواب تہو صحابہ کو جب وقت کہ سلام کر
 اون پر اور وہ ہوتی نماز میں کما ہے اشارہ کرتے ساتھ ہاتھ اپنے کے روایت کیا اسحد شیکو ترمذی اور بیہر روایت
 نسائی کے مانند اسکے اور بلال کے صلیبے یعنی ترمذی کی روایت میں ہے کہ ابن عمر نے بلال سے پوچھا اور
 نسائی کی روایت میں ہے کہ صلیبے پوچھا کہ شاکہ کانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی اسکے صحیحہ کے میں
 اور سوطا امام مالک میں روایت ہے مافع سے کہ کما تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما گذرے ایک شخص پر اس
 حال میں کہ وہ نماز پڑھتا تھا پس سلام کیا او سے پس جواب دیا سلام کا اس شخص نے ابن عمر رضی اللہ عنہ کو بول کر سپر
 بہر طرف اسکی عبداللہ بن عمر پر کما واسطے اسکے جب وقت کہ سلام کیا جاوے اور پر ایک تمہار کو اسحال میں کہ وہ نماز
 پڑھتا ہو پس بولے اور چاہیے کہ اشارہ کرے ساتھ ہاتھ اپنے کو **ف** ابو داؤد میں ہے کہ حضرت اشارہ کر
 تے طرح ہو کہ نیچے ہاتھ کا کہو کہ تہیل زمین کی طرف کرتے اور کہی التفاکرتے ساتھ اشارہ انگلی کو **فضل سجدہ**
سبحو کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَعَلَّمَ إِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّيُ جَاءَهُ الشَّيْطَانُ فَلَبَسَ عَلَيْهِ حَتَّى لَا يَدْرِي كَمْ صَلَّى فَإِذَا وَجَدَ
 ذَلِكَ أَحَدَكُمْ فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ مُتَّقٍ عَلَيْهِ رُوَيْتُ ابْنِ مَرْيَمَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَمِعَ
 کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق ایک تمہارا جب وقت کہ کھڑا ہو کہ نماز پڑھتا ہے آتا ہے اسکو

۱۰۰ حدیث مشکوٰۃ میں باب
 ۱۰۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۲ حدیث بلال رضی اللہ عنہ
 ۱۰۳ حدیث عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۴ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۵ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۶ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۷ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۸ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۰۹ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۱ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۲ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۳ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۴ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۵ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۶ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۷ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۸ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱۹ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۲۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى صَلَواتِي الْعَشِيرِي قَالَ ابْنُ سِيرِينَ سَمَّاها أَبُو هُرَيْرَةَ
 وَلَكِنْ تَسَيَّدَتْ أَنَا قَالَ فَصَلَّى بِنَا زَعْفَرَانٍ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ الْخَشَبَةُ مَعْرُوضَةً فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَمَ عَلَيْهَا
 كَأَنَّهُ غَضَبَانُ وَوَضَعَ يَدَهُ الِئْتِمَانُ عَلَى الْيُسْرَى وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَضَعَ حَذُّهُ الْأَيْمَنِ عَلَى
 ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَخَرَجَتْ سُرْعَانُ الْقَوْمِ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا أَفْصَرْتَ الصَّلَاةَ وَفِي
 الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ فَهَابَاهُ أَنْ يَكَلِّمَاهُ وَفِي الْقَوْمِ بَحْلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ
 قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي نَسِيتُ أَمْ أَفْصَرْتَ الصَّلَاةَ فَقَالَ لَمْ أَتَسَّ وَلَمْ تُقْصِرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ
 فَقَالُوا لَنْ نَعْمَ فَقَدْ لَمْ تَصَلَّى مَا تَرَكْتَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ
 وَكَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ اطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ فَرُبَّمَا سَأَلُوهُ ثُمَّ سَلَّمَ فَيَقُولُ
 بُنْتُ أَنْ عَمَرَ ابْنُ حَصَيْنٍ قَالَ ثُمَّ سَلَّمَ مُتَّفِقًا عَلَيْهِ وَلَفْظُهُ لِلْجَارِيِ أَوْ رُوَيْتِهِ ابْنُ سِيرِينَ أَوْ اسْكُ
 نقل کی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو ہریرہؓ نے نماز پڑھائی ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تیسری بار نماز نہیں
 یعنی ظہر یا عصر کہا ابن سیرینؓ نے کہ تحقیق نام لیا اس نماز کا ابو ہریرہؓ نے دو لیکن بھول گیا میں کہا ابو ہریرہؓ نے اس نماز
 پڑھی ساتہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت پہر سلام پہیرا یعنی تیسری رکعت کے لینے لٹھے پہر کھڑے ہو
 طرف دکھائی کہ کہ عرض میں تھی پہر سجدہ کو پس تم کیسے کیا اس پر گویا کہ غصہ میں تھی اور کہتا ہوں ہا تھا پنا بائیں پر اوٹ گیا
 اوٹ گلیوں میں ڈالیں اور رکھا حصارہ اپنا دہنا اور پشت بائیں ہاتھ اپنے کے اور لکھو حلد باز کو گونہ میں
 سے دروازہ مسجد میں سے پس کہا صحابہ نے کیا کم سو گئی نماز یعنی چار رکعت کی دو رکعت ہو گئیں اور صحابہ
 یعنی جو کہ مسجد میں باقی رہے تھے ابو بکرؓ اور عمرؓ ہی تھے پس ڈر دو نو حضرت سیہ کہ کلام کرین ان سے اور صحابہ
 میں ایک شخص پہر ہاتھ اسکے کو تھی درازی کہا جاتا تھا اس کو ذوالیدین کہا اس نے اے رسول اللہ کو کیا بھول
 گئے آپ یا کم ہوئی نماز پس فرمایا حضرت نو نہیں بھولا میں اور نہ کم ہوئی نماز پہر فرمایا یعنی صحابہؓ پہر کیا تم بھی
 کہتے ہو جیسا کہتا ہے ذوالیدین پس کہا صحابہ نے کہ ہاں یوں ہی ہے جیسے کہتا ہے وہ پس آگے بڑھے
 حضرت پہر نماز پڑھی وہ کہ چوڑی تھی پہر سلام پہیرا پھر تکبیر کسی اور سجدہ کیا مانند سجدہ اپنے کے کہ نماز میں کیا
 تھا یا دراز تر پہر اوٹا یا سر پنا اور تکبیر کسی پہر تکبیر کسی اور سجدہ کیا مانند سجدہ معمولی اپنے کے یا دراز تر پہر اوٹا
 سر پنا اور تکبیر کسی پس اکثر سوال کیا لوگوں نے اب ابن سیرینؓ پہر سلام پہیرا پس کہتے تھے ابن سیرینؓ خبر دیا گیا ہو
 میں کہ عمران بن حصینؓ نے کہا پہر سلام پہیرا روایت کیا احمدؓ کو بخاری اور سلم نے اور لفظ اس کو اس طرح بخاری

کہا یہ حدیث حسن غریب ہے **فائدہ** امام نووی نو شرع صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا جمہور کہ اگر سو کرے دو سو پس اکثر
 کفایت کرتے ہیں اسکو دو سجدہ واسطے تمام کے اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور امام
 احمد اور جمہور تابعین اور سلف السعادت میں لکھا ہے کہ پانچ موضع میں ہیں کہ سو کیا حضرت نے نماز میں تمام
 عمر میں اور سوار اسکے ثابت نہیں ہوا اور بعض موقع میں سجدہ سہو پہلے سلام سے کیا اور بعضوں میں بعد سلام
 امام شافعی تمام کو پہلے سلام کے کرتے ہیں اور امام ابو حنیفہ تمام کو بعد سلام کے کرتے ہیں اور امام مالک جو سہو کو
 نقصان پہ سجدہ پہلے سلام کے کرتے ہیں اور جو کہ کو بیٹے یا دتی ہو نماز میں بعد سلام کے اور اگر دو سہو جمع ہو جاو
 ایک زائد اور ایک ناقص دونو سجدوں کو پہلے سلام سے کرنا چاہیے اور امام احمد کہتے ہیں جس جگہ کہ پیغمبر صلعم نے سجدہ
 سہو پہلے سلام کے کیا وہاں پہلو ہی چاہیے اور جگہ کہ بعد سلام کے کیا وہاں بعد سلام کے ہی چاہیے اور سوا ان
 اقسام سہو کو پہلے سلام سے کرے اور دو ظاہر ہی کہتے ہیں سجدہ سجدہ کرے کوئی مگر ان پانچ جگہوں میں کہ
 پیغمبر خدا صلعم نے سجدہ کیا اور ان جگہوں کو سوا اگر سہو لجاو سجدہ سہو نہ کرے اور کہا امام شوکانی نے کہ یہاں
 دلالت ہے اور چواڑہ در صورت کے و لیکن سبب وارد ہونے انصون لائق یہ ہے کہ عمل کرے ساتھ تکمیل شارع کے
 پس جگہ کہ حضرت نے سجدہ سو قبل سلام کے کیا وہاں قبل سلام کے کرے اور جس جگہ کہ بعد سلام کے کیا وہاں
 بعد سلام کے کرے اور بیچ سوار اسکے کو محتار ہے اور ہر طرح درست ہے **وَعَنْ** ثَوْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنْ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِكُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا يَكْمُلُ وَرَوَاهُ أَبُو نُعَيْمٍ وَدَوَّانٌ مَلْجَةً بِسَنَدٍ ضَعِيفٍ
 اور روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی بنی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا یہ سہو کو وسط دو سجدہ میں بعد
 سلام پیر نیکی روایت کیا احمد حدیث کو ابوداؤد اور ابن ماجہ نے ساتھ سند ضعیف کے **فائدہ** بسند ضعیف یعنی کہا
 یہ ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ حدیث ضعیف ہے اور نیز کہا امام نووی نو شرع صحیح مسلم میں کہ حدیث ضعیف ہے
فصل سجدوں تلووت کے بیان میں **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَجَدْتُ مَعَ
 النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِحْدَى عَشْرَ سَجْدَةً لَيْسَ فِيهَا مِنْ الْمُفْطَلِ شَيْءٌ إِلَّا عَرُفٌ وَالرُّكْعُ وَالْخُلُوعُ
 وَبَعِيَ إِسْرَافِلُ وَمَرَكَبُ وَنَحْجَرٌ وَسَجْدَةُ الْفُرْقَانِ وَسَلَامَانُ وَسُورَةُ التَّمْلِ وَالسَّجْدَةُ فِي قَاصٍ وَسَجْدَةُ
 الْحَوَامِ يَدْرُوهَا ابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ ابْنُ الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سَعَى كَمَا سَجَدَ كَمَا سَيَنِي سَافَتُهُ بَنِي صَلَوَاتِهِ
 اللہ علیہ وسلم کے گیارہ سجدہ نہیں ہیں انکے بفضل سے کچھ اعراف میں (آخر سورہ پر) اور رد میں (بعد اتصال کے)
 اور خل میں (بعد یوم ورنج) اور بنی اسرائیل میں (بعد خشوع کے) اور مریم میں (بعد کیا کے) اور حجر میں (بعد شیا

۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 مع نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۲۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۳۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۴۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۵۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۶۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۷۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۸۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۱ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۲ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۳ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۴ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۵ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۶ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۷ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۸ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۹۹ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ
 ۱۰۰ عبارت امام نووی
 نو شرع صحیح مسلم میں ہے کہ

اونہوں نے سجدہ ص کو دلیل انکی دی ہے جو دلیل کہ امام مالک کی ہوا جواب اسکا ہی گذرا اور کما امام ابو حنیفہ نے کہ چودہ اس طرح ہیں کہ سورہ حجج میں ایک سجدہ ہے اور باقی بدستور اور دلیل انکی حدیث ابی الدرداء کی ہو جو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ابی الدرداء میں صرف سورہ حجج میں سجدہ کرنا ایک سجدہ یا دو سجدہ کا ذکر نہیں اور حدیث عمر بن العاص کی جو آگے آتی ہے اس باب میں صریح اور صاف ہو کہ سورہ حجج میں دو سجدہ ہیں اور کما امام احمد نے کہ پیڑ میں یعنی گیارہ تو وہ میں جو حدیث ابی الدرداء میں گذری اور سورہ حجج میں دو ہیں (ایک بعد شیار کے) اولاد و سر العبد تعلقہ (کے) اور تین فصل میں یعنی ایک نجم میں (آخر سورہ پر) اور ایک تشقت میں (بعد لیل سجدوں کو) اور ایک اقر میں (آخر سورہ پر) جیسا کہ ابو داؤد اور ابن ماجہ میں روایت ہے عمر بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا پڑھو اسکو یعنی عمر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پندرہ سجدہ کو قرآن میں ان میں سے تین فصل میں ہیں اور سورہ حجج میں دو سجدہ **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو واقطنی اور حاکم ہی اور حسن کہا اسکو منذر اور نووی نے اور ضعیف کہا اسکو عبد الحق اور ابن قطان نے اور اسکی اسناد میں عبد اللہ بن مسنین الکلابی ہو اور وہ مجہول ہے اور راوی اس سے حارث بن سعید ثقفی المصری ہے اور وہ بھی مجہول ہے اس طرح کہا ہے حافظ ابن حجر نے اور کہا ابن ماکول نے کہ اس حدیث کو سوا اسکی اور کوئی حدیث بھی نہیں ہوا تھے یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ سجدہ قرآن میں پندرہ ہیں اور یہی پسندیدہ ہو اور اختلاف کیا ہے علمائے اس بات پر کہ سجدہ تلاوت قرآن کا دو جب یا سنت ہو مجہور کہتے ہیں کہ سنت ہو اور حنفیہ کہتے ہیں کہ واجب ہے اور حق یہ ہے کہ واجب نہیں ہر سنت ہی ہے کیونکہ بخاری میں روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا اے لوگو ہم گذشتے میں سجدہ دو پڑھیں جس نے سجدہ کیا پس تحقیق اچھا کیا اور سننے اور جس نے سجدہ نہ کیا تو اس پر گناہ نہیں اور موطا میں ہے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے نہیں فرض کیے مگر یہ کہ وہ چاہے **وعن** ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علیکنا القرآن فاذا امر بیکل سجدة کبر وسجد وسجد تامعا رواہ ابوداؤد وصحیح ابی داؤد اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تین بنی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے اور پھر قرآن پڑھتے پھر سجدہ کی آیت پڑھتے اور سجدہ کرتے اور سجدہ کرتے ہم ساتھ انکے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد و ترمذی و ابن ماجہ و تہجد کے اس میں نرمی ہے **ف** مسک الختام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اس حدیث کے راویوں میں عبد اللہ بن بکر عمری ہے اور وہ ضعیف ہے اور کہا شیخ عبد الحق نے ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ وضو شرط ہے سجدہ تلاوت میں اور خلافت اسکا کسی سے بھی منقول نہیں ہوا لیکن ایک روایت میں ابن عمر سے ہے کہ وہ بدل وضو بھی سجدہ تلاوت کا کر لیتے تھے

۱۰۰
۱۰۱
۱۰۲
۱۰۳
۱۰۴
۱۰۵
۱۰۶
۱۰۷
۱۰۸
۱۰۹
۱۱۰
۱۱۱
۱۱۲
۱۱۳
۱۱۴
۱۱۵
۱۱۶
۱۱۷
۱۱۸
۱۱۹
۱۲۰
۱۲۱
۱۲۲
۱۲۳
۱۲۴
۱۲۵
۱۲۶
۱۲۷
۱۲۸
۱۲۹
۱۳۰
۱۳۱
۱۳۲
۱۳۳
۱۳۴
۱۳۵
۱۳۶
۱۳۷
۱۳۸
۱۳۹
۱۴۰
۱۴۱
۱۴۲
۱۴۳
۱۴۴
۱۴۵
۱۴۶
۱۴۷
۱۴۸
۱۴۹
۱۵۰
۱۵۱
۱۵۲
۱۵۳
۱۵۴
۱۵۵
۱۵۶
۱۵۷
۱۵۸
۱۵۹
۱۶۰
۱۶۱
۱۶۲
۱۶۳
۱۶۴
۱۶۵
۱۶۶
۱۶۷
۱۶۸
۱۶۹
۱۷۰
۱۷۱
۱۷۲
۱۷۳
۱۷۴
۱۷۵
۱۷۶
۱۷۷
۱۷۸
۱۷۹
۱۸۰
۱۸۱
۱۸۲
۱۸۳
۱۸۴
۱۸۵
۱۸۶
۱۸۷
۱۸۸
۱۸۹
۱۹۰
۱۹۱
۱۹۲
۱۹۳
۱۹۴
۱۹۵
۱۹۶
۱۹۷
۱۹۸
۱۹۹
۲۰۰
۲۰۱
۲۰۲
۲۰۳
۲۰۴
۲۰۵
۲۰۶
۲۰۷
۲۰۸
۲۰۹
۲۱۰
۲۱۱
۲۱۲
۲۱۳
۲۱۴
۲۱۵
۲۱۶
۲۱۷
۲۱۸
۲۱۹
۲۲۰
۲۲۱
۲۲۲
۲۲۳
۲۲۴
۲۲۵
۲۲۶
۲۲۷
۲۲۸
۲۲۹
۲۳۰
۲۳۱
۲۳۲
۲۳۳
۲۳۴
۲۳۵
۲۳۶
۲۳۷
۲۳۸
۲۳۹
۲۴۰
۲۴۱
۲۴۲
۲۴۳
۲۴۴
۲۴۵
۲۴۶
۲۴۷
۲۴۸
۲۴۹
۲۵۰
۲۵۱
۲۵۲
۲۵۳
۲۵۴
۲۵۵
۲۵۶
۲۵۷
۲۵۸
۲۵۹
۲۶۰
۲۶۱
۲۶۲
۲۶۳
۲۶۴
۲۶۵
۲۶۶
۲۶۷
۲۶۸
۲۶۹
۲۷۰
۲۷۱
۲۷۲
۲۷۳
۲۷۴
۲۷۵
۲۷۶
۲۷۷
۲۷۸
۲۷۹
۲۸۰
۲۸۱
۲۸۲
۲۸۳
۲۸۴
۲۸۵
۲۸۶
۲۸۷
۲۸۸
۲۸۹
۲۹۰
۲۹۱
۲۹۲
۲۹۳
۲۹۴
۲۹۵
۲۹۶
۲۹۷
۲۹۸
۲۹۹
۳۰۰
۳۰۱
۳۰۲
۳۰۳
۳۰۴
۳۰۵
۳۰۶
۳۰۷
۳۰۸
۳۰۹
۳۱۰
۳۱۱
۳۱۲
۳۱۳
۳۱۴
۳۱۵
۳۱۶
۳۱۷
۳۱۸
۳۱۹
۳۲۰
۳۲۱
۳۲۲
۳۲۳
۳۲۴
۳۲۵
۳۲۶
۳۲۷
۳۲۸
۳۲۹
۳۳۰
۳۳۱
۳۳۲
۳۳۳
۳۳۴
۳۳۵
۳۳۶
۳۳۷
۳۳۸
۳۳۹
۳۴۰
۳۴۱
۳۴۲
۳۴۳
۳۴۴
۳۴۵
۳۴۶
۳۴۷
۳۴۸
۳۴۹
۳۵۰
۳۵۱
۳۵۲
۳۵۳
۳۵۴
۳۵۵
۳۵۶
۳۵۷
۳۵۸
۳۵۹
۳۶۰
۳۶۱
۳۶۲
۳۶۳
۳۶۴
۳۶۵
۳۶۶
۳۶۷
۳۶۸
۳۶۹
۳۷۰
۳۷۱
۳۷۲
۳۷۳
۳۷۴
۳۷۵
۳۷۶
۳۷۷
۳۷۸
۳۷۹
۳۸۰
۳۸۱
۳۸۲
۳۸۳
۳۸۴
۳۸۵
۳۸۶
۳۸۷
۳۸۸
۳۸۹
۳۹۰
۳۹۱
۳۹۲
۳۹۳
۳۹۴
۳۹۵
۳۹۶
۳۹۷
۳۹۸
۳۹۹
۴۰۰
۴۰۱
۴۰۲
۴۰۳
۴۰۴
۴۰۵
۴۰۶
۴۰۷
۴۰۸
۴۰۹
۴۱۰
۴۱۱
۴۱۲
۴۱۳
۴۱۴
۴۱۵
۴۱۶
۴۱۷
۴۱۸
۴۱۹
۴۲۰
۴۲۱
۴۲۲
۴۲۳
۴۲۴
۴۲۵
۴۲۶
۴۲۷
۴۲۸
۴۲۹
۴۳۰
۴۳۱
۴۳۲
۴۳۳
۴۳۴
۴۳۵
۴۳۶
۴۳۷
۴۳۸
۴۳۹
۴۴۰
۴۴۱
۴۴۲
۴۴۳
۴۴۴
۴۴۵
۴۴۶
۴۴۷
۴۴۸
۴۴۹
۴۵۰
۴۵۱
۴۵۲
۴۵۳
۴۵۴
۴۵۵
۴۵۶
۴۵۷
۴۵۸
۴۵۹
۴۶۰
۴۶۱
۴۶۲
۴۶۳
۴۶۴
۴۶۵
۴۶۶
۴۶۷
۴۶۸
۴۶۹
۴۷۰
۴۷۱
۴۷۲
۴۷۳
۴۷۴
۴۷۵
۴۷۶
۴۷۷
۴۷۸
۴۷۹
۴۸۰
۴۸۱
۴۸۲
۴۸۳
۴۸۴
۴۸۵
۴۸۶
۴۸۷
۴۸۸
۴۸۹
۴۹۰
۴۹۱
۴۹۲
۴۹۳
۴۹۴
۴۹۵
۴۹۶
۴۹۷
۴۹۸
۴۹۹
۵۰۰
۵۰۱
۵۰۲
۵۰۳
۵۰۴
۵۰۵
۵۰۶
۵۰۷
۵۰۸
۵۰۹
۵۱۰
۵۱۱
۵۱۲
۵۱۳
۵۱۴
۵۱۵
۵۱۶
۵۱۷
۵۱۸
۵۱۹
۵۲۰
۵۲۱
۵۲۲
۵۲۳
۵۲۴
۵۲۵
۵۲۶
۵۲۷
۵۲۸
۵۲۹
۵۳۰
۵۳۱
۵۳۲
۵۳۳
۵۳۴
۵۳۵
۵۳۶
۵۳۷
۵۳۸
۵۳۹
۵۴۰
۵۴۱
۵۴۲
۵۴۳
۵۴۴
۵۴۵
۵۴۶
۵۴۷
۵۴۸
۵۴۹
۵۵۰
۵۵۱
۵۵۲
۵۵۳
۵۵۴
۵۵۵
۵۵۶
۵۵۷
۵۵۸
۵۵۹
۵۶۰
۵۶۱
۵۶۲
۵۶۳
۵۶۴
۵۶۵
۵۶۶
۵۶۷
۵۶۸
۵۶۹
۵۷۰
۵۷۱
۵۷۲
۵۷۳
۵۷۴
۵۷۵
۵۷۶
۵۷۷
۵۷۸
۵۷۹
۵۸۰
۵۸۱
۵۸۲
۵۸۳
۵۸۴
۵۸۵
۵۸۶
۵۸۷
۵۸۸
۵۸۹
۵۹۰
۵۹۱
۵۹۲
۵۹۳
۵۹۴
۵۹۵
۵۹۶
۵۹۷
۵۹۸
۵۹۹
۶۰۰
۶۰۱
۶۰۲
۶۰۳
۶۰۴
۶۰۵
۶۰۶
۶۰۷
۶۰۸
۶۰۹
۶۱۰
۶۱۱
۶۱۲
۶۱۳
۶۱۴
۶۱۵
۶۱۶
۶۱۷
۶۱۸
۶۱۹
۶۲۰
۶۲۱
۶۲۲
۶۲۳
۶۲۴
۶۲۵
۶۲۶
۶۲۷
۶۲۸
۶۲۹
۶۳۰
۶۳۱
۶۳۲
۶۳۳
۶۳۴
۶۳۵
۶۳۶
۶۳۷
۶۳۸
۶۳۹
۶۴۰
۶۴۱
۶۴۲
۶۴۳
۶۴۴
۶۴۵
۶۴۶
۶۴۷
۶۴۸
۶۴۹
۶۵۰
۶۵۱
۶۵۲
۶۵۳
۶۵۴
۶۵۵
۶۵۶
۶۵۷
۶۵۸
۶۵۹
۶۶۰
۶۶۱
۶۶۲
۶۶۳
۶۶۴
۶۶۵
۶۶۶
۶۶۷
۶۶۸
۶۶۹
۶۷۰
۶۷۱
۶۷۲
۶۷۳
۶۷۴
۶۷۵
۶۷۶
۶۷۷
۶۷۸
۶۷۹
۶۸۰
۶۸۱
۶۸۲
۶۸۳
۶۸۴
۶۸۵
۶۸۶
۶۸۷
۶۸۸
۶۸۹
۶۹۰
۶۹۱
۶۹۲
۶۹۳
۶۹۴
۶۹۵
۶۹۶
۶۹۷
۶۹۸
۶۹۹
۷۰۰
۷۰۱
۷۰۲
۷۰۳
۷۰۴
۷۰۵
۷۰۶
۷۰۷
۷۰۸
۷۰۹
۷۱۰
۷۱۱
۷۱۲
۷۱۳
۷۱۴
۷۱۵
۷۱۶
۷۱۷
۷۱۸
۷۱۹
۷۲۰
۷۲۱
۷۲۲
۷۲۳
۷۲۴
۷۲۵
۷۲۶
۷۲۷
۷۲۸
۷۲۹
۷۳۰
۷۳۱
۷۳۲
۷۳۳
۷۳۴
۷۳۵
۷۳۶
۷۳۷
۷۳۸
۷۳۹
۷۴۰
۷۴۱
۷۴۲
۷۴۳
۷۴۴
۷۴۵
۷۴۶
۷۴۷
۷۴۸
۷۴۹
۷۵۰
۷۵۱
۷۵۲
۷۵۳
۷۵۴
۷۵۵
۷۵۶
۷۵۷
۷۵۸
۷۵۹
۷۶۰
۷۶۱
۷۶۲
۷۶۳
۷۶۴
۷۶۵
۷۶۶
۷۶۷
۷۶۸
۷۶۹
۷۷۰
۷۷۱
۷۷۲
۷۷۳
۷۷۴
۷۷۵
۷۷۶
۷۷۷
۷۷۸
۷۷۹
۷۸۰
۷۸۱
۷۸۲
۷۸۳
۷۸۴
۷۸۵
۷۸۶
۷۸۷
۷۸۸
۷۸۹
۷۹۰
۷۹۱
۷۹۲
۷۹۳
۷۹۴
۷۹۵
۷۹۶
۷۹۷
۷۹۸
۷۹۹
۸۰۰
۸۰۱
۸۰۲
۸۰۳
۸۰۴
۸۰۵
۸۰۶
۸۰۷
۸۰۸
۸۰۹
۸۱۰
۸۱۱
۸۱۲
۸۱۳
۸۱۴
۸۱۵
۸۱۶
۸۱۷
۸۱۸
۸۱۹
۸۲۰
۸۲۱
۸۲۲
۸۲۳
۸۲۴
۸۲۵
۸۲۶
۸۲۷
۸۲۸
۸۲۹
۸۳۰
۸۳۱
۸۳۲
۸۳۳
۸۳۴
۸۳۵
۸۳۶
۸۳۷
۸۳۸
۸۳۹
۸۴۰
۸۴۱
۸۴۲
۸۴۳
۸۴۴
۸۴۵
۸۴۶
۸۴۷
۸۴۸
۸۴۹
۸۵۰
۸۵۱
۸۵۲
۸۵۳
۸۵۴
۸۵۵
۸۵۶
۸۵۷
۸۵۸
۸۵۹
۸۶۰
۸۶۱
۸۶۲
۸۶۳
۸۶۴
۸۶۵
۸۶۶
۸۶۷
۸۶۸
۸۶۹
۸۷۰
۸۷۱
۸۷۲
۸۷۳
۸۷۴
۸۷۵
۸۷۶
۸۷۷
۸۷۸
۸۷۹
۸۸۰
۸۸۱
۸۸۲
۸۸۳
۸۸۴
۸۸۵
۸۸۶
۸۸۷
۸۸۸
۸۸۹
۸۹۰
۸۹۱
۸۹۲
۸۹۳
۸۹۴
۸۹۵
۸۹۶
۸۹۷
۸۹۸
۸۹۹
۹۰۰
۹۰۱
۹۰۲
۹۰۳
۹۰۴
۹۰۵
۹۰۶
۹۰۷
۹۰۸
۹۰۹
۹۱۰
۹۱۱
۹۱۲
۹۱۳
۹۱۴
۹۱۵
۹۱۶
۹۱۷
۹۱۸
۹۱۹
۹۲۰
۹۲۱
۹۲۲
۹۲۳
۹۲۴
۹۲۵
۹۲۶
۹۲۷
۹۲۸
۹۲۹
۹۳۰
۹۳۱
۹۳۲
۹۳۳
۹۳۴
۹۳۵
۹۳۶
۹۳۷
۹۳۸
۹۳۹
۹۴۰
۹۴۱
۹۴۲
۹۴۳
۹۴۴
۹۴۵
۹۴۶
۹۴۷
۹۴۸
۹۴۹
۹۵۰
۹۵۱
۹۵۲
۹۵۳
۹۵۴
۹۵۵
۹۵۶
۹۵۷
۹۵۸
۹۵۹
۹۶۰
۹۶۱
۹۶۲
۹۶۳
۹۶۴
۹۶۵
۹۶۶
۹۶۷
۹۶۸
۹۶۹
۹۷۰
۹۷۱
۹۷۲
۹۷۳
۹۷۴
۹۷۵
۹۷۶
۹۷۷
۹۷۸
۹۷۹
۹۸۰
۹۸۱
۹۸۲
۹۸۳
۹۸۴
۹۸۵
۹۸۶
۹۸۷
۹۸۸
۹۸۹
۹۹۰
۹۹۱
۹۹۲
۹۹۳
۹۹۴
۹۹۵
۹۹۶
۹۹۷
۹۹۸
۹۹۹
۱۰۰۰

[illegible]

فصل میں ہے "مسلکوں کے لیے جہاد کی ضرورت ہے"

کے پس ہر روز پانچ گنا ہے اور ترمذی میں روایت ہے ان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
 جس شخص نماز پڑھ کر خدا کے لیے چالیس دن جماعت میں اس طرح سے کہ پادری تکبیر اولیٰ کہی جاتی ہیں واسطے اسکے دو غلاصیل
 ایک غلاصی لگ دو رخ سے اور دوسری غلاصی لفاق سے **فائدہ** پادری تکبیر اولیٰ یعنی وقت تکبیر تحریر کہیں امام کے یہ
 بھی تحریر کہے اور غلاصی لفاق سے یہ کہ اس میں کتاب ہے اللہ اسکو دنیا میں اس کو عمل کرے منافقوں کے سے یعنی یا
 اور کسل نماز میں اور جوٹ بولنا اور وعدہ خلافی کرنی وغیرہ لاک اور توفیق دیتے ہیں اسلئے اہل خلاص کے عملوں کی اور
 آخرت میں اس دیکھا اس عذاب ہے کہ عذاب دیا جاوے گا ساتھ اسکے منافق اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت
 ہے ابیہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے وضو کیا پس اچھا وضو کیا اپنا بیٹو
 ساتھ رعایت شتر الاطی اور آداب اور حضور دل کے پھر کیا یعنی مسجد میں پس پایا لوگوں کو کہ تحقیق نماز پڑھ چکے ہیں یا
 ہے اسکو اللہ تعالیٰ نند ثواب اس شخص کے کہ نماز پڑھی اور حاضر ہو جماعت میں کم نہیں کرتا یہ ثواب دینا اس کو
 ثوابوں انکے سے کہ **فائدہ** یعنی اسکو جو ثواب ملا تو اور نماز یوں کے ثواب میں ہو کہ نہیں ملا کہ انکے ثواب میں کی
 ہو جاوے بلکہ انہوں نے اجر اپنے فعل کا پایا اور اس نے ثواب سبب نیت کو اور حسرت کر نیکی اور یہ ثواب جب
 پادریکا کہ قصد حاضر ہوئی میں مقصور نہ کیا ہوگا بلکہ اتفاقاً کسی عذر سے رہ گیا اور اگر قصد نہ آیا اور ہر جماعت کو
 بعد آیا تو یہ ثواب نہیں پادریکا اور ترمذی اور ابوداؤد میں روایت ہے ابیہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
 کہ کہا آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا حضرت نے کیا نہیں کوئی شخص
 لہذا اسکو پس نماز پڑھ ہے ساتھ اسکے پس کثرا ہوا ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے **فائدہ** اتمام شرح
 بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ حدیث ابن جہان اور حاکم اور بیہقی میں ہی ہے اور سنن بیہقی میں آیا ہے کہ وہ شخص یعنی
 جس نماز پڑھی ساتھ اسکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے انتہی حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر جماعت
 اول ہو یا دوسرے بعد اسکے دوسری جماعت کرنی درست ہے اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی کو اچھی اہ تبار سے
 اور باعث ہوئی سے اس پر ثواب بعد دینو کا حاصل ہوتا ہے اور اسکا نام صدقہ اسلئے کہ کہا کہ صدقہ کرتا ہے ابیہر
 چھتیس حصہ ثواب اسلئے کہ اگر کسی نماز پڑھتا ہے حاصل ہوتا ثواب مگر ایک نماز کا اور ہر جماعت کے ستائیس
 نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابیہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم جو بوقت تکبیر کہی جاوے واسطہ نماز کے پس آؤ تم نماز کو دوڑتے اور آؤ تم چلتے اور لازم
 ہے عتدین آنا و قارسی پس جو پادری ساتھ امام کے پس ادا کرو اور جو نہ پادری ساتھ امام کے پس بوا کر دینے بعد فراغ

۱۰ چوتھ روزی چار چوٹی
 ۱۱ دیکھ کہ دس میں ہے
 ۱۲ چوتھ شکر ہے
 ۱۳ باب اہل اللہ سے
 ۱۴ دیکھ فصل نماز میں
 ۱۵ چوتھ شکر ہے
 ۱۶ باب اہل اللہ سے
 ۱۷ فصل نماز میں
 ۱۸ چوتھ شکر ہے
 ۱۹ اتمام شرح بلوغ المرام
 ۲۰ طبقہ بلوغ المرام
 ۲۱ طبقہ اہل اللہ سے
 ۲۲ باب ۱۰
 ۲۳ شکر ہے باب اللہ سے
 ۲۴ باب ۱۰

امام کے اوٹھ کر ادا کرو اور بیچ ایک روایت مسلم کے یوں آیا ہے پس تحقیق ایک ہمارا جسوقت کہ قصد کرتا ہے نماز کو یہ معاذربین ہے یعنی حکما اور ثواباً شک الختام شرف مبلغ المرام میں لکھا ہو کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اور پر اس بات کے کہ امام کے ساتھ تہوڑی ہی نماز پانوسے بھی فضیلت جماعت کی حاصل ہو جاتی ہے اگر کچھ رکعت سے بھی کم ہو اور یہی قول جہور کا ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ امام شافعی نے اوجہ و علماء سلف اور خلف کو جو کچھ کہ باؤسے اسکو مسبق ساتھ امام کے وہ نماز پہلی اسکی ہے اور جو کچھ کہ اوکرے اسکو بعد سلام امام کے وہ نماز آخر اسکی ہے اور عکس کیا ہے اسکا ابو حنیفہ اور ایک جماعت نے اور امام مالک اور صحابون اسکے سرور و یارین ہیں مانند دونوں مذہبوں کے عذر سے جماعت کو ترک کرنے کے بیان میں عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما علیہ السلام قال من سمع النداء فليكبأ فليصلوا له إلا من عذر ذكاه ابن ماجة والذاقطني وابن حبان والحاكم واسناده على شرط مسلم لكن رجع بعضهم وقفه رویت ہوا بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جس نے سنی اذان پہر نہ آیا تو نہیں نماز اسکی محکم کسی عذر سے رویت کیا احمد بن ابی داود اور دلقطنی اور ابن حبان اور حاکم نے اور اسناد اسکی مسلم کی نظر پر ہے لیکن ترجیح دی بعضوں نے اسکے موقوف ہونیکو فاللہ یعلم جو شخص افراں شنکر بدو ن کسی عذر کے جماعت میں حاضر نہ ہو اور پرواہ نہ رکھے اللہ ہی اسکی نماز کی پرواہ نہیں کہتا اور قبول نہیں کرتا اور عذر سے جماعت سیاقط ہو جاتی ہے جیسا کہ یہ حدیث اور حدیثیں آئندہ بھی اسپر دلالت کرتی ہیں اور ابو داؤد اور دلقطنی میں رویت ہوا انہیں سو کہ کہا صحابہ نے کیا ہو عند کہا ابن عباس نے ڈرناوشنکے یا باری اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اونہوں نے اذان دی نماز کی پیچ ایک اشکے کہ سردی تھی اور مو اتھی کپھر کہا میں بعد فراغ اذان کو کہ خبردار ہو نماز پڑ ہو گھر دن اپنے میں پھر کہا کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے فرماتے مؤذن کو جسوقت کہ ہوتی رات سردی کی اور زمینہ کی کہے خبردار ہو نماز پڑ ہو اپنے گھر دن میں اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے انہیں سو کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ رکعا جاوے کہ مانع کیوبقت کا ایک ہمارا سو کہ اور قائم کیا جوے نماز تو شروع کرو کہانا اور نہ جلدی کردیا تاکہ فارغ ہو اسے اور تنو ابن عمر رحمہما جاتا وسط انکے کہانا اور قائم ہوتی نماز پیش آتی نماز کو بیان تک کہ فارغ ہوتے اُتے اور تحقیق وہ سننے قراۃ امام کی اور ترجمہ می بین اور انداسکے موطا امام مالک اور ابو داؤد اور نسائی میں رویت ہوا عبد اللہ بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہے نماز اس کی سے بیچ صحن گھر کے اور نماز اس کی کو مٹری میں بہتر ہے نماز اس کی سے بیچ مکان کھلو ہوئے کو ف یعنی عزت
 جتنا پوشیدہ اور اندر نماز پڑھے بہتر ہے اور انسب ایسے کہ بناؤ کار او سکے کی پردہ پر ہے فضل امامت کے بیان
 میں عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا كَانَ
 ثَلَاثَةٌ فَلْيُؤَمِّهِمْ أَحَدُهُمْ دَاخِلُهُمْ بِالْأَمَانَةِ أَقْرَبُهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور ابی سعید خدری رضی اللہ
 تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ہوں تین آدمی پس امام ہو انکا ایک انہیں کا اور بہت حق
 دار ہو انکا ساتھ امامت کے اچھا پڑا ہوا انکار وہیت کیا احمدیث کو مسلم نے ف تسلیم میں روایت ہے ابی سعید
 انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ہو قوم کا جو ان میں اچھا پڑتا ہو کتاب
 اللہ کو یعنی خوب تجوید جانتا ہو بعد اسکے کہ عالم ہو ساتھ احکام اور ارکان نماز کے یعنی اگرچہ تفصیل سے مسائل نہ
 جانتا ہو پس اگر ہوں پڑھنے میں برابر پس امامت کرے زیادہ جاننے والا اور انکا سنت کو پس اگر ہو سنت کے
 جاننے میں را اور قرأت میں برابر پس امامت کرے پہلا ہو انکا ہجرت میں (یعنی جو کہ پہلے ہجرت کرے مدینہ
 آیا پس اگر ہوں (علم اور قرأت اور) ہجرت میں برابر پس امامت کرے بڑا انکا عمر میں اور نہ امامت کرے کوئی کسی
 کی بیچ جگہ حکومت اس کی کے اور نیٹے بیچ گھر اسکے کہ مندا اسکے پر گھر ساتھ ان اسکے کے اور ابن ماجہ میں روایت
 ہے ابو سے اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص اور زیادہ ان سے
 جماعت ہے ف یعنی اگر دو آدمی ہوں ایک امام اور دوسرا مقتدی تو جماعت ہو جاتی ہے اور ابوداؤد میں
 روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہ خلیفہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن ام مکتوم کو کہ امامت
 کریں لوگوں کی اور تھے وہ اندھے اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص میں کہ نہیں ملند ہوتی واسطے انکے نماز انکی اور پس لوگوں کے ایک بالشت بہر یعنی قبول نہیں
 ہوتی ایک شخص کہ امام ہو قوم کا اور وہ اس سے ناخوش ہوں اور دوسرے عورت کہ رات گزارے اور خاوند اسکا اوپر
 خفا ہو اور تیسرے وہ کہ دو بہائی ہوں آپس میں خوش ف ہوں آپس میں ناخوش کہ قطع کیا ہو حق سلام کو یعنی
 سلام وغیرہ ترک کر ڈالا ہو زیادہ تین روز سے اور بخاری میں روایت ہے عمر بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پس جب آدمی وقت نماز کا پس چاہیے کہ اذان دو ایک مہمارا اور امام ہو مہتمم
 میں سے زیادہ جلتے والا ہوتا قرآن کو پس دیکھا قوم نے پس نہ تھا کوئی زیادہ جاننے والا قرآن کا معجزو ایسے
 کہ تمام سے سیکتا قرآن فائدہ والوں کو پس امام کیا انہوں نے نہ محجوب آگے اپنی اور میں تھا چہ برس کا یا سات برس کا

۱۰ بیعت صحابہ کرام
 ۱۱ بیعت صحابہ کرام
 ۱۲ بیعت صحابہ کرام
 ۱۳ بیعت صحابہ کرام
 ۱۴ بیعت صحابہ کرام
 ۱۵ بیعت صحابہ کرام
 ۱۶ بیعت صحابہ کرام
 ۱۷ بیعت صحابہ کرام
 ۱۸ بیعت صحابہ کرام
 ۱۹ بیعت صحابہ کرام
 ۲۰ بیعت صحابہ کرام
 ۲۱ بیعت صحابہ کرام
 ۲۲ بیعت صحابہ کرام
 ۲۳ بیعت صحابہ کرام
 ۲۴ بیعت صحابہ کرام
 ۲۵ بیعت صحابہ کرام
 ۲۶ بیعت صحابہ کرام
 ۲۷ بیعت صحابہ کرام
 ۲۸ بیعت صحابہ کرام
 ۲۹ بیعت صحابہ کرام
 ۳۰ بیعت صحابہ کرام
 ۳۱ بیعت صحابہ کرام
 ۳۲ بیعت صحابہ کرام
 ۳۳ بیعت صحابہ کرام
 ۳۴ بیعت صحابہ کرام
 ۳۵ بیعت صحابہ کرام
 ۳۶ بیعت صحابہ کرام
 ۳۷ بیعت صحابہ کرام
 ۳۸ بیعت صحابہ کرام
 ۳۹ بیعت صحابہ کرام
 ۴۰ بیعت صحابہ کرام
 ۴۱ بیعت صحابہ کرام
 ۴۲ بیعت صحابہ کرام
 ۴۳ بیعت صحابہ کرام
 ۴۴ بیعت صحابہ کرام
 ۴۵ بیعت صحابہ کرام
 ۴۶ بیعت صحابہ کرام
 ۴۷ بیعت صحابہ کرام
 ۴۸ بیعت صحابہ کرام
 ۴۹ بیعت صحابہ کرام
 ۵۰ بیعت صحابہ کرام
 ۵۱ بیعت صحابہ کرام
 ۵۲ بیعت صحابہ کرام
 ۵۳ بیعت صحابہ کرام
 ۵۴ بیعت صحابہ کرام
 ۵۵ بیعت صحابہ کرام
 ۵۶ بیعت صحابہ کرام
 ۵۷ بیعت صحابہ کرام
 ۵۸ بیعت صحابہ کرام
 ۵۹ بیعت صحابہ کرام
 ۶۰ بیعت صحابہ کرام
 ۶۱ بیعت صحابہ کرام
 ۶۲ بیعت صحابہ کرام
 ۶۳ بیعت صحابہ کرام
 ۶۴ بیعت صحابہ کرام
 ۶۵ بیعت صحابہ کرام
 ۶۶ بیعت صحابہ کرام
 ۶۷ بیعت صحابہ کرام
 ۶۸ بیعت صحابہ کرام
 ۶۹ بیعت صحابہ کرام
 ۷۰ بیعت صحابہ کرام
 ۷۱ بیعت صحابہ کرام
 ۷۲ بیعت صحابہ کرام
 ۷۳ بیعت صحابہ کرام
 ۷۴ بیعت صحابہ کرام
 ۷۵ بیعت صحابہ کرام
 ۷۶ بیعت صحابہ کرام
 ۷۷ بیعت صحابہ کرام
 ۷۸ بیعت صحابہ کرام
 ۷۹ بیعت صحابہ کرام
 ۸۰ بیعت صحابہ کرام
 ۸۱ بیعت صحابہ کرام
 ۸۲ بیعت صحابہ کرام
 ۸۳ بیعت صحابہ کرام
 ۸۴ بیعت صحابہ کرام
 ۸۵ بیعت صحابہ کرام
 ۸۶ بیعت صحابہ کرام
 ۸۷ بیعت صحابہ کرام
 ۸۸ بیعت صحابہ کرام
 ۸۹ بیعت صحابہ کرام
 ۹۰ بیعت صحابہ کرام
 ۹۱ بیعت صحابہ کرام
 ۹۲ بیعت صحابہ کرام
 ۹۳ بیعت صحابہ کرام
 ۹۴ بیعت صحابہ کرام
 ۹۵ بیعت صحابہ کرام
 ۹۶ بیعت صحابہ کرام
 ۹۷ بیعت صحابہ کرام
 ۹۸ بیعت صحابہ کرام
 ۹۹ بیعت صحابہ کرام
 ۱۰۰ بیعت صحابہ کرام

مصنف میں تحقیق روایت کی گئی ہے حدیث عارضی کی حضرت علیؓ فرموا کہ نہ کہول تو اوپر امام کے یعنی امام
کو لقمہ نہ دیا اس حال میں کہ تو نماز میں ہو جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث کی اسناد میں بھی وہی عارضی ہے کہ جس کو
اور پھر حدیث میں شوکانی نے جوٹا کہا ہے اور ابن حجر نے ضعیف کہا ہو امام کو بلند جبکہ پر کھڑے ہو کر نماز
پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں عن ہکام ان حدیثہ امہ الناس بالمدائن علی دکان
فاحسن ابو مسعود یفحصہ فجدد فکنا قرع من صلواتہ قال لہ تعالٰہ اھم کانوا یھون
عن ذلک قال بل قد ذکرْتُ حینَ مَدَّ نَبِیُّ رَدَاکَ اَبُو دَاوُدَ ہمام سے روایت ہو حدیثہ فرامارت
کی لوگوں کی مدائن میں (کہ ایک شخصہ تھا کونے کے پاس) ایک دکان پر کھڑے ہو کر اور لوگ نیچے تھے ابو مسعود
نے انکا کرتہ پکڑ کر ان کو گھسیٹ لیا جب نماز سے فارغ ہوئے تو کہا تم کو معلوم نہیں کہ لوگ اس امر سے منع کیو جاتو
تھے اوہوں نے کہا ہاں مجھو ہی یاد آیا جب تم پر کھڑے ہو کر مجھے گھسیٹا روہیت کیا حدیث کو ابو داؤد و فوف
کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیحہ کہا اس حدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور حاکم کی ایک
روایت میں تصریح ہے ساتھ یہ فرمے ہوئے حدیث کو ابو داؤد و فوف میں روایت ہے عدی بن ثابت سے کہ اس
نے حدیث بیان کی مجھ سے اکیمر نے کہ تحقیق تمادہ ساتھ عمار بن یاسر کے مدائن میں نماز کثری ہوئی عمارؓ اگر
بڑے اور ایک دکان پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے اور لوگ بھیجے تھے حدیث آگے پڑ ہے اور عمارؓ کے دونوں
ہاتھ پکڑے عمارؓ کو پیچھے ہٹا شروع کیا یہاں تک کہ دکان سے اتار دیا ان کو حدیث نے یہ جب نماز سے فارغ ہوئے
حدیث نے کہا کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں سنا آپ فرماتے تھے جب کوئی امامت کرے کسی قوم
کی تو ان کو بلند مکان میں کھڑا نہ ہو یا کچھ ایسا ہی فرمایا عمارؓ کو کہ اس پر طویلین پیچھے رہ گیا جب تم نے
میرے ہاتھ پکڑے روہیت کیا حدیث کو ابو داؤد و فوف نے کہا حافظ ابن حجر نے تخیص میں حدیث عمارؓ کی فرمے
ہے لیکن اس میں جہالت ہو اور حدیث ہمام کی جو اس حدیث کے اوپر ہے وہ بہت قوی ہو اور ترمذی کہتی ہے
اس حدیث کی وہ حدیث کہ جس کو روایت کیا ہو واقطنی نے اور وجہ یہ ہے ہمام سے اسے ابی مسعود سے
کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ کھڑا ہو و امام اور کسی چیز کے اور لوگ پیچھے اسکے نیچے ہوں
اس سے اتنے ابا کر کوئی کہے کہ یہ حدیثیں معارض میں ساتھ حدیث کہ جو کہ بخاری اور مسلم میں روایت
ہے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے اور پر نہر کے ابتدا اس دن میں
کہ کھٹا گیا تھا پس تکچھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ اور پر نہر کے تھے ہر کوئی کہ یہ نیچے اترے

۱۰ حدیث نیل الاوطار
۱۱ حدیث بلد و سلم
۱۲ حدیث بلد و سلم
۱۳ حدیث بلد و سلم
۱۴ حدیث بلد و سلم
۱۵ حدیث بلد و سلم
۱۶ حدیث بلد و سلم
۱۷ حدیث بلد و سلم
۱۸ حدیث بلد و سلم
۱۹ حدیث بلد و سلم
۲۰ حدیث بلد و سلم
۲۱ حدیث بلد و سلم
۲۲ حدیث بلد و سلم
۲۳ حدیث بلد و سلم
۲۴ حدیث بلد و سلم
۲۵ حدیث بلد و سلم
۲۶ حدیث بلد و سلم
۲۷ حدیث بلد و سلم
۲۸ حدیث بلد و سلم
۲۹ حدیث بلد و سلم
۳۰ حدیث بلد و سلم
۳۱ حدیث بلد و سلم
۳۲ حدیث بلد و سلم
۳۳ حدیث بلد و سلم
۳۴ حدیث بلد و سلم
۳۵ حدیث بلد و سلم
۳۶ حدیث بلد و سلم
۳۷ حدیث بلد و سلم
۳۸ حدیث بلد و سلم
۳۹ حدیث بلد و سلم
۴۰ حدیث بلد و سلم
۴۱ حدیث بلد و سلم
۴۲ حدیث بلد و سلم
۴۳ حدیث بلد و سلم
۴۴ حدیث بلد و سلم
۴۵ حدیث بلد و سلم
۴۶ حدیث بلد و سلم
۴۷ حدیث بلد و سلم
۴۸ حدیث بلد و سلم
۴۹ حدیث بلد و سلم
۵۰ حدیث بلد و سلم
۵۱ حدیث بلد و سلم
۵۲ حدیث بلد و سلم
۵۳ حدیث بلد و سلم
۵۴ حدیث بلد و سلم
۵۵ حدیث بلد و سلم
۵۶ حدیث بلد و سلم
۵۷ حدیث بلد و سلم
۵۸ حدیث بلد و سلم
۵۹ حدیث بلد و سلم
۶۰ حدیث بلد و سلم
۶۱ حدیث بلد و سلم
۶۲ حدیث بلد و سلم
۶۳ حدیث بلد و سلم
۶۴ حدیث بلد و سلم
۶۵ حدیث بلد و سلم
۶۶ حدیث بلد و سلم
۶۷ حدیث بلد و سلم
۶۸ حدیث بلد و سلم
۶۹ حدیث بلد و سلم
۷۰ حدیث بلد و سلم
۷۱ حدیث بلد و سلم
۷۲ حدیث بلد و سلم
۷۳ حدیث بلد و سلم
۷۴ حدیث بلد و سلم
۷۵ حدیث بلد و سلم
۷۶ حدیث بلد و سلم
۷۷ حدیث بلد و سلم
۷۸ حدیث بلد و سلم
۷۹ حدیث بلد و سلم
۸۰ حدیث بلد و سلم
۸۱ حدیث بلد و سلم
۸۲ حدیث بلد و سلم
۸۳ حدیث بلد و سلم
۸۴ حدیث بلد و سلم
۸۵ حدیث بلد و سلم
۸۶ حدیث بلد و سلم
۸۷ حدیث بلد و سلم
۸۸ حدیث بلد و سلم
۸۹ حدیث بلد و سلم
۹۰ حدیث بلد و سلم
۹۱ حدیث بلد و سلم
۹۲ حدیث بلد و سلم
۹۳ حدیث بلد و سلم
۹۴ حدیث بلد و سلم
۹۵ حدیث بلد و سلم
۹۶ حدیث بلد و سلم
۹۷ حدیث بلد و سلم
۹۸ حدیث بلد و سلم
۹۹ حدیث بلد و سلم
۱۰۰ حدیث بلد و سلم

پچھلی پڑیوں پر پس سجدہ کیا لوگوں نے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہلوئے یہاں تک کہ فارغ ہوئے نماز سے پھر جب پہرے کھانے لوگوں کو سوا کر سکے نہیں کہ کیا مینے یہ فعل تاکہ پیروی کرو تم میری اور تاکہ سیکھو تم نماز میری جواب یہ کہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے امام کے بلند جاہ پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کو جواز پر اور حدیث کو اور پر کی حدیثین دلالت کرتی ہیں بلند جاہ پر نماز پڑھنے کی ترک اولیٰ پر پس نہیں تنزیہی ہوئی نہ تحریمی جو شخص کسی قوم کی ملاقات کو جابو کر اس کو ان کی امامت کرنے کی ممانعت کے بیان میں عن ابی عطیة العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأبئنا ان یمصلاً نایتھل

فخبرت الصلوۃ یوما قال ابو عطیة فقلنا له تقدّم فصله قال لنا قالوا رجلاً شکمہ یصلی بکم و سألکم لکم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رآہ قوماً فلا یؤمهم و لیؤمهم رجل منهم رواہ ابو داؤد و الترمذی و النسائی الا انہ اقتصّر علی لفظ الشبہ صلی اللہ علیہ وسلم روایت ہوا ابی عطیہ عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تابعی ہو کہ کہتا تھا مالک حدیث صحابی آتا ہماری ملاقات کیلئے طرف مسجد ہماری کے حدیث کہتا مینے حدیثین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کرتا اور اور باتیں کرتا پس آیا وقت نماز کو ایک دن کہا ابو عطیہ نے پس کہتا مینے وہ سطل مالک کے آگے ہو اور نماز پڑھا کہ مالک نے وہ سطل ہمارے آگے کر کسی شخص کو پس مینے ہو کہ نماز پڑھائے تمکو اور خبر دون گامین تم کو کہ کیوں نہیں نماز پڑھتا مینے تمکو سنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو شخص کہ ملاقات کرو کسی قوم کی پس امامت کرو انکی اور چاہیے کہ امامت کرو انکی کوئی شخص انہیں مینے ہو روایت کی یہ حدیث ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی نے مگر کہ نسائی نے اقتصار کیا اور لفظ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فائدہ کہاشہ کا فی نے ذیل الاوطار مینے کہ کہ ترمذی نو حدیث مالک بن حویرث کی حدیث حسن ہے اور اس کی اسناد مینے ابو عطیہ ہے کہا ابو حاتم نے ابو عطیہ محبوب ہے اور نہیں نام لیا گیا اسکا اور شاہد ہے اسکے یہ حدیث ابن مسعود کی کہ طبرانی مینے ہے ساتھ اسناد صحیح کے اور شاہد ہے حدیث اثرم کی ساتھ ان لفظوں کے سنت سے ہے کہ امامت کیلئے آگے ہو صاحب گھر کا انتہے جو شخص کی ملاقات کو جائے اگر اس جگہ کا امام نماز پڑھانے کے لیے خود اجازت دیدہ تو اس کو نماز پڑھانی منع نہیں ہے اور دلیل اسکی یہ حدیث ہو جو کہ مسلم مینے روایت ہوا ابی مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ امامت نہ کرو کوئی کسی کی بیچ جگہ حکومت اسکی کے اور نہ شیعہ بیچ گھر اسکے کے سند اسکی پر مگر ساتھ حکم اسکے کے امام کو مقتدیوں کی رعایت

۱۰
حدیثین متفقہ ہیں
۱۱
اسناد ابی داؤد کے
۱۲
وہ سطل مالک کے
۱۳
حدیثین متفقہ ہیں
۱۴
حدیثین متفقہ ہیں
۱۵
حدیثین متفقہ ہیں

سے کہ کما جو شخص کہ انہا سے نہ اپنے کو اور جب کا وہ اس کو پہنچا امام کے پس سوائے اس کے نہیں کہ پیشانی اس کی
 بیچ اہل شیطان کے ہے **وَعَنْ** سَعْدِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 ذَهَبَ إِلَى أَبِي عَمْرٍو بْنِ عَوْفٍ لِيُصَلِّيَ بَيْنَهُمْ فَخَانَتْ الصَّلَاةُ فَجَاءَ الْمُؤَدُّونَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ
 أَصَلَّى لِلنَّاسِ فَأَقِيمْ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ
 فَخَلَعُوا حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَكْتَفِي فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ
 التَّصْفِيقَ التَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَنْ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٌ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللَّهَ عَلَى مَا أَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مِنْ ذَلِكَ ثُمَّ اسْتَخَارَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ وَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّيْ فَخَلَعُوا فَخَلَعُوا فَقَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَنْتَبِذَ إِذَا أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ
 لِي أَنْ أَخَافَهُ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَامٌ رَأَيْتُمْ أَكْثَرْتُمْ التَّصْفِيقَ مِنْ تَابَةِ شَيْءٍ فِي صَلَاتِهِ فَلَيْسَ فَإِنَّهُ إِذَا اسْتَجَبَ
 التَّفَتَ إِلَيْهِ وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ رَوَاهُ الْجَارِيُّ **اور روایت ہے** سہل بن سعد ساعدی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تھمتیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نبی عمرو بن عوف میں صلہ کرنے کو گئے نماز کا وقت آیا
 پس آیا مؤذن یعنی بلال طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پس کہا کیا آپ لوگوں کو نماز
 پر بائیں گے تو میں اقامت کہوں کہا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے کہ ہاں یعنی میں نماز پڑھاؤں گا پس نماز شروع کی ابو بکر نے پیرائے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ نماز
 پڑھ رہے تھے پس جاہو پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہاں تک کہ کہڑے ہوئے پچھو صنف کے
 پس لوگوں نے تالیاں بجاہن یعنی تاکہ ابو بکر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے سے خبردار ہو جاویں
 حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یہ عادت تھی کہ نماز میں کسی طرف نہ کیستے تویں جب بہت لوگوں نے
 تالیاں بجاہن تو ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگاہ کی تو دیکھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پس اشارہ
 کیا طرف ابو بکر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ میں ٹھہر رہا ہوں یعنی اقامت کی جاؤ پس ابو بکر نے دونوں ہاتھ
 اٹھا کر شکر خدا ادا کیا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اقامت کرنے کو فرمایا یہ پچھو ہٹے ابو بکر یہاں تک کہ صنف
 میں برابر کہڑے ہو گئے اور آگے پڑھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھاویں پس جب حضرت پڑھ کر نماز فرمایا

۹
 سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اے ابوبکر میرے حکم کے بعد تو کیوں نہ وہاں قائم رہا کہا ابوبکر نے کہ ابی قحافہ کے بیٹے کو یہ لائق نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے امام بنے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سبب ہے کہ میں نے تم کو دیکھا کہ تم نے بہت تالی بجائیں جسکو نماز میں کوئی ضرورت ظاہر ہو یعنی ضرورت جس میں امام کو خبردار کرنا پڑے پس چاہیے کہ سبھا از الدھر واسیلہ کہ جب اس نے سبحان اللہ کہا تو اسکی طرف التفات کیا جا ریگا یعنی امام سبحان اللہ کہنے سے خبردار ہو جاویگا اور سوا اس کے نہیں تالی بجاؤ اسطے عورتوں کو ہے روایت کیا احمدیث کو بخاری نے **ف** قسطاً شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ احمدیث سے معلوم ہوا کہ مقتدی کو امام سے پہلو تھیر تحریک کینا درست ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ ایک نماز میں کسی شخص کو امام بننا سہرا سکواسی نماز میں مقتدی بخجنادونوں باترین جائز میں منتہی اس سے نکلتا ہے کہ سبق کے پیچھے ہی اقتدا کرنا درست ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور مسلم میں روایت ہے معذیر بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق اوہنوں نے حجاب کیا ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جہاد تبوک کا کما معذیر نے پس ہوئے پچھنے ہر طرف قوم کے اور تحقیق قوم کٹری ہوئی تھی طرف نماز کے (یعنی نماز صبح کے) اور نماز پڑھتے تھے انکو عبدالرحمن بن عوف اور تحقیق پڑھا چکے تھے انکو ایک رکعت پر جبکہ معلوم کیا آنا حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارادہ کیا پیچھے ہٹنے کا (یعنی تاحضرت حملو اللہ علیہ وآلہ وسلم امارت کرین) پس اشارہ کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف انکی کہ یوں ہی کٹھار ہو پس پائی بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دو رکعتوں میں سے ساتھ انکے پس جب سلام پیرا عبدالرحمن نے کٹے ہوئے بنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کٹھار ہوا میں ساتھ انکے پس ٹپپی ہننے وہ رکعت کہ رکعتی تھی ہم سے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ اعلیٰ کو ادنیٰ کے پیچھے نماز پڑھنی جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب کسی کوئی رکعت امام کے ساتھ پڑھنی رہا جو دے تو وہ اسکے ادا کے کیوت اٹھو کہ جب امام سلام پیر چکے اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا فِي قِصَّةِ صَلَوةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ هُوَ مَرِيضٌ قَالَتْ فَجَاءَ حَتَّى جَلَسَ عَزَّيْزًا رَأَى تَكْبِيرُ وَكَانَ يُصَلِّي بِالنَّاسِ جَالِسًا وَأَبُوبَكْرٍ قَائِمًا يَقْتَدِي أَبُوبَكْرٍ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَتْلًا النَّاسُ بِصَلَاةِ أَبِي تَكْبِيرٌ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ** اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے قصہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز کے لوگوں کے ساتھ بیماری کے حال میں بولی پس آئے یہاں تک کہ بیٹھے بائیں ابی بکر کے اور نماز پڑھتے تھے لوگوں کو ساتھ بیٹھے ہوئے اور ابوبکر کھڑے ہوئے اقتدا کرتے تھے ابوبکر ساتھ نماز بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اقتدا کرتے تھے لوگ ساتھ نماز ابی بکر کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

۴
چهارم از کتابخانه کتب خطی
تاریخ کتب خطی
۵
سهم از کتابخانه کتب خطی
۶
المعجم الکبیر
المعجم الکبیر
۷
المعجم الکبیر

لکھتے ہیں یا ہجو یا تنک کہ کٹر کیا ہم کو پیچھے اپنے روایت کیا احمد بن محمد کو سلم بن احمد بن محمد بن محمد بن
 مقتدی اگر ایک ہو تو امام کے ساتھ اپنے طرف کٹر اموی اور اگر دوسرا ہی آجادی تو پہلا پیچھے ہٹ جاوے
 یا جو پیچھا آوے وہ پہلے کو پیچھے کہیں چلے اور اگر دونوں امام کے ساتھ ہی اپنے بائیں کٹرے ہو جائیں تو امام کو
 چاہیے کہ اپنے ہاتھ سے دونوں کو پیچھے ہٹا دے اور مذہب امام ابو حنیفہ اور کوفیوں کا یہ ہے کہ اگر ایک امام
 اور دو مقتدی ہوں تو دونوں مقتدی امام کے ساتھ ہی اپنے بائیں کٹرے ہو جائیں پیچھے ہٹ کر کٹرے
 نہ ہوں اور دلیل انکی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد میں روایت ہے عبد الرحمن بن الاسود سے
 کہ علقمہ اور ہود بن ابی اسلمہ بن عبد اللہ بن سعد کے گھر اور وہ دیر تک بیٹھے رہے انکے دروازے
 پر پتی میں ایک لونڈی نکلی اور اس نے اطلاع کی اونہوں نے اجازت دی پھر عبد اللہ بن سعد نے نماز پڑھی
 بیچ میں علقمہ اور اسود کے یعنی ایک طرف علقمہ کو کٹر کیا اور دوسری طرف اسود کو اور آپ بیچ میں کٹرے
 ہوئے بعد اسکے کہ امینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھا آپ نے ایسا ہی کیا سو جواب اسکا یہ ہے کہ
 حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلئے کہ کہا شوکانی نے نیل الکاظمین کہ اسکی بناو
 میں ہارون بن عسکر ہے اور تحقیق کلام کی ہے اس میں بعض المحدثین نے کہا ابو عمرو نے مرفوع ہونا حدیث
 کا نہیں ہے صحیح اور انکے نزدیک صحیح یہ ہے کہ یہ موقف ہے ابن سعد پر انتہی اور تحقیق لایا ہے اسکو مسلم بن
 صحیح میں اور ترمذی موقف ابن سعد پر اور تحقیق فکر کیا ہے ایک جماعت نے اہل علم سے کہ جن میں سے امام
 شافعی ہیں کہ یہ حدیث منسوخ ہے اسلئے کہ تحقیق جانی گئی ہے یہ نماز نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسحال میں کہ
 آپ مکہ میں تھے اور اس میں تطبیق اور احکام اور میں کہ اسوقت وہ متروک میں اور حکم انہیں میں یہ ہے
 پس جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں چھوڑ دیا اسکو اور اپنے معلوم ہونے علم تاریخ کے نہیں حجت
 ہوتی ہے یہ حدیث و سطر معارض ہونے پہلی حدیثوں کے کہ اس باب میں انتہی تمام ہوا ترجمہ عبارت ثکوف
 کا اور مسلم بن روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا نماز پڑھی میں اور تیمم نے بیچ گھر اپنے
 کے پیچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ام سلمہ پیچھے ہمارے تھے ف ام سلمہ نام ہے انس کی ماں کا او
 تیمم انکے بھائی تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام انکا صنیعہ تھا اور اس سے معلوم ہوا کہ مردوں کی صف اگر وہ مردوں
 کی صف کے اور مسلم بن روایت ہے انہیں سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ساتھ انس کے اور ماں اسکی
 کے بیٹا ام سلمہ کے ایک اٹالہ اسکی کے کہا انس نے پس کٹر کیا مجھ کو داہنے اپنے اور کٹر کیا عورت کو بھینے انکی ان

۱
 حضرت ابو داؤد
 اصل اسکی وہ ہے
 حضرت ابو حنیفہ
 چاہے کہ کٹرے
 کہ کٹرے میں
 حضرت ابو حنیفہ
 بن باب الوفاء
 حضرت ابو حنیفہ
 بن باب الوفاء
 بن باب الوفاء

اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالیٰ اور فرشتے اوس کے رحمت بھیجتے ہیں اور پرہیزگاری طرف والی صفوں کو اور اس لحاظ
 میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ جب مسجد کی بائیں طرف خالی رہنر لگی اسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ مسجد کی بائیں طرف خالی بنیں چھوڑتے انکو دو گنا اجر ملتا ہے **فائدہ** جب آنحضرت صلی
 اللہ علیہ وسلم نے دائیں طرف کھڑے ہوئی تھی فضیلت بیان فرمائی تو کون نے بائیں طرف کھڑا ہونا بالکل چھوڑ دیا تب
 ارشاد فرمایا دائیں طرف کھڑے ہونے میں فضیلت تب جب امام کے دونوں طرف لوگ برابر ہوں لیکن جس صدارت
 میں امام کی دائیں بائیں طرف لوگ زیادہ ہوں اسوقت بائیں طرف کھڑے ہونے میں دو گنا اجر ہے مقصود صلی حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ہے کہ امام کو درمیان کھڑا کیا جاوے پیچھے صف کے اکیلے نماز پڑھنے کے یا نہیں
عَنْ وَائِصَةَ بْنِ مَعْبُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى رَجُلًا يُصَلِّي
 خَلْفَ الصَّفِّ فَخَذَّكَ فَاَمَرَهُ أَنْ يُعِيدَ الصَّلَاةَ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَحَسَنُهُ
 وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ وَكَهَنَّ عَنْ طَلْقٍ كَصَلَاةٍ لِمَنْفَرَةٍ خَلْفَ الصَّفِّ وَزَادَ الطَّبْرَانِيُّ فِي حَدِيثِهِ وَائِصَةَ
 أَلَّا تَدْخُلْتَ مَعَهُمْ إِذَا اجْتَمَعُوا رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي
 صَالَةَ اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ نماز پڑھتا ہے پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اسکو کہ ہر پڑھتے نماز روایت
 کیا احمد بن حنبلہ کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے اور حسن نے اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور اسکی حدیث
 میں طلق کی روایت سے ناہنیں ہوتی اکیلے کی پیچھے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے و ابوصدی کی حدیث میں کہ کیوں
 نہ داخل ہو تو ساتھ انکے صف میں یا کہ پیچھے لیا ہو کسی مرد کو **ف** جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھتا ہے امام
 احمد کے نزدیک نماز اسکی نہیں ہوتی اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور امام شافعی اور امام مالک اور امام ابوحنیفہ کو
 نزدیک نماز ہو جاتی ہے اور دلیل ان تینوں اماموں کی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری میں روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ
 عنہ سے کہ تحقیق وہ پہنچا طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احوال میں کہ حضرت رکوع میں تہی پس رکوع کیا اسنے پہلے
 اسکے کہ پہنچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس نفل کا واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ثلثا حضرت نے زیادہ کر دیا
 اللہ تعالیٰ تجھ کو حصہ نکلی کی اوپر پابست کر اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اس میں پس رکوع کیا اور صف کے پہر چلے گئے طرف
 صف کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ پہر چلے گئے طرف صف کے اس سو صاف معلوم
 ہوا ابی بکرہ بجا رکوع صف میں جا ملے تھے اکیلے صف کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے رہتے پس حدیث ابی بکرہ ہرگز
 حجت نہیں ہو سکتی اس بات پر کہ صف کے پیچھے بھی اکیلے نماز پڑھنی جائز ہے بدعتی اور فاسق کے پیچھے نماز

۴
 حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ جب مسجد کی بائیں طرف خالی رہنر لگی اسوقت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ مسجد کی بائیں طرف خالی بنیں چھوڑتے انکو دو گنا اجر ملتا ہے

کہ گفتہ نہ رہا پھر آرد و سر اس جہ سے تھا کہ دلید اور حجاج وغیرہ ائمہ عہدی اور فاسق تو مشرک نہیں تھے اور اس ملک میں جن کو اب
 عہدی کہا جاتا ہے انہیں تینوں جہلتین موجود ہیں عہدی ہی ہیں اور فاسق ہی ہیں اور مشرک ہی ہیں اور یہ بات مخفی نہیں
 ہے کہ مشرک ایسی بری بلا ہو کہ عوام تو کس گنتی اور شمار میں ہیں اگر کوئی مغیب ہی شرک کرتا تو اس کے عمل حط ہو جاتا چنانچہ
 ٹیڑی ٹیڑی مغیبوں کو حقین اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے لَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنی اگر
 وہ شرک کرتے البتہ کھو جاتے انے جو کچھ وہ کرتے اور خاص ہمارے مغیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں فرمایا لَنْ أَكُونَ
 بِحَبِطَنَ عَمَلِكُمْ وَلَنْ أَكُونَ مِنَ الْخَاسِرِينَ یعنی اگر شرک کیا لو گیگا تو البتہ کھو جائیگا عمل تیرا اور البتہ ہوگا تو ٹوٹا پانے
 والوں پر اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مشرک نہیں بننا چاہیگا ہمیشہ آگ و دھن میں جلتا رہیگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرما دے بہشت حرام کر دے
 ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالیٰ اِنْ اِنَّ اللَّهَ لَا يُغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ
 افْتَرَىٰ اِثْمًا عَظِيْمًا یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نہیں بخشتا اس گناہ کو کہ اسکا شرک کرے اور بخشتا ہے اسے نیچے جبکہ چاہے اور
 جس نے شرک کیا اللہ کا اور شیخ بڑا طوفان باندھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ مَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ حَزَّهٗمُ اللَّهُ عَلَيْهِ
 الْحَنَاءُ وَمَا دُوْنَهُ النَّارُ وَمَا لِلظَّالِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ یعنی جو کوئی شرک کرے سنا اللہ کو پس تحقیق حرام کی اللہ نے اس پر
 بہشت حاصل ہے کہ جب شرک کی اپنی نماز وغیرہ عبادت اللہ کے نزدیک باطل اور نامقبول ہوئی تو یہ وہ شخص جو اس کے پیچھے
 نماز پڑھ لے اور اسکی نماز کا کیا ٹھکانا اور یہی وجہ ہے کہ ہم لوگ عہدی اور فاسق کو پیچھے نماز اپنی درست نہیں کیونکہ اس ملک عہدی اور فاسق دونوں
 کو شرک کر نیکی باب میں دل رعب کا پاس حاصل ہے یعنی جسکے پیچھے اور فرق کرنے خوش ہوئے ہیں شرک کر نیو اس سے زیادہ خوش ہوئے ہیں اپنے
 کے پیچھے نماز پڑھ لیا گیا کہ اپنی نماز کو عدا برباد کرنا ہے اور جن باتوں کو کر نیوے شرک لازم آتا ہے انکا بیان کتاب
 تقویۃ الایمان مولفہ مولوی اسماعیل شہید علیہ الرحمۃ والفرقان وغیرہ میں مفصل موجود ہے بیان حاجت بیان کی نہیں
فصل ان وقتوں کو بیان نہیں نماز پر مبنی منع ہے عن عَقْبَةِ رِزْقِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ
 قَالَ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ یُفْضِلُ فِیْہُنَّ اَوْ تَقَابُرُ فِیْہُنَّ مَوْتَانَا حِیْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ
 بَارِغَةً حَتّٰی تَنْقُضَ وَحِیْنَ یَقُومُ قَائِمُ الظُّہْرِ حَتّٰی یَسْبُلَ الشَّمْسُ وَحِیْنَ تَصِیْفُ الشَّمْسُ لِلْغُرُوبِ حَتّٰی
 تَغْرِبَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہ روایت ہے عقبہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تیرے وقتے رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے
 کہ نماز پڑھیں ہم انہیں باور میں نہ کر رہے تھے انہیں مردوں اپنے کو وقت لگانا تھا کہ ظاہر بیان تاک کہ بلند ہو اور سو وقت کہ نماز ہو سالیہ
 دو پہر کا یعنی شکیانہ و پہر کو بیان تاک کہ نماز آفتاب اور اس وقت کہ میل کر آفتاب اسطو دور کے بیان تاک کہ دو پہر کی رویت کیا احمد
 کہ رسول اللہ صلو اللہ علیہ وسلم نے نماز صحیحہ مسلمین لکھا ہے کہ انکا بعضوں نے تحقیق مراد ساتھ قبر کے نماز بخانہ ہو اور ضعیف ہے اس پر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱
 ۴۷۲
 ۴۷۳
 ۴۷۴
 ۴۷۵
 ۴۷۶
 ۴۷۷
 ۴۷۸
 ۴۷۹
 ۴۸۰
 ۴۸۱
 ۴۸۲
 ۴۸۳
 ۴۸۴
 ۴۸۵
 ۴۸۶
 ۴۸۷
 ۴۸۸
 ۴۸۹
 ۴۹۰
 ۴۹۱
 ۴۹۲
 ۴۹۳
 ۴۹۴
 ۴۹۵
 ۴۹۶
 ۴۹۷
 ۴۹۸
 ۴۹۹
 ۵۰۰
 ۵۰۱
 ۵۰۲
 ۵۰۳
 ۵۰۴
 ۵۰۵
 ۵۰۶
 ۵۰۷
 ۵۰۸
 ۵۰۹
 ۵۱۰
 ۵۱۱
 ۵۱۲
 ۵۱۳
 ۵۱۴
 ۵۱۵
 ۵۱۶
 ۵۱۷
 ۵۱۸
 ۵۱۹
 ۵۲۰
 ۵۲۱
 ۵۲۲
 ۵۲۳
 ۵۲۴
 ۵۲۵
 ۵۲۶
 ۵۲۷
 ۵۲۸
 ۵۲۹
 ۵۳۰
 ۵۳۱
 ۵۳۲
 ۵۳۳
 ۵۳۴
 ۵۳۵
 ۵۳۶
 ۵۳۷
 ۵۳۸
 ۵۳۹
 ۵۴۰
 ۵۴۱
 ۵۴۲
 ۵۴۳
 ۵۴۴
 ۵۴۵
 ۵۴۶
 ۵۴۷
 ۵۴۸
 ۵۴۹
 ۵۵۰
 ۵۵۱
 ۵۵۲
 ۵۵۳
 ۵۵۴
 ۵۵۵
 ۵۵۶
 ۵۵۷
 ۵۵۸
 ۵۵۹
 ۵۶۰
 ۵۶۱
 ۵۶۲
 ۵۶۳
 ۵۶۴
 ۵۶۵
 ۵۶۶
 ۵۶۷
 ۵۶۸
 ۵۶۹
 ۵۷۰
 ۵۷۱
 ۵۷۲
 ۵۷۳
 ۵۷۴
 ۵۷۵
 ۵۷۶
 ۵۷۷
 ۵۷۸
 ۵۷۹
 ۵۸۰
 ۵۸۱
 ۵۸۲
 ۵۸۳
 ۵۸۴
 ۵۸۵
 ۵۸۶
 ۵۸۷
 ۵۸۸
 ۵۸۹
 ۵۹۰
 ۵۹۱
 ۵۹۲
 ۵۹۳
 ۵۹۴
 ۵۹۵
 ۵۹۶
 ۵۹۷
 ۵۹۸
 ۵۹۹
 ۶۰۰
 ۶۰۱
 ۶۰۲
 ۶۰۳
 ۶۰۴
 ۶۰۵
 ۶۰۶
 ۶۰۷
 ۶۰۸
 ۶۰۹
 ۶۱۰
 ۶۱۱
 ۶۱۲
 ۶۱۳
 ۶۱۴
 ۶۱۵
 ۶۱۶
 ۶۱۷
 ۶۱۸
 ۶۱۹
 ۶۲۰
 ۶۲۱
 ۶۲۲
 ۶۲۳
 ۶۲۴
 ۶۲۵
 ۶۲۶
 ۶۲۷
 ۶۲۸
 ۶۲۹
 ۶۳۰
 ۶۳۱
 ۶۳۲
 ۶۳۳
 ۶۳۴
 ۶۳۵
 ۶۳۶
 ۶۳۷
 ۶۳۸
 ۶۳۹
 ۶۴۰
 ۶۴۱
 ۶۴۲
 ۶۴۳
 ۶۴۴
 ۶۴۵
 ۶۴۶
 ۶۴۷
 ۶۴۸
 ۶۴۹
 ۶۵۰
 ۶۵۱
 ۶۵۲
 ۶۵۳
 ۶۵۴
 ۶۵۵
 ۶۵۶
 ۶۵۷
 ۶۵۸
 ۶۵۹
 ۶۶۰
 ۶۶۱
 ۶۶۲
 ۶۶۳
 ۶۶۴
 ۶۶۵
 ۶۶۶
 ۶۶۷
 ۶۶۸
 ۶۶۹
 ۶۷۰
 ۶۷۱
 ۶۷۲
 ۶۷۳
 ۶۷۴
 ۶۷۵
 ۶۷۶
 ۶۷۷
 ۶۷۸
 ۶۷۹
 ۶۸۰
 ۶۸۱
 ۶۸۲
 ۶۸۳
 ۶۸۴
 ۶۸۵
 ۶۸۶
 ۶۸۷
 ۶۸۸
 ۶۸۹
 ۶۹۰
 ۶۹۱
 ۶۹۲
 ۶۹۳
 ۶۹۴
 ۶۹۵
 ۶۹۶
 ۶۹۷
 ۶۹۸
 ۶۹۹
 ۷۰۰
 ۷۰۱
 ۷۰۲
 ۷۰۳
 ۷۰۴
 ۷۰۵
 ۷۰۶
 ۷۰۷
 ۷۰۸
 ۷۰۹
 ۷۱۰
 ۷۱۱
 ۷۱۲
 ۷۱۳
 ۷۱۴
 ۷۱۵
 ۷۱۶
 ۷۱۷
 ۷۱۸
 ۷۱۹
 ۷۲۰
 ۷۲۱
 ۷۲۲
 ۷۲۳
 ۷۲۴
 ۷۲۵
 ۷۲۶
 ۷۲۷
 ۷۲۸
 ۷۲۹
 ۷۳۰
 ۷۳۱
 ۷۳۲
 ۷۳۳
 ۷۳۴
 ۷۳۵
 ۷۳۶
 ۷۳۷
 ۷۳۸
 ۷۳۹
 ۷۴۰
 ۷۴۱
 ۷۴۲
 ۷۴۳
 ۷۴۴
 ۷۴۵
 ۷۴۶
 ۷۴۷
 ۷۴۸
 ۷۴۹
 ۷۵۰
 ۷۵۱
 ۷۵۲
 ۷۵۳
 ۷۵۴
 ۷۵۵
 ۷۵۶
 ۷۵۷
 ۷۵۸
 ۷۵۹
 ۷۶۰
 ۷۶۱
 ۷۶۲
 ۷۶۳
 ۷۶۴
 ۷۶۵
 ۷۶۶
 ۷۶۷
 ۷۶۸
 ۷۶۹
 ۷۷۰
 ۷۷۱
 ۷۷۲
 ۷۷۳
 ۷۷۴
 ۷۷۵
 ۷۷۶
 ۷۷۷
 ۷۷۸
 ۷۷۹
 ۷۸۰
 ۷۸۱
 ۷۸۲
 ۷۸۳
 ۷۸۴
 ۷۸۵
 ۷۸۶
 ۷۸۷
 ۷۸۸
 ۷۸۹
 ۷۹۰
 ۷۹۱
 ۷۹۲
 ۷۹۳
 ۷۹۴
 ۷۹۵
 ۷۹۶
 ۷۹۷
 ۷۹۸
 ۷۹۹
 ۸۰۰
 ۸۰۱
 ۸۰۲
 ۸۰۳
 ۸۰۴
 ۸۰۵
 ۸۰۶
 ۸۰۷
 ۸۰۸
 ۸۰۹
 ۸۱۰
 ۸۱۱
 ۸۱۲
 ۸۱۳
 ۸۱۴
 ۸۱۵
 ۸۱۶
 ۸۱۷
 ۸۱۸
 ۸۱۹
 ۸۲۰
 ۸۲۱
 ۸۲۲
 ۸۲۳
 ۸۲۴
 ۸۲۵
 ۸۲۶
 ۸۲۷
 ۸۲۸
 ۸۲۹
 ۸۳۰
 ۸۳۱
 ۸۳۲
 ۸۳۳
 ۸۳۴
 ۸۳۵
 ۸۳۶
 ۸۳۷
 ۸۳۸
 ۸۳۹
 ۸۴۰
 ۸۴۱
 ۸۴۲
 ۸۴۳
 ۸۴۴
 ۸۴۵
 ۸۴۶
 ۸۴۷
 ۸۴۸
 ۸۴۹
 ۸۵۰
 ۸۵۱
 ۸۵۲
 ۸۵۳
 ۸۵۴
 ۸۵۵
 ۸۵۶
 ۸۵۷
 ۸۵۸
 ۸۵۹
 ۸۶۰
 ۸۶۱
 ۸۶۲
 ۸۶۳
 ۸۶۴
 ۸۶۵
 ۸۶۶
 ۸۶۷
 ۸۶۸
 ۸۶۹
 ۸۷۰
 ۸۷۱
 ۸۷۲
 ۸۷۳
 ۸۷۴
 ۸۷۵
 ۸۷۶
 ۸۷۷
 ۸۷۸
 ۸۷۹
 ۸۸۰
 ۸۸۱
 ۸۸۲
 ۸۸۳
 ۸۸۴
 ۸۸۵
 ۸۸۶
 ۸۸۷
 ۸۸۸
 ۸۸۹
 ۸۹۰
 ۸۹۱
 ۸۹۲
 ۸۹۳
 ۸۹۴
 ۸۹۵
 ۸۹۶
 ۸۹۷
 ۸۹۸
 ۸۹۹
 ۹۰۰
 ۹۰۱
 ۹۰۲
 ۹۰۳
 ۹۰۴
 ۹۰۵
 ۹۰۶
 ۹۰۷
 ۹۰۸
 ۹۰۹
 ۹۱۰
 ۹۱۱
 ۹۱۲
 ۹۱۳
 ۹۱۴
 ۹۱۵
 ۹۱۶
 ۹۱۷
 ۹۱۸
 ۹۱۹
 ۹۲۰
 ۹۲۱
 ۹۲۲
 ۹۲۳
 ۹۲۴
 ۹۲۵
 ۹۲۶
 ۹۲۷
 ۹۲۸
 ۹۲۹
 ۹۳۰
 ۹۳۱
 ۹۳۲
 ۹۳۳
 ۹۳۴
 ۹۳۵
 ۹۳۶
 ۹۳۷
 ۹۳۸
 ۹۳۹
 ۹۴۰
 ۹۴۱
 ۹۴۲
 ۹۴۳
 ۹۴۴
 ۹۴۵
 ۹۴۶
 ۹۴۷
 ۹۴۸
 ۹۴۹
 ۹۵۰
 ۹۵۱
 ۹۵۲
 ۹۵۳
 ۹۵۴
 ۹۵۵
 ۹۵۶
 ۹۵۷
 ۹۵۸
 ۹۵۹
 ۹۶۰
 ۹۶۱
 ۹۶۲
 ۹۶۳
 ۹۶۴
 ۹۶۵
 ۹۶۶
 ۹۶۷
 ۹۶۸
 ۹۶۹
 ۹۷۰
 ۹۷۱
 ۹۷۲
 ۹۷۳
 ۹۷۴
 ۹۷۵
 ۹۷۶
 ۹۷۷
 ۹۷۸
 ۹۷۹
 ۹۸۰
 ۹۸۱
 ۹۸۲
 ۹۸۳
 ۹۸۴
 ۹۸۵
 ۹۸۶
 ۹۸۷
 ۹۸۸
 ۹۸۹
 ۹۹۰
 ۹۹۱
 ۹۹۲
 ۹۹۳
 ۹۹۴
 ۹۹۵
 ۹۹۶
 ۹۹۷
 ۹۹۸
 ۹۹۹
 ۱۰۰۰

اس خاندان کعبہ کا اور نماز پڑھنے کی وجوہ سے کہ چاہے رات کو یا دن کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے فائدہ عبد بن
کے بیٹوں کو خانہ کعبہ کی کاروبار کی خدمت مقرر تھی انکو حضرت نے یہ ارشاد فرمایا اور سلمہ نام احمد اور زرین میں روایت
ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما اونہون فی احوال میں کہ ٹپ ہے اور پر زنیہ کعبہ کے جس شخص نے کہ سچا نا کج کہ یعنی نام سیر
پس تحقیق بھی ناجائز ہو اور جس نے کہ نہیں بھی ناجائز ہو پس میں ہوں جناب سنائیے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے نہیں نماز
بعد نماز صبح کو بیان تاکہ نکلے آفتاب اور نہیں نماز عصر کے بیان تاکہ غروب ہو افتاب اگر کہیں کر کہیں فضل سنتوں
نمازیں نظم کی سنتوں کے بیان میں عمن عائلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان العقی صلی اللہ علیہ وسلم
کان کان لا یخرج الی الجاہل قبل الظھر و رکعتین قبل الغدا و رواہ البخاری روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو پڑھتے تھے چار رکعت پہلو ظھر کے اور دو رکعت پہلو صبح کے روایت کیا
احمد بن کوفی نے فائدہ مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن شقیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما ابو جہانیہ حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احوال نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نفلوں انکے کا پس کما حضرت عائشہ نے تھے
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے میری گھر میں پہلے ظھر کے چار رکعتیں پھر نکلتے پس نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کو اپنے فرض ظھر
کے پھر دخل ہو کر اپنے گھر میں پس نماز پڑھتے دو رکعتیں اور تھے نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کو نماز مغرب کی پھر دخل ہوتے یعنی
گھر میں پھر نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر نماز پڑھتے ساتھ لوگوں کو عشا کی اور دخل ہوتے گھر میں پس نماز پڑھتے دو
رکعتیں اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ام حبیبہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما سنائیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ محافظت کر کہ یعنی دعا و برکت کرو اور
چار رکعتوں کے پہلے ظھر کے اور چار کے پیچھے ظھر کے حرام کتاب ہے لہذا اللہ تعالیٰ اک پر یعنی دفع کی آگ اور سپردام ہوگی اور کما تروید
نے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور مسلم میں روایت ہے ام حبیبہ بی بی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سے تحقیق انہوں نے اپنی خبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہیں کوئی بندہ مسلمان کہ نماز پڑھتا ہے وسط اللہ کے ہر زمین بارہ رکعت فعل سوا کو فرض
کے مگر کہ بتاتا ہے اللہ کے لیے گھر بہشت میں یا دنیا یا گھر یا جا تا ہے اسکے لیے گھر بہشت میں اور ترمذی میں روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب پڑھتے چار رکعت پہلو ظھر کے پڑھتے انکو بعد انکے اور
کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اور ترمذی میں روایت ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کما تروید ہی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلو ظھر کے
چار رکعتیں اور بعد اوسکے دو رکعتیں اور کہ آیا یہ حدیث حسن ہے فائدہ کما تروید نے کہ سیر عمل ہے اہل علم کا صاحب بنی
صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے ادبی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن الساک اور اسحاق انتخانیہ چار رکعتوں کو ایک سلام سے

۱۔ چوٹی شکر تہذیب
۲۔ اوقات التہذیب
۳۔ چہاں چہاں
۴۔ چہاں چہاں
۵۔ چہاں چہاں
۶۔ چہاں چہاں
۷۔ چہاں چہاں
۸۔ چہاں چہاں
۹۔ چہاں چہاں
۱۰۔ چہاں چہاں
۱۱۔ چہاں چہاں
۱۲۔ چہاں چہاں
۱۳۔ چہاں چہاں
۱۴۔ چہاں چہاں
۱۵۔ چہاں چہاں
۱۶۔ چہاں چہاں
۱۷۔ چہاں چہاں
۱۸۔ چہاں چہاں
۱۹۔ چہاں چہاں
۲۰۔ چہاں چہاں
۲۱۔ چہاں چہاں
۲۲۔ چہاں چہاں
۲۳۔ چہاں چہاں
۲۴۔ چہاں چہاں
۲۵۔ چہاں چہاں
۲۶۔ چہاں چہاں
۲۷۔ چہاں چہاں
۲۸۔ چہاں چہاں
۲۹۔ چہاں چہاں
۳۰۔ چہاں چہاں
۳۱۔ چہاں چہاں
۳۲۔ چہاں چہاں
۳۳۔ چہاں چہاں
۳۴۔ چہاں چہاں
۳۵۔ چہاں چہاں
۳۶۔ چہاں چہاں
۳۷۔ چہاں چہاں
۳۸۔ چہاں چہاں
۳۹۔ چہاں چہاں
۴۰۔ چہاں چہاں
۴۱۔ چہاں چہاں
۴۲۔ چہاں چہاں
۴۳۔ چہاں چہاں
۴۴۔ چہاں چہاں
۴۵۔ چہاں چہاں
۴۶۔ چہاں چہاں
۴۷۔ چہاں چہاں
۴۸۔ چہاں چہاں
۴۹۔ چہاں چہاں
۵۰۔ چہاں چہاں
۵۱۔ چہاں چہاں
۵۲۔ چہاں چہاں
۵۳۔ چہاں چہاں
۵۴۔ چہاں چہاں
۵۵۔ چہاں چہاں
۵۶۔ چہاں چہاں
۵۷۔ چہاں چہاں
۵۸۔ چہاں چہاں
۵۹۔ چہاں چہاں
۶۰۔ چہاں چہاں
۶۱۔ چہاں چہاں
۶۲۔ چہاں چہاں
۶۳۔ چہاں چہاں
۶۴۔ چہاں چہاں
۶۵۔ چہاں چہاں
۶۶۔ چہاں چہاں
۶۷۔ چہاں چہاں
۶۸۔ چہاں چہاں
۶۹۔ چہاں چہاں
۷۰۔ چہاں چہاں
۷۱۔ چہاں چہاں
۷۲۔ چہاں چہاں
۷۳۔ چہاں چہاں
۷۴۔ چہاں چہاں
۷۵۔ چہاں چہاں
۷۶۔ چہاں چہاں
۷۷۔ چہاں چہاں
۷۸۔ چہاں چہاں
۷۹۔ چہاں چہاں
۸۰۔ چہاں چہاں
۸۱۔ چہاں چہاں
۸۲۔ چہاں چہاں
۸۳۔ چہاں چہاں
۸۴۔ چہاں چہاں
۸۵۔ چہاں چہاں
۸۶۔ چہاں چہاں
۸۷۔ چہاں چہاں
۸۸۔ چہاں چہاں
۸۹۔ چہاں چہاں
۹۰۔ چہاں چہاں
۹۱۔ چہاں چہاں
۹۲۔ چہاں چہاں
۹۳۔ چہاں چہاں
۹۴۔ چہاں چہاں
۹۵۔ چہاں چہاں
۹۶۔ چہاں چہاں
۹۷۔ چہاں چہاں
۹۸۔ چہاں چہاں
۹۹۔ چہاں چہاں
۱۰۰۔ چہاں چہاں

محمد بن مہران ہر اور اس میں متقال ہے لیکن تحقیق توثیق کی اسکی ابن حبان اور ابن عدی نے اور ترمذی میں آیا ہے
 حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے پہلے عصر کے چار رکعتیں فرق کرتے
 درسیان انکے ساتھ سلام کرنے کے اور پھر سنتوں پھر میں کو اور انکے تابع انکے میں مسلمانوں اور مومنوں سے اور کہا یہ
 حدیث حسن ہے کہ کما شوکانی نے لیل الاوطار میں کہ روایت کی ہے طبرانی نے اوسط میں انہیں سے مثل اسکی اور
 طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً ساتھ ان لفظوں کو شخص نے
 پڑھیں چار رکعتیں پہلے نماز عصر کے نہ چوٹگی ہو گا اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے ام سلمہ سے اور انہوں نے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے کما فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے عصر کے حرام کیا اللہ تعالیٰ
 نے اسکو بدینہ رک کو اور ابو داؤد میں روایت ہے انہیں سے کہ کما تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے
 پہلے نماز عصر کے دو رکعتیں فائدہ عصر کی سنتوں کو دو روایتیں آئی ہیں دو کی ہی اور چار کی ہی مصلی
 کو اختیار ہے چاہے دو پڑھے چاہے چار مغرب کی سنتوں کے بیان میں یحییٰ بن عبد اللہ بن
 مفضل المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا قبل المغرب صلو
 قبل المغرب ثم في الثالثة لمن شاء كراهية أن يخلفها الناس سنة رواه البخاري وفي
 رواية لابن حبان أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی قبل المغرب رکعتین ولم یصل عن انس کما فی
 رکعتین بعد غروب الشمس وكان صلی اللہ علیہ وسلم یزیدنا فلما یأمرنا ولا یمہنا روایت ہے عبد
 بن مفضل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نماز پڑھو پہلے عصر کے چار رکعتیں پہلے عصر کے
 فرمایا تیسری بار اسکے بعد چاہے بار چار کہ اس بات کو کہ تیسرا دین اسکو لوگ سنت روایت کیا احمد بن حنبل کی بخاری
 نے اور سچ ایک روایت ابن حبان کو تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پہلے عصر کے دو رکعت اور سلم
 کی روایت میں انس سے ہم پڑھتے تھے دو رکعت بعد ڈوبنے آفتاب کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے
 تھے بس حکم کرتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہم کو فائدہ یعنی دو بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے اور تیسری بار میں یہی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نماز
 سنت ہو کہ نہ نہیں صحیح ہے اور سلم میں روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کما تہے ہم مدینہ میں
 پس جس وقت اذان دیتا اذان دینے والا وسط نماز مغرب کے دوڑتے یعنی صحابہ طرف سنتوں کی پھر
 پڑھتے دو رکعت یہاں تک کہ آدمی مسافر آنا مسجد میں پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت ان

۲
 حدیث مزنی چار رکعتیں
 حدیث حسن ہے کہ کما شوکانی نے لیل الاوطار میں کہ روایت کی ہے طبرانی نے کبیر اور اوسط میں روایت کیا ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مرفوعاً ساتھ ان لفظوں کو شخص نے
 پڑھیں چار رکعتیں پہلے نماز عصر کے نہ چوٹگی ہو گا اور طبرانی نے کبیر میں روایت کی ہے ام سلمہ سے اور انہوں نے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے کما فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ پڑھے چار رکعتیں پہلے عصر کے حرام کیا اللہ تعالیٰ
 نے اسکو بدینہ رک کو اور ابو داؤد میں روایت ہے انہیں سے کہ کما تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے
 پہلے نماز عصر کے دو رکعتیں فائدہ عصر کی سنتوں کو دو روایتیں آئی ہیں دو کی ہی اور چار کی ہی مصلی
 کو اختیار ہے چاہے دو پڑھے چاہے چار مغرب کی سنتوں کے بیان میں یحییٰ بن عبد اللہ بن
 مفضل المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوا قبل المغرب صلو
 قبل المغرب ثم في الثالثة لمن شاء كراهية أن يخلفها الناس سنة رواه البخاري وفي
 رواية لابن حبان أن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی قبل المغرب رکعتین ولم یصل عن انس کما فی
 رکعتین بعد غروب الشمس وكان صلی اللہ علیہ وسلم یزیدنا فلما یأمرنا ولا یمہنا روایت ہے عبد
 بن مفضل مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا نماز پڑھو پہلے عصر کے چار رکعتیں پہلے عصر کے
 فرمایا تیسری بار اسکے بعد چاہے بار چار کہ اس بات کو کہ تیسرا دین اسکو لوگ سنت روایت کیا احمد بن حنبل کی بخاری
 نے اور سچ ایک روایت ابن حبان کو تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی پہلے عصر کے دو رکعت اور سلم
 کی روایت میں انس سے ہم پڑھتے تھے دو رکعت بعد ڈوبنے آفتاب کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے
 تھے بس حکم کرتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہم کو فائدہ یعنی دو بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
 کہ نماز پڑھو پہلے فرض مغرب کے اور تیسری بار میں یہی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نماز
 سنت ہو کہ نہ نہیں صحیح ہے اور سلم میں روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کما تہے ہم مدینہ میں
 پس جس وقت اذان دیتا اذان دینے والا وسط نماز مغرب کے دوڑتے یعنی صحابہ طرف سنتوں کی پھر
 پڑھتے دو رکعت یہاں تک کہ آدمی مسافر آنا مسجد میں پس گمان کرتا کہ تحقیق نماز پڑھ چکے بسبب کثرت ان

لوگوں کے کپڑے تھے ان دو رکعتوں کو اور بخاری میں روایت ہے محمد بن عبدالرزاق سے کہ ایا میں غنیم بن عامر
 جہنی کے پاس میں کہ اپنے کیا تعجب میں ڈانوں میں تم کو فعل الی تمیم کے سے کپڑے تھے دو رکعتیں پہلے نماز مغرب
 کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم اپنے صحابہ پڑھتے تھے یہ نماز پھر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کامیاب کس جہیز
 منع کیا تجھ کو اب کہا شغل و نیلے **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ الْمَغْرِبَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى بَيْتِي فَيُصَلِّيُ دُرُكَتَيْنِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہے حضرت
 عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے مغرب کی پہر آتے طرف گھر سے
 کی پس نماز پڑھتے دو رکعتیں روایت کیا احمد بن حنبل نے **ف** یہ حدیث اور وہ حدیث جو کہ عبداللہ بن
 شقیق کی روایت سے اس کتاب میں قریب گزری ہو اور سوا اسکے اور بہت سے حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ سنتیں
 گھر میں پڑھنی مستحب ہیں اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سنتیں اپنے گھر میں ادا
 کرتے تھے خصوصاً دو رکعت سنت بعد مغرب کے کہ یہی مسجد میں گذارین اور یہی مسجد کا ایک اختلاف ہے
 کہ اگر کوئی دو رکعت سنت مغرب کی مسجد میں ادا کرے یہ ادا کرنا کفایت ہے یا نہیں بعضہ کہتے ہیں نہیں اور
 امام مہرزی کہتا ہے جو پڑھے دو رکعت نماز بعد مغرب کے مسجد میں ہوگا گنہگار اور ابو ثور کہتا ہے وہ گنہگار ہے
 اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ ابو داؤد میں روایت ہے کہ بن عبجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ تحقیق نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم آئے مسجد نبی عبد الاشمل کی میں پس پڑھی اس میں مغرب پس جب پڑھ چکے نماز اپنی دیکھا لوگوں
 کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھتے میں نفل یعنی سنتیں مغرب کی بعد نماز مغرب کے پس فرمایا یہ نماز گھر میں
 پڑھنے کی ہے لیکن راقم کے نزدیک اگر کوئی مسجد میں ہی پڑھے تو مضائقہ نہیں جیسا کہ ابو داؤد میں روایت
 ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دراز کرتے قرأت کو دونوں رکعتوں
 میں پیچھے مغرب کے یہاں تک کہ متفرق ہوتے اہل مسجد **ف** مغرب کی دونوں سنتوں میں جو پڑھیں سورتوں کا
 پڑھنا ہی آیا ہے جیسا کہ ترمذی میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ انہیں گن سکتا
 میں کہ کس قدر نماز میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھتے تھے **قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ** اور **قُلْ**
هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ پھر دو رکعتوں سنت کے کہ پیچھے مغرب کے میں اور دو رکعتوں میں کہ پہلے نماز فجر کے میں
 اور کہ یہ حدیث غریب ہے **فائدہ** سفر السعادت میں لکھا ہے کہ مغرب کی سنت میں دو چیز سنت ہے ایک
 سنت یہ کہ گھر میں ادا کرے جیسا کہ قریب گذرا اور دوسری یہ کہ درمیان سنت اور فرض کے بات نہ کرے

۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۔ یہ حدیث صحیح ہے
 ۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۲۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۳۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۴۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۵۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۶۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۷۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۸۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۱۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۲۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۳۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۴۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۵۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۶۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۷۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۸۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۹۹۔ یہ حدیث بخاری میں ہے
 ۱۰۰۔ یہ حدیث بخاری میں ہے

جیسا کہ زریرین نے روایت کی ہے کچھول نامی سحر بطریق ارسال کے کہ پونچا ہے اس حدیث کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک یعنی روایت کی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ نماز پڑھے پیچھے مغرب کے پہلے بولنے کے یعنی پہلے بولنے کلام دنیا کے دو رکعتیں اور ایک رکعت میں چار رکعتیں بلند کیجاتی ہے نماز اسکی عیدین میں اور زریرین نے روایت کی ہے جلیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مانند اسکے اور زیادہ کیا ہیں یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے جلدی پڑھو دو رکعتیں پیچھے مغرب کے اسلئے کہ تحقیق وہ دونوں اٹھامی جاتی ہیں ساتھ فرعون کو اور روایت کیا اسکو بھیقی نے زیادتی حذیفہ سے مانند اس کی شعب الایمان میں اور ترمذی میں روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پیچھے مغرب کے چہ رکعتیں کہ نہ بولے درمیان اُن کے ساتھ کلام بد کے برابر کیجاتی ہیں اسلئے اسکے ساتھ عبادت بارہ برس کے **فائدہ** کیا ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں بھیجتے ہم اسکو مگر حدیث عمر بن ابی خشعم کی ہے اور سنابین سے محمد بن یحییٰ بن عمار کی کہ کہتے تھے کہ عمر بن ابی خشعم منکر الحدیث ہے اور ضعیف کیا بخاری نے اس کو بہت اور ترمذی میں روایت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے پس رکعتیں بنانا ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اسلئے یوں گھر بہت میں **فائدہ** شیخ عبدالحق نے ترجمہ شکوۃ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے اس حدیث کو بطریق تعلیق روایت کیا ہے اور محدثین نے اسکا ضعف بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ بیچ اسناد اس حدیث کے یعقوب بن ولید ہے اور وہ کذاب اور ضعیف ہے جیسا کہ امام احمد وغیرہ نے کہا ہے انتہی عشا کی تسنن کے بیان میں **عن شریح ابن ہارث عن عائشہ** کہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ سَأَلْتُہَا عَنْ صَلَوةِ رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فَقَالَتْ مَا صَلَّی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم الْعِشَاءَ قَطُّ فَدَخَلَ عَلَیَّ الْاَصْلُ الْاَبْعَ رَكَعَاتٍ اَوْ سِتَّ رَكَعَاتٍ رَوَاهُ ابُو دَاوُدَ وَرَوَاتُہُ ہُوَ شَیْخُہُ بْنُ مَازٍ سے اسنے نقل کی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہیں نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی کہی پہر آئے ہوں نزدیک سیر مگر نماز پڑھتے چار رکعتیں یا چہرہ رکعتیں روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **ف** کہا شکوکائی نے میل الادوار میں کہ راوی اسکی اسناد کے ثقہ ہیں اور اسکی اسناد میں مقاتل بن بشیر المعلی ہے تحقیق توثیق کی ہے اسکی ابن جابر نے انتہی اور عشا کو فرعون کے بعد صحیح حدیثوں سے سنت دہی رکوت ثابت ہے چنانچہ ایک حدیث تو صحیح مسلم

۱۷ حدیث فیہ اصل چنانچہ
۱۸ حدیث میں اسکا ترجمہ باب
۱۹ اسکا نقل اسکا ترجمہ
۲۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۲۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۳۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۴۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۵۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۶۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۷۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۸۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۰ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۱ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۲ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۳ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۴ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۵ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۶ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۷ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۸ حدیث میں اسکا ترجمہ
۹۹ حدیث میں اسکا ترجمہ
۱۰۰ حدیث میں اسکا ترجمہ

کی عبد اللہ بن شہیق کی روایت سے اور دوسری حدیث بخاری اور مسلم کی عبد اللہ بن عمر کی روایت سے یہ دونوں حدیثیں
 اس کتاب میں ظہر کی سنتوں کو بیان میں قریب گذرین لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عشا کے فرضوں کے بعد چار رکعتیں
 ہی اور چھ ہی پڑھنی جائز ہیں مخبر کی سنتوں کے بیان میں یحییٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَاتُّعِ أَشَدَّ تَعَاهُدًا مِنْهُ عَلَى رُكْعَتَيْ
 الْفَجْرِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي
 نَجْرٍ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ
 فَالْحُكْمُ فِيهِ أَنَّ رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَّ رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ مِنْ سُنَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 دُنْيَا سے اور اسپر سے کو دنیا میں ہے اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے انہیں کہ کہا کہ تیس نبی صلو اللہ علیہ
 وسلم ملکی پڑھتے دو رکعتیں جو پہلے نماز صبح کو میں یہاں تک کہ تخلیق میں کہتی اپنے دل میں کیا پڑھی حضرت نے
 سورہ فاتحہ اور مسلم میں روایت ہے ابھیر یہ ضعیف اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلو اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ دو
 رکعتوں مخبر کے قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد مخبر کی سنت اور فرض کے درمیان کلام کرنا
 کے بیان میں یحییٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا
 صَلَّى رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ قَامَ كَأَنَّهُ مُسْتَقِيمٌ عَلَى شَيْءٍ وَإِلَّا اضْطَجَعَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي
 اللہ تعالیٰ عنہا کہ کہا تیس نبی صلو اللہ علیہ وسلم حجت کہ پڑھتے دو رکعتیں مخبر کی سنتیں پس اگر موتی
 میں جاگتی بات کرنے مجھ سے اور اگر میں موتی سوئی لیٹ رہتا روایت کیا احمدیث کو مسلم نے وف داری
 میں روایت ہے انہیں کہ کہا کہ تیس نبی صلو اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں پہلے مخبر کے پس اگر موتی کوئی
 واسطہ ان کے حاجت بات کرتے مجھ سے ساتھ اس حاجت کے اور اگر نہ ہوتی حاجت ان کے طرف نماز کی وف کہا امام نووی
 نے شرح صحیح مسلم میں کہ اس میں دلیل ہے اس بات پر کہ بعد سنت مخبر کے کلام کرنی مباح ہے اور یہی ہے مذہب
 ہمارا اور مذہب جمہور علماء کا انتہے پس جو کہتا ہے کہ کلام کرنا درمیان سنت اور فرض کے باطل کر دیتا ہے
 نادر کو یا اسکے ثواب کو سو قتل اسکا باطل ہے مخبر کی سنت اور فرض کے درمیان واسطہ کروٹ پر لیٹنے
 کے بیان میں یحییٰ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى
 رُكْعَتَيْ الْفَجْرِ اضْطَجَعَ عَلَى شَيْءٍ أَوْ لَا يَضْطَجِعُ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ أَبِي عَرَبَةَ وَابْنُ أَبِي حَتْمٍ وَابْنُ أَبِي
 کہ تیس نبی صلو اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتیں مخبر کی سنتیں اپنے واسطہ پہلو پر روایت کیا احمدیث کو بخاری

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ف من مستدام احمد اور ابو داود اور ترمذی میں روایت ہے ابھی ہر یہ ضعیفۃً عالمی عنہ کہ کہا کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہر کوئی تم میں سے دو رکعتیں پہلے نماز صبح کی سنتیں فجر کی تو لیٹے دو رکعتیں کروٹ پر ف کہ ترمذی نے یہ حدیث نہ صحیح ہو اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں حدیث صحیحہ ہو بخاری اور مسلم کی شرط پر اور سفر السعادت میں لکھا ہے کہ کہا ابن خرم نے بعد سنتوں فجر کے دلہنے کروٹ پر لیٹنا فرض ہے جو شخص سنت و فرض کے درمیان لیٹنا ترک کر لگا نماز اسکی باطل ہے جاگی اور دلیل اسکی یہی دو نو حدیثیں ہیں اور بعض علما نے اسکی تائید میں ایک بڑی حدیث تصنیف کی ہے شیخ ابن عربی صاحب فتوحات اور سوال کے اور شاخ طریقت کا یہی مذہب ہے انہو امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا قاضی عیاض نے کہ مذہب امام مالک اور جمہور علماء اور ایک جماعت صحابہ کا یہ ہے کہ یہ دعوت ہے اور دلیل دعوت کثرت والوں کی یہ حدیث ہے جو کہ جامع الاصول میں روایت ہو نافع ہو کہ کہا دیکھا ہے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو کڑی دو رکعت فجر کی (یعنی سنت) پہ لیٹا کہا ابن عمر نے کیا سب سے بڑی لیٹنے کا احرم دیکھا اس شخص نے چاہیے کہ فضل کروں میں درمیان سنت اور فرض کو کہا ابن عمر نے کون افضل سلام ہو بکر ہے کہا اس شخص نے پس تحقیق سنت ہے کہا ابن عمر نے بلکہ یہ دعوت ہے جامع الاصول میں ہم نے اس حدیث کو دیکھا مگر اس میں محدث کو مخرج کا نام چھوٹا ہوا پایا اور جواب اسکا یہ ہے کہ مستدام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد میں روایت ہے ابی ہر یہ ضعیفۃً عالمی عنہ کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب نماز پڑھو ایک تمہارا دو رکعتیں پہلے صبح کے پڑھا جیسے کہ لیٹے دلہنے کروٹ پر پس کہا واسطے ابی ہر یہ کہ مروان بن الحکم نے کیا نہیں کفایت کرتا ایک ہمارا کیوں چلنا اسکا طرف سجدے کے یہاں تک لیٹے دلہنے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے یہ حدیث اپنی کہ کہا ابو ہریرہ نے نہیں کہا عبید اللہ نے پس پوچھ بات ابن عمر کو پس کہا ابن عمر نے بہت کیا ابو ہریرہ کے اور پھر اپنے کو کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطوں ابن عمر کے کیا اذکار کرتا ہے تو پھر پھر ہے جو کہ کہا ابو ہریرہ کہا ابن عمر نے نہیں دیکھ وہ دلیری کرتا ہے لدایت کرنے پر اور ہم دلیری نہیں کرتے کہا عبید اللہ نے پس پوچھ بات ابو ہریرہ کو کہ کیا ابو ہریرہ نے نہیں ہو گناہ میرا تا میں یاد کرتا رہیں حضرت کے اقوال و افعال کو اور بلا تیر وہ اس سے معلوم ہوا کہ فجر کی سنت اور فرض کے درمیان دلہنے کروٹ پر لیٹنا سنت ہے کہ شاکانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی اسکی سناد کو راوی صحیحہ کے میں اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے عریضہ اور فی نووی کا ہے اور حق یہی ہے کہ اسکو دعوت کہنا حضرت کے قول اور فعل دونوں خلاف ہے اور لائق ملتے کہ نہ کہ نہیں یہاں بعد نماز تنہا قبل پڑھنے سنتوں فجر کے اگر کوئی لیٹے تو یہی کفایت کرتا ہے جیسا کہ مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

۱۰۰ یعنی بنی النضر سے
 ۱۰۱ صلوۃ الطلوع میں سے
 ۱۰۲ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۳ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۴ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۵ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۶ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۷ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۸ یعنی من بعد الصبح
 ۱۰۹ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۰ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۱ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۲ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۳ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۴ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۵ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۶ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۷ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۸ یعنی من بعد الصبح
 ۱۱۹ یعنی من بعد الصبح
 ۱۲۰ یعنی من بعد الصبح

سند متصل کے مروی ہو جیسا کہ حافظ ابن حجر عسقلانی نے بیچ بخیر احادیث رافضی کو جو شہرہ کے ساتھ مختصر ابن حجر کے اوس پر
تصیر کی ہو اور تائید کرتی ہے اسکی یہ حدیث بھی جو کہ اب آتی ہے **حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَقَّاقِ ابْنُ مُحَمَّدٍ دَوَّاسُ**
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْحَافِظُ نَاطِقِيَّةٌ قَالَتْ كُنَّا مَعَ الرَّبِيعِ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْكَدِّيُّ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَيْسِ بْنِ قَهْدٍ أَطْبَعِيَ اللَّهُ نَعْلًا لِعَنْتِهِ أَنَّهُ
صَلَّى مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَكُنْ كَرَّمَ كَعْنِي الْفَجْرُ فَلَا سَلَامَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَرَّمَ كَعْنِي الْفَجْرُ وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
كَسَلًا يُنْظَرُ إِلَيْهِ فَالْكَدِّيُّ كَرَّمَ كَعْنِي رَدَّاهُ ابْنُ حَبَّانٍ فِي صَحِيحِهِ التَّفَاسِيمُ وَالْأَنْوَاعُ یعنی حدیث کی ہم کو محمد بن سحر
بن خزیمہ اور ضعیف بن عبد الجبار نے سہمہ انطاکیہ کے کہا اندرون حدیث کی بہ کو مع بن سلیمان نے کہا اس نے حدیث کی بنا
یحبی بن سعید نے اس نے نقل کی اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا قیس بن قہد بن رسول اللہ تعالیٰ عنہ کو تحقیق اس نے نماز پڑھی ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑھی تھیں اس نے دو رکعتیں فجر کی یعنی سنتیں پر جب سلام پیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے کثرا ہوا پس پڑھی دو رکعتیں فجر کی یعنی سنتیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تہ طرف اسکی پس نہ ادا کر کیا
اوس پر روایت کیا احمد بن حنبل بن حبان نے پھر صحیحہ اپنی کے کہ نام اس کا تفاسیم والانواع ہے **فَالْكَدِّيُّ كَرَّمَ كَعْنِي** اس نے
نیل الاوطار میں کہ تحقیق لایا ہے احمد بن حنبل کو بھی طبرانی کہیں میں طریق دوسرے سے متصل ہے کہ حدیث بیان کی ہے ابراہیم
بن یحییٰ الاصبغانی نے کہا اور اس نے حدیث بیان کی ہے اس سے احمد بن ولید بن برد الاضاری نے کہا اس نے حدیث بیان
کی ہے اس سے ابوبن اسود بن اس نے ابن جریر سے اس نے عطاء بن محمد بن قیس بن ہریر نے حدیث بیان کی اس کو تحقیق داخل مواد
مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور نہ پڑھی تھیں اس نے (یعنی قیس بن ہریر نے) دو رکعتیں (یعنی سنتیں)
فجر کی (پس نماز پڑھی اسے ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب بڑھ چکا نماز پس کثرا ہوا پس پڑھی اس نے دو رکعتیں اور
لایا ہے احمد بن حنبل بن حبان نے عبادت حسن بن ذکوان سے اور اس نے عطاء بن ابی رباح سے اس نے ایک مرد الضاری سے کہا
اس نے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کو کہ پڑھتا تھا بعد نماز فجر کے (یعنی سنتیں) پس کہا اسے یا رسول اللہ میں نے
نہیں پڑھی تھیں دو رکعت فجر کی پس پڑھتا تھا اندرون کو اب پس کچھ نہ کہا اس کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عراقی نے اور
اسناد اسکی حسن ہے تمام یہی عبارت مشکوٰۃ کی اور میران مشعرانی میں لکھا ہے کہ قول امام شافعی اور امام احمد
یہ ہے کہ جسکی فوت ہو کوئی چیز سنتوں و انتہ میں ہو جائیے کہ ادا کرے انکو اور اگرچہ ہون مکر وہ وقتوں میں انتہ اب
یہی یہ حدیث جو کہ ترمذی میں ہے روایت ہے ابیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
کہ پڑھے دو رکعتیں فجر کی یعنی سنتیں پس چاہیے کہ پڑھے اندرون کو بعد اسکے کہ بلند ہو آفتاب ہو جواب اسکا یہ ہے

۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

کہ کما تزدی زینچے احمدیث کے کہ یہ حدیث نہیں جلتے ہم اسکو مگر سیوہ سہی بن حدیث احاد ہوئی لیکن چونکہ اس
روایت میں اور کسی طرح کا خل نہیں ہوا سیلے ہم یہ نہیں کہتے کہ بعد لکھنے آفتاب کے فجر کی سنتیں پڑھنی جائز ہی نہیں
بلکہ ہر ہماری یہ ہر کو چاہے بعد فرض صبح کے سیوہ تڑو اور جو چاہے بعد لکھنے آفتاب کے ٹپے اندونو وقتوں میں
منع کرنا کسی کا کسی کو ہی نہیں ہو چننا فصل نماز تہجد میں تہجد کی نماز ٹپے کے بیان میں **عن عائشہ**
رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ عَشْرَ رَکْعَۃً مِّنْہَا اَلْوُتْرُ
وَرَکْعَتَا الْعَجْرِ رَدَّ اُوْہُ مُسْلِمٌ کہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تزدی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد
رات کو تیرہ رکعتیں ان میں وتر بھی ہوتا اور دو رکعتیں سنت فجر کی روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **ف** بخاری
میں روایت ہے سرفقہ کہ کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے احوال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
رات کی نماز کا پس کہا کہ میں سات رکعتیں تہجد اور کہیں نو اور کہیں گیارہ سو سنت فجر کے اور مسلم میں روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق وہ سو کو نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس جانے کے حضرت اور سو
کی اور وضو کیا اور وہ پڑھتے تھے یا **اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ لَیْسَ تَحْقِیْقٌ سِوَ مَا اَرٰی سَمٰوٰتِ**
کے اور زمین کے بیان تک کہ ختم کی سورت پہ کھڑے ہو پس نماز پڑھی دو رکعت ورازا کیا پچاس کے کھڑے رہنا اور
رکوع کرنا اور سجدہ کرنا پھر پڑھے اور سو کیا تک کہ خراٹے لیے پھر کیا یہ دینے جو مذکور ہوا) تین بار چہرہ رکعتوں میں
پھر باران تین بار میں سو سو اک بھی کرتے اور وضو بھی کرتے اور پڑھتے یہ آیتیں پھر وتر پڑھے تین رکعتیں اور
مسلم میں روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ انہوں نے کہا البتہ دیکھتا رہوں گا میں نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کی کو آج کی رات پس پڑھی دو رکعتیں ہلکی پھر پڑھیں دو رکعتیں لمبی لمبی پھر پڑھیں دو رکعتیں اور یہ دو کم
تہجدیں ان دونوں رکعتوں سے کہ پہلے ان سو تہجدیں پھر پڑھی دو رکعتیں اور یہ دو کم تہجدیں ان دونوں سے کہ پہلے ان سے
تہجدیں پھر پڑھی دو رکعتیں اور یہ دو کم تہجدیں ان دونوں سے کہ پہلے ان سو تہجدیں پھر پڑھی دو رکعتیں اور یہ دو کم تہجدیں ان
دونوں سے کہ پہلے ان سو تہجدیں پھر وتر پڑھے پس تیرہ رکعتیں ہوئیں **ف** حدیث ابن عباس کی جو پہلا اس سے گزری
اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رات کی نماز میں پہلے ورازا دو رکعتیں پڑھتے اور اس حدیث اور حضرت عائشہ
کی حدیث اور ابوسہرہ کی حدیث سے جو کہ یہ دونوں بھی مشکل میں ہیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت پہلے دو رکعتیں ہلکی
پڑھتے سو جواب ہکا سفر السعادت میں دو طرح سے لکھا ہے ایک یہ کہ کہیں شروع کی دو رکعت ہلکی پڑھتے اور
کہیں لمبی دوسرا یہ کہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حال حضرت کی رات کی نماز کا خوب جانتی تھیں شاید جو کچھ

۴
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے
حدیث بخاری میں ہے
پھر ایک حدیث میں ہے
۵
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے
۶
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے
۷
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے
۸
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے
۹
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے
۱۰
عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باب
صلوٰۃ اللیل کی فصل
میں ہے

کہ حضرت عائشہ زید اور کہا ابن عباس سے جاتا رہا اور سلم بن وایت سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تحقیق تہو
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اخیر عمر میں نماز پڑھتے بیٹھے ہوئے پس پڑھتے قرآن بیٹھے ہوئے کہنے بسبب قرات باول کے
 پس جو وقت کہ باقی رہتا قرآن ہو قدر تیس آیت کو یا چالیس آیت کو کڑے ہوتے اور پڑھتے کڑے کڑے کڑے کڑے کڑے کڑے کڑے
 سجدہ کرتے پھر کرتے دوسری رکعت میں مانند اسکی اور ابوداؤد میں وایت ہے ابیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ کما تھا پڑھتا
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم کارات کو مختلف کہی بلند اور کہی پست تسبیح کی نماز کی فضیلت کو بیان میں
**عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ
 الْفَرِيضَةِ صَلَاةُ اللَّيْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ** کہ روایت ہے ابیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 نے افضل نماز بعد فرض کے نماز رات کی ہے روایت کیا احمد بن حنبلہ کو سلم نے و ابوداؤد میں وایت ہے عبد اللہ بن عمر
 بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی قیام کرے ساتھ ساتیوں کے نہیں
 لکھا جاتا غافلین سے (یعنی نہیں لکھا جاتا نام اسکا صحیفہ غافلین میں) اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ساتیوں کے
 لکھا جاتا ہے فرمانبرداری کرنیوالوں میں سو اور جو کوئی قیام کرے ساتھ ساتیوں کو لکھا جاتا ہے بہت ثواب
 لینے والوں سو اور بخاری اور سلم میں وایت ہے انہیں سو کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ام عبد اللہ
 ہونو شغل فلانے کی اٹھتا تھا وہ رات کو سو چوڑ دیا اس نے اٹھنا رات کا اور ابوداؤد اور نسائی میں زود
 ہے ابیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ اٹھنا رات
 سے پہلے نماز پڑھی اور جگایا اپنی عورت کو پس نماز پڑھی اس عورت نے نبی پھر اگر عورت بجائی چینیے دیے اس نے نہ سکو
 پر پانی کے رحمت کرے اللہ اس عورت پر کہ اٹھی رات سے پہلے نماز پڑھی اور جگایا خاوند کو پس پڑھی نماز خاوند اسکے نے
 بھی پھر اگر نہ جگایا خاوند چینیے دیے اس کے پر پانی کے فائدہ یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر کہ کسی کو نیک کام
 کے لیے جبر کر لیا جائے اور ابوداؤد میں وایت ہے شریف ہونے سو کہ کما گیا میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
 عنہا کہ پس پس پوچھا میں نے اسے کہ ساتھ کس چیز کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شرم کرتے تھے جبکہ اٹھتے تھے رات کو پس
 کہ حضرت عائشہ نے پوچھی تو نے مجھ سے ایک چیز کہ نہیں پوچھی وہ چیز مجھے کہیں پہلے تیرے رسول اللہ صلی
 علیہ وسلم جب اٹھتے رات کو کہتے اللہ اکبر دس بار اور الحمد للہ دس بار اور کہتے سبحان اللہ و بحمد اللہ دس
 بار اور کہتے سبحان للک الہدیس دس بار اور استغفار کرتے دس بار اور کا الہ الا اللہ کہتے دس بار پھر کہتے
 دس بار اللہم انی اعوذ بک من ضیوع الدنیا و ضیوع الآئینۃ یعنی یا الہی تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے

۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۲۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۳۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۴۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۵۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۶۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۷۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۸۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۰۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۱۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۲۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۳۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۴۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۵۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۶۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۷۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۸۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۹۹۔ حدیث ابی ہریرہ
 ۱۰۰۔ حدیث ابی ہریرہ

[illegible]

۱۵۔ یہ مضمون ذیل الاطوار چھاپہ پرائیویٹ کے طلبہ ایف اے کے صفائے امین سے ہے۔

اور امام ابوحنیفہ کو نزدیک حق کے معنی میں واجب کے یعنی وتر پڑھنے واجب ہیں لیکن راقم کے نزدیک تہیہ ہر اگر
کوئی پوچھے وتر واجب یا سنت تو اس کے جواب میں یوں کہ جو جلیل کما عبد اللہ بن عمر نے جیسا کہ موطا میں روایت
ہے امام مالک سے پہونچی انگو بیات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حال ترکہ کیا وجوب ہے پس کہا
عبد اللہ بن عمر نے تحقیق وتر پڑھنے میں بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھنے میں مسلمانوں کے یعنی صحابہ نے ہر
مشرع کیا اس شخص نے کہ تار کرتا تھا ان ہی اور عبد اللہ کہتے تھے وتر پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وتر پڑھیں مسلمانوں کے
سے پہلو وتر پڑھنے کو بیان ہر عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِي خَيْرًا يَنْتَلِثُ
صِيَامَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْكَ لَشَهْرٍ رَّغِيٍّ الضَّحَى اِنْ اُوتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَتَتَّقَ عَلَيْهِ رَوَايَتُهَا اَصْحَبُ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کما وصیت کی مجھ کو دوست میرے یعنی بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتہ تین باتوں کے
روزہ رکھنے تین دن کے ہر مہینے میں اور پڑھنے دو رکعتیں صبح کے اور یہ کہ پڑھوں میں وتر پہلے اس کے اور سو
میں روایت کیا احمد بن حنبل اور مسلم نے فائدہ احمد بن حنبل سے معلوم ہوا کہ اول شب میں وتر پڑھنے کے لیے
حضرت سے لیکن بہتر اخیر شب ہی کو میں جیسا کہ مسلم میں روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی
نے جو شخص کہ درم کہ نہ اٹھو لگا آخرات میں پڑھیے کہ وتر پڑھو لگا اول شب میں پڑھیے کہ آخرات میں پڑھیے کہ وتر پڑھو لگا
کہ نماز پچھلی رات کی حاضر کی گئی ہے اور یہ یعنی وتر اخیر رات کو بہتر میں اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما خبر رات کی میں پڑھے وتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول ات میں ہی اور ہجرات
میں ہی اور آخرات میں ہی اور آخر عمر میں ثمیرا وتر پڑھنا حضرت کا سحر کے وقت میں اور ترمذی اور دارمی
میں روایت ہے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس نے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا تحقیق یہ بیداری رات کی
مشکل اور باری ہر لیجب وتر پڑھنے ایک تمہارا پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں پس اگر اوٹھارات کو نماز تہجد کے
لیے تو بہتر ہے اور اگر نہ اٹھا ہو لگی یہ دو رکعتیں کافی اسکے لیے یعنی سبب پڑھنے ان دو رکعتوں کے ثواب تہجد کی نماز
کا اس کو ہو جائیگا بعد صبح ہو جائیگا وتر پڑھنے کو بیان میں عن اَبِیْ سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ
اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَامَ عَنِ الْوُتْرِ اَوْ نَسِيَ اَوْ كَلِصَلَ اِذَا اصْبَحَ
اَوْ ذَكَرَ وَاَهْ أَحْمَدُ وَابُودَاوُدُ وَالزَّيْمِيُّ وَأَبُو مَكَّةَ رَوَايَتُهَا ابُو سَعِيدٍ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ
کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سو گیا وتر پڑھنے سے پہلے یا بھول گیا اسکو تو پڑھو اگر صبح ہو یا جب یاد
کرے روایت کیا احمد بن حنبل اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے فائدہ یعنی جب سوینوال جاگے

عبد اللہ بن عمر سے پہونچی انگو بیات کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حال ترکہ کیا وجوب ہے پس کہا عبد اللہ بن عمر نے تحقیق وتر پڑھنے میں بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وتر پڑھنے میں مسلمانوں کے یعنی صحابہ نے ہر مشرع کیا اس شخص نے کہ تار کرتا تھا ان ہی اور عبد اللہ کہتے تھے وتر پڑھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وتر پڑھیں مسلمانوں کے سے پہلو وتر پڑھنے کو بیان ہر عن اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ اَوْصَانِي خَيْرًا يَنْتَلِثُ صِيَامَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِّنْكَ لَشَهْرٍ رَّغِيٍّ الضَّحَى اِنْ اُوتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ وَتَتَّقَ عَلَيْهِ رَوَايَتُهَا اَصْحَبُ

اور ہونے والا یاد کرے تو وہی فرق ہے اسکا یعنی وہ نماز قضا نہیں ادا ہے اور کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کد لایا ہے اسکو حاکم مستدرک میں اور کما صحیحہ پر شیخین کی شرط پر اور سند اسکی ابوداؤد کو طریقہ کی صحیحہ ہے جیسا کہ کما صحیحہ اور سند اسکی ترمذی اور ابن ماجہ کے طریقہ کی ضعیف ہو لایا ہے اسکو ابن عدی اور کما تحقیق پر غیر محفوظ ہے اور ایسا ہی لایا ہے اسی طریقہ کو ابن حبان صنف میں اور لایا ہے اسکو ترمذی طریقہ زید بن اسلم سے تحقیق فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صبا و عی و تراپے سے پیچ جائے کہ پڑھ جو بقوت کہ صبح کرے اور کما ترمذی نے یہ بت صحیح ہے حدیث پہلی سے یعنی جو حدیث کہ اوپر گزری اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہر ایسی حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بقوت صبح کرے ایک تمہارا اور نہ وتر پڑھے پس چاہیے کہ وتر پڑھے کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کما صحیحہ کما احمدیث کو حاکم نے شیخین کی شرط پر اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے ابی ہر داء سے کہ کما اکثر و کمیائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے اور تحقیق کثرت ہوتے لوگ و اگر نماز صبح کو **فائدہ** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کما صحیحہ کما اسکو حاکم نے اور احمد اور طبرانی نے اسطہ میں روایت کی ہر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے پس وتر پڑھتے تھے۔

فائدہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسناد اسکی حسن ہے اور یہ حدیثیں دلیل ہیں اس بات پر کہ اگر وتر فوت ہو جاوے تو قضا کرنا ان کا شرط ہے اور گئے ہیں طرف اسکی صحابہ جو حضرت علی بن ابی طالب اور سعد بن ابوقحافہ اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس اور غلام بن ربیعہ اور ابی الدرداء اور سعد بن حسیل اور فضالہ بن عبیدہ اور عبداللہ بن عباس شیطاح سے کما ہر عراقی نے اور کما گئے ہیں طرف اسکی تابعین میں عمر بن شریک اور عبیدۃ السلمانی اور ابی ہریرہ اور محمد بن منتشر اور ابوالعالیہ اور حماد بن ابی سلیمان اور انیسہ سفیان ثوری اور ابو حنیفہ اور ازاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابویوسف لیمان بن داؤد ہاشمی اور ابو یوسف انتہ اب اگر کوئی کہے کہ یہ حدیثیں جو کہ اوپر مذکور ہوئیں معارض ہیں ساتھ ان دو حدیثوں کے پہلی حدیث مشکم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر پڑھ پہلے صبح کے اور ابن حبان کی روایت میں ہے کہ جس نے اپنی صبح اور وتر نہ پڑھے پس نہیں قرا و اسطہ اس کے جواب اسکا یہ ہے کہ جو فرمایا نہیں وتر اسطہ اس کے مراد نہ ہونے یہ ہے کہ وتر ادا نہ ہو کر قضا ہو گئے اسطہ لکھا ہے کہ الخاتم شرح لمعہ الرام میں دو سری حدیث ترمذی میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جب نکلے فجر میں کئی سب نمازرات کی اور وتر پس وتر پڑھو فجر کے نکلنے

نیل الاوطار میں کما صحیحہ کما احمدیث کو حاکم نے شیخین کی شرط پر اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہر ایسی حدیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بقوت صبح کرے ایک تمہارا اور نہ وتر پڑھے پس چاہیے کہ وتر پڑھے کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کما صحیحہ کما احمدیث کو حاکم نے شیخین کی شرط پر اور حاکم اور بیہقی نے روایت کی ہے ابی ہر داء سے کہ کما اکثر و کمیائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے اور تحقیق کثرت ہوتے لوگ و اگر نماز صبح کو **فائدہ** کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کما صحیحہ کما اسکو حاکم نے اور احمد اور طبرانی نے اسطہ میں روایت کی ہر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے پس وتر پڑھتے تھے۔

سے پہلے جواب اہل کایہ ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اس لیے کہ کما ترندی نے اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے سلیمان بن سو
اس لفظ پر اور روایت کی گئی ہے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق فرمایا حضرت ذہنین و بعد نماز صبح اور یہ
تو بہت لوگوں کا ہے اہل علم سے اور ساتھ اسکے قائل ہیں امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق بن عیسیٰ و بعد
کرتے تھے و تر پڑھنے کا بعد نماز صبح کے انتہی بعد نماز صبح کو و تر جائز نہ ہونے کی دلیل صحیح مسلم کے یہ حدیث ہی ہے
جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے نو رکعت اور سات رکعت و تر کے بیان میں قریب آئیوالی کہے کہ کما حضرت
عائشہ نے اور نبی جبکہ غالب ہوتی حضرت کو نیند یا بیماری پڑھتے اول روز میں بارہ رکعتیں اور مرتبہ
امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہو طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے و سنی
سنار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو تر نہیں ایک ات میں اور صحیح کہ اسکو ابن جابر و بعد
نماز و تر کے سبحان الملک القدوس کہنے کو بیان نہیں عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ فِي الْعُتْرِ قَالَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَوَاهُ أَبُو آدٍ
وَالنَّسَائِيُّ وَزَادَ قُلْتُ فَكَلِمَاتٍ يُطِيلُ وَفِي رِوَايَةٍ لِلنَّسَائِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِزْءٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَتْ
يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ ثَلَاثًا وَرَفَعَهُ صَوْتَهُ بِالثَّلَاثَةِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي بَكْرٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ
سے کما تہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پیرتے و تر میں کہتے پاک ہے پادشاہ نہایت پاک روایت کیا احمد
کو ابوداؤد اور نسائی نے اور زیادہ کیا نسائی نے کہ کہتے تھے حضرت یثین بابر بلند کرتے تھے اور تیسری بار
میں اور بیچ ایک وایت نسائی کے عبدالرحمن بن ابزی سے اسنے نقل کی اپنے باپ سے کہاتے کہ تھے حضرت
جب سلام پیرتے سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ تین بار اور بلند کرتے اور اپنی تیسری بار میں ف کہتا تھا
نے نیل الاوطار میں کہ کما عراتی نے کہ یہ زیادتی دینے سبحان الملک القدوس تصریح کی گئی ہے ساتھ اسناد
کے سچ حدیث ابی بن کعب اور عبدالرحمان بن ابزی کے اور اندرون حدیثوں کی اسناد نسائی کے نزدیک صحیح
ہے سواری پر و تر پڑھنے کے بیان نہیں عن ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہما قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّحَرِ عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ يُؤْفِي أَيْمَاءَ صَلَاةِ اللَّيْلِ إِلَّا الْفَرَاغَ وَيُؤْمِرُ عَلَى
رَاحِلَتِهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ عَرَفَةَ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازِلًا بِهَيْئَةِ
مِنْ ابْنِ سَوَارٍ بِحِطْفٍ مَتَوَجَّهٍ كَرْنِي سَوَارِي أَنْ كُوَ اشَارَهُ كَوْتِ اشَارَهُ كَرَا بِهَيْئَةِ سَفَرٍ مِنْ سَوَارِي بِهَيْئَةِ
كِي سَوَارٍ فَرَضَ كَرَا وَ تَرَبَّى بِهَيْئَةِ سَوَارِي بِرُوحِيَّتِ كِيَا اُحَدِثَ كُوَ جَارِي وَ تَرَبَّى بِهَيْئَةِ سَوَارِي بِهَيْئَةِ سَفَرٍ

۱۰ حدیث بخیر المرام کیلئے
۱۱ مسئلہ اطلاق میں ہے
۱۲ میں باب الوضو کی تفسیر
۱۳ فصل میں ہے
۱۴ میں معنون میں الاموال
۱۵ چار بابوں کے بعد درود
۱۶ کے صفحہ ۲۰۶ میں ہے
۱۷ میں حدیث کی تفسیر
۱۸ میں باب مسئلہ التفسیر
۱۹ میں فی فضل میں ہے
۲۰ میں حدیث میں ہے
۲۱ میں حدیث میں ہے
۲۲ میں حدیث میں ہے
۲۳ میں حدیث میں ہے
۲۴ میں حدیث میں ہے
۲۵ میں حدیث میں ہے
۲۶ میں حدیث میں ہے
۲۷ میں حدیث میں ہے
۲۸ میں حدیث میں ہے
۲۹ میں حدیث میں ہے
۳۰ میں حدیث میں ہے
۳۱ میں حدیث میں ہے
۳۲ میں حدیث میں ہے
۳۳ میں حدیث میں ہے
۳۴ میں حدیث میں ہے
۳۵ میں حدیث میں ہے
۳۶ میں حدیث میں ہے
۳۷ میں حدیث میں ہے
۳۸ میں حدیث میں ہے
۳۹ میں حدیث میں ہے
۴۰ میں حدیث میں ہے
۴۱ میں حدیث میں ہے
۴۲ میں حدیث میں ہے
۴۳ میں حدیث میں ہے
۴۴ میں حدیث میں ہے
۴۵ میں حدیث میں ہے
۴۶ میں حدیث میں ہے
۴۷ میں حدیث میں ہے
۴۸ میں حدیث میں ہے
۴۹ میں حدیث میں ہے
۵۰ میں حدیث میں ہے
۵۱ میں حدیث میں ہے
۵۲ میں حدیث میں ہے
۵۳ میں حدیث میں ہے
۵۴ میں حدیث میں ہے
۵۵ میں حدیث میں ہے
۵۶ میں حدیث میں ہے
۵۷ میں حدیث میں ہے
۵۸ میں حدیث میں ہے
۵۹ میں حدیث میں ہے
۶۰ میں حدیث میں ہے
۶۱ میں حدیث میں ہے
۶۲ میں حدیث میں ہے
۶۳ میں حدیث میں ہے
۶۴ میں حدیث میں ہے
۶۵ میں حدیث میں ہے
۶۶ میں حدیث میں ہے
۶۷ میں حدیث میں ہے
۶۸ میں حدیث میں ہے
۶۹ میں حدیث میں ہے
۷۰ میں حدیث میں ہے
۷۱ میں حدیث میں ہے
۷۲ میں حدیث میں ہے
۷۳ میں حدیث میں ہے
۷۴ میں حدیث میں ہے
۷۵ میں حدیث میں ہے
۷۶ میں حدیث میں ہے
۷۷ میں حدیث میں ہے
۷۸ میں حدیث میں ہے
۷۹ میں حدیث میں ہے
۸۰ میں حدیث میں ہے
۸۱ میں حدیث میں ہے
۸۲ میں حدیث میں ہے
۸۳ میں حدیث میں ہے
۸۴ میں حدیث میں ہے
۸۵ میں حدیث میں ہے
۸۶ میں حدیث میں ہے
۸۷ میں حدیث میں ہے
۸۸ میں حدیث میں ہے
۸۹ میں حدیث میں ہے
۹۰ میں حدیث میں ہے
۹۱ میں حدیث میں ہے
۹۲ میں حدیث میں ہے
۹۳ میں حدیث میں ہے
۹۴ میں حدیث میں ہے
۹۵ میں حدیث میں ہے
۹۶ میں حدیث میں ہے
۹۷ میں حدیث میں ہے
۹۸ میں حدیث میں ہے
۹۹ میں حدیث میں ہے
۱۰۰ میں حدیث میں ہے

تقریب کرتے اس کی اور دعا مانگتے (یعنی التَّحِيَّاتُ پڑھتے) کہ التَّحِيَّاتُ مِیْنِ ذِکْرِ اَوْ حَمْدِ اَوْ دُعَاہِ) بہر گھر ہو تو اور سلام
یہ پیر پڑھتے توین رکعت پہر بیٹھتے پس یاد کرتے امد کو اور تعریف کرتے اس کی اور دعا مانگتے اس سے پھر
پہر سے سلام کہ سنائی ہم کو (یعنی پکار کر) سلام پہر نے کہ ہم سنتے) پہر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کہ بیٹھتے ہوئے
اپنے جو مین گیارہ رکعتیں ای بیٹھتے میرے پہر جبکہ بڑی عمر کو پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بیماری ہو گیا بدن چلتے
تھے و زرات رکعتیں اور کرتے دو رکعتوں مین مانند کہ نہ انکے کو پہلی صورت مین (یعنی سلام پہر بیٹھ کر پڑھتے) پہر
یہ جو مین نو رکعتیں ای بیٹھتے میرے اور توحی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست کرنا تو یہ کہ ہمیشگی
کرین سپر اور توحی جبکہ غالب ہوتی انکو نیند یا بیماری (یعنی مانع ہوتی) کھڑے ہوں زرات کے سو پڑھتے اول بروز
مین بارہ رکعتیں اور نینین جانبی مین پیغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھا ہو قرآن سارا ایک ات مین اور نینین
جانبی مین کہ نماز پڑھی ہو کسی ات مین صبح تک (یعنی اول سے آخر تک) اور نینین جانبی مین کہ روزی رکھی ہو
سارا نینین سوای رمضان کے روایت کیا احمدیث کو مسلم نے وف مسند امام احمد مین روایت ہے ابی امامہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم تھے پڑھتے یہ دو رکعت پیچہ وتر کے بیٹھے ہونے پڑھتے
ان مین اذان زلزلت اور قل یا ایہا الکافرون فالک بعد وتر کو دو رکعت بیٹھ کر پڑھتا اور صحیح حدیثوں سے
بھی ثابت ہے اور سفر السعاد مین لکھا ہے لیکن بظاہر مین مخالفت ہے احمدیث کے جبکہ بخاری مین
روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نقل کی اسے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا گردانو آخر نماز اپنی
پیچہ رات کے وتر بہت عالمو پیران حدیث مین کا اختلاف مٹانا مشکل ہے لہذا امام مالک انکار دو رکعتوں
کا کرتے مین اور امام احمد کہتے مین مین خود پڑھتا ہوں اور نہ کسی کو منع کرتا ہوں اور ساری عالم کہتے مین
بیان جواز کو واسطے تاسعوم ہو کہ بعد وتر کے نقل پڑھنے جائز مین اور وتر نفل کی جڑ کاٹنے والو نینین مین
پس سلیہ کما سید محمد صدیق حسنی صاحب مجموع مین مسک الختام شرح بلوغ المرام مین کہ یہ حدیث یعنی
بعد وتر کو دو رکعت بیٹھ کر پڑھنے کی محمول ہے مستحب ہو اور نہ واجب ہو اور نہ پانچ رکعت وتر پڑھنے کے
بیان مین عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قَالَتْ کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یُصَلِّی مِنَ اللَّیْلِ ثَلَاثَ
عَشْرَ رُکُوعًا یُکْرِمُ ذٰلِکَ بِخَمْسِیْنِ اَوْ بِاَکْثَرٍ اَوْ فِی الْاُخْرٰی اَرْبَعًا مِثْقَالَ عِکْرٍ رُوِیَتْ ہر حضرت عائشہ رضی اللہ
عنها سے کہ کتاب ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات مین تیرہ رکعت وتر پڑھتے نینین سو ساتھ پانچ رکعت
کے نہ بیٹھ کر کسی رکعت مین (یعنی تشدد کے نہ ہو) گریح آخر اسکے کہ روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے فالک

فصل من ج ۱۲
باب از کتب معتبره
حدیث مشکوٰۃ
ص ۵۳
صدوره قطعه
مجموعه الزمکب
حدیث معتبره
فصل من ج ۱۲
باب از کتب معتبره

کہ تحقیق اہل بیت پر جو تین دلیک بنیں بیان کیا راوی نو کہ آبادہ کثرتی تین رکعت میں باجداہین یعنی یاد و سلام میں یا نہ ہو اور جو وہ حدیثیں کہ تین رکعت وتر پڑھنے کو باب میں وارد ہوئی ہیں اور جو حدیثیں کہ تین وتر پڑھنے سے منع کیا ہے میں آئی ہیں حافظ ابن حجر نے کہیں یوں تطبیق دی ہے کہ نہ پڑھی جادین تین رکعت ساتھ دو تشہد کرنا کہ مشابہت نہ ہو ساتھ نماز وتر کے اور کہا ہے کہ حدیثیں تین رکعت وتر پڑھنے کی اصل کی گئی ہیں ساتھ ایک تشہد جو کہ آخرین ہوا اور روایت اس مثل جماعت سلف سے کی ہوا انتہی تمام ہو اخلاصہ ترجمہ عبارت ہدایۃ السائل لے اذہا السائل کا راقم کہتا ہے کہ ابن حجر کا اسطر طبعیتر دینا یعنی تین رکعت وتر کی جو پرین بیٹھا موافق ہے ساتھ احمدیث کو جواب آتی ہے **وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا أَنَّهَا صَلَّاهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ كَمَا كَانَ يُؤْتِيهِمْ فِي الْكَافَّةِ لَا يَقْعُدُ إِلَّا فِي الْخَبَرِ رَوَاهُ الْحَاكِمُ** اور روایت ہے حضرت عائہ رضوانہ تعالیٰ عنہا سے کہ تھیں حضرت مسلم علیہ السلام تہہ ترک کرنے ساتھ تین رکعت کرنا بیٹھتے مگر یہ آخر ان کے کے روایت کیا احمدیث کو حاکم نے سفر السعدین کے باب کے نام احمدیث کو چہا کیسے کہ آپہ ترکے حتمین کیا کہتے ہیں کہا اگر لکھ لکھتے **وَأَقْوَاهُ رُكْعَتُهُ فَإِنَّا أَذْهَبُ إِلَيْهَا كَيْفَ الْكُفْرُ** اور قوی حدیثوں کو ایک رکعت ثابت ہوئی ہو پس اسی سبب مذہب میرا یہی ہو دوسری بار پوچھا لوگوں نے تو کہا **لَيْسَ فِي الْكُفْرَيْنِ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ رُكُوتٌ أَنْ لَا يُضْرَكَ إِلَّا أَنْ تَكُونَ لَمْ يَكُنْ يَكُونُ سِوَاكَ** اور اگر نہ سلام میرے تو ہی اسید کہتا ہوں کہ نہ ضرر کر لگا اسکو مگر یہ کہ سلام پیرنا زیادہ قوی ہوا انتہی اور حنفیہ جو تین رکعت وتر کو دو تشہد کے ساتھ پڑھتے ہیں اور بعد دو رکعت کے سلام میں پیرنا میں تو دلیل انکی اسباب میں یہ حدیث ہے کہ جس کو قطنی اور شیعہ قطنی نے روایت کیا ہے عبد اللہ بن مسعود رضوانہ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ تر رات کو تین رکعت میں نہ دو تشہد تر مگر کچھ نماز کی سوچو اب اسکا یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوئی ساتھ اسے حجت سلیہ کہ عینی مشرح ہدایہ میں کہا ہے کہ کہا دا قطنی نے کہ نہیں روایت کیا احمدیث کو اعمش سے مرفوعا (کیسے ہی اسکو صحیحین ذکر کیا کہ اور وہ ضعیف ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن حوط پر اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ احمدیث کو راویوں میں صحیح بن کر یا بن ابی کحوب ضعیف ہے ایک رکعت وتر پڑھنے کو یا نہیں **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اللَّيْلُ مَتْنِي مَتْنِي فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رُكْعَتَهُ فَإِحْدَا ثَلَاثَ رُكْعَاتٍ كَمَا قَدْ صَلَّى مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ عَرَبٍ رضوانہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت پہلے جب ڈر ہو ایک ہوتا رہا اور ہوا صحیح سے پڑھے ایک رکعت طاق کر دگی اسے یہ کہ کہ نماز پڑھی ہو روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فِيهَا بَيْنَ أَنْ يَكُونَ مِنْ صَلَوةِ الْوُضْءِ إِلَى الْفَجْرِ الْحَدِيثُ عَشْرَةَ رُكْعَاتٍ**

۱
چوتھ روز قاضی
۲
مطالعہ اسکندریہ
۳
مطالعہ اسکندریہ
۴
چوتھ روز قاضی
۵
چوتھ روز قاضی
۶
چوتھ روز قاضی
۷
چوتھ روز قاضی
۸
چوتھ روز قاضی
۹
چوتھ روز قاضی
۱۰
چوتھ روز قاضی
۱۱
چوتھ روز قاضی
۱۲
چوتھ روز قاضی
۱۳
چوتھ روز قاضی
۱۴
چوتھ روز قاضی
۱۵
چوتھ روز قاضی
۱۶
چوتھ روز قاضی
۱۷
چوتھ روز قاضی
۱۸
چوتھ روز قاضی
۱۹
چوتھ روز قاضی
۲۰
چوتھ روز قاضی
۲۱
چوتھ روز قاضی
۲۲
چوتھ روز قاضی
۲۳
چوتھ روز قاضی
۲۴
چوتھ روز قاضی
۲۵
چوتھ روز قاضی
۲۶
چوتھ روز قاضی
۲۷
چوتھ روز قاضی
۲۸
چوتھ روز قاضی
۲۹
چوتھ روز قاضی
۳۰
چوتھ روز قاضی
۳۱
چوتھ روز قاضی
۳۲
چوتھ روز قاضی
۳۳
چوتھ روز قاضی
۳۴
چوتھ روز قاضی
۳۵
چوتھ روز قاضی
۳۶
چوتھ روز قاضی
۳۷
چوتھ روز قاضی
۳۸
چوتھ روز قاضی
۳۹
چوتھ روز قاضی
۴۰
چوتھ روز قاضی
۴۱
چوتھ روز قاضی
۴۲
چوتھ روز قاضی
۴۳
چوتھ روز قاضی
۴۴
چوتھ روز قاضی
۴۵
چوتھ روز قاضی
۴۶
چوتھ روز قاضی
۴۷
چوتھ روز قاضی
۴۸
چوتھ روز قاضی
۴۹
چوتھ روز قاضی
۵۰
چوتھ روز قاضی
۵۱
چوتھ روز قاضی
۵۲
چوتھ روز قاضی
۵۳
چوتھ روز قاضی
۵۴
چوتھ روز قاضی
۵۵
چوتھ روز قاضی
۵۶
چوتھ روز قاضی
۵۷
چوتھ روز قاضی
۵۸
چوتھ روز قاضی
۵۹
چوتھ روز قاضی
۶۰
چوتھ روز قاضی
۶۱
چوتھ روز قاضی
۶۲
چوتھ روز قاضی
۶۳
چوتھ روز قاضی
۶۴
چوتھ روز قاضی
۶۵
چوتھ روز قاضی
۶۶
چوتھ روز قاضی
۶۷
چوتھ روز قاضی
۶۸
چوتھ روز قاضی
۶۹
چوتھ روز قاضی
۷۰
چوتھ روز قاضی
۷۱
چوتھ روز قاضی
۷۲
چوتھ روز قاضی
۷۳
چوتھ روز قاضی
۷۴
چوتھ روز قاضی
۷۵
چوتھ روز قاضی
۷۶
چوتھ روز قاضی
۷۷
چوتھ روز قاضی
۷۸
چوتھ روز قاضی
۷۹
چوتھ روز قاضی
۸۰
چوتھ روز قاضی
۸۱
چوتھ روز قاضی
۸۲
چوتھ روز قاضی
۸۳
چوتھ روز قاضی
۸۴
چوتھ روز قاضی
۸۵
چوتھ روز قاضی
۸۶
چوتھ روز قاضی
۸۷
چوتھ روز قاضی
۸۸
چوتھ روز قاضی
۸۹
چوتھ روز قاضی
۹۰
چوتھ روز قاضی
۹۱
چوتھ روز قاضی
۹۲
چوتھ روز قاضی
۹۳
چوتھ روز قاضی
۹۴
چوتھ روز قاضی
۹۵
چوتھ روز قاضی
۹۶
چوتھ روز قاضی
۹۷
چوتھ روز قاضی
۹۸
چوتھ روز قاضی
۹۹
چوتھ روز قاضی
۱۰۰
چوتھ روز قاضی

اَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ اور روایت ہوا ابی یوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وترحق ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر یا پھر رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑھے تیر
 رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا احمد بن حنبل
 ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَرَغَبَ فِيهَا حَتَّى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ رُكْعَةً رَوَاهُ الطَّبْرَاذِيُّ اور روایت
 ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز رات کے اور ترغیب دی اس
 میں یہاں تک کہ فرمایا تم ہر روز نماز رات کی ہر اگرچہ ہو ایک ہی رکعت روایت کیا احمد بن حنبل **وَعَنْ** ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَاوِيَةَ مَا أَوْثَرَاكِ يَوْحَاكِ قَالَ
 أَصَابَ إِيَّاهُ فَفِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْثَرُ مَعَاوِيَةَ بَعْدَ الْعَتَاكِ بِرُكْعَةٍ وَعِنْدَ مُوَلَّى
 ابْنِ عَبَّاسٍ فَاتَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَخَبَّرَهُ فَقَالَ دَعْنِي فَإِنَّهُ قَدْ حَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْحَارِثِيُّ
 اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما گیا و سطرانکے کیا ہو و سطرانہاری سحر میرا مونسین کے رہنے
 کیا فتویٰ دیتے ہو انکے اس فعل میں کہ نہیں وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کما ابن عباسؓ اچھا کیا اونہوں نے تحقیق
 وہ فقہ میں اور ایک روایت میں ہو کہ کما ابن ابی ملیک نے کہ وتر پڑھنے معاویہ نے پیچھے عشا کہ ایک رکعت اور نزدیک
 انکے تمنا سولی ابن عباسؓ کے پس آیا وہ ابن عباسؓ کے پاس پس خبر دی انکو کما ابن عباسؓ نے چوڑ دی انکو اسلیے
 کہ اونہوں نے صحبت کی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا احمد بن حنبل بخاری نواف یہ حدیثیں صحیحہ دلیل
 ہیں اس بات پر کہ ایک رکعت وتر کہ جس سے پہلے کچھ ہی نہ پڑھا ہو درست ہے اور جائز ہے اور اس باب میں اور بھی
 حدیثیں ہیں اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی و نسائی
 اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَوْتَرُوا
 يَا أَهْلَ الْفَلَاحِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَتَرَكُ حَيْثُ الْوُتْرُ يَنْفَعُ الْوُتْرُ يَنْفَعُ الْقُرْآنَ يَنْفَعُ وَالْوُسْطُ يَحْقِيقُ اللَّهُ تَعَالَى طَاق
 ہے درست کہتا ہے طاق کو اور صحیح کما اسکو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے سنو ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو ہی
 ہیں اور صحیح اور درست اور حضرت کے اقوال و افعال سے ثابت ہیں لیکن خدا کو نزدیک زیادہ تر پسندیدہ وتر ایک
 ہی رکعت ہے کیونکہ خدا ہی ایک ہی ہے اور ایک ہی رکعت وتر کو درست رکھتا ہے پس اسی سے اکثر وتر پڑھنا
 حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور سید محمد صدیق حسن صاحب مہدایتہ السائل الی اولہ فی سائل

۲
 ابی یوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وترحق ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر یا پھر رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑھے تیر
 رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو شخص چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا احمد بن حنبل
 ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے **وَعَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّيْلَ وَرَغَبَ فِيهَا حَتَّى قَالَ عَلَيْكُمْ بِصَلَاةِ اللَّيْلِ وَلَوْ رُكْعَةً رَوَاهُ الطَّبْرَاذِيُّ اور روایت
 ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز رات کے اور ترغیب دی اس
 میں یہاں تک کہ فرمایا تم ہر روز نماز رات کی ہر اگرچہ ہو ایک ہی رکعت روایت کیا احمد بن حنبل **وَعَنْ** ابْنِ
 عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قِيلَ لَهُ هَلْ لَكَ فِي أَمْرِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَاوِيَةَ مَا أَوْثَرَاكِ يَوْحَاكِ قَالَ
 أَصَابَ إِيَّاهُ فَفِيهِ وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْثَرُ مَعَاوِيَةَ بَعْدَ الْعَتَاكِ بِرُكْعَةٍ وَعِنْدَ مُوَلَّى
 ابْنِ عَبَّاسٍ فَاتَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَخَبَّرَهُ فَقَالَ دَعْنِي فَإِنَّهُ قَدْ حَبَسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْحَارِثِيُّ
 اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما گیا و سطرانکے کیا ہو و سطرانہاری سحر میرا مونسین کے رہنے
 کیا فتویٰ دیتے ہو انکے اس فعل میں کہ نہیں وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کما ابن عباسؓ اچھا کیا اونہوں نے تحقیق
 وہ فقہ میں اور ایک روایت میں ہو کہ کما ابن ابی ملیک نے کہ وتر پڑھنے معاویہ نے پیچھے عشا کہ ایک رکعت اور نزدیک
 انکے تمنا سولی ابن عباسؓ کے پس آیا وہ ابن عباسؓ کے پاس پس خبر دی انکو کما ابن عباسؓ نے چوڑ دی انکو اسلیے
 کہ اونہوں نے صحبت کی ہو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا احمد بن حنبل بخاری نواف یہ حدیثیں صحیحہ دلیل
 ہیں اس بات پر کہ ایک رکعت وتر کہ جس سے پہلے کچھ ہی نہ پڑھا ہو درست ہے اور جائز ہے اور اس باب میں اور بھی
 حدیثیں ہیں اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی و نسائی
 اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَوْتَرُوا
 يَا أَهْلَ الْفَلَاحِ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَتَرَكُ حَيْثُ الْوُتْرُ يَنْفَعُ الْوُتْرُ يَنْفَعُ الْقُرْآنَ يَنْفَعُ وَالْوُسْطُ يَحْقِيقُ اللَّهُ تَعَالَى طَاق
 ہے درست کہتا ہے طاق کو اور صحیح کما اسکو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے سنو ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو ہی
 ہیں اور صحیح اور درست اور حضرت کے اقوال و افعال سے ثابت ہیں لیکن خدا کو نزدیک زیادہ تر پسندیدہ وتر ایک
 ہی رکعت ہے کیونکہ خدا ہی ایک ہی ہے اور ایک ہی رکعت وتر کو درست رکھتا ہے پس اسی سے اکثر وتر پڑھنا
 حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور سید محمد صدیق حسن صاحب مہدایتہ السائل الی اولہ فی سائل

ابو موسیٰ مدینی نے اور ایسا ہی کہا حافظ (ابن حجر نے) **وَعَنِ** الْأَبَا بِنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْدُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
 التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے برابر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تہہ قنوت پڑھتے ہیچ نماز صبح کے اور مغرب کے روایت کیا احمد بن حنبل نے اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا
 ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نیچے اس حدیث کو لکھا ہے کہ باب تہہ قنوت
 قنوت کا سب نماز دن میں جبکہ نازل ہو ساتھ مسلمانوں کو کوئی حادثہ اور پناہ دی اللہ اس سے اور تہہ قنوت پڑھنا
 قنوت کا ہیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑھنے کا رکوع سے سوا دوسرا نیکو بعد ہے اخیر رکعت میں اور تہہ قنوت
 ہے بلند پڑھنا قنوت کا مذہب امام شافعی کا ہی ہے کہ تحقیق سنت ہے پڑھنا قنوت گیسو نماز صبح کے ہمیشہ جیسا کہ
 دلالت کرتی ہے اس پر حدیث آئندہ **وَعَنِ** النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الْفَتْوحِ يَدْعُو عَلَى الْحَيَاءِ مِنَ الْأَعْيَادِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَحْمَدُ وَاللَّهُ أَفْضَلُ
 تَعَالَى عَنْهُ کہ تحقیق مغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی ایک مہینہ بعد رکوع کے بد دعا کرتے تھے اور
 قبیلوں کو قبیلوں عرب سے ہر چہ پڑ دیا اسکو روایت کیا احمد بن حنبل نے اور ابو داؤد اور دار
 قطنی کے مانند اسی کے ہر دوسری وجہ سے اور زیادہ کیا دونوں نے اور لیکن صحیح میں ہیں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے یہاں
 تک کہ چوڑا دنیا کو فتنہ کا خاتمہ فرمے بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو بیہقی نے حدیث عبد
 بن عبد اللہ بن موسیٰ اور ابی نعیم سے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے ہیچ کتاب قنوت کے ولیکن محدثین نے ضعیف
 کیا ہے ابو موسیٰ کو اور کہا ہے کہ روایت احمد کی طریق عبد الزراق کو بہت صحیح ہے اس طریق سے ولیکن
 حدیث ابی ہریرہ کی کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھا تو سر پنا رکوع سے صبح کی نماز سے دوسری رکعت
 میں اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پس کٹے تو یہ دعا اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ هَذَا نَبِيٌّ رَوَايْتُ كَمَا رَوَايْتُ كَمَا
 نے اور صحیح کہا اسکو پس ہیچ سند احمد بن حنبل نے اور عبد اللہ بن عبد القدری ہے اور بنین قائم ہوتی ساتھ اسکے محبت
 اور گئی ہے جماعت سلف اور خلف سے اور امام شافعی طرف اسکو کہ دعا فجر کی آخر رکعت میں بعد رکوع کے سنت
 ہے اگرچہ اختلاف کیا ہے لوگوں نے اسکے الفاظ میں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز میں پڑھنا قنوت
 کا شروع ہے انتہی اور ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کہا عازمی نے ہیچ کتاب ماسخ اور نسخ

ابو موسیٰ مدینی نے اور ایسا ہی کہا حافظ (ابن حجر نے) **وَعَنِ** الْأَبَا بِنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ
 رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْدُتُ فِي الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ
 التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ اور روایت ہے برابر ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم تہہ قنوت پڑھتے ہیچ نماز صبح کے اور مغرب کے روایت کیا احمد بن حنبل نے اور ابو داؤد اور ترمذی نے اور کہا
 ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ف** امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں نیچے اس حدیث کو لکھا ہے کہ باب تہہ قنوت
 قنوت کا سب نماز دن میں جبکہ نازل ہو ساتھ مسلمانوں کو کوئی حادثہ اور پناہ دی اللہ اس سے اور تہہ قنوت پڑھنا
 قنوت کا ہیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اسکے پڑھنے کا رکوع سے سوا دوسرا نیکو بعد ہے اخیر رکعت میں اور تہہ قنوت
 ہے بلند پڑھنا قنوت کا مذہب امام شافعی کا ہی ہے کہ تحقیق سنت ہے پڑھنا قنوت گیسو نماز صبح کے ہمیشہ جیسا کہ
 دلالت کرتی ہے اس پر حدیث آئندہ **وَعَنِ** النَّبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَنَتَ شَهْرًا بَعْدَ الْفَتْوحِ يَدْعُو عَلَى الْحَيَاءِ مِنَ الْأَعْيَادِ الْعَرَبِ ثُمَّ تَرَكَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَحْمَدُ وَاللَّهُ أَفْضَلُ
 تَعَالَى عَنْهُ کہ تحقیق مغیرہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑھی ایک مہینہ بعد رکوع کے بد دعا کرتے تھے اور
 قبیلوں کو قبیلوں عرب سے ہر چہ پڑ دیا اسکو روایت کیا احمد بن حنبل نے اور ابو داؤد اور دار
 قطنی کے مانند اسی کے ہر دوسری وجہ سے اور زیادہ کیا دونوں نے اور لیکن صحیح میں ہیں ہمیشہ قنوت پڑھتے تھے یہاں
 تک کہ چوڑا دنیا کو فتنہ کا خاتمہ فرمے بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ روایت کیا اسکو بیہقی نے حدیث عبد
 بن عبد اللہ بن موسیٰ اور ابی نعیم سے اور صحیح کہا اسکو حاکم نے ہیچ کتاب قنوت کے ولیکن محدثین نے ضعیف
 کیا ہے ابو موسیٰ کو اور کہا ہے کہ روایت احمد کی طریق عبد الزراق کو بہت صحیح ہے اس طریق سے ولیکن
 حدیث ابی ہریرہ کی کہ تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اٹھا تو سر پنا رکوع سے صبح کی نماز سے دوسری رکعت
 میں اٹھائے دونوں ہاتھ اپنے پس کٹے تو یہ دعا اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيمَنْ هَدَيْتَ هَذَا نَبِيٌّ رَوَايْتُ كَمَا رَوَايْتُ كَمَا
 نے اور صحیح کہا اسکو پس ہیچ سند احمد بن حنبل نے اور عبد اللہ بن عبد القدری ہے اور بنین قائم ہوتی ساتھ اسکے محبت
 اور گئی ہے جماعت سلف اور خلف سے اور امام شافعی طرف اسکو کہ دعا فجر کی آخر رکعت میں بعد رکوع کے سنت
 ہے اگرچہ اختلاف کیا ہے لوگوں نے اسکے الفاظ میں اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ صبح کی نماز میں پڑھنا قنوت
 کا شروع ہے انتہی اور ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ کہا عازمی نے ہیچ کتاب ماسخ اور نسخ

کے تحقیق روایت کی گئی ہے یعنی قنوت پھر نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ لوگوں میں مثل عمار بن یاسر اور ابی ثنیٰ کعب اور ابی موسیٰ شمری اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور بارہ بن عازب اور انش اور سہل بن سعد سعدی اور معاویہ بن ابی سفیان اور حضرت عائشہؓ کی اور کما گئے ہیں طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر کیا تابعین میں سو ایک جماعت کا گئے اور حنفیہ وغیرہ جو کما قائل اسکے نہیں ہیں دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے سعید بن طارق شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ کما کما میں اپنے باپکو اسے باپیکر تحقیق نماز پڑھنے تو نے پیچھے پیچھے خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی کے کیا قنوت پڑھتے تھے دو بیچ نماز فجر کے کما امویہ میں یہ روایت ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کما طیبیٰ فی اس صحابی کی نفی سے نفی قنوت لازم نہیں آتی کیونکہ اسنے شہادت اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل حسن اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عباس وغیرہ صحابی نے شہادت اسکا اثبات کی دی ہے اور سہل بن کما ہے کہ مروی ہے خلف اسکا خلفا اربعہ سے اور تطبیق اندونو کی اسطر جیہ ہے کہ حضرت مکیبی صحیح کی نماز میں قنوت پڑھتے تھے اور کبھی نہیں پڑھتے اسطر جیہ کما ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام میں **فصل** نماز چاشت کے بیان میں **عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اربعاً ورنید ما شاء اللہ رواہ مسلم کہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کما کہ تھے پیغمبر خدا صلوات اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے چاشت کی جابر کہتے ہیں اور زیادہ کرتے تھا اللہ چاہتا روایت کیا احمد بن حنبل نے **فائدہ** بخاری اور مسلم میں ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور مسلم میں معاذہ اور ابی ذر سے اور ترمذی میں ابی الدرداء اور ابی ذر اور ابو داؤد اور دارمی میں منیم بن ابی غطفانی سے اور ترمذی اور ابن ماجہ میں انس سے اور ابو داؤد میں معاذ بن انس حبشی سے اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ابو ہریرہ سے اور شوط امام مالک میں حضرت عائشہ سے اور ترمذی میں ابوسعید سے اور صحیح ابن حبان میں حضرت عائشہ سے یہ حدیثیں اور سوانحکے اور حدیثیں ہی مضمون کی ہیں کہ جن سے چاشت کی نماز پڑھنے کی فضیلت ثابت ہے اور سفر السعادت میں بعد بیان ان حدیثوں کے اور سوانحکے اور بہت سی حدیثوں کو لکھا ہے کہ یہ حدیثیں دلیل ہیں مستحب ہے اور فضیلت پر نماز چاشت کے اور یہی مذہب علماء اور شائخ کما ہے اور ایک جماعت عالموں کی اسکی کما بہت کہ قائل ہوئے ہیں اور کچھ ہیں ایک بدعت ہے بدعتوں سے اور دلیل لازم میں ایک اثر کو کہ بخاری نے ابن عمر کی زبانی نقل کیا ہے کہ **لَمْ يَكُنْ يُصَلِّيْهَا اَبُو بَكْرٍ وَلَا عُمَرُ فَقُلْتُ قَالَتِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ**

اسلام آباد

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

میں بایا فیض کے فضل
ایمان ہے
یہ حدیث ابو داؤد و ترمذی
اول میں جو کہ
میں چھپاؤ گی

ملازمین کے لئے
 یہ دیکھنا کہ وہ کیا
 سیکھ رہے ہیں
 میں نے ان کے لئے
 سیکھنا شروع کیا
 ان کے لئے
 ان کے لئے

علی کے لئے
عزیز و نزی بہادر

فہم فیہ

بہارِ احمدی میگزین

کے قریب ۱۵۰

1

حلیہ کا لکھا حالہ یعنی نین پڑھتے تھے اسے ابو بکر اور عمرؓ پر کما میں پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کما میں خیال
 آتا ہے کہ کوٹھڑے ہوں (ایسے ہی اور بھی بہت آتا رہیں) اگر وہ ان حدیثوں کو لاکر کہتے ہیں کہ انکو ہمیشہ نہ پڑھا کر ٹھیک
 یہ کہ ہمیشہ پڑھنا اسکا سوجھ بوجھ نہ تھی فصل نماز تراویح کے بیان میں عن زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتخذ جرحاً فی المسجد من حیث فیہا کیا لیا حتی اجتمع علیہ
 ناس ثم قعدوا وصوتہ لکلیۃ وظنوا انہ قد نام فجعل بعضهم ینسخون علیہ یحرج الیہم فقال ما زالکم
 الذی نایت من صیغکم حتی خشیت ان ینکب علیکم لو کتب علیکم ما قمتم بہ فصلاوا ایھا
 الناس فی بیوتکم فان افضل صلوۃ المرء فی بیتہ الا الصلوۃ المکتوبۃ متفق علیہ روایت ہر زید بن
 ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنا یا حجرہ صحابین بوریے کا پس نماز پڑھی اس میں کمی
 راتین (یعنی رمضان میں بیاتنک کہ جمع ہو جو حضرت کے پاس لوگ (یعنی بہت ہو) لوگ ابھر دیا پانی آواز حضرت
 کی ایک ات اور گمان کیا لوگوں نے کہ تحقیق حضرت سوسہ پہر پڑھ کر کیا بعض انکے نے نہنگارنا تاکہ لکھن حضرت طرف
 انکی (یعنی نماز تراویح کے لیے جیسے کہ نکلتے تھے اتوں گذشتہ میں) پس نماز پڑھتے ہمیشہ ہی ساتھ ہمارے وہ چیز کہ
 دیکھی میں نے کار ہمارے سو (یعنی شدت حرص کی اور پڑھنے نماز تراویح کے) بیاتنک کہ خوف کیا میں نے یہ کہ فرض کیا
 تہہ اور اگر فرض کیا تو تہہ تو نہ پڑھ سکتے اسکو پس پڑھو نماز آدمیوں اپنے گہروں میں اسلئے کہ تحقیق بہترین نماز
 آدمیوں کی نماز اسکی ہے گھر اسکے میں سو نماز فرض کے کہ وہ مسجد ہی میں افضل ہے روایت کیا احمد بن حنبل اور
 سلم نے ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی میں اور مانند اسکی ابن ماجہ میں روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ گیارہ روز سے کہے تھے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی رمضان میں پس غ قیام کیا ساتھ ہمارے
 کچھ مہینے بیاتنک کہ باقی رہیں سات راتیں پس قیام کیا ساتھ ہمارے (یعنی تیسویں رات میں) بیاتنک کہ گئی
 تہا ہی رات پس جبکہ باقی رہیں چہر تین (یعنی چوبیسویں رات ہوئی) نہ قیام کیا ساتھ ہمارے بیاتنک کہ گئی آدھ
 رات پس کیا میں نے اور رسول خدا کے کاشکے زیادہ کرتے ہمارے قیام اس رات کا یعنی اگر قیام آدھ رات نہ پڑھا
 کرتے تو بہتر تھا پس فرمایا تحقیق آدمی جو وقت پڑھتا ہے نماز (یعنی فرض) اساتمام کے بیاتنک کہ فارغ ہوتا ہے
 امام گنا جاتا ہے اسکے پور قیام رات کا یعنی حاصل ہوتا ہے اسکے پور قیام رات کا بسبب پڑھنے عتاجا ہوتا ہے
 پس جبکہ رہیں چار راتیں (یعنی چوبیسویں رات ہوئی) نہ قیام کیا ساتھ ہمارے بیاتنک کہ باقی رہی تہا ہی رات
 پس جبکہ رہیں تین راتیں (یعنی ستائیسویں رات ہوئی) جمع کیا حضرت نے اہل اپنے کو اور عورتوں اپنی کو اور لوگوں

۴
 بیاتنک کہ گئی
 بیاتنک کہ گئی
 بیاتنک کہ گئی
 بیاتنک کہ گئی
 بیاتنک کہ گئی
 بیاتنک کہ گئی

کو پس قیام کیا ساتھ ہماری بیانشک ڈر ہی ہم کو فوت ہو ہم سے فلاح کہا راوی نے کہا میں نے کیا یہ فلاح کہا ابو ذر نے
 کہا اس طرح کا پہرہ قیام کیا ساتھ ہماری باقی مہینے میں اٹھائیسویں اور اونیسویں شب مگر تیزی و زمین فکر کیا پہرہ
 قیام کیا ساتھ ہماری باقی مہینے میں **ف**ن لکھا مخرج بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ حضرت عائشہ کی حدیث میں
 ہے کہ کہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چار رکعت پھر رات کو بعد اسکے آرام کرتے آخر حدیث تک روایت کیا
 اسکو بھیقی نے اور کہا اکیلا ہوا ہے ساتھ اسکے منیر بن زیاد اور نسیج سے قوی اور سوطا میں روایت ہے عبد الباق
 ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہتا ہے ابی بکر کو کہتے تھے ہم پہرہ رمضان میں قیام سے دینے نماز تراویح کی سے
 پس جلدی کرتے ہم خادمین کو کہانیکے واسطے خوف جاتے رہتے وقت سحر کے اور پھر اور روایت کے واسطے خوف
 ہو جاؤ مخرج کے **وَعَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِيِّ أَنَّهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْلَةً فَرَفَعْنَا رَأْسَ الْمَسْجِدِ فَإِذَا النَّاسُ أَوْ رَأَعُ مُتَقِفُونَ يُصَلِّي الرَّجُلُ لِنَفْسِهِ وَيُصَلِّي الرَّجُلُ لِقَوْمِهِ**
يُصَلُّونَ تِلْكَ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أَرَى لَوْ جُعِلَتْ هَذِهِ عَلَى قَارِيٍّ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلُ ثُمَّ عَرَفْتُمْ مَعَهُ
عَلَى أَمْرِ بْنِ كَعْبٍ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهُ لَيْلَةً أُخْرَى وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ قَارِيٍّ قَالُوا عُمَرُ نِعْمَتِ الْبَيْتِ
هَذِهِ وَالَّتِي تَنَامُونَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِي تَقُومُونَ بِهَا يُرِيدُ الْخَرَّ اللَّيْلُ وَكَانَ النَّاسُ يَقُومُونَ أَوَّلَهُ رَوَاهُ
الْبَيْهَقِيُّ اور روایت ہے عبد الرحمن بن عبد القاری کہ تحقیق اسنے کہا نکلا میں ساتھ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ کے ایک ات رمضان میں طرف مسجد کی پس ناگمان لوگ متفرق اور جدا جدا تھے نماز پڑھتا تھا ایک آدمی اکیلا
 اور نماز پڑھتا تھا ایک آدمی پس نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز اسکی کے لوگ کچھ کچھ کیلے پڑھتے تھے بعض جماعت کو پڑھتے تھے
 پس کہا حضرت عمر نے تحقیق میں دیکھتا ہوں کہ جمعہ کروں لوگوں کو ایک قاری پڑھتا ہے بہتر بہتر قصد کیا پس جمع کیا
 لوگوں کو ابی بن کعب دینے انکو امام سبکا کیا کہا عبد الرحمن نے کہ پہرہ نکلا میں حضرت عمر کے ساتھ دوسری رات اور
 لوگ نماز پڑھتے تھے ساتھ نماز امام اپنے کے (پس ابی بن کعب کے) کہا عمر نے اچھی بدعت ہے یہ اور وہ ساعت کہ سو رہتے
 ہو امین بہتر ہے اس ساعت کے قیام کرتے ہو اس میں ارادہ کرتے آخرات کا دینے سہل سے مراد انکی یہ تھی
 کہ نماز تراویح کی آخر شب میں پڑھنی افضل ہے اول وقت کے پڑھنے سے اور تھو لوگ قیام کرتے اول ات روایت کیا احمد
 کو بخاری نے **فَالْمَسْجِدُ** یہ احمدیہ طریقہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ اگر تو تلاش کرو جو چیز کہ لکھا گیا ہے پھر اسکے بعد اچھی منبر
 عبدوسو یا یگا تو اذن یا گیا پھر اسکے شرع سے اشارہ یا دلالت اور مولیٰ جمیل نے ایضاً الحق بن لکھا ہے کہ اور
 اسکا دینے بدعت کا استعمال غیر ان منبر قبیل استعمال مجازیہ سے ہے خارجی قرینہ کی صورت محتاج ہے جیسا کہ میر المؤمنین

۱۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۲۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۳۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۴۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۵۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۶۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۷۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۸۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۰ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۱ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۲ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۳ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۴ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۵ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۶ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۷ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۸ بیہقی نے لکھا ہے
 ۹۹ بیہقی نے لکھا ہے
 ۱۰۰ بیہقی نے لکھا ہے

اور جہو اصحاب اسکے فی اور امام ابو حنیفہ اور امام احمد اور بعض مالکیہ اور سوائے انکے فی فضل ہے نماز سبکی ساتھ جہات
 کے جیسا کہ کیا اسکے عمر بن الخطاب نے اور صحابہ جنی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور ہمیشہ رہا عمل مسلمانوں کا اور پاسبی کو اس
 لیے کہ تحقیق یہ علمائوں ظاہر شریعت ہے پس ثابت ہوئی اس نماز کی ساتھ نماز عید کو اور کما امام مالک اور ابویوسف
 اور بعض شافعیہ اور سوائے انکے نے کہ کیلے اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے واسطے فرمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ افضل
 نماز آدمی کی پھر گھر اسکے کو ہے مگر فرض سنتے یہ حدیث زید بن ثابت کی روایت سے اس کتاب میں قریب گذر چکی ہے
وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْجُو فِي قِيَامِ
رَمَضَانَ مِنْ عَيْرِ أَنْ يَأْمُرَهُمْ فِيهِ بِعَمَلٍ فَيَقُولُ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا فَأَخِيفَهُ لَكَ مَا
تَقْدَامُ مِنْ ذَنْبِهِ فَتُؤْتِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَكْمَرُ مَحَلًّا ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَصَدِّقِ
مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہتا ہے رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم غبت دلاتے پھر قیام رمضان کے بدون اسکے کہ حکم کریں صحابہ کو پھر قیام رمضان کر ساتھ تاکید
 کے پس فرماتے جو مختصر قیام کرے رمضان کا ساتھ عتقاد صحیح کے اور واسطے طلب ثواب کر (یعنی نہ واسطے
 دکھانے سنانے کے) بخشے جائے میں اسلئے وہ گناہ (یعنی صغیرہ) کہ پہلے کہیں میں پس ذات یکے پھر رسول
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور اسر سلیح رہتا (یعنی جو کوئی جاہتا اکیلا اپنے گھر میں پڑھ لیتا جماعت مقرر نہ تھی)
 پھر اسر سلیح رہتا پھر خلافت حضرت ابی بکر اور تھا امر ابتدائی خلافت حضرت عمر کی میں اسر سلیح روایت کیا ار
 حدیث کو مسلم نے **فائدة** کما انام نووی فی شرح صحیح مسلم میں کہ یہ صیغہ یعنی من قَامَ رَمَضَانَ جاہتا ہے غبت
 دینو کو اور تعجب ہو سیکو اسو واجب کرنے کو اور اتفاق کیا ہے ہت کہ تحقیق قیام رمضان کا نہیں ہو واجب بلکہ
 مستحب ہتے عدد رکعات تراویح کے بیان میں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهَا قَالَتْ مَا**
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي
الرُّبْعَ فَلَا تَكْسَالُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوِيلَهُنَّ ثُمَّ يُصَلِّي الرُّبْعَ فَلَا تَكْسَالُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطَوِيلَهُنَّ ثُمَّ
يُصَلِّي ثَلَاثًا قَالَتْ عَائِشَةُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَانَا مِنْ قَبْلِ أَنْ تُؤْتِيَ قَالَ يَا أَيْشَةُ إِنَّ عَيْنِي تَنَامُ لَنْ
وَلَا يَنَامُ قَلْبِي مُنْفِقٌ عَلَيْهِ رَوَاهُ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانی
 تھے رمضان میں اور نہ اسکے سوا میں اور پھر گیارہ رکعت کے پڑھتے چار پش پوجہ تو اکی تعریف اور درازی کا حال پھر پڑھتے
 چار پش پوجہ تو اکی تعریف اور درازی کا حال پھر پڑھتے کما میں نے اور سوا کہ کیا آپ سونی میں پہلے

۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ابن حزمیہؒ اور روایت ہے کہ ماثر بن سنانہ ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں اٹھارہ راتیں ہر رات پڑھے پھر جب ہوئی شربانہ جمع ہو کر ہم مسجد میں اور اسید وارتے ہم انکلیج حضرت طرف ہماری یہاں تک کہ صبح کی پہننے روایت کیا احمدیث کو ابن خزیمہ نے ف ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ تحقیق قیام رمضان (جبکہ تراویح کہتے ہیں اسنت اس میں گیارہ رکعت ہیں ساتھ وتر کے جماعت میں پڑھا اسکو حضرت علیہ السلام کو پڑھوڑا اسکو واسطے عذر کر اور عذر خوف فرض ہو جائیکہ تھا فائدہ دیا ہے اسکا کہ تحقیق اگر نہ ہو تا خوف فرض ہو جائیکہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں اسنت اسکے اور نہیں ہر شک متحقق ہونے امر میں اس سے ساتھ وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہونگی گیارہ رکعتیں سنت اور ہونا تراویح کا بیس رکعت سنت خلفاء راشدین کی ہے اور قول علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لازم پکڑو تم سنت میری اور سنت خلفاء راشدین کی ملتا ہے طرف انکی سنت کی اور نہیں چاہتا ہے لازم ہونا یا اس کے ہونیکو سنت اسلیک کہ سنت وہ ہر جہ سے ہمیشگی کی ہو حضرت نے بنفسیہ مگر ساتھ عذر کو اور ساتھ تقدیر عدم اس عذر کو سوا اسکے نہیں حاصل کیا ہے ہم نے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشگی فرماتے اس مقدار کہ کو واقع ہوا ہے آنحضرت سے اور وہ گیارہ رکعت ہیں ساتھ وتر کے پس ہونگی بیس رکعت صحابہ اور اس قدر انہیں سے کہ گیارہ رکعت ساتھ وتر کے ہیں سنت مانند جار رکعت کے کہ بعد عشا کے مستحب ہیں اور دو رکعتیں ان چار میں سے سنت ہیں اور ظاہر کلام شایخ کی یہ ہے کہ سنت بیس رکعت ہیں اور مقتضی دلیل کے وہ چیز ہے کہ کہی پہننے پس الی اسوقت میں وہ ہے کہ عبارت قدوری کی رہینے یہ قول اسکا کہ بیس رکعت مستحب ہے اور یہ شکیات نہیں جو ذکر کی صنف نے ہدایہ میں اور ابن نجیم حنفی نے تجر الرائق شرح کنز الدقائق میں لکھا ہے اور قول کنز الولے کا بیس رکعت یا ہے واسطہ کمیت عدد رکعات تراویح کے اور یہی قول جمہور کا ہے اور اسکے عدد مستحب ہیں بدلیل اس امر کے کہ ظاہر میں ہے یزید بن رومان سے کہ ماثر بن سنانہ وہاں نہ کہ تھے لوگ تراویح پڑھتے زمانہ عمر بن خطاب میں بیس رکعت اور ایسے ہی عمل لوگوں کا آج مشرق اور مغرب میں لیکن ذکر کیا ہے متحقق نہ فتح القدیر میں کہ جبکہ حاصل ہے کہ دلیل چاہتی ہے اسکو کہ ہوسنت بیس رکعت میں سے ہی سہ قدر کہ کیا ہے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس رکعت میں سے پڑھوڑا ہے اسکو سبب خوف فرض نہ ہو گیا پھر اور ہوں باقی بیس رکعت میں مستحب اور تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تحقیق وہ تقدیر رکعات کہ کیا ہے اسکو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تھا گیا وہ رکعت ساتھ وتر کے جیسا کہ ثابت ہوا صحیحین میں حدیث عام سے پس اسوقت میں ہونگے مسنون ہمارے مثلاً شایخ کے اصول پڑا تھ رکعت اور مستحب گیارہ رکعت تراویح کی اور طحاوی شرح در مختار میں ہے قول صاحب در مختار کا تراویح سنت ہو کہ وہ ہے مذکور ہے فتح القدیر میں کہ جبکہ حاصل ہے کہ

۲۰
 عیارات فتح القدر عیادت
 ذاکر کے حیدر اہل کو
 عیادت
 میچ
 اور اور تہ عیادت عیادت
 خانیکہ کے عیادت میں
 مسکن القدر شرم آباد
 الزم علیہ مد مطبع
 نظامی کھجور اہل
 ۲۰۶۹
 سک ۲۰۶۹
 میں ہے
 عیارات طمانی فتح
 دروغی اہل اور تہ
 علیہ مد مطبع
 نورانی کے عیادت
 میں ہے

نے پڑھی پھر رمضان کو بتائیں کہ کت اور وز کما سبل الرشاد میں ابی ثنیہ ضعیف کیا اسکو احمد بن حنبل اور بخاری اور
مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرہم نے اور کاذب کہا اسکو شعبہ نے اور کما اربابہم نے نہیں ہر ثقہ اور اس
حدیث کو منکرات اسکو سے شمار کیا ہے انتہی اب رہا یہنا چھتیس رکعت اور چالیس رکعت تراویح کا سو مشک الحشام
شرح بلوغ المرام میں ہو کہ اس پر عمل سلف کتنا اتنا اگر کوئی اب یہ کہے جو حدیث ضعیف کے طرق متعدد ہر مروی ہو ورنہ
ہو جاتی ہے تو جواب انکا تین طرح ہے اول یہ کہ حسن معجا با ضعیف حدیث کا تعدد طرق ہر اس وقت منظور ہے
جب ضعیف اس اوی کا کذب یثبت اسکی حج شدید نہ ہو چنانچہ رسالہ اصول حدیث میں جو ترمذی کے اول میں ہے ترمذی
ہے وَ اَمَّا الضَّعِيفُ فَلَيْسَ كَذِبُ الرَّاْوِیِّ وَ فُسْقَاهُ لَا يَجْزِي عَنْ تَعَدُّ طُرُقِهِ كَمَا فِي حَدِيثِ طَلَبُ الْعِلْمِ
فَرِيضَةُ قَالَ ابْنُ تَيْمِيَّةٍ هَذَا حَدِيثٌ مُشْتَهَرٌ بَيْنَ النَّاسِ وَ اِسْنَادُهُ ضَعِيفٌ وَقَدْ رُوِيَ مِنْ اَوْحَادٍ
كَثِيرَةٍ كَمَا فِي ضَعِيفٍ مَعْنَى اَوْ رِیْضٍ ضَعِيفٌ اسطے جوٹ راوی اسکے کے اور فرق اسکے کہے نہیں بدلا کرتے
یعنی نقصان کا بچہ عدالت اور ضبطی کے ساتھ ہونے بہت طرق اسکے کے جیسا کہ حدیث میں ہے کہ طلب کرنا علم کا
فرض ہے کما بہیقی نے یہ حدیث مشہور ہو در میان لوگوں کو اور اسناد اسکی ضعیف ہے اور تحقیق روایت کی گئی ہے
بہت وجہ یہ کہ وہ سب کے سب ضعیف ہیں اور یہ حدیث جس میں گفتگو ہے ضعف اسکا راوی کے کذب کی وجہ سے ہے چنانچہ
عبارت متضمنہ جمع اس حدیث کی ذیل میں قریب گذر چکی ہے کہ شعبہ نے اسکو کاذب کہا ہے اور نسائی اسکو متروک الحدیث
کہتا ہے اور جو جانی نے اسکو ساقط کہا ہے اور بخاری نے اسکو حق میں کہا ہے سکتوا عنہ یعنی محدثین اسکی روایت
سے سکتے ہیں اور ترمذی نے اسکی شرح تقریب نے اوی میں ہو کہ بخاری نے سکتوا عنہ اس شخص کے حق میں کہتا ہے جس
کو محدثین ترک کر دیں اور سلم الثبوت میں لکھا ہے کہ بخاری کی نظر ہونا کسی شخص میں بہتزل اس کے ہے کہ اسکو
مذہب متروک سکتا کہتا جاوے ایسا ہی ختم المصنوع میں ہے کہ حدیث باوجود تعدد طرق کو بھی صلا حیت حسن ہونا
کی نہیں کہتی دوم یہ حدیث باوجود تعدد طرق کو حسن لغیرہ بینگی اور حسن لغیرہ لائق احتجاج کے احکام میں
میں جن میں سنون ہوتا تراویح میں رکعت کا ہی نہیں ہے اسبوطی شرح غنیہ میں حسن لائق احتجاج میں قید حسن لذاتہ
کی لگائی ہے چنانچہ لکھا ہے وَ هَذَا الْقِسْمُ مِنَ الْحَسَنِ اَيُّ الْحَسَنِ لِذَاتِهِ مُشَارِكٌ لِلضَّعِيفِ فِي اَوْحَادٍ
یُنَادِرُ بِهِ تَمَحُّسٌ یُنَیْنُ حَسَنَ لِدَاتِهِ مُشَرِّکٌ ہُوَ نَوَالِہِ دَہْطُ صِحِّہِ کے یہی محبت پکڑنے کے ساتھ اسکے
سوم اگر فرض ہی کیا جاوے کہ یہ حدیث تعدد طرق سے جبر پاکر لائق احتجاج ہو سکتی ہے تو یہی بہ امر مفید دعا
خصلہ اس وقت ہوگا جبکہ اسکی طرق کا تعدد ثابت کرے ورنہ مجرد اسکا ان اسکے تعدد کا اور صحت قاعدہ تعدد کی

۲
میان سکتا
نہ ہو بلکہ
مستند ہو
کے ہیں

راشد کہ نہیں پہنچتا کہ کوئی طریقہ سوا اس طریقہ کے کہ اوپر حضرت تہمید و مشروع کرے اور حضرت عمرؓ ساتھ نفس اپنے کو خلیفہ بنا
ہے باوجود اس بات کہ لوگوں کو ایک خاص شخص پر جمع کرنا کامیاب نہ ہو سکتا ہے رمضان کو مہینے میں بدعت رکھا اور نہ کہا کہ یہ
سنت ہے پس فکر کر باوجود اس بات کے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نے خلاف کیا ہے حضرت ابوبکر اور عمر کا بیچ کئی جگہ کے اور کئی
مسائل کے پس یہ دلالت ہے اس بات پر کہ حمل نہیں کیا اور انہوں نے حدیث کو اور حجت کو قول اور فعل ان کے کے اور برابری
بیچ شرح الفیہ کے کہ اصول فقہ میں یہ تحقیق کلام اس مقام میں کی ہے یعنی اس بات کے کہ قول حضرت ابوبکر اور عمر کا
حجت نہیں باوجود اس بات کے کہ کہا ہے کہ حدیث پہلی دلالت کرتی ہے اور اس بات کے کہ حجت اتفاق کرین ہر چار خلیفہ اور یہ
کسی فعل کے تو وہ قول حجت ہوتا ہے نہ سوت کہ انہیں ہو ایک ہی اکیلا ہو ہو اور تحقیق یہ کہ اقتدار ان کا تقلید نہیں ہے
بلکہ سوا اسکے ہر جیسا کہ تحقیق کیا ہے اسکو بیچ شرح نظم الکافل کے بیچ حجت اجماع کے انتہی تمام مواکلام سب کا اور
منہاج تہذیب السرائر السراج میں لکھا ہے کہ مراد سنۃ الخلفاء اسوہی سنت انکی ہے جس میں وہ موافق و متبع سنت
نبوی ہیں نہ وہ جسکے وہ خود موجود ہوئے اور وہ سنت نبوی کی طرف مستثنی ہوئے تو لازم تھا کہ انکا کوئی فعل و قول محل
انکار و ترک عمل صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین کا نہ ہوتا حالانکہ بہت سی ایسے امور ہیں جو بعض خلفاء راشدین کو
قول و فعل سے ثابت ہیں اور لوگوں نے قبول نہیں کیے بلکہ بعض ایسے امور ہیں جنہ انہوں نے خود رجوع کر لیا اور اگر
وہ قول و فعل ان کے بذات خود قطع نظر توافق و متابعت سنت نبوی کے حجت ہو تو اور ان کو بذات خود منصب شریع
تخلیل یا تحريم یا سنت کرنے یا واجب کرنا ہوتا تو ان کے وہ قول و فعل اور صحابہ و تابعین اور ائمہ مجتہدین کو محل انکار
و ترک عمل کیوں بنتے اور وہ خود ہی ان سے رجوع کیوں کرتے اس بات کا یہ ہو کہ منصب شریع منصب الہی ہر بغضای ان
الحکم الا للہ یعنی نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے ولا یشرک فی حکمہ احد یعنی اور نہیں شریک کرتا یہ حکم اپنے کو
کسی کو امر لہم فیکروا یا نہی لہم فیکروا اللہ من الذین مالکنا یدن یرا اللہ کیا وہ سطر ان کے شریک ہیں کہ مقرر کیا ہو
و سطر ان کے دین میں ہو جو کچھ کہ نہیں ان دن دیا ہے ساتھ اس کے اللہ نے ہر اگر نسبت اسکی طرف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہوتی ہے تو وہ ہی اس حجت سے کہ وہ خدا کی طرف سے ملہم تھے اور حرام و حلال پر موقوف اللہ تعالیٰ و مالک یقول
عن الہوی انی ہوا لا وحی یوحی یعنی اور نہیں بولتا خواہش اسکی نہیں وہ مگر وحی بھیج جاتی ہے اور نسبت
اسکی طاہر مجتہدین کے خلفاء صحابہ ہوں خواہ غیر ان کے اسی منہ سے ہو کہ وہ نفس شارع سے استنباط کر کے کہتی ہیں حاجت
شاہ ولی اللہ صاحب تحفۃ اللہ الباقیۃ میں بذیل بیان تقلید شرعی کے جس میں اتباع غیر نبی مخالف نصوص باجاء و
فرمان ہیں اور بعد اسکا یہ کہ حلال لکنا اور حرام کرنا عبارت ہے جہاں میں حکم جاری کرنے کے کہ فلا فی چیز کا خدا

۱۰ عبارت مختار است از
 از خود و مبدء و معلوم
 محلی و مکان و کلام
 مین و
 آینه بده و از او معلوم
 که پیشتر این چه
 آینه بده
 سبحان الذي
 که قوس بر او بیند
 آینه بده
 البی بیک که پیشتر بده
 آینه بده
 که در عالم کلام
 که در پیش
 عبارت مختار است
 البی بیک که پیشتر
 که در پیش

کیا جاوے گا تو یہ زمانہ مواخذہ کرنے اور نہ کرنے کا سبب ہوگا اور یہ بات اللہ تعالیٰ کی صفتوں میں سے ہے اور حلال کرنے
 اور حرام کرنے کی نسبت جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو تو ان سے کہنے کہ انکار فرمان اللہ تعالیٰ کو حلال کرنا اور حرام
 کرنا کی قطعی علامت ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہر مجتہدین کی طرف ان چیزوں کی نسبت جو ہی توازن
 سے کرے کہ اس کو صاحب شرع سے روایت کرنا نص ہے یا اسکی کلام کے معنی ہستی یا کرنے سے ہے الخ لیجب
 تاکہ غیر نبی کے قول و فعل کا مستند نہ بنے نہ کتاب اللہ سنت نہ وہ بذات خود کہ سب شل سنت نبوی و ہم بلا اسکا ہو سکتا
 ہے اب ہم چند مثالیں ان امور کی جو خلفائے ثلاثہ و سنت نبوی کو صادر ہوئیں اور لوگوں کے اس انکار کیا یا نہ
 خلفائے ثلاثہ بعض اقوال سے رجوع ہی کر لیا معروض نقل میں لائے ہیں تاکہ ہمارا بیان مذکور تصدیق کو پہنچے اول
 حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما متفق و منع کرتے تھے لوگوں کو اور حضرت علی رضی اللہ عنہ وغیرہ انکے مخالف رہے
 و یکہ صحیح مسلم مع شرح نووی کے جبکا جی باب ۳۹ و ۴۰ میں بلکہ ترمذی حبابہ احمدی دہلی کے صفحہ ۲۴
 میں لکھا ہے عبداللہ بن عمر ہی اس سلسلہ میں بائیں مخالف ہے کیسے عبداللہ بن عمر سے حکم متمم کا دریافت کیا تو انہوں نے
 نے جواز کا حکم یا پر سائل کو کہا تمہارا باپ تو سنہ کرتا تھا اسکے جواب میں کہہ گئے کہ بلکہ اگر ایک کام کو منیبر نے کیا ہو
 اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہہ تو اتباع رسول کا ہوگا یا میرے باپ کا اور کہا ترمذی نوید حدیث حسن صحیح ہے دفع
 حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیواسطے تیم سے منع کرتے تھے جس میں انکے مخالف اصغر صحابہ سے چنانچہ یا ص ۱۱۱ صحیح مسلم میں
 وجہ ہے و یکہ لے جبکا جی باب ۱۱۱ میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر سے منع کیا جس میں انکے مقابلہ میں ایک بوڑھا کثری ہوئی
 اور اسے کہا کہ خدا تو میری بابت قراں میں فرماتا ہے **وَاتَّبِعُوا مَا يَخُذُ فَيُفْعَلْ** ایسا اور دیا ہوتے ان کو
 مال غیر پس تم کہاں ہو منع کرتے ہو پس حضرت عمر نے اپنے قول سے رجوع کر کے اسکی بات تسلیم کر لی و یکہ لے اس قصہ کو
 تفسیر مدارک مطبوعہ طبع حنفی دہلی کے صفحہ ۱۲۸ میں جبکا جی باب ۱۱۱ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ایک قوم تہذیب کو
 جلادیا تھا جس میں حضرت ابن عباسؓ انہ انکار کیا و یکہ لے بخاری حبابہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۳ میں جبکا جی
 باب ۱۱۱ میں حضرت عمرؓ نے قرآن مجید کو یکجا جمع کر لیا کہ انکو کہنا تو حضرت ابو بکرؓ نے اس بات کو پسند نہ کیا اور کہا **كَيْفَ تَفْعَلُ**
شَيْئًا لَمْ يَقْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ اگر ایک چیز کو کہہ نہیں کی وہ چیز غیر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم نے بیشک کہہ لی ہے میں اسکی حکمت آئی ہے بعد اتفاق سا و دونوں کو زمین ثابت اردو کو انکار کیا اور کہا
كَيْفَ تَفْعَلَانِ شَيْئًا لَمْ يَقْعَلْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کہ اگر ایک چیز کہہ نہیں کی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ نے ان کو منع کیا ہے

اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا کہ اسکی سچی جگہ اسکی انکسلی وکیہ ہے یہ بات بخاری چہ اپ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۲۵ میں جسکا جی ہے
 انکے سوا اسکی مثالیں اور نظیریں اور یہی بہت ہیں اگر سب لکھی جاویں تو طوالت ہوتی ہے لہذا اسی قدر پرکتفا کیا گیا دلیل
 چوتھی زرین میں روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے چہا
 میں نے اپنی پروردگار کو اختلاف صحابہ سے پہچنے پہچاننے کی اللہ تعالیٰ نے طرف میری کہ امیر محمد بلاشبہ اصحاب سے نزدیک
 میرے بہتر استاروں کے ہیں آسمان میں بعضی ان ستاروں میں سقوی تر اور روشن تر ہیں بعضے سقوی اور سطر ہر ایک کے نور سے
 پس جس شخص نے کہ لیا کچھ سچے سے کہ وہ سچے پر ہیں اختلافات سے پس نزدیک سیر ہدایت پر ہیں کما اور فرمایا رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم نے اَحْبَبُ النَّاسِ إِلَيَّ كَلْبُومٌ فَيَأْتِيهِمْ اَقْتَدَانِيْمٌ اَهْتَدَيْتُمْ مَعِيَ صَحَابِيْكُمْ مَآئِدَتَارُونَ كَيْفَ هِيَ سَاحِبُ
 کسی انہیں سے پیروی کرو گے راہ پاؤ گے سو جواب اسکا یہ کہ حدیث موضوع میں نہ بنائی ہوئی ایک ٹل ہے جیسے کہ
 عبدالحی صاحب حنفی مکتبہ نوی نے اپنے رسالہ تحفۃ الاحیاء فی احیاء سنت الابرار میں لکھا ہے کہ کمال الدین محمد
 نے بیچ تیسرے الوصول شریح منہاج الاصول کے اور تحقیق روایت کی گئی ہے حدیث بہت طرق سے کہا ابن خرم نے یہ حدیث
 موضوع ہے اور کہا بزار نے نہیں ہے صحیح اور کما بہیقی نے یہ حدیث مشہور المتنب ہے اور سند میں اسکی ضعیف ہیں انہیں ثابت
 ہوئی سحر اس میں کے کوئی اسناد اتنے مختصر نہیں معلوم ہوا کہ حجت کبریٰ ساتھ اس حدیث کو خبیث نہیں بلکہ مدینی ہے
فصل من استخاره کر بیان میں عَنِ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْلَمُ الْإِسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يَعْلَمُ السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ
يَقُولُ إِذَا هُمْ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لْيَقُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَخِيرُكَ
بِعِلْمِكَ وَأَسْتَعِيذُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا
أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اللَّهُمَّ أَنْ تَكُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي
أَمْ يُرَى أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَيَكْسِرْهُ كَقَرَارِكَ لِي فِيهِ فَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا
الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي وَعَاقِبَتِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَآخِرِهِ فَاقْدِرْهُ عَلَيَّ وَأَصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْهُ
عَنِّي وَأَقْدِرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِي بِهِ قَالَ وَيُسَوِّي حَاجَتَهُ رَوَاهُ الْحَاجُّ إِسْرَادُ رَأَيْتُمْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما تہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سماتے ہو کما استخارہ کی سچ سب کاموں کو جسے سکھانے کو
 سورہ قرآن کی سنی بہت تمام تھا اس کے سکھانے کا فرما تو قصید کرے ایک تمہارا کسی کام کا پس چاہے کہ ٹپ ہے دو
 کہ متین سوا فرض کے بہر چاہے کہ کہے یا ابھی مختصر میں طلب خیر کی کرنا ہوں تجھ و ساتھ استغاثت علم ترے کہ اور طلب

۲
 حدیث صحیح بخاری
 حدیث صحیح مسلم

اور پڑی نماز عصر کی دی الخلیفہ میں دو رکعتیں و احادیث میں بیان ہے حضرت کے سفر کا کہ حب حضرت نے ارادہ
 سفر لکھا کیا حج کے لیے تو ظہر مدینہ میں پوری پڑی بہ حب نکلے اور ذوالخلیفہ میں پہنچ کر نام ایک جگہ کا ہے کہ میں کو سن
 مدینہ سے نماز عصر کی قصر کی کہ دو رکعتیں پڑھیں مذہب امام عظم اور شافعی کا یہی ہے کہ مسافر حب نکلے شہر کے مکانات
 سے قصر کرے اور مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کما فرض کی اللہ نے نماز اور زبان نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم تمہاری گھر میں جاوے اور سفر میں دو رکعتیں اور در کی حالت میں ایک رکعت **وَعَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ**
قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِذَا جِئْتُمْ
أَنْ يَفْتِنَكُمْ الَّذِينَ كَفَرُوا فَقَدْ آمَنَ النَّاسُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ حَبِيبُ مِمَّا عَجَبْتُ مِنْهُ فَسَأَلْتُ
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ قَدْ صَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَأَقْبَلُوا صَدَقَتْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ
 اور روایت ہے یعلیٰ بن اسیر کہ کہا کہ اس نے و طو عمر بن الخطاب کہ (اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے) انہیں اور تمہارا گناہ یہ کہ
 گناہ کرو تم نماز سے اگر دو رقم یہ فتنہ میں ڈالیں تم کو وہ لوگ کہ کافر ہو یس تحقیق کہ اس میں میں اب لوگ (یعنی خوف
 جاننا رہا پس کیا وجہ ہو گناہ کرنے نماز کی) کہا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعجب کیا سینے اچھے سے کہ تعجب کیا تو
 اتنے پس پوچھنا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سبب فرمایا صدقہ ہے کہ صدقہ کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ اس کے تمہ
 نبی بول کر صدقہ ہسکار روایت کیا احادیث کو مسلم نے و بخاری اور مسلم میں روایت ہے حارث بن سب خزامی رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا نماز پڑھائی ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مناسبت دو رکعتیں اس حال میں کہ ہم تھے بہت سیر
 کہ نہ تھے کہی اور بہت اس میں تھے و یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے کہ ان دنوں میں صحابہ نے شمار تھے اور با اس تھے
 کفار سے یا سیلے کہا کہ مشرور ہونا قصر کا موقوف اور خوف فتنہ کے کفار سے نہیں جیسا کہ یہ آیت **فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ**
جُنَاحٌ آخر تک یہ جو مذکور ہوئی معلوم ہو بلکہ بہر حال قصر کرنا چاہیے کیونکہ حالت اس میں نماز کا قصر کرنا اگر خدا تعالیٰ
 کی مرضی کو ظاہر ہوتا تو حضرت کہی نہ قصر کرتے حالانکہ قصر کرنا حضرت کا مثل آفتاب کے روشن و عیان ہے اور حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنا عین حکم ماننا خدا تعالیٰ کا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **لَقَدْ كَانَ لَكُمْ**
فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنی البتہ تمہارے پیغمبر رسول خدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالیٰ
 نے **مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَّاعَ اللَّهَ** یعنی جس نے فرمانبرداری کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اس کو
 فرمانبرداری کی اللہ کی اور بخاری میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ **اطَّاعُوا فَطَاعُوا** یعنی اس نے فرمانبرداری کی اور
 اللہ یعنی پس جس نے فرمانبرداری کی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس تحقیق اس نے فرمانبرداری کی اللہ تعالیٰ کی اور

۲
 ۳
 ۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور اسی کے فاکل بن امام شافعی اور ان کے نزدیک ہے کہ اگر چاہے پوری ٹہرے اور اگر چاہے
قصر کرے اور قصر افضل ہے اور امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ اختلاف کیا ہے علما نے یہ قصر کرنے کے
سفر میں ہیں کہا شافعی اور مالک بن انس اور اکثر علما کو جائز ہے قصر کرنی ہی اور پوری ٹہرتی ہی اور قصر افضل ہے
اور کما امام ابو حنیفہ اور اکثر لوگوں نے کہ قصر واجب ہے اور پوری ٹہرنا درست نہیں ہے اور دلیل پڑھتے ہیں ساتھ
شیخ بن امیر جدیدؒ کو اور ساتھ اس کے کہ تحقیق اکثر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ان کے صحاب کا تھا قصر کرنا
اور دلیل پڑھی ہے امام شافعیؒ کو اور جو موافق ہیں امام شافعی کے ساتھ حدیثوں بشوہ کے جوکہ صحیح مسلم وغیرہ میں
ہیں کہ تحقیق صحابہ رضی اللہ عنہم تھے سفر کرتے ساتھ بغیر اصلہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس انہیں یہ عین صحابہ قصر کرتے
تھے اور بعض ان میں سے پوری ٹہرتے تھے اور بعض ان میں سے روزہ رکھتے تھے اور بعض ان میں
سے افطار کرتے تھے نہیں عجیب کرتا تھا بعض انکا بعض پر اور ساتھ اس بات کو کہ حضرت عثمانؓ تو پوری ٹہرتے
اور سیوطی حضرت عائشہؓ وغیرہ اور ایسا ہی ظاہر قول امیر بزرگ کا ہے فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوا مِنَ
الْعِشَاءِ اور اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ قصر کرنا گناہ نہیں مباح ہے اتنے مسافر کو کسی جگہ ٹہرنے سے
اس میں نماز قصر کرنے کی حد کے بیان میں یَحْنُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكَعَتَيْنِ حَتَّى يَجْعَلَ إِلَى
الْمَدِينَةِ قَبْلَ لَهُ أَقْتَمُهُمْ مَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقْتَمَنَا بِهَا عَشْرًا مُتَّفِقًا عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ
سے کہ کمال تک پہنچا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے طرف مکہ کی پس تو نماز ٹہرتے دو دو رکعتیں یعنی
چار کی دو ٹہرتے یہاں تک کہ پہر اک ہم طرف مدینہ کو کہا گیا واسطے النبی کے کیا تھیرے تو ہم مکہ میں کچھ یعنی
کچھ مدت کہا تھیرے تب ہم مکہ میں داخل ہوئے روایت کیا احمد بن حنبل اور سلم نے سنن دارمی میں روایت
ہے انہیں کو کہ یہ ذکر حجۃ الوداع کا تھا اور بخاری میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تھیرے
بنی صلی اللہ علیہ وسلم انیس دن مکہ میں قصر کرتے تھے رکما ابن عباس نے اپس اگر ہم تھیرے انیس دن قصر کرتے
ہم اور اگر زیادہ تھیرے ہم پوری کرتے ہم یعنی چار رکعت ٹہرتے اور ابو داؤد میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی
اللہ عنہ سے کہ کہا تھیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو کہ میں میں من قصر کرتے تھے نماز کو کہ ابو داؤد نے
کہ سوا میر عمر کے نہیں سند بیان کی احادیث کی کیسنے اور کما ابن حجر نے بلوغ المرام میں کہ راوی اسکے فقہ ہیں مگر
یشک اختلاف ہے صحیح و ملحدیث کو لینے اسلئے کہ صحیح سند ہے اور کما ترمذی نے اور روایت کی

گئی ہو حضرت علیؑ کو تحقیق کیا اوس نے جو شخص کہ اقامت کرے دس دن پوری پڑھے نماز اور روایت کی گئی ہے ابن عمرؓ سے کہ
 تحقیق کیا اوس نے جو شخص کہ اقامت کرے پندرہ دن پوری پڑھے نماز اور روایت کی گئی ہے اسی سے بارہ دن کی بھی اور
 روایت کی گئی ہے سعید بن مسیبؓ کے تحقیق اوس نے کہا جب اقامت کرے چار دن نماز پڑھے چار رکعتیں اور روایت کیا
 اسکو اسے قتادہ اور عطاء خراسانی نے اور روایت کی اسے داؤد بن ابی ہند و خلف اسکو اور اختلاف کیا جو اہل
 علم نے پیچھا سکے سچ اس باب کے پس ایہ سفیان ثوری اور اہل کوفہ گئے ہیں طرف وقت معین کرے پندرہ دن
 کی جب قصد کرے اور پڑھنے پندرہ دن کو پوری پڑھے نماز اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے اور پڑھنے بارہ
 دن کو پوری پڑھے نماز اور کہا مالک اور شافعی اور احمد نے جب نیت کرے اور پڑھنے چار دن کو پوری پڑھے
 نماز اور ایہ اسحاق بن یحییٰ کہتے ہیں بہت قوی مذہبوں سے پیچھا اسکے حدیث ابن عباسؓ کی کہا اسحاق بن اسلمیہ
 کہ تحقیق ابن عباسؓ نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر تاویل کیا اسکو بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جب
 قصد کرے اور پڑھنے انیس دن کے پوری پڑھے نماز یہ اجماع کیا اہل علم نے اور اس بات کو کہ تحقیق واسطے سافہ کے
 ہے یہ کہ قصر کرے جب تک کہ نیت کرے پڑھنے کی اگر چہ آدین اور اس کے کئی برس آتے اور ابن ہمام نے فتح القدر
 میں لکھا ہو کہ روایت کی ہے عبد الرزاق نے ساتھ سند اپنی کے کہ تحقیق ابن عمرؓ پڑھے آذریجان میں چہ مینے قصر
 کرتے تھے نماز کو اور بقیہ نماز روایت کی ہے پیچھے حضرت کے ساتھ اسناد صحیحہ کے کہ تحقیق ابن عمرؓ نے کہا کہ پڑھی تھی ہم
 برف اور ہم آذریجان میں تھے چہ مینے پیچھا لڑائی کے پس تھے ہم نماز پڑھتے دو رکعتیں اور اسی کتاب میں ہے کہ ساتھ
 ابن عمرؓ کے اور صحابہ بھی تھے اور روایت کی عبد الرزاق نے حسن ہے کہ کہا اسنے نویم ساتھ عبد الرحمن بن عمرؓ کو
 پیچھے بعض شہر و فارس کے کئی برس پس تھے ہم جمعہ کرتے اور نذر یاد دہی کرتے اور دو رکعتوں کے اور روایت کی عبد الرزاق
 نے انس بن مالک کے تحقیق وہ تھے ساتھ عبد الملک بن مروان کے شام میں دو مہینے نماز پڑھتے تھے دو دو رکعتیں
 انتہا اور شیخ عبد الحق نے شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ اگر ساتھ نیت اقامت کرے
 چار دن یا زیادہ نہیں مقیم ہو جاتا ہے اور چار رکعت ادا کرے اور اگر بدون نیت کہ ساتھ قصد نکلے آجکل کے زیادہ
 اٹھاؤں جو یہ نماز پوری پڑھے اور ادھون نماز چار دن کا حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے
 انتہا اور امام شوکانی نے در ربیعہ میں لکھا ہے اور جب پڑھے کسی شہر میں تہرہ تو قصر کرے بیس دن تک اور
 جب ارادہ کرے چار دن نہیں کیا تو پوری نماز پڑھے بعد چار دن کے انتہا نماز قصر کرنے کی مسافرت کی
 حد کو بیان میں عنک اکیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

۱۰
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۱
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۲
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۳
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۴
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۵
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۶
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۷
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۸
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۱۹
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح
 ۲۰
 عبارت فتح القدر
 جلد اول کتاب النکاح

کرتے ہیں یہ کامینے نفلین پڑھتے ہیں (یعنی سنتیں) ابن عمرؓ نے کہا اگر مومنانین نفلین پڑھنے والا پوری ٹہنٹا میں
 نماز فرض اپنی (یعنی اگر محیل اور اگر نہ سنتوں کا ہو تا تو پورا پڑھنا فرضوں کا اہم اور اولی تھا پس جب فرض قصر
 کیے گئے تو ترک سنت اولی ہو گا کیونکہ کامل کرنا فرض کا اولی ہو سنت ہی صحبت رکھی سینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 سے پس جو زیادہ کرتے سفر میں دو رکعتوں پر اور صحبت رکھی سینے ابو بکر اور عمر اور عثمانؓ کو سیطرح یعنی وہ بھی سفر میں
 سنتیں نہیں پڑھتے تھے کما تریڈی نو اور روایت کی گئی ہے ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ
 نفل پڑھتے سفر میں پہلے نماز کے (یعنی فرض کے) اور بعد اسکے اور روایت کی گئی ہے ہی انہیں کے اونہوں نے
 نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت تھے نفل پڑھتے سفر میں پہر اختلاف کیا اہل علم نے پیچھے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے (یعنی سبب اسکو کہ حضرت پڑھنا ہی ثابت ہو اسے اور نہ پڑھنا ہی البتہ اعتقاد کیا بعض اصحاب
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس طرح کر نفل (یعنی سنتیں پڑھتے سفر میں اور ساتھ ہی کو قائل ہیں امام احمد
 اور اسحاق اور اعتقاد کرتی ہے ایک جماعت اہل علم سے یہ کہ سفر میں نہ نماز پڑھے پہلے فرض کے اور نہ بعد اسکے اور مقصد
 اس شخص کا جو کہ نہیں نفل (یعنی سنتیں) پڑھتا عمل اسکا حضرت پر ہو اور نفل (یعنی سنتیں) پڑھتا ہے پس اگر
 اسکے ہے یہ اسکے بزرگی بہت (یعنی ثواب بہت پاتا ہے) اور (اسناب میں) اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ سفر میں نفل
 (یعنی سنتیں) پڑھنا اختیاری بات ہے یعنی جو پڑھنا ہو یا نہ پڑھنا اس کو اختیار ہے گاہ اس کو اختیار نہیں تھے سفر میں
 نماز جمع کر کے بیان میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَبْعِينَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْغَرْبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ یعنی روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر
 کے اور عصر کے جب وقت کہ ہوتے سفر میں اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے روایت کیا احمدیث کو بخاری نے
 و احمدیث کو معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر کے وقت میں ظہر کے ساتھ اسی وقت عصر کو پڑھ
 لے یا عصر کو وقت میں عصر کے ساتھ اس وقت ظہر کو پڑھ لے سیطرح مغرب کے وقت میں مغرب کے ساتھ اس وقت عشاء
 کو پڑھ لے یا عشاء کو وقت میں عشاء کے ساتھ اس وقت مغرب کو پڑھ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور
 نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمیع صورتی پر یعنی ظہر آخر وقت میں پڑھے اور عصر اول وقت میں سو بات
 صحیح خلاف احمدیث کے ہی اور حدیثوں آئندہ کے ہی ہے **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**
الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي نَضْلَةَ إِذَا رَأَيْتَ الشَّمْسَ قَبْلَ أَنْ يَرْتَجِلَ جَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ

۴
 ابن عمرؓ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نہ
 نفل پڑھتے سفر میں پہلے نماز کے (یعنی فرض کے) اور بعد اسکے اور روایت کی گئی ہے ہی انہیں کے اونہوں نے
 نفل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تحقیق حضرت تھے نفل پڑھتے سفر میں پہر اختلاف کیا اہل علم نے پیچھے نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم کے (یعنی سبب اسکو کہ حضرت پڑھنا ہی ثابت ہو اسے اور نہ پڑھنا ہی البتہ اعتقاد کیا بعض اصحاب
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نے اس طرح کر نفل (یعنی سنتیں پڑھتے سفر میں اور ساتھ ہی کو قائل ہیں امام احمد
 اور اسحاق اور اعتقاد کرتی ہے ایک جماعت اہل علم سے یہ کہ سفر میں نہ نماز پڑھے پہلے فرض کے اور نہ بعد اسکے اور مقصد
 اس شخص کا جو کہ نہیں نفل (یعنی سنتیں) پڑھتا عمل اسکا حضرت پر ہو اور نفل (یعنی سنتیں) پڑھتا ہے پس اگر
 اسکے ہے یہ اسکے بزرگی بہت (یعنی ثواب بہت پاتا ہے) اور (اسناب میں) اکثر اہل علم کا یہ قول ہے کہ سفر میں نفل
 (یعنی سنتیں) پڑھنا اختیاری بات ہے یعنی جو پڑھنا ہو یا نہ پڑھنا اس کو اختیار ہے گاہ اس کو اختیار نہیں تھے سفر میں
 نماز جمع کر کے بیان میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ**
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَبْعِينَ يَجْمَعُ بَيْنَ الْغَرْبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاهُ
الْبُخَارِيُّ یعنی روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر
 کے اور عصر کے جب وقت کہ ہوتے سفر میں اور جمع کرتے درمیان مغرب اور عشاء کے روایت کیا احمدیث کو بخاری نے
 و احمدیث کو معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر کے وقت میں ظہر کے ساتھ اسی وقت عصر کو پڑھ
 لے یا عصر کو وقت میں عصر کے ساتھ اس وقت ظہر کو پڑھ لے سیطرح مغرب کے وقت میں مغرب کے ساتھ اس وقت عشاء
 کو پڑھ لے یا عشاء کو وقت میں عشاء کے ساتھ اس وقت مغرب کو پڑھ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور
 نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمیع صورتی پر یعنی ظہر آخر وقت میں پڑھے اور عصر اول وقت میں سو بات
 صحیح خلاف احمدیث کے ہی اور حدیثوں آئندہ کے ہی ہے **وَعَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ**
الْبُخَارِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ بَنِي نَضْلَةَ إِذَا رَأَيْتَ الشَّمْسَ قَبْلَ أَنْ يَرْتَجِلَ جَمْعَ بَيْنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَإِنْ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کو بیچ سفر کے کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کو
پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور زہر یا وعشا کو کما سعید نے پس کما سینہ و سطر ابن عباس کے کس چیز نے اٹھا یا
حضرت کو اور پاس کے (یعنی کس سبب سے حضرت نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ حج ہو است کا
روایت کیا احمد حدیث کو مسلم نے و کما ترمذی نے نیچے حدیث معاذ بن جبل کے اور اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر
اور انس اور عبداللہ بن عمر اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر بن عبد اللہ روایت ہو اور ساتھ ہی
کے قائل ہو کہ ابن امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق کہتے تھے یہ دونوں نہیں خوف ہے یہ کہ جمع کرے درمیان دو نمازوں
کے سفر میں بیچ ایک نے وقت کو ان دونوں وقتوں میں اتنے اور کما امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ امام شافعی
اور اکثر لوگوں نے کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونوں وقتوں ان کے کے جوئے میں ان میں ہو کہ جائز
بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چھوٹے سفر میں امام شافعی کے دو قول میں اور اسکے دونوں
قولوں میں بہت صحیح قول اسکا یہ ہے کہ جس سفر میں قصر کرنا نماز کا درست نہیں اس میں جمع کرنا بھی درست نہیں
اور سفر طویل ۸ میل ہاشمی ہے اور وہ دو متر لیں درمیان ہوتی ہیں جیسا کہ پہلے گزرا اتنے اور کما امام
شوکانی نے در التبیان میں درست ہو مسافر کو جمع کرنا نماز کا ساتھ تقدیم تاخیر کے اذان و اقامت سے یعنی ظہر کے
ساتھ عصر پڑھے یا عصر کے ساتھ ظہر ملاوے یا عصر کے ساتھ عشا پڑھے یا عشا کے ساتھ مغرب ملاوے اتنے
اور حنفیہ جو نماز ظہر اور عصر کو مغرب اور عشا کو سفر میں جمع کر کے پڑھنا درست نہیں جانتے سودا لائل ان کے یہ ہیں
پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری میں اور مسلم اور ابوداؤد اور نسائی میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہ
کما سنن دیکھا سینہ بنی خدیجہ اصلہ اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نماز پڑھی ہو کوئی نماز بدون وقت انہو کے مگر دونوں نمازین کہ جمع
کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ میں اور نماز پڑھی فجر کی اسدن قبل وقت انہو کے سو جواب ہکا دو طرح
ہے اول یہ کہ تکلفاً نہ شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ (سفر میں) حضرت (اور حضرت کو صحابہ کا نماز کو) جمع
کر کے (پڑھنے کو) نہ دیکھا ابن شحو کا مزدلفہ کی سوای مضر مضر و کا (مگر کہ نہیں ہے اسلیے کہ یقول عدم ہی نہ عدم
نقل اور مثبت مقدم ہے نانی پر اور ابن مسعود نے بہت سی چیزوں کو بھلا دیا تھا جمال کو کتاب ہے کہ نماز کی جمع کر کے
پڑھتے کو ہی بھلا دیا ہو چنانچہ نفع الیدین کے بیان میں پہلو گزرجکا ہے دوم یہ کہ ابن مسعود خود بیان کرتے ہیں کہ سفر
میں حضرت دونوں کو ایک وقت میں جمع کر کے پڑھتے تھے جیسا کہ محدث اسلام نے محلی شرح موطا امام مالک
میں لکھا ہے کہ دیکھا سینہ سند ابی جلی بن طریق ابی لیلے و اس سے روایت کی ابی قیس از دی و اس نے ابن مسعود

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

سے کہتے حضرت جبرائیلؑ نے درسیان و نمازوں کے سفر میں نیتیں دوسری دلیل فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اِنَّ الصَّلٰوةَ کَانَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْعًا لِّیَنْتَفِیْخَ فِیْہِ نَازِحًا وَّ اَوْسَعًا لِّمَنْ کَانَ عَلَیْہِ ذِکْرٌ وَّ اَوْسَعًا لِّمَنْ کَانَ عَلَیْہِ ذِکْرٌ
 پر پہر اول یہ کہ تعین اوقات نماز بطرح و کہ حضرت کا قول اور فعل سے ہے بطرح و جمع کرنا بھی حضرت کے فعل سے ہے جو کہ جمع
 کی حضرت نے سو جو کوئی دلیل کہے ساتھ اس آیت کے واسطے جمع کرنے نماز کے اس میں پس نہیک نہیں ہے و بطرح
 لکھا ہو سکا الختام شرح بلوغ المرام میں دو م یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث سے مقدم ہے تو یہ مقدم کرنا نماز کا بالکل درست
 نہیں ہے حالانکہ قصر کرنا نماز کا نزدیک واجب ہے اور کلام اللہ کے خلاف ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اگر خوف
 کا فزون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی یہ کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صمد قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اسکا احسان
 کر دینا ہے اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کا قول ہے اللہ تعالیٰ کا قول نہیں ہے اور یہی ہمارا دعویٰ ہے کہ
 مضامین کلام اللہ کے حضرت کے فرمانے یا عمل کرنے پر ہی حصر ہے اور جمع کرنا نماز کا حضرت کے فعل سے خود ثابت ہو پس
 معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ الصَّلٰوةَ الْاٰتِیَہُ سے اور جائز نہ ہونے جمع کرنے نماز کے حجت پر مبنی نامقبول ہے سو م یہ کہ کلام اللہ
 کے مضامین پر واقف حضرت کو زیادہ اور کوئی نہیں اور حضرت خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف ذرہ کر رہی ہو کوئی کلام
 نہیں کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر میں اگر خدا تعالیٰ کی مرضی اور آیت مذکورہ کے خلاف ہوتا تو ہر وقت وحی نازل ہوتی
 اور جمع کرنے کو منع کیا جاتا تھے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر میں خدا کے نزدیک ہی ناپسند نہیں چہا م یہ کہ حکم آیت
 مذکور اگر جمع کرنا نماز کا متعارف نزدیک منع ہے تو یہ ہر فرد لغین جو تم جمع کر کے پڑھنے کے قائل ہو اسکی کیا وجہ ہے قرآن کو
 تو ثابت ہے نہیں اور اگر یہ کہ حدیث سوانت ہو تو جواب یہ ہے کہ سفر میں جمع کرنا بھی حدیث ہی ہو ثابت ہے ہر قوم اس
 کو کیون نہیں درست جانتے اسکا کیون انکار کرتے ہو عرض کہ بغیر صلعم کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر کی تقلید کرنے
 سے یہ سب خرابان لاف مین اور حق یہ ہے کہ سفر میں جمع کرنا نماز کا تو ایک طرف رہا اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گھر
 بھی کہی کوئی جمع کرے تو بھی گناہ نہیں ہے جیسا کہ آگے آتا ہے گھر میں نماز جمع کر کے یا نہیں **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الظُّهْرُ وَالْعَصْرُ جَمِيعًا يَأْمُرُ بِتَمَتُّهِمَا فَيُحْتَفِظُ وَ
كَاسَفَرٍ قَالَ أَبُو الثَّوْبَرِيِّ قَسَلْتُ سَعِيدًا لَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ فَقَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ كَمَا سَأَلْتَنِي فَقَالَ أَرَادَ
أَنْ لَا يُخْرِجَ أَحَدًا مِنْ أَمْتِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ نماز ٹہری رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی اکٹھی مدینہ میں سوا خوف اور سوا سفر کے کہا ابوالزبیر نے اس پر پوچھا میں نے سعید کو کس
 واسطے پوچھا حضرت نے اسکو یہ کہا سعید نے پوچھا میں نے ابن عباس سے جیسا کہ پوچھا تو نے مجھ سے پس کہا ابن عباس نے ارادہ

یہ ثابت ہے کہ نماز میں جمع کرنا جائز ہے
 اور اگر کسی نے کہا کہ نماز میں جمع کرنا جائز ہے
 تو اسکا جواب یہ ہے کہ نماز میں جمع کرنا جائز ہے
 اور اگر کسی نے کہا کہ نماز میں جمع کرنا جائز ہے
 تو اسکا جواب یہ ہے کہ نماز میں جمع کرنا جائز ہے

کیا حضرت نے یہ کراہی ہو سیکامیری امت میں یہ روایت کیا احمدیہ کو مسلم نے **وَعَنْهُ** قال جمع رسول اللہ
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ الظُّحْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ بِالْمَدِينَةِ فِي عَتَمَةِ يَحُوفٍ وَلَا مَطَرٍ فِي حَاضِرَةٍ
 وَكَيْفٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ لِمَ فَعَلَ ذَلِكَ قَالَ كَيْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ وَفِي حَدِيثٍ آخِي مُعَاوِيَةُ قَبِيلُ
 لَابِ عَجْلٍ أَرَادَ إِلَيْكَ قَالَ أَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں کہ کما جمع کی (نماز)
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشاء کے مدینہ میں سو خوف اور سو امینہ کے اور
 بیچہ حدیث و کعب کے ہے کہ کما کما سینہ و اسطر ابن عباس کے اسلے کیا حضرت نو اسکو کما ابن عباس نے تاکہ
 تکلیف نہ ہو حضرت کی امت کو اور بیچہ حدیث ابی معاذ کے ہے کہ کما کما گیا و اسطر ابن عباس کے کیا ارادہ کیا حضرت نے
 اس کما ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے کراہی ہو سیکامیری امت کو مسلم نے **وَعَنْهُ** أَيْضًا قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَمَثَانِيًا الظُّحْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ قَالَ أَبُو أَيُّوبَ لَعَلَّاهُ فِي لَيْلَةٍ مُطِيرَةٍ
 قَالَ عَسَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ اور روایت ہے یہی انہیں سے
 کہ کما نماز پڑھی بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور عشاء کما ابو ایوب (اختیالی بنا
 نے روایت جابر کے) شاید یہ ہو بیچہ رات امینہ کے کما (جابر نے) شاید یہ روایت کیا احمدیہ کو بخاری اور مسلم اور
 ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **ف** مراد سات سو سات کہ تین تین تین نو مغرب کی اور چار عشاء کی اور
 مراد آٹھ سو آٹھ کہ تین تین تین چار تو ظہر کی اور چار عصر کی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ ائمہ میں
 سے ایک جماعت کا یہ مذہب ہے کہ اگر میں جمع کرنا نماز کا ضرورت کے یہی جائز ہے و اسطر اس شخص کے جو نہ بڑے اس کو
 عادت اور یہ قول ابن سیرین اور انشدب کا اصحاب اک سے ہے اور نکات کیا ہو اسکو خطابی لو فقال خاشی کبیر
 سے آسنے صحابہ خاشی ہو اسنے ابی اسحاق روزی ہو اس جماعت صحابہ حدیث ہو اور اختیار کیا ہے اس کو
 ابن المنذر نو اور مدو تیا ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا اَرَادَ أَنْ لَا يُخْرِجَ أُمَّتَهُ یعنی ارادہ کیا حضرت نو
 یہ کہ نہ حج ہو سیکامیری امت کا پس علت بیان کی (ابن عباس نے) ساتھ میں کے اور ساتھ کسی اور چیز کے والدہ اعلم اتھے
 اور امام شعرانی نے کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرت کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء کو مدینہ سو خوف اور
 سو سفر کے اور ایک روایت میں سو امینہ کے جو وارد ہوا ہے سو نہیں ہو بخوبی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انہی اور
 جو لوگ کہ ٹری ضرورت کے وقت گھر میں نماز جمعہ کرنے کے قائل نہیں ہیں و لائل انکے یہ ہیں پہلی دلیل ترمذی
 میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما اسنے نقل کی بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمعہ کرے درمیان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

دو نمازوں کے سوا ہر عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازوں بڑی گناہوں پر سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ احمدیث کر اوہون میں جنس بن قیس ہے اور کما ترمذی نے وہ ضعیف ہے نزدیک الحدیث کو ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک میں کہا ہے کہ جنس بن قیس اہل ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لانا حاکم کا احمدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی احمدیث کو موضوعات میں اسنے دوسری دلیل موطا امام محمد میں ہے کہ کہا امام محمد نے یہو پنجو ہم کو عمر بن الخطاب سے یہ بات کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا ملکون میں ساتھ سنہ کرنے انکے کے یہ کہ جمع کرین در میان دو نمازوں کو اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا در میان دو نمازوں کے ایک وقت میں بڑا گناہ ہے گناہوں پر خبر کی کہ ساتھ اس بات کو نیک بختوں کو علی بن حارث سے اسنے لکھول سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو یہ روایت موقوف ہے حضرت عمر پر اور روایت موقوف قابل بحث کے نہیں ہوتی چنانچہ بیان اسکا عبثی کے پیچھے نماز نہ جائز ہونیکے یا نہیں پہلے گذر چکا ہے اور دوم یہ روایت موطا امام محمد کی ہے اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثوں کے ساتھ ہرگز معارضہ نہ کر سکتی اور روایت موقوف کی تو اسکے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہو سکتی ہے فصل نماز خوف کے باینین **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَضَرِ أَوْ بَعْدَهُ فِي الشَّقَرِ كَعَتَيْنِ وَفِي الْخَوْفِ رُكْعَتَانِ وَرَأَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما فطر کی اسنے نماز اور پر زبان نبی صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے کہ گھر میں چار اور سفر میں دو رکعتیں اور ذکر کیا اس میں ایک رکعت روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **وَفِي الْخَوْفِ كَبَابَيْنِ وَبَيْنَ جَدَّتَيْنِ** کہ وارد ہوئی ہیں حاصل انکا سفر اللہ تعالیٰ میں یوں لکھا ہے کہ جنگ کجالات میں نماز کا وقت ہوتا اور دشمن قبلہ کی طرف ہوتا پیغمبر خدا آگے ہوتے اور صحابہ پیچھے دو صف کہ پیچھے اور نماز شروع کرتے اور سب کوع میں جاتے اور سب سر رکوع سے اٹھاتے لیکن جب بعد اسکو سجدہ میں جاتے انکے برابر پہلی صف سجدہ میں جاتی اور پہلی صف دشمن کے مقابل کٹری رہتی یہاں تک کہ جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صف کے ساتھ پہلی رکعت سے فراغت کرتے اور دوسری رکعت کو پہلو کٹرتے ہوتے پہلی صف سجدہ کرتے اور دونو سجدہ کر کے کٹری ہوتیں اور پہلی صف والوں کی جگہ پر آتے اور پہلی صف کے لوگ پہلی صف والوں کی جگہ پر جاتے تا فضیلت پہلی صف کی دونو گروہوں کو حاصل ہوتی اور دوسری صف کے لوگ دو سجدہ کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاصل کرتے جب پہلی صف کے لوگوں کو دو سجدہ رکعت اول کو انکے ساتھ حاصل کیے پھر فضیلت میں برابر رہی اور یہ نہایت عدل ہے اور حجت شہد میں بیستے پہلی صف سجدہ کرتی اور شہد میں انکے ساتھ

ابن حجر نے کہا کہ یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ احمدیث کر اوہون میں جنس بن قیس ہے اور کما ترمذی نے وہ ضعیف ہے نزدیک الحدیث کو ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک میں کہا ہے کہ جنس بن قیس اہل ضعیف ہے اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لانا حاکم کا احمدیث کو باعث اسکی غفلت کا ہے اور لایا ہے ابن جوزی احمدیث کو موضوعات میں اسنے دوسری دلیل موطا امام محمد میں ہے کہ کہا امام محمد نے یہو پنجو ہم کو عمر بن الخطاب سے یہ بات کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا ملکون میں ساتھ سنہ کرنے انکے کے یہ کہ جمع کرین در میان دو نمازوں کو اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا در میان دو نمازوں کے ایک وقت میں بڑا گناہ ہے گناہوں پر خبر کی کہ ساتھ اس بات کو نیک بختوں کو علی بن حارث سے اسنے لکھول سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو یہ روایت موقوف ہے حضرت عمر پر اور روایت موقوف قابل بحث کے نہیں ہوتی چنانچہ بیان اسکا عبثی کے پیچھے نماز نہ جائز ہونیکے یا نہیں پہلے گذر چکا ہے اور دوم یہ روایت موطا امام محمد کی ہے اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثوں کے ساتھ ہرگز معارضہ نہ کر سکتی اور روایت موقوف کی تو اسکے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہو سکتی ہے فصل نماز خوف کے باینین

بیمار پر روایت کیا احمدیث کو ابو داؤد نے اور کما انیس کے طاریق نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اس کو حاکم نے روایت سے طاریق مذکور کے اس نے نقل کی ابی موسیٰ **سوف** شک الحتام شر بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کما مصنف ابن حجر نے تلخیص میں کہ صحیح کیا احمدیث کو بہتوں نے اور روایت کیا اسکو شرح سنن میں ساتھ لفظ دوسرے کے ایک شخص قوم نبی و اہل کی سے اور نہیں نام لیا گیا اس شخص کا اندر او صنف کی یہ ہے کہ حدیث ساتھ اسوجہ کہ موصول ہوئی انتہے اور دارقطنی میں روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق معنی خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھ اللہ کے اور دن آخرت کو پس فرض ہے ہر نماز جو کی دن جبہ کے مگر بعض یاسا فرمایا عورت یا لڑکے (بالغ یا غلام پر فرض نہیں) پس جو کوئی بے پرواہ ہو نماز جسے کی ساتھ کہیں کے یا سوداگری کے بے پرواہی کرتا ہے اللہ سے اور اللہ تعالیٰ بے پرواہ ہے تعریف کیا گیا **ف** کہا شوکانی نے ذیل الامطار میں کہ اسکی اسناد میں ابن الجعد اور معاویہ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونو ضعیف ہیں اور تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ نماز جسے کی فرض میں ہے پس واجب ہے (اسکا پڑھنا) ہر اس شخص جو کہ ہر نماز اور بالغ اور آزاد اور مرد اور یتیم جبکہ نہ ہو واسطے اسکے عذر پس جس شخص نے ترک کیا اسکو مستحق ہوا (روہ) غدا کے وعدہ کا انتہے نماز جمعہ کے مارک کے وعید کہ بیان میں **عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّهُمَا سَمِعَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى أَعْوَادٍ مُنْبَرِهٍ كَيْتُهَا زُكُوفُ السَّحَابِ وَدَعِيهِمُ الْجُمُعَاتِ أَوْ كَيْتُهَا زُكُوفُ السَّحَابِ وَدَعِيهِمُ الْجُمُعَاتِ** لَوْ هُمْ لَمْ يَكُونُوا مِنَ الْغَافِلِينَ رَوَاهُ مُسْلِي

اگر روایت ہے عبد اللہ بن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ کما ان دونوں کو کہ سنا بننے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے اوپر لکڑیوں (یعنی زینہ منبر اپنے کے) البتہ باز رہن قوم جو بڑھو اپنے سو جمعہ کو یا مہر کر لگا اللہ اور پردوں انکے کے ہر البتہ ہو جاوین غافلون روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **فائدة** یعنی اگر نہ چوڑی کے جمعہ مھر نہیں کیجائے گی اور اگر چوڑی کے مھر کیجاو گی ان کے دلوں پہر ہو جاوین کو غافلون سے اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی میں روایت ہے ابی الجعد ضعیف ہے

اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چوڑی دو تین جمعے بسکبت سنی کے ساتھ انکے مھر کر لگا اللہ اسکے دل پہ اور روایت کیا اسکو ماکنے صفوان بن سلیم سے اور احمد نے ابی قتادہ **سوف** **فائدة** کہا شوکانی نے ذیل الامطار میں کہ لایا ہے احمدیث کو بھی ابن حبان اور حاکم اور ہزار اور صحیح کہا اسکو ابن اسکر نے اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا و اطمان لوگون کے

۱۰ عجبت من انما من عبد اللہ بن عمر
۱۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۲۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۳۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۴۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۵۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۶۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۷۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۸۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۱ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۲ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۳ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۴ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۵ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۶ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۷ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۸ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۹۹ عبد اللہ بن عمر روایت سے
۱۰۰ عبد اللہ بن عمر روایت سے

کہ پیچھے بہتے ہیں جبکہ البتہ تحقیق مقصد کیا ہے یہ حکم کروں میں ایک شخص کو کہنا کہ نماز پڑھا ہے لوگوں کو یہ جلاوطن
 میں گہراں لوگوں کے کہ پیچھے رہ جائے ہیں جمعہ سے اور مسند امام شافعی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ چوتھوں جمعہ کو بغیر عذر ورتک لکھا جاتا ہے منافق ہے پھر کتابا
 کے کہ نہیں شامی جاتی اور نہیں بدل جاتی اور پھر بعض روایات کے ہے کہ جو شخص چوتھوں جمعہ یعنی ہسکا یہ حال
 ہے فائدہ مشک الحتام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ جمعہ فرض ہے فرضوں خدا تعالیٰ کے سوا ثابت ہر ساند
 کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے اور سنکر نماز جمعہ کا کافر ہے انتہا بغیر عذر سے جمعہ نہ پڑھنے سے صدقہ
 دینے کے بیان میں **عَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَرَكَ الْجُمُعَةَ
 مِنْ حَيْثُ عَذِرْتُ فَلَيْتَ صَدَقْتُ بِذِيَارٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَيَنْصِفْ يَأْرُوهُ أَحْمَدُ وَأَبُو دَاوُدَ وَأَبْنُ مَاجَةَ
 روایت ہو سمروہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ چوتھوں جمعہ کو بغیر
 عذر کے چاہیے کہ تصدق کرے ایک دینار پس اگر نہ پاوے پس آدھا دینار روایت کیا احمد بن حنبلہ کو احمد اور ابو داؤد
 اور ابن ماجہ نے **ف** دینار ساڑھ چار ماشہ سو یکا ہوتا ہے اگر سونا سولہ روپے ذکر کا ہو تو ایک دینار چھ روپے
 در کا ہوا اور ابو داؤد میں روایت ہے قداس بن وبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 وسلم نے وہ شخص کہ فوت ہو اس سے جمعہ بغیر عذر کے پس چاہیے کہ صدقہ دو ایک دہم یا آدھ دہم یا ایک صاع گھیون
 کا یا آدھا صاع کا ابو داؤد نے روایت کیا اسکو سعید بن بشر نے اسطرح لیکن تحقیق اسنے کہا ایک مد یا آدھا
 دھاس نے نقل کیا سمروہ سے **ف** کہا ابو داؤد نے سنائے احمد بن حنبلہ کو سوال کیا کہ گئے احمد بن حنبلہ اختلاف
 احمد بن حنبلہ کے (یعنی اس سے کہ سمروہ بن جندب کچھ حدیث میں تو یوں ہے کہ جو شخص چوتھوں جمعہ کو بغیر عذر سے
 دو ایک دینار اور اگر نہ پاوے پس آدھا دینار اور احمد بن حنبلہ میں یوں ہے کہ صدقہ دو ایک دہم یا آدھ دہم یا ایک
 یا آدھا مد گھیون کا) پس کہا احمد بن حنبلہ نے کہ ہمام (یعنی جو کہ سمروہ بن جندب کی حدیث کا راوی ہے وہ ایوب
 سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے اس سے معلوم ہوا کہ قداس بن وبرہ کچھ حدیث سے سمروہ بن جندب کی حدیث جو کہ پہلے
 مذکور ہوئی اس باب میں زیادہ صحیح ہے اور مذکور نام بیان کا ہے اور علمائے کبار نے لکھا ہے کہ اس میں اناج قریب سیر بہر
 کے آتا ہے اور صاع میں چار مد اناج آتا ہے یعنی قریب چار سیر کے جمعہ کی شرطوں کے ذکر کیا ہمیں
 شرط پہلی نزدیک خفیہ کر جمے کی نماز پڑھنی شہر میں درست ہو گا دن میں درست نہیں اور دلیل انکی یہ حدیث
 ہے جو کہ روایت کی عبد الرزاق نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا حضرت علی نے نہیں جمعا اور نہیں

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

کہ قریباً کو ہے حضرت صلوات اللہ علیہ وسلم کو وقت نماز جمعہ کا پہنچا اور جو اسی موضع میں کہ اب (روہ) جگہ ساتھ جمعہ کے شہر سے ٹپا پنجم تیسرے دن کو ثابت ہو گا گاون میں جمعہ پڑھنا درست ہے نہ نہیں ہے چنانچہ بخاری اور ابوداؤد میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑا گیا اسلام میں پیچھے جمعہ کو کہ جمعہ پڑا گیا پیچھے رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم کے پیچہ مدینہ کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑا گیا پیچھے جو ان کے گاؤں ہو بحرین ہو کہ عثمان نے (روہ) گاؤں ہو گاؤں عبد القیس اور لفظ ابوداؤد کے میں **ف** بخاری نے احمدی پر یون باب باندہا کہ یہ باب ہے جمعہ کا پیچہ قری لینے گاؤں کے انتہے اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑھنا گاؤں میں درست ہے اور جو انی گاؤں ہے نہ نہیں ہو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مسیح عبد القیس کی پیچہ بحرین کے گاؤں میں ہے کہ نام اس گاؤں کا جو انی ہے اس کو ہی معلوم ہوا کہ جو انی گاؤں ہے نہ نہیں اور مولوی سلام اللہ صفی نے محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ جو انی نام گاؤں کا ہے گاؤں بحرین سے سطح ہے پیچہ روایت کیے کے ابن طحمان بن زریک ابی داؤد کے اور دلیل پڑی ہے ساتھ اس کو امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق نے اور پڑھنے جمعہ کے گاؤں میں **ف** ابوداؤد کی حدیث جو اور پڑھنے ہوئی وکیع ہسکاراوی ہے اور وہ احمدی کی تفسیر کرتا ہے کہ جو انی گاؤں ہے اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا کہ گاؤں کے کہ مذہب امام شافعی اور محقق صوابین کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے حدود نہ ملتی ہظاہر کے اس سے ہی معلوم ہوا کہ جو انی گاؤں ہے نہ نہیں اور سید محمد صدیق حسن صاحب نے رسالہ حل سوالات مشککہ میں نصین سوال سوم کے لکھا ہے کہ پیچہ روایت ابن ابی شیبہ کے کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کو لکھا کہ جمعہ پڑھو جہاں کہ ہو تم اور صحیحہ کہا اس کو ابن خزیمنے اور حکم گاؤں شہر دن (یعنی) دونوں کے لیے ہو اور بقی لیث بن سعد ولایا ہے کہ جمعہ پڑھتے تھے اہل شہر کے اور اسکے گردی کے رہنے والے پیچہ عمر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حکم ان کے کے اور پیچہ ان کے جماعت صحابہ بنی اور عبد الرزاق ساتھ ہنا صحیحہ کے ابن عمر ولایا ہے کہ وہ کہتے تھے اہل میادہ کو دریان کہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑھتے تھے اور عبید بنیں کہ تھے اور پڑا لکھا اور بیہودت خلاف صحابہ کہ مقرر رجوع طرف مرفوع کے ہو اور پیچہ ابن ابی کے سوا اسکے اور یہی حدیثیں ہیں انتہے محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ روایت کیا مہدی نے کہ تحقیق ابابہرہ نے لکھا طرف حضرت عمر کی کہ پوچھتے تھے اون کو جمعہ ہو اور وہ بحرین میں تھے پس لکھا حضرت عمر طرف ابابہرہ کی کہ جمعہ پڑھو جبکہ کہ ہو تم اور امام شعرائی نے میزان شعرانی میں لکھا ہے کہ بقی میں روایت

ابو داؤد نے روایت کیا ہے کہ جمعہ پڑھنا درست ہے نہ نہیں ہے چنانچہ بخاری اور ابوداؤد میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑا گیا اسلام میں پیچھے جمعہ کو کہ جمعہ پڑا گیا پیچھے رسول اللہ صلوات اللہ علیہ وسلم کے پیچہ مدینہ کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑا گیا پیچھے جو ان کے گاؤں ہو بحرین ہو کہ عثمان نے (روہ) گاؤں ہو گاؤں عبد القیس اور لفظ ابوداؤد کے میں **ف** بخاری نے احمدی پر یون باب باندہا کہ یہ باب ہے جمعہ کا پیچہ قری لینے گاؤں کے انتہے اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑھنا گاؤں میں درست ہے اور جو انی گاؤں ہے نہ نہیں ہو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مسیح عبد القیس کی پیچہ بحرین کے گاؤں میں ہے کہ نام اس گاؤں کا جو انی ہے اس کو ہی معلوم ہوا کہ جو انی گاؤں ہے نہ نہیں اور مولوی سلام اللہ صفی نے محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ جو انی نام گاؤں کا ہے گاؤں بحرین سے سطح ہے پیچہ روایت کیے کے ابن طحمان بن زریک ابی داؤد کے اور دلیل پڑی ہے ساتھ اس کو امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق نے اور پڑھنے جمعہ کے گاؤں میں **ف** ابوداؤد کی حدیث جو اور پڑھنے ہوئی وکیع ہسکاراوی ہے اور وہ احمدی کی تفسیر کرتا ہے کہ جو انی گاؤں ہے اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا کہ گاؤں کے کہ مذہب امام شافعی اور محقق صوابین کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے حدود نہ ملتی ہظاہر کے اس سے ہی معلوم ہوا کہ جو انی گاؤں ہے نہ نہیں اور سید محمد صدیق حسن صاحب نے رسالہ حل سوالات مشککہ میں نصین سوال سوم کے لکھا ہے کہ پیچہ روایت ابن ابی شیبہ کے کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کو لکھا کہ جمعہ پڑھو جہاں کہ ہو تم اور صحیحہ کہا اس کو ابن خزیمنے اور حکم گاؤں شہر دن (یعنی) دونوں کے لیے ہو اور بقی لیث بن سعد ولایا ہے کہ جمعہ پڑھتے تھے اہل شہر کے اور اسکے گردی کے رہنے والے پیچہ عمر حضرت عمر و عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حکم ان کے کے اور پیچہ ان کے جماعت صحابہ بنی اور عبد الرزاق ساتھ ہنا صحیحہ کے ابن عمر ولایا ہے کہ وہ کہتے تھے اہل میادہ کو دریان کہ اور مدینہ کے کہ جمعہ پڑھتے تھے اور عبید بنیں کہ تھے اور پڑا لکھا اور بیہودت خلاف صحابہ کہ مقرر رجوع طرف مرفوع کے ہو اور پیچہ ابن ابی کے سوا اسکے اور یہی حدیثیں ہیں انتہے محلی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ روایت کیا مہدی نے کہ تحقیق ابابہرہ نے لکھا طرف حضرت عمر کی کہ پوچھتے تھے اون کو جمعہ ہو اور وہ بحرین میں تھے پس لکھا حضرت عمر طرف ابابہرہ کی کہ جمعہ پڑھو جبکہ کہ ہو تم اور امام شعرائی نے میزان شعرانی میں لکھا ہے کہ بقی میں روایت

ہے ام عبداللہ دوسرے امہ تعالیٰ عنہما سو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہے اور پھر ایک گاؤں کے اور
 اگرچہ یہوں بیچ اسکے مگر چار بیس جگہ گاؤں میں فقط چار ہی آدمی رہتے ہوں وہاں ہی انہی جمعہ فرض ہے اور نیز انہی کے
 کشف العمیہ میں لکھا ہے کہ تھے کہتے ہیں مشکو کہ سنا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جمعہ واجب
 ہے ہر گاؤں پر اگرچہ یہوں بیچ اسکے مگر چار اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ
 جمعہ واجب ہے ہر گاؤں پر و ف پس معلوم ہو اگر گاؤں میں جمعہ پڑنا بے شک ہے شبہ جائز ہے اور جو گاؤں میں جمعہ پڑے
 یا اس میں جمعہ درست نہ جائز وہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے مخالف ہے اس لیے کہ جمعہ فرض ہے فرضوں خدا تعالیٰ کے
 سے ثابت ہو سنا کہ کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے اور سنکر نماز جمعہ کا کافر ہے اب یہاں کہ کوئی کہے کہ گاؤں میں
 جو صحابہ نے جمعہ پڑا ہے تو اس بات کی خبر حضرت کو نہیں تھی سو جواب اس کا یہ ہے کہ قسطلانی شہر صحیح بخاری میں
 لکھا ہے کہ عبدالقیس نہیں جمعہ پڑتے تھے مگر ساتھ حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس لیے کہ بچا ناگیا ہے صحابہ کی عادت
 سے کہ کہیں اذن لیتے تو کسی امر کا اور جائز ہونے اس کا وحی کو اترنے کے زمانہ میں پس اگر جمعہ گاؤں میں جائز نہ ہوتا
 تو بیشک اس باب میں قرآن نازل ہوتا چنانچہ جابر اور ابوسعید نے اور جائز ہونے غزل کے دلیل کی پڑی ہو ساتھ اس بات
 کے کہ تحقیق وہ غزل کرتے اور قرآن اترنا پس نہ منع کیے گئے اس بات سے یعنی اگر غزل کرنا منع ہوتا تو بیشک اس باب
 میں قرآن مجید اترتا اور نیز اسی میں ہو کہ صحابہ جو کام کرتے اور جانتے کہ حضرت کو اس بات کی خبر نہیں ہے تو حضرت
 سے وہ بات جلدی دریافت کرتے و غزل کہتے ہیں کہ مرد عورت صحبت کرے اور جب منزل ہونے لگو تو ستر
 اپنا عورت کی شہر گاہ میں ہونکا لکر منزل ہو اور حدیث غزل کے جائز ہونے کی یہ ہے جو کہ بخاری اور مسلم میں آتی
 ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہتے ہیں ہم غزل کرتے اس حال میں کہ قرآن اترتا تھا یعنی حضرت کے زمانہ مبارک
 میں کہ وحی اتری تھی اور ہم غزل کرتے تھے اور نہ آئی اور زیادہ کیا مسلم نے پس ہونچی خبر اس کی نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم کو پس نہ منع کیا ہم کو اور یہ جو بعض حنفیہ کہتے ہیں کہ قریہ کا اطلاق عرب کی عرف میں شہر پر ہوتا ہے اور شاید
 ہے اس کا کلام اللہ تعالیٰ کا لَوْ كُنْزِلَ هَذَا الْقُرْآنُ عَلَى نَجْلِ مِنَ الْقَرَّيْنِ عَظِيمِ اور سجدہ قرینین و مراد
 مکہ اور طائف ہے اور نہیں شک ہے اس بات میں کہ شہر ہے سو جواب اس کا یہ ہے کہ قریہ کے معنی فقط شہر کے لینا
 غلط ہے کیونکہ مجمع البحرین میں لکھا ہے کہ قریہ جگہوں کو کہتے ہیں اور کہیں اطلاق اس کا شجرہ دن پر ہی آتا ہے پس معلوم
 ہوا کہ اصل ہنسنے قریہ کے گاؤں ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ آیت مذکورہ معنی قریہ کے شہر ہی ثابت ہیں تو اس کا
 جواب یہ ہو کہ کلام اللہ سورہ جگہوں میں جائجا معنی قریہ کے گاؤں ہی ثابت ہیں شہر ثابت نہیں چنانچہ فرمایا اللہ

عبارت کشف العمیہ
 جمعہ واجب ہے ہر گاؤں پر
 قسطلانی شہر صحیح بخاری میں
 لکھا ہے کہ عبدالقیس نہیں
 جمعہ پڑتے تھے مگر ساتھ
 حکم نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 کے اس لیے کہ بچا ناگیا
 ہے صحابہ کی عادت سے
 کہ کہیں اذن لیتے تو
 کسی امر کا اور جائز
 ہونے اس کا وحی کو
 اترنے کے زمانہ میں
 پس اگر جمعہ گاؤں میں
 جائز نہ ہوتا تو بیشک
 اس باب میں قرآن نازل
 ہوتا چنانچہ جابر اور
 ابوسعید نے اور جائز
 ہونے غزل کے دلیل
 کی پڑی ہو ساتھ اس
 بات کے کہ تحقیق وہ
 غزل کرتے اور قرآن
 اترنا پس نہ منع
 کیے گئے اس بات
 سے یعنی اگر غزل
 کرنا منع ہوتا تو
 بیشک اس باب میں
 قرآن مجید اترتا
 اور نیز اسی میں
 ہو کہ صحابہ جو
 کام کرتے اور
 جانتے کہ حضرت
 کو اس بات کی
 خبر نہیں ہے تو
 حضرت سے وہ
 بات جلدی
 دریافت کرتے
 و غزل کہتے
 ہیں کہ مرد
 عورت صحبت
 کرے اور جب
 منزل ہونے
 لگو تو ستر
 اپنا عورت
 کی شہر گاہ
 میں ہونکا
 لکر منزل
 ہو اور حدیث
 غزل کے
 جائز ہونے
 کی یہ ہے جو
 کہ بخاری
 اور مسلم
 میں آتی ہے
 جابر رضی
 اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ
 کہتے ہیں
 ہم غزل
 کرتے اس
 حال میں
 کہ قرآن
 اترتا تھا
 یعنی حضرت
 کے زمانہ
 مبارک میں
 کہ وحی
 اتری تھی
 اور ہم غزل
 کرتے تھے
 اور نہ آئی
 اور زیادہ
 کیا مسلم
 نے پس
 ہونچی
 خبر اس کی
 نبی صلی
 اللہ علیہ
 وسلم کو
 پس نہ
 منع کیا
 ہم کو اور
 یہ جو بعض
 حنفیہ کہتے
 ہیں کہ
 قریہ کا
 اطلاق
 عرب کی
 عرف میں
 شہر پر
 ہوتا ہے
 اور شاید
 ہے اس کا
 کلام اللہ
 تعالیٰ کا
 لَوْ كُنْزِلَ
 هَذَا
 الْقُرْآنُ
 عَلَى
 نَجْلِ
 مِنَ
 الْقَرَّيْنِ
 عَظِيمِ
 اور سجدہ
 قرینین
 و مراد
 مکہ اور
 طائف
 ہے اور
 نہیں شک
 ہے اس
 بات میں
 کہ شہر
 ہے سو
 جواب
 اس کا
 یہ ہے
 کہ قریہ
 کے معنی
 فقط
 شہر کے
 لینا
 غلط
 ہے کیونکہ
 مجمع
 البحرین
 میں
 لکھا
 ہے کہ
 قریہ
 جگہوں
 کو کہتے
 ہیں اور
 کہیں
 اطلاق
 اس کا
 شجرہ
 دن پر
 ہی آتا
 ہے پس
 معلوم
 ہوا کہ
 اصل
 ہنسنے
 قریہ کے
 گاؤں ہے
 اور اگر
 کوئی
 یہ کہے
 کہ آیت
 مذکورہ
 معنی
 قریہ کے
 شہر ہی
 ثابت
 ہیں تو
 اس کا
 جواب
 یہ ہو
 کہ کلام
 اللہ سورہ
 جگہوں
 میں
 جائجا
 معنی
 قریہ کے
 گاؤں ہی
 ثابت
 ہیں
 شہر
 ثابت
 نہیں
 چنانچہ
 فرمایا
 اللہ

میں صاف صاف لکھا ہے کہ امام اعظم اور ابو یوسف کے نزدیک جب شخص امام ساتھ تہجد یا سہو کو سجدے میں جا لے
 تو وہ جمعے کی نماز کو پورا کرے یعنی جمعے کی دو رکعت پہلی پڑھ کر پڑھے اور دلیل انکی اس بات میں یہ حدیث ہے جو کہ
 بخاری اور مسلم میں روایت ہوئی ہے ہر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِذَا اَقْبَمَ
 الصَّلَاةَ فَلَا تَأْخُذْهَا تَسْعَوْنَ وَانْتَوَاهَا تَسْعَوْنَ وَعَايِدُكُمْ السَّكِينَةَ فَمَا اَدْرَاكُمْ فَصَلُّوا وَمَا فَالَكُمْ
 فَأَمَّا اِنِّي جَوْتُ لِكَبِيرٍ جَاوِي وَاسْطَىٰ نَازِكٍ بِسَنِّ اَوْ تَمَّ نَازِكٌ وَدُرْتِے اور اَوْ تَمَّ جَلِیْے اور لازم ہے تمیز
 آنا و فارسی میں جہ پاؤں ساتھ امام کے پس اندا کرو اور جو نہ پاؤں ساتھ امام کے پس پورا کرو یعنی بعد فراغ امام کے اٹھ کر ادا
 کرو لیکن حکم جمعے کو حق میں نہیں اور نمازون کو حق میں ہو کیونکہ صیر کے خلاف ہے یعنی صیر حدیثوں سے یہی ثابت
 ہوتا ہے کہ جب تک امام کے ساتھ ایک رکعت نہ پائی جاوے تب تک جمعہ صحیح نہیں اور وہ حدیثیں ہیں **وَعَنْ**
ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ رَكْعَةً مِنْ صَلَاةِ
الْجُمُعَةِ وَغَيْرِهَا فَلْيَصِفْ إِلَيْهَا أُخْرَىٰ وَقَدْ تَمَّتْ صَلَاتُهُ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَبْنُ مَاجَةَ وَالدَّارِ قُطَنِيُّ
وَالْفُظْلَةُ وَاسْنَادُهُ صَحِيحٌ لَكِنْ قَوَّىٰ أَبُو حَاتِمٍ اِسَالَهُ اور روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ فرمایا
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز جمعے کی اور سوا اس کے تو ملاو اس کے ساتھ دوسری
 رکعت اور تحقیق پوری ہوئی اسکی نماز روایت کیا احمد بن حنبل اور ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور لفظ
 اسی کو میں اور اسناد اسکی صحیح ہے لیکن قوی رکھا ہوا جو تھے ارسال اس کے **وَعَنْ** ابْنِ شِهَابٍ اَنَّكَ
 كَانَ يَقُولُ مَنْ اَدْرَكَ مِنْ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً فَلْيَصِلْ اِلَيْهَا رَكْعَةً أُخْرَىٰ **قَالَ** مَالِكٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ
 وَهِيَ الشُّنَّةُ رَوَاهُ مَالِكٌ اور روایت ہے ابن شہاب کہ تحقیق وہ تھے کہتے جس نے پائی نماز جمعہ کی ایک رکعت پھر
 چاہیے کہ ملاو طرف اسکی رکعت دوسری کہما مالک نے کہما ابن شہاب نے اور وہ سنت ہے (یعنی دوسری رکعت ملائی)
 روایت کیا احمد بن حنبل کو مالک نے **ف** زر قانی شرح سوطا امام مالک میں لکھا ہے پس اگر نہ پاؤں ساتھ امام کے
 ایک رکعت (نماز) پڑھے چار رکعتیں یعنی ظہر کہما امام مالک نے (سوطا میں) اور اوپر اسی کو پایا یعنی اہل علم کو اپنے
 شہر میں یعنی مدینہ میں کہما زر قانی نے ساتھ اسی کے قائل ہیں ابن شہاب اور ابن عمر اور انش اور سوا ان کے اور
 صحابہ اور تابعین اور شافعی اور احمد اور مالک انتہی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے امیر ہر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے کہ پائی ایک رکعت نماز ساتھ امام کے پھر پائی
 اس نے نماز **ف** تسک الختام شرح بلوغ الرام میں لکھا ہے کہ یہ حکم عام ہے سب نمازون کے لیے اور خصوصیت

۱۔ حدیث تکرار میں بائیں
 ۲۔ الاذان واجب بالکون کے
 ۳۔ بیاض بلوغ الرام کے
 ۴۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۵۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۶۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۷۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۸۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۹۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۰۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۱۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۲۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۳۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۴۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۵۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۶۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۷۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۸۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۱۹۔ حدیث بلوغ الرام کے
 ۲۰۔ حدیث بلوغ الرام کے

ساتھ جمعے کے ہمین کتا لیکن علماؤن نو قید لگائی ہے ساتھ جمعے کو ساتھ قرینہ دوسری حدیث کہ نزدیک
واقطنی کو الی ہریرہ ہو ہے اور لفظ اسکے میں کہ فرمایا حضرت نے جس شخص نے پائی جمعے کی نماز سے ایک رکعت پس
چاہے کہ ملاوی ساتھ اسکے دوسری رکعت کو بیٹھے جمعے کو تمام کرے اور سبل میں کہا ہے کہ بیچ احدیث کو دلیل
ہے اس بات پر کہ جمعہ ہے پیچے ملجانے والو کا اور اگرچہ نہ پائی خطبے کو اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابو حنیفہ کا
اور صفی میں ہو کہ بغوی نے کہا ہے کہ جس سینو کہ ایک رکعت کا مل جمعہ کی پائی پایا اس نے جمعے کو پس بیامام
سلام پیسے ملاوی ساتھ اسکے رکعت دوسرے کو اور تمام ہوا اسکا جمعہ اور اگر نہیں پائی اس نے ساتھ امام
کے ایک رکعت اور داخل نہ ہوا نماز میں مگر نیچے اسکے کہ سر اوٹھا یا امام نے رکوع سے رکعت دوسری میں ہو کر
فوت ہوا اس کے جمعہ اور چاہیے کہ پڑھے اس نماز کو چار رکعت اس لیے کہ وہ اسکی نماز ظہر کی ہے اور یہی مذہب ہے
مالک اور ثوری اور شافعی کا اور کہا صاحب مسک الختام نے کہ بیچ حدیث کا کہ آیا ہے من اذ رکعت من
صلوة الجمعة فقد اذرك الصلوة یعنی جس نے پائی نماز جمعے سو پہن تحقیق پائی اس نے نماز اور حاکم کی
دوسری روایت میں آیا ہے من اذرك من الجمعة ركعة فليصل اليها الخاری یعنی جو شخص پائی جمعے کو
ایک رکعت پس ملاوی طرف اسکی رکعت دوسری اس کے معلوم ہوا کہ جب تک ایک رکعت جمعے کی نہ پائی جاوے
تب تک جمعہ نہیں پایا جاتا پس جو شخص ساتھ امام کے ایک رکعت نہ پاوے وہ ظہر ادا کرے ہی حال سے یا نئے سرے
سے انتہی تمام ہوئی عبارت مسک الختام شرح بلوغ المرام کی اور کشف الغمہ میں امام شعرانی نے لکھا ہے اور
تب حضرت علی رضی اللہ عنہ بہت وقت کہتے تھے جو شخص نہ پاوے رکوع رکعت اخیرہ سے پس چاہے کہ پڑھے ظہر
چار (رکعتیں) اور سبطح تھے کہتے ابن عمر وغیرہ صحابہ شریحہ جماعت ہو کہ اور نزدیک ابو حنیفہ کو جماعت
کی حد یہ ہے کہ امام کے سواتین آدمی ہو وین اور شافعیہ کے نزدیک آدمی سو جواب ہکا یہ ہے کہ وہ آدمیوں میں
سے اگر ایک امام نہ پاوے اور دوسرا مقتدی تو ہی انکا جمعہ صحیح اور درست ہے جیسا کہ ترمذی اور ابو داؤد
میں روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آیا ایک شخص اور تحقیق نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پس فرمایا حضرت صلو اللہ علیہ وسلم نے کیا نہیں کوئی شخص کہ خیرات کرے اس پر پس نماز پڑھی ساتھ
اسکے پس کٹر انہو ایک شخص پس نماز پڑھی ساتھ اسکے ف کہ ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور یہی حدیث
فضل جماعت کو ساتھ نماز پڑھنے اور اسکی فضیلت کو بیان میں اسی کتاب میں پہلے گذر چکی ہے اور دلیل ہے
اس پر کہ اگر ایک امام اور ایک مقتدی ہو تو جماعت ہو جاتی ہے اور حکم شامل سب نمازون کو ہے خواہ نماز

عبارت نصف الف
چونکہ جمعہ
چونکہ جمعہ
باب باطل السلام
مسک الختام
چونکہ جمعہ
چونکہ جمعہ

تعالیٰ احتیاطی ظہر کے رو کے بیان میں احتیاطی ظہر کا پڑنا چہ وجہ و درست نہیں بعد اول یہ کہ یہ بدعت ہے کیونکہ پڑنا اسکا نہ تو حضرت کے کس قول سے ثابت ہو اور نہ فعل سے اور نہ کسی صحابی کے قول اور نہ فعل سے اور نہ مسلم میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہتا ہے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل بدعتی حذالہا یعنی ہر بدعت گمراہی ہو اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من احکمت فی امرنا کأهلنا اما لیس منہ فھو کذب یعنی جس نے نئی بات نکالی بچہ آرا دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں ہیں سو پس ہم مردود ہوں جس نے کوئی بات نکالی اسلام میں کہ نہیں ہے ثبوت اسکا کتاب سنت میں ہو وہ مردود ہو اور سیرت احمدیہ و طریقہ محمدیہ میں لکھا ہے کہ معنی بدعت کو شرعی خاص یا دینی کرنا دین میں ہو یا کم کرنا اس میں ہو کوئی نکالی گئی ہو بدون افزاں شرع کر کہ ثبوت اسکا نہ تو کسی حضرت کا قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہر اور نہ اشارۃً یا یا گیا ہوا تھے پس بعد فرض جمعے کے پڑنا احتیاطی ظہر کا بھی ایسا ہی ہے کہ نہ تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قول سے اور نہ فعل سے اور نہ کسی صحابی کے قول سے ثابت ہے اور نہ فعل سے بلکہ بعد صحابہ کے تابعین اور تبع تابعین سے ہی ثبوت اسکا پایا نہیں گیا پس بموجب حکم حدیث پہلی کے بعد جمعے کے پڑنا احتیاطی کا گمراہی ہے اور بموجب حکم حدیث دوسری کے پڑنا اسکا مردود ہے وجہ دوم احتیاطی پڑنے والا کو یہ گمراہ یقین نہیں ہوتا کہ میرے جمعہ کی نماز درست ہو جاتی ہے کیونکہ اگر اسکو یقین ہوتا تو بہر احتیاطی ظہر کیلئے پڑتا اور اسکو اس بات کا بھی یقین نہیں ہوتا کہ میری یا احتیاطی ظہر ہی درست ہے جمعہ درست نہیں کیونکہ اگر وہ ظہر ہی کو صحیح جانتا جمعے کو درست جانتا تو بہر جمعے کی نماز کیلئے پڑتا ایسے معلوم ہوا کہ احتیاطی ظہر پڑنے والا کو نہ اپنے جمعے کی نماز صحیح ہو جانے پر اعتماد ہے اور نہ احتیاطی ظہر پر اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک کام کا ہر شخص کی نیت پروقوف ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انما الاعمال بالنیات یعنی نیتوں سے ہوتے ہیں عمل کے ساتھ نیتوں کے اور احتیاطی پڑنے والے کی نیت میں جمعے کی صحیح ہو نہ کہ یقین ہے نہ ظہر کا پس اسکی ظہر درست ہوئی اور نہ جمعہ کسی شخص نے کیا خوب کہا ہے۔ دو نو دین ہو گئے پانڈی نہ اور ہو روانہ اور ہر ماٹھے سے وجہ سوم خدا تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کے بدلہ جمعہ مقرر فرمایا ہے اور جمعے کے سنکر کہ علماء دین نو کا فر لکھا ہے سو جو کوئی جمعہ اور ظہر دونوں پڑتا ہے وہ خدا تعالیٰ اور اس کے پیغمبر کے خلاف ایک جہدی شرع نکالی ہوئی پر عمل کرتا ہے کیونکہ قرآن شریف میں تو اللہ تعالیٰ نے یون فرمایا ہے **لَا تَحْکُمُوا بِاللَّهِ** یعنی نہیں حکم کرو اس کے

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

فضل میں ہو وہی کام سنت شریعہ کا جو کہ خلفا راشدین میں ہو سید کا ہو گا اب یہی یہ بات کہ یہی اذان جو کہ المم کو منبر پر پہنچا
 کیوقت کی جاتی ہے اسکو امام کو قریب اس کے سامنے کہ بنا بدعت ہے اور مسجد کو دروازہ پر کہ بنا سنت ہے پہلی کہ طہرانہ و
 غیرہ روایت کی ہے کہ حضرت بلال اذان دیتے تھے مسجد کو دروازہ پر جمعہ کے دن کسی شخص کو اٹھا کر اور مسجد
 جگہ پر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان میں **عَنْ بَخَّارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
لَا يَمْنَعُ أَحَدٌ كُمْ أَنْ تَأْتُوا الْجُمُعَةَ ثُمَّ تَخْلِفُوا إِلَيَّ مَقْعَدًا فِيمَا مَعَدَّ فِيهِ وَلَكِنْ يَقُولُ أَصْحَابُ
رِزَاةٍ صَلَّيْهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَأَمَّا بَعْدُ فَمَنْ سَمِعَ نَقْلَ كُنْ بِنِي صَلَّيْهُمُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ وَسَلَّمَ سے کہ فرمایا نہ اٹھا کر ایک
 تمہارا ابھائی اپنے کو دن جمعہ کے پہر قصد کر و طرف جگہ اس کی کی پس بیٹھو اس میں لیکن کہو کشاہد کرو جگہ کو رفتہ
 کیا ابھرنے کو مسلم نے یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ حرام ہے کسی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر بیٹھنا اور یہ حکم جمعہ اور
 غیر جمعہ سب میں برابر ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے نفع سے کہ کما سنائے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سو کہتے تھے منع فرمایا بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ اٹھا کر کوئی کسی کو جگہ اس کی سے اور بیٹھنا واجب ہے
 اس میں اور کہا گیا واسطے نفع کے یعنی جسے میں ہے کما نافع نے جمعہ میں اور جمعہ کے سوہن جمعہ کی نماز کے
 وقت کو بیان میں **عَنْ ابْنِ مَرْثُومٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ**
يُصَلِّي الْجُمُعَةَ جَمَاعَةً يُكْبَلُ الْقَبَسُ رِزَاةُ الْبُخَارِيِّ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم تھے نماز پڑھتے جمعہ کی جس وقت کہ ڈھلتا آفتاب روایت کیا احمدیث کو بخاری زوف بخاری میں روایت ہے انہیں
 سے کہ کما تھو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چشت ہوں سڑی کی سویر پڑھتے نماز اور چشت ہوتی گرمی کی دیر کے
 پڑھتے نماز جمعہ کی اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے مسلم بن اکوع رضی اللہ عنہ سو کہ کما ہم نماز پڑھتے تھو ساتھ پیغمبر
 خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جمعہ کی پہر پہرتے تھو اور انہیں ہوتا تھا دیواروں کا ایسا سایہ کہ بچپن ہم دھوپ سے اسکے اور
 بچہ ایک لفظ مسلم کے ہے کہ تھے ہم جمعہ پڑھتے ساتھ ان کے جب پہر تا مغرب کی طرف آفتاب پہر پہرتے طلب کر لیا یہ
 اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے سعد بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما نہ لیٹتے تھو ہم کو اور نہ کما نا کہ مائے
 تھے مگر بعد جمعہ کے اور عمارت مسلم کی ہے ابیہو ایک روایت کے زمانہ میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور مسلم بن
 روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سو کہ کما تھے ہم نماز پڑھتے ساتھ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر پہرتے پس
 بھلائی اونٹنی اپنی کما حسن نہیں کما میں واسطہ جعفر کے کہ کون سی ساعت ہوتی تھے وہ کما جعفر نے (وقت)
 زوال ہوا آفتاب کے ف امام شوکانی نور الداری صفحہ شہ صدر البیہ میں لکھا ہے کہ وقت جمعہ کا وہی ہے جو وقت ظہر

۱۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۲۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۳۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۴۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۵۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۶۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۷۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۸۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۹۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔
 ۱۰۔ بخاری میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کی نماز میں جو شخص اپنے مکان سے نکلے اور نماز پڑھے اس کو ایک سال کی عمر عطا ہوگی۔

[illegible]

۱۔ بیگم ترغیب الدین
۲۔ چارپول فاروقی کے صاحبزادے
۳۔ بن کر
۴۔ اپنی جامع میں لکھی گئی ہیں
۵۔ جاکر بن اسعد منیف سے
۶۔ لیکن میں سے ایک ہے
۷۔ اسکا تکراری چارپول
۸۔ دیکھ کے ملازمین سے
۹۔ بیگم بیگم بیگم
۱۰۔ کے بارے میں بیگم بیگم
۱۱۔ بیگم بیگم بیگم
۱۲۔ بیگم بیگم بیگم
۱۳۔ بیگم بیگم بیگم
۱۴۔ بیگم بیگم بیگم
۱۵۔ بیگم بیگم بیگم
۱۶۔ بیگم بیگم بیگم
۱۷۔ بیگم بیگم بیگم
۱۸۔ بیگم بیگم بیگم
۱۹۔ بیگم بیگم بیگم
۲۰۔ بیگم بیگم بیگم

مجموعین منبر پر جب خطبہ پڑھتے لوگوں کے آگے اور ترمذی میں روایت ہے اس پر یہ صنی اللہ تعالیٰ عنہ
 سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خطبہ کہ نہ ہو اس میں تشدد یعنی حمد و ثنا اللہ کی پس یہ مانند
 ہاتھ کڑھوئے کے ہو اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریبہ لاشی یا لیکن پر یکم یہ دیکر خطبہ
 پڑھنے کے بیان میں عَنِ الْحَكِيمِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ شَهِدْنَا الْجُمُعَةَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
 وَسَلَّمَ فَقَامَ مَنُوكًا عَلَا عَصَا أَوْ قَوْسٍ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ حُكْمُ بْنُ خُرَيْمٍ كَمَا حَاضِرٌ مَوْجُودٌ
 جمعے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس کڑھے ہوئے حضرت مکہ دیکر لاشی یا لیکن پر روایت کیا حدیث
 کو ابو داؤد نے فائدہ کیا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں شہاب بن حراش اصلت
 ہے اور تحقیق اختلاف کیا گیا ہے اس میں پس کہا ابن المبارک نے کہ ثقہ ہے اور کہا احمد اور تحفے
 بن معین اور ابو حاتم نے نہیں خوف ہے ساتھ اسکے اور کہا ابن حبان نو کہ تیار مرد صالح اور تیار
 ان لوگوں میں سے کہ بہت خطا کرتے تو یہاں تک کہ اسکا اعتبار نہ لیا اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ بہت
 لوگوں نے اسکی توثیق کی ہے خطبے کی حالت میں منبر پر ہاتھ اٹھانے کی ممانعت کی بیان
 میں عَنْ مَحْمُودِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ رَأَى فِيهِ بْنِ مُرْدَانَ عَلَى النَّبِيِّ رَافِعًا يَدَيْهِ فَقَالَ قَبَّحَ اللَّهُ
 هَاتَيْنِ الْيَدَيْنِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَزِيْدٌ عَلَى أَنْ يَقُولَ يَدِي
 هَكَذَا وَأَشَارَ بِأَصْبَعِهِ الْمُسَبَّحَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے عمارہ بن دینار کہ وہ انہوں نے دیکھا انہوں نے
 مروان کے کو منبر پر اڑھاتا ہوا دونوں ہاتھ اپنے پس کہا عمارہ نے باکر و اللہ تعالیٰ اندو لوہا تنوں کا البتہ تحقیق
 دیکھا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ زیادہ کرتے اس پر اشارہ کریں ساتھ ہاتھ اپنے کو اس طرح اور
 اشارہ کیا عمارہ نے ساتھ انکی شہادت اپنی کے مؤذن کے اذان دینے تک امام کے منبر پر
 بیٹھنے اور نیز دونوں خطبوں کے درمیان میں اسکے بیٹھنے اور اسمین اسکی
 کلام نہ کرنے کے بیان میں عَنْ أَبِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ خُطْبَتَيْنِ كَانَ يَجْلِسُ إِذَا صَعِدَ لِنَبْرٍ حَتَّى يَفْرُغَ أَرَاهُ الْمُؤَذِّنُ
 ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ ثُمَّ يَجْلِسُ وَلَا يَتَكَلَّمُ ثُمَّ يَقُومُ فَيَخْطُبُ رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَرَوَاهُ حُكْمُ بْنُ خُرَيْمٍ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھتے تھے دو خطبے میں بیٹھتے جب خبر ہو
 منبر پر بیٹھنے کہ فارغ ہوتا کہ راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا ابن عمر نے یہاں تک کہ فارغ ہونا مولانا

۱۰ حدیث ترمذی صحیح
 ۱۱ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۲ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۳ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۴ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۵ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۶ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۷ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۸ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۱۹ حدیث ابوداؤد صحیح
 ۲۰ حدیث ابوداؤد صحیح

پہر پہر پہر خطبہ پڑھتے اور نہ کلام کرتے پہر پہر ہوتے پس خطبہ پڑھتے **فائدہ** خطبے کی حالت
 میں بلا ضرورت باتیں کرنی منع ہیں اور ضرورت کی وقت جائز میں چنانچہ بیان اسکا قریب آدھکا خطبہ چھوٹا
 اور نماز لمبی پڑھنے کے بیان میں **عَنْ عُمَارٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى**
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ طُولَ صَلَاةِ الرَّجُلِ وَقَصْرَ خُطْبَتِهِ مِثْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ فَأَطِيعُوا الصَّلَاةَ وَ
أَقْصِرُوا الْخُطْبَةَ وَإِنْ مِنَ الْبَيَانِ سَجَدًا دَرَاهِمَ مَسْلَمٍ روایت ہو عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہ تحقیق
 سنائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ تحقیق لمبی پڑہنی نماز مرد کی اور کوتاہ کرنا خطبے اسکے کا
 عبادت ہے دامامی آدمی کی پس دراز کر نماز اور کوتاہ کر خطبہ اور تحقیق بعض بیان سحر ہے روایت کیا اس
 حدیث کو مسلم نے **فائدہ** خطبہ کی حالت میں توجہ ہوئی ہے خلق کی طرف اور حالت نماز میں غافل حقیقی کی طرف
 پس علامت دامامی کی یہ ہے کہ جس میں توجہ برب کی طرف ہو اور سکودرا کر ہو اور جس میں توجہ خلق کی طرف ہو اور
 کوتاہ کرے اور ابوداؤد میں روایت ہے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا حکم کیا ہو کہ رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ کوتاہ کرنے خطبہ کے جمعے میں اوفگھ آنے سے اپنی جگہ بدلنے کے
 بیان میں **عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَمَسَّ أَحَدُكُمْ يَوْمَ**
الْجُمُعَةِ فَلْيَخُذْ خَوْلَةً مِنْ حَبْلِيهِ ذَلِكَ رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ وَحَسَنٌ
 روایت ہو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو بوقت اوگھے ایک تہارا
 دن جمعے کو سرچا ہے کہ بدلے اسے جگہ اپنی روایت کیا احمد بن کوثر ندی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے
 وقت خطبہ پڑھنے امام کے گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت کے بیان میں **عَنْ مُعَاذِ بْنِ**
النَّبَاطِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَمَ عَنِ الْحَبَوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَإِلَّا مَامَ يُخْطَبُ
رِوَاةُ التِّرْمِذِيِّ وَأَبُو دَاوُدَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا أَحَدٌ مِنْ حَسَنٍ وَحَسَنٌ روایت ہو معاذ بن
 انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا گوٹ مارنے سے دن جمعہ کے احوال میں کہ امام
 خطبہ پڑھتا ہو روایت کیا احمد بن کوثر ندی اور ابوداؤد نے اور کہا ترمذی نو یہ حدیث حسن ہے **ف** گوٹ
 مارنا اور نشست کو کہتے ہیں کہ سائین ملا لڑ پٹ سوسا کپڑے کو سوہا سطح سے بیٹھا اس آدمی کو منع ہے کہ
 جس پر ایک ہی کپڑا ہو کہ جس سے اس طرح کے بیٹھنے سے تر کہلے یا ہر جیسا کہ بخاری میں روایت ہو ابی سعید خدری رضی
 اللہ عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ منع کیا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنلو ہر ماسو (یعنی اس سے کہ ڈاکٹر)

۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ایک کندہ پر پڑھا ہوا ایک نبی اسکی کہ نہ ہوا سپر کوئی کثیرا اور یہ گوشت مارو مریج ایک کپڑے کے کہ نہ ہوا اور پر فرج اسکو
 کے اس کپڑے میں کو کچھ **فائدہ** کہما قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا کہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ اگر ستر ڈھکا ہوا ہو
 تو گوشت مار کر مٹینا حرام نہیں جیسا کہ بخاری میں روایت ہوا بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی
 اللہ علیہ وسلم کو بیچ صحیح کہہ کے گوشت مارنا اسے ساتھ ہاتھ اندکے اسطرح **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے
 کہ بیچ حدیث یہ بیچ شریہ کو نزدیک بنار کے ہو کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے نزدیک کعبہ کو لیٹ جڑا دو نو پاؤں اپنے
 کو پس لکھا کیا انکو اور گوشت ماری ساتھ دونو ہاتھ اپنے کے اور بیچ حدیث ابی سعید کہ نزدیک ابی داؤد کے ہے
 کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تہ جب بیٹھ کر گوشت مار تو ساتھ دونو ہاتھ اپنے کے زیادہ کیا زبانی اور کھڑا کرتے
 دو نو گھٹنوں اپنے کو اور کہا ابو داؤد نے کہ تمہا میں عمر گوشت مار تو اسوقت کہ امام ہوا خطبہ پڑھتا اور انس بن مالک
 اور شیریح اوصع صعبہ بن صوحان اور سعید بن المسیب اور ابیہم نخعی اور سکحول اور سمعیل بن محمد بن سعد اور غنیم بن
 سلامہ کہتے تھے کہ یہ کہ نہیں خوف ہے گوشت مار کر مٹینا جسے کہ دن کہا ابو داؤد کو کہ نہیں ہو بیچ مگر یہ بات کہ تحقیق
 کیسے ہی مکر وہ جانا ہوا اسکو مگر عبادہ بن نسی نو اور ابو داؤد میں روایت ہے یعلیٰ بن شداد بن عوص رضی اللہ عنہ
 سے کہ کہا حاضر ہوا میں ساتھ معاویہ کے بیت المقدس میں اپن جمعہ پڑھایا معاویہ نے ہمکو پس دیکھا میں نے کہ ناگمان بت
 لو کہ میں سعد بن اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ دیکھا میں نے انکو گوشت ماری ہو سو وقت کہ امام خطبہ پڑھتا تھا اور
 سوطا امام مالک میں روایت ہے مالک کہ تحقیق ہو بیچ مگر یہ بات کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو گوشت مارتے
 دن جمعہ کے اسوقت کہ امام ہوا خطبہ پڑھتا تھا **فائدہ** زر قالی شرح سوطا امام مالک لکھا ہے کہ کہا ابن کبیر
 نے کہ نہیں روایت کی گئی ہے کسی صحابی سے خلاف اسکے اور نہیں روایت کی گئی ہے کسی تابعی سے کہ ہو مکر وہ گوشت
 مارنا دن جمعہ کے مگر حال ہے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے اسکے جائز ہونے میں اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک
 اور احمد اور ابو حنیفہ کا اور سوا لکے اور لوگوں کا اور کہا حاجی نے کہ روایت کی ہے ابن نافع نے مالک سے کہ نہیں
 خوف ہے یہ کہ گوشت مارے مرد اسوقت کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور یہ کہ دراکری پاؤں اپنے اسلیے کہ تحقیق یہ مدد ہو
 یہ مناسب ہے کہ ایسا کر لیا کرے اتنے وقت خطبہ پڑھنے امام کے امام کے سامنے بیٹھنے کے
بیان میں عن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمَنِيرِ وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ
 عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ایک دن منبر پر اور بیٹھے ہم گرد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک

۱۰ بیچ قسطلانی
 ۱۱ گوشت مار کر مٹینا
 ۱۲ حدیث بخاری میں
 ۱۳ حدیث بخاری میں
 ۱۴ حدیث بخاری میں
 ۱۵ حدیث بخاری میں
 ۱۶ حدیث بخاری میں
 ۱۷ حدیث بخاری میں
 ۱۸ حدیث بخاری میں
 ۱۹ حدیث بخاری میں
 ۲۰ حدیث بخاری میں
 ۲۱ حدیث بخاری میں
 ۲۲ حدیث بخاری میں
 ۲۳ حدیث بخاری میں
 ۲۴ حدیث بخاری میں
 ۲۵ حدیث بخاری میں
 ۲۶ حدیث بخاری میں
 ۲۷ حدیث بخاری میں
 ۲۸ حدیث بخاری میں
 ۲۹ حدیث بخاری میں
 ۳۰ حدیث بخاری میں
 ۳۱ حدیث بخاری میں
 ۳۲ حدیث بخاری میں
 ۳۳ حدیث بخاری میں
 ۳۴ حدیث بخاری میں
 ۳۵ حدیث بخاری میں
 ۳۶ حدیث بخاری میں
 ۳۷ حدیث بخاری میں
 ۳۸ حدیث بخاری میں
 ۳۹ حدیث بخاری میں
 ۴۰ حدیث بخاری میں
 ۴۱ حدیث بخاری میں
 ۴۲ حدیث بخاری میں
 ۴۳ حدیث بخاری میں
 ۴۴ حدیث بخاری میں
 ۴۵ حدیث بخاری میں
 ۴۶ حدیث بخاری میں
 ۴۷ حدیث بخاری میں
 ۴۸ حدیث بخاری میں
 ۴۹ حدیث بخاری میں
 ۵۰ حدیث بخاری میں

فائدہ بخاری نو احمدیث پر یون باب باندہ بابت یہ بابت امام کے سامنے لوگوں

کیا اس حدیث کو بخاری نو احمدیث پر یون باب باندہ بابت یہ بابت امام کے سامنے لوگوں کے بیٹن کا وقت خطبہ پڑھنے امام کے اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ امام جب خطبہ پڑھنے لگو تو مقتدی اس کے سامنے بیٹھا کرین مسند امام احمد اور ابو داؤد میں روایت ہو سہمہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت یوزکر کو دینے خطبہ بنو کوا اور زکات امام سے اپنے تحقیق پر ہمیشہ دو روایت یہاں تک کہ پیچھے ہو گیا حضرت میں اگرچہ دخل ہو ویکسا اس میں کہ اسٹوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسنادی نو اسکی ہند میں انقطاع ہے حالت خطبہ میں امام کو لوگوں کے ساتھ کلام کرنے کے جواز کے بیان میں عن حسید بن ہلال قال قال ابو رفاعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انتھت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهو یخطب قال فقلت یا رسول اللہ رجل عریب حجاج کمال عن دینہ کما یدری ما دینہ قال فاقبل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتوکل خطبہ حتمی اتھالی فاتی بکری حسیب قوائفہ حدید ا قال ففعد علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجعل یعلمنی مناعلہ اللہ شمر آئی خطبہ کہ فاشتر اخیرہا کواہ مسد روایت ہو حمید بن ملال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ اسکا کہ ابو رفاعۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پہونچا میں طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حال کہ وہ خطبہ پڑھتے ہو کہ ابو رفاعۃ نے پس کہا سینے اور رسول اللہ کو ایک آدمی سا فرمایا ہے پوچھا ہے دین اپنے سے نہیں جانتا کہ کیا ہے دین اسکا کہ ابو رفاعۃ نے پس متوجہ ہوئے اور یہ ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور چوڑو یا خطبہ اپنا یہاں تک کہ پہونچو طرف میری پس لگی گئی کرسی گمان کرتا ہوں میں کہ پاؤں اس کے لوہے کو تھے کہ ابو رفاعۃ نے پس بیٹھے اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور لگے سکھانے مجھ کو اسچیز سے کہ سکھلایا انکو اس نے پیرائے خطبے اپنے کو پس پورا کیا آخر اس خطبہ کا روایت کیا احمدیث کو سلم نے ابو داؤد میں روایت ہو عبد اللہ بن بڑیدہ سے نقل کی اس نے اپنے باب کو کہ خطبہ بنایا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پس اسے حسن اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا اور پر ان دونوں کے متیص تھی سرخ گگرتے تھے اور کمرے ہو جاتے تھے پس اترے (منبر سے) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس پڑا ان دونوں کو پہر چڑھایا ان کو منبر پر پہر فرمایا سچ فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کہ تحقیق مال ہمارا اور اولاد ہمارا ہی فتنہ ہے دیکھا میں نے ان دونوں کو پس نصبر کیا میں نے پہر شروع ہو کر خطبہ کو کہ اسٹوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا اسکو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور ترمذی

۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

نے اور کہا ترمذی کو یہ حدیث حسن غریبہ سوای اسکے نہیں پہچانتے ہیں ہم اس کو حدیث حسین بن
 واقف سے انتہے اور حسین مذکور وہ ابوعلی ہے قاضی مرو کا حجت پکڑی ہے ساتھ اسکے مسلم نے اپنی صحیح
 میں اور کما مستدریٰ نو کہ ثقہ ہے اور مسلم میں جابر بن عبد اللہ کی روایت ہو کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
 بحالت خطبہ سبک عطفانی سو کہا کہ اوٹھو اور رکعت پڑھ لے اور تخفیف کر ان دونوں میں اور بخاری
 اور مسلم میں انہیں کی روایت ہے کہ آیا ایک مرد دن جمعے کے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے
 تھے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نے نماز پڑھی ہو کہا نہیں فرمایا کھڑا ہو پس پڑھ دو رکعتیں اور
 یہ دونوں حدیثیں اس کتاب میں قبل نماز جمعے کے سنت پڑھنے کو بیان میں قریب آویںگی اور کشف
 الغمہ میں امام شعرانی نے لکھا ہے کہ تہر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے واسطہ مرد کے کیا خریدی
 تو نے واسطہ ہمارے فلانی چیز پر جوہر کرتے طرف خطبہ کی اور تہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب اترتے منبر
 سے دن جمعے پس کلام کرتا اسے کوئی مرد بیچ حاجت اپنی کے بات کرتے ساتھ اسکے بیات تک فارغ
 ہوتا وہ شخص حاجت اپنی کے پھر آتے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم طرف جگہ نماز اپنی کی پس نماز پڑھتے اور تہر
 صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم باتیں کرتے دن جمعے کے اور حضرت عمرؓ بیٹھنے والے ہوتے اور پھر منبر کے پسر
 جب چپ کرنا موفن کٹرے ہو تو حضرت عمرؓ پس کلام کرتا کوئی بیات تک ادا کرتے دو نو خطبہ پس جب تکمیل
 کوئی حاجتی واسطے نماز کے اور اترتے حضرت عمرؓ منبر سے باتیں کرتے صحابہ اور نیز اسی میں ہے کہ کما
 الشیخ رضی اللہ عنہ نے کہ تہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے کلام سے اُس وقت کہ امام خطبہ پڑھتا ہو اور
 حضرت دیتے بیچ کلام کرانے اور کلام کرنے اسکے کے واسطے صلوات کے انتہے امام کے خطبہ
 پڑھنے کیوقت لغو کا مومن سونچنے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى
 عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أَقَى الْجُمُعَةَ
 فَاسْتَمَعَ وَأَنْصَتَ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ وَزِيَادَةُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصْبَ فَقَدْ
 لَغَا رَدَاهُ مُسْلِمٌ كروایت ہو امیر برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص
 نے کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا (یعنی رعایت آداب) پھر آیا جمعے میں اور سنا خطبہ اور چپ ہاٹھے جا تو ہیز
 اسکے پورہ گناہ جو کہ درسیان اسکے اور درسیان جمعے دوسرے کے ہو کہ میں اور زیادہ تین دن کے اور جو
 چپو انکر یوں کو پس تختہ بیہودہ کیا روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **ف** چپو انکر یوں کو یعنی وقت

۱
 معجرات امام شافعی
 ۲
 کتاب التفسیر
 ۳
 کتاب التفسیر
 ۴
 کتاب التفسیر
 ۵
 کتاب التفسیر
 ۶
 کتاب التفسیر
 ۷
 کتاب التفسیر
 ۸
 کتاب التفسیر
 ۹
 کتاب التفسیر
 ۱۰
 کتاب التفسیر

خطبہ پڑھنے امام کے کہیا انکرہوں ہو یعنی اوسہ اور ہر کیا یا تنگی توڑی یا لکیر بن ڈالیں یا زمین کہو دی یا ایسا
 ہی کہو اور کام کیا یہ یہودہ پتہ اور لغو کے سننے میں کلام باطل اور بیفائدہ اور بخاری اور مسلم میں روایت
 ہے انہیں کہو کہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کہے تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن
 جمعے کے چپ رہ اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس تحقیق تو نے ہی لکھو کیا اور مستند امام احمد میں روایت
 ہے ابن عباس کہو کہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعے کے اس حال میں کہ امام خطبہ
 پڑھتا ہو پس وہ مانند گدے کی ہو کہ اونٹنا ہے کتا میں اور وہ شخص کہ کہے وہ سطر اس کے چپ رہ نہنیں اسطر
 اس کے جمعے یعنی اسکی ہی جمعے کی نماز نہنیں جو حق اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں ایسی
 ہے اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہو کہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعے کے اور
 نہلاوے آپ اور سویرے جاکو اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اوزیہ سوار ہو اور نزدیک ہو امام کے اور ستر
 خطبہ اور نہ کہے یہودہ بات ہو گا واسطے اسکے بدلہ قدم کے عمل برسر روز کا ثواب ستر کے اسکے کا اور قیام
 اسکے کا فائدہ یعنی ہر قدم ہر ثواب ایک بے سکے روزوں کا اور قیام راتوں اسکے کا لکھا جاتا ہے اور
 نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مرا دیتے کہ جمعے کے دن بیوی سے صحبت کرے تاکہ باعث اسکو غسل کا ہو اور اس
 مضمون کی حدیثیں جمعہ میں لوگوں کی گردنیں پہلانگ کے آگے جانیکل مانگتے بیان میں ہی اس میں پہلو
 گذر جائے قبل نماز جمعے کے سنت پڑھنے کے بیان میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ**
عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَغْتَسِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ رَوَاهُ ابْنُ
مَاجَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کہہا تہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے قبل جمعے کو چار رکعتیں
 وفضل کرتے یہ کسی چیز کے ان میں سرورایت کیا احمدیث کو ابن ماجہ نے **فَالَّذِي** یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے
 کہ احمدیث کے راویوں میں حجاج بن ارطاة ہے اور تقریب التہذیب میں ہو کہ حجاج بن ارطاة بن ثور بن
 ہبیرہ نخعی ابو ارطاة کو فی قاضی ایک فقیہوں میں ہو سچا سبب خطا کرنا والا بدلس ہے انتہی بدلس اس او
 کہ کہتے ہیں کہ جس نے شیخ کو چہیا یا ہو اور اسکا نام نہ لیا ہو کسی مصلحت سے اور زر قانی شرح سوطا امام مالک
 میں لکھا ہے کہ اسناد اسکی وہابی ہے بخیر ضعیف ہے پس معلوم ہوا کہ قبل جمعے کو چار رکعتیں پڑھنے کو ایسے اس
 حدیث کو حجت قائم نہنیں ہوئی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہو کہ کما ابو حنیفہ اور محمد نے پڑی
 جاہ سنت قبل جمعے کو چار رکعتیں لایا ہے کہ چار رکعتیں اول کی قول بخیر مسلم کہ جو شخص کہ حاضر ہو تم میں سے جمعہ کو

خطبہ پڑھنے امام کے کہیا انکرہوں ہو یعنی اوسہ اور ہر کیا یا تنگی توڑی یا لکیر بن ڈالیں یا زمین کہو دی یا ایسا ہی کہو اور کام کیا یہ یہودہ پتہ اور لغو کے سننے میں کلام باطل اور بیفائدہ اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے انہیں کہو کہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ کہے تو واسطے پاس بیٹھنے والے اپنے کے دن جمعے کے چپ رہ اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس تحقیق تو نے ہی لکھو کیا اور مستند امام احمد میں روایت ہے ابن عباس کہو کہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ کلام کرے دن جمعے کے اس حال میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس وہ مانند گدے کی ہو کہ اونٹنا ہے کتا میں اور وہ شخص کہ کہے وہ سطر اس کے چپ رہ نہنیں اسطر اس کے جمعے یعنی اسکی ہی جمعے کی نماز نہنیں جو حق اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں ایسی ہے اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہو کہہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی نہلاوے دن جمعے کے اور نہلاوے آپ اور سویرے جاکو اول ہی خطبہ پاوے اور پیادہ جاوے اوزیہ سوار ہو اور نزدیک ہو امام کے اور ستر خطبہ اور نہ کہے یہودہ بات ہو گا واسطے اسکے بدلہ قدم کے عمل برسر روز کا ثواب ستر کے اسکے کا اور قیام اسکے کا فائدہ یعنی ہر قدم ہر ثواب ایک بے سکے روزوں کا اور قیام راتوں اسکے کا لکھا جاتا ہے اور نہلاوے یعنی اپنی عورت کو مرا دیتے کہ جمعے کے دن بیوی سے صحبت کرے تاکہ باعث اسکو غسل کا ہو اور اس مضمون کی حدیثیں جمعہ میں لوگوں کی گردنیں پہلانگ کے آگے جانیکل مانگتے بیان میں ہی اس میں پہلو گذر جائے قبل نماز جمعے کے سنت پڑھنے کے بیان میں **عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا لَا يَغْتَسِلُ فِي شَيْءٍ مِنْهُنَّ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ** کہہا تہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے قبل جمعے کو چار رکعتیں وفضل کرتے یہ کسی چیز کے ان میں سرورایت کیا احمدیث کو ابن ماجہ نے **فَالَّذِي** یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ احمدیث کے راویوں میں حجاج بن ارطاة ہے اور تقریب التہذیب میں ہو کہ حجاج بن ارطاة بن ثور بن ہبیرہ نخعی ابو ارطاة کو فی قاضی ایک فقیہوں میں ہو سچا سبب خطا کرنا والا بدلس ہے انتہی بدلس اس او کہ کہتے ہیں کہ جس نے شیخ کو چہیا یا ہو اور اسکا نام نہ لیا ہو کسی مصلحت سے اور زر قانی شرح سوطا امام مالک میں لکھا ہے کہ اسناد اسکی وہابی ہے بخیر ضعیف ہے پس معلوم ہوا کہ قبل جمعے کو چار رکعتیں پڑھنے کو ایسے اس حدیث کو حجت قائم نہنیں ہوئی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہو کہ کما ابو حنیفہ اور محمد نے پڑی جاہ سنت قبل جمعے کو چار رکعتیں لایا ہے کہ چار رکعتیں اول کی قول بخیر مسلم کہ جو شخص کہ حاضر ہو تم میں سے جمعہ کو

پس چاہیے کہ پڑھے پہلے اسکے چار رکعتیں اور بعد اسکے چار رکعتیں بروایت کیا اسکو طبرانی نے اور طبرانی اسو
 جواب اسکا متطانی فرمایا ہے کہ اس حدیث کو راویوں میں محمد بن عبد الرحمن سہمی ہے اور وہ ضعیف
 ہے بخاری وغیرہ لوگوں کو نزدیک انتہی اور یہ جو ترمذی میں ہے وَرَوَى عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ
 كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الْجُمُعَةِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا أَرْبَعًا عِشْرِينَ رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَابْنُ مَعِينٍ وَابْنُ
 نَازِظٍ بِتَمَتَّةٍ قَبْلَ جَمْعِهِ كَچار رکعتیں اور بعد اسکے چار رکعتیں اور شرح سفر السعادت میں ہے کہ سید
 جمع الجوامع میں ابھی پڑھ کر لایا ہے مَنْ كَانَ مَصْلِيًّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَصِلْ قَبْلَهَا أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا
 أَرْبَعًا رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَابْنُ نَازِظٍ بِتَمَتَّةٍ قَبْلَ جَمْعِهِ كَچار رکعتیں اور بعد اسکے چار رکعتیں اور
 رکعتیں اور روایت کیا اسکو ابن نجار نے اور ہی مواب میں ہے کہ روایت کی اوداؤد اور ابن حبان و طبرانی
 اویسے نافع سے کہ کہاتے ابن عمرؓ کہ درازگی کرتے تھے پیر نماز کے پہلے جمعے سے اور بعد جمعے سے دو رکعت گمراہی
 میں اور کہتے تھے کہ اس طرح کرتے تھے پیر غصیلہ امہ علیہ السلام سو جواب ان کا یہ ہے کہ تک الحتام شرح
 بلوغ المرام لکھا ہے کہ ایک جماعت محدثین کی پہلے جمعے سے سنت پڑھنے کی منکر ہے اور سنانو کیا ہے پیر انکار
 کے اور اس جماعت نے حدیثوں کو جو کہ اسباب میں روایت کی گئی ہے ابن عباسؓ اور ابن مسعودؓ اور ابن عمرؓ اور اسٹیو
 سے ضعیف کیا ہے انتہی اور زر قافی شرح موطا امام مالکؓ میں لکھا ہے کہ پہلے جمعے کے (سنت پڑھنے) میں
 حدیثیں کہ وارد ہوئی ہیں سب ضعیف ہیں انتہی حاصل کہ قبل جمعے کے تین رکعتوں کے لیو حضرتؓ کوئی صحیح
 حدیث ثابت نہیں مطلق نماز پڑھنا ثابت ہے جیسا کہ صحیح مسلم میں ابھی پڑھنی امہ عن کچھ حدیث میں ہے مَنِ
 اغْتَسَلَ ثَلَاثَ الْجُمُعَةِ فَصَلَ مَا قَدَرَهُ لَيْسَ بِجَوْشَنُ كُنْزٍ كَمَا يُقَالُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ
 تَتَوَسَّطُ اسکا اور بخاری میں سلمان فارسی کی حدیث میں كُنْزٌ كُنْزٌ كَمَا يُقَالُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ
 يُصَلِّي مَا كُنْتُ لَكَ لَيْسَ بِجَوْشَنُ كُنْزٍ كَمَا يُقَالُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ تَتَوَسَّطُ اسکا اور بخاری میں سلمان فارسی کی حدیث میں كُنْزٌ كُنْزٌ كَمَا يُقَالُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ
 مقدر کی گئی واسطے اسکے سو صحیح مسلم کی حدیث پوری اور بخاری کی حدیث کا پورا ترجمہ اس کتاب میں جمع
 کی نماز کی فضیلت کے بیان میں پہلے گزر چکا ہے اور ان دونوں حدیثوں کو معلوم ہوتا ہے کہ مصلی کو اختیار ہے
 قبل جمعے کے جب قدر چاہے نماز پڑھے یہاں تک کہ حسب وقت امام خطبہ پڑھتا ہو اس وقت بھی اگر کوئی آجائے
 ہی دو رکعتیں پڑھے جیسا کہ حدیثوں آئندہ سے صریح اوصاف صاف معلوم ہوتا ہے جو شخص امام کے
 خطبہ پڑھتے آجائے اسکے دو رکعت نماز مکملی پڑھنے کے یا نہیں عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور اس طرح سے ہے شرح نخبۃ الفکر وغیرہ میں دوسری وجہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہر نماز کا ادا کرنا
 احکمکم لمسیکد واکامام یخطب فلا صلوة ولا کلام حتی یخیر الکلام فی الکثیر لیسے فیہ راض
 ہو ایک تمہارا مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس نماز پڑھو اور نہ کلام کرے یہاں تک کہ فارغ ہو امام روایت کیا اگر
 حدیث کو طبرانی نے کبیر میں سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق حجت پڑنے کے نہیں کیونکہ مسک
 الحتام شرح بلوغ اللہ میں لکھا ہے کہ احمد بن حنبل کے راویوں میں ایوب بن نیکہ ہے اور وہ متروک ہے اور ضعیف
 کیا اسکو ایک جماعت نے تیسری وجہ موطا امام مالک سے ہے کہ کہا ابن شہاب زکنا امام کا قطع کرتا ہے نماز
 کو اور کلام اسکی قطع کرتی ہے کلام کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ کلام ابن شہاب یعنی زہری کا ہے حضرت کی حدیث
 نہیں ہے جبکہ موطا ہی سے معلوم ہوتا ہے چوتھی وجہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کی ہے حضرت
 علی اور ابن عباس اور ابن عمر کو کہ وہ مکروہ جانتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کو اور روایت کی ابو
 ابی شیبہ نے عروہ سے کہ کہا جب بیٹھو امام نہ پڑھو نہیں ہے نماز اور کہا زہری نے کہ جو شخص آدے دن جمعے
 کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو بیٹھے اور نماز نہ پڑھے سو جواب ان وایتوں کا وہ طرح ہے اول یہ کہ یہ دو تین
 سو قوت میں اور روایت موقوف قابل حجت کے نہیں ہوتی چنانچہ بیان اسکا فصل احکام پانی میں اس کتاب میں
 پہلے گزر چکا ہے دوم یہ کہ روایت ابن ابی شیبہ کی ہے اور روایت ابن ابی شیبہ کی اگر مرفوع بھی ہو تو بھی سنن
 اربعہ کی حدیث کا معارضہ تو کر سکتی ہے نہیں بخاری اور مسلم کی مرفوع حدیث کو سامنے تو ایسے اثروں کی
 حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارضہ کر سکتی ہیں پس ایسی سب سے کہا شاہ ولی الصاحبی حجۃ اللہ الباقی
 میں کہ جب آدمی کوئی شخص اس وقت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں اور چاہیے کہ مختار
 کرے بیچ ان دونوں کو واسطے رعایت سنت راتبہ اور ادب خطبے کے بقدر اپنی طاقت کو اور اس مسئلہ
 میں نہ فریب میں آجایو تو اپنے شہر کے لوگوں کے ساتھ اچھیر کے کہ جبکا آوازہ کر رہا ہے انہوں نے اسلئے
 کہ واجب ہے متابعت کن حدیث صحیحہ کی بعد نماز جمعے کے سنت پڑھنے کے بیان میں عن
 ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی
 احکمکم لجمعة فلیصل بعدھا اگر بکار وادہ مسلم کہ روایت ہوا یہ یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
 کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز جمعے کی پس پڑھے بعد اسکے چار رکعت
 روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے فائدہ مستقیم میں روایت ہوا نہیں ہو کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہر نماز کا ادا کرنا
 احکمکم لمسیکد واکامام یخطب فلا صلوة ولا کلام حتی یخیر الکلام فی الکثیر لیسے فیہ راض
 ہو ایک تمہارا مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو پس نماز پڑھو اور نہ کلام کرے یہاں تک کہ فارغ ہو امام روایت کیا اگر
 حدیث کو طبرانی نے کبیر میں سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے لائق حجت پڑنے کے نہیں کیونکہ مسک
 الحتام شرح بلوغ اللہ میں لکھا ہے کہ احمد بن حنبل کے راویوں میں ایوب بن نیکہ ہے اور وہ متروک ہے اور ضعیف
 کیا اسکو ایک جماعت نے تیسری وجہ موطا امام مالک سے ہے کہ کہا ابن شہاب زکنا امام کا قطع کرتا ہے نماز
 کو اور کلام اسکی قطع کرتی ہے کلام کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ کلام ابن شہاب یعنی زہری کا ہے حضرت کی حدیث
 نہیں ہے جبکہ موطا ہی سے معلوم ہوتا ہے چوتھی وجہ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں روایت کی ہے حضرت
 علی اور ابن عباس اور ابن عمر کو کہ وہ مکروہ جانتے تھے نماز اور کلام کو بعد نکلنے امام کو اور روایت کی ابو
 ابی شیبہ نے عروہ سے کہ کہا جب بیٹھو امام نہ پڑھو نہیں ہے نماز اور کہا زہری نے کہ جو شخص آدے دن جمعے
 کے اور امام خطبہ پڑھتا ہو بیٹھے اور نماز نہ پڑھے سو جواب ان وایتوں کا وہ طرح ہے اول یہ کہ یہ دو تین
 سو قوت میں اور روایت موقوف قابل حجت کے نہیں ہوتی چنانچہ بیان اسکا فصل احکام پانی میں اس کتاب میں
 پہلے گزر چکا ہے دوم یہ کہ روایت ابن ابی شیبہ کی ہے اور روایت ابن ابی شیبہ کی اگر مرفوع بھی ہو تو بھی سنن
 اربعہ کی حدیث کا معارضہ تو کر سکتی ہے نہیں بخاری اور مسلم کی مرفوع حدیث کو سامنے تو ایسے اثروں کی
 حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارضہ کر سکتی ہیں پس ایسی سب سے کہا شاہ ولی الصاحبی حجۃ اللہ الباقی
 میں کہ جب آدمی کوئی شخص اس وقت میں کہ امام خطبہ پڑھتا ہو پس چاہیے کہ پڑھے دو رکعتیں اور چاہیے کہ مختار
 کرے بیچ ان دونوں کو واسطے رعایت سنت راتبہ اور ادب خطبے کے بقدر اپنی طاقت کو اور اس مسئلہ
 میں نہ فریب میں آجایو تو اپنے شہر کے لوگوں کے ساتھ اچھیر کے کہ جبکا آوازہ کر رہا ہے انہوں نے اسلئے
 کہ واجب ہے متابعت کن حدیث صحیحہ کی بعد نماز جمعے کے سنت پڑھنے کے بیان میں عن
 ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا صلی
 احکمکم لجمعة فلیصل بعدھا اگر بکار وادہ مسلم کہ روایت ہوا یہ یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ
 کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم میں کا نماز جمعے کی پس پڑھے بعد اسکے چار رکعت
 روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے فائدہ مستقیم میں روایت ہوا نہیں ہو کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی

اصر علیہ وسلم نے جس وقت کہ نماز پڑھو تو بعد جمعہ کے پس نماز پڑھو چار رکعتیں اور زیادہ کیا عمر و سہیل بھی۔ و ابنت
 اپنی کے کہا ابن ابی اسیر نے کہا سہیل نے پس اگر طہری کرے ساتھ تیرے کوئی چیز پس نماز پڑھ دو رکعتیں
 مسجد میں اور دو رکعتیں جب جمعہ کرے تو یعنی جب کہ من جائے **فائدہ** یہ حدیث صحیحہ دلیل ہے
 کہ بعد جمعہ کے افضل اور زیادہ ثواب جابر رکعت میں ہے اور اگر کوئی چار رکعتیں پڑھتو اور بھی زیادہ ثواب حاصل
 ہو اور حدیث تہ کی آگے آئی لیکن وہ بھی جائز ہیں جیسا کہ احمدیث اور صفیون ابنہ سے معلوم ہوتا ہے
وَعَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكَعَتَيْنِ
رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہر سالم سے اس نے نقل کی اپنے باپ کے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 نے پڑھتے بعد جمعہ کے دو رکعتیں روایت کیا احمدیث کو سلمہ اور ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے بھی
 ہے امام شافعی اور امام احمد کا **وَعَنْ ثَابِتٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى لَجُمُعَةٍ انْصَرَفَ فَصَلَّى**
بِحَدَّثَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ
وَقَالَ هَذَا أَحَدُ نَحْوِ حَسَنٍ وَحَسَنٌ اور روایت ہر نافع سے اس نے نقل کی ابن عمر سے کہ تحقیق وہ تھے
 جب نماز پڑھتے جمعہ کی پہرے پس نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر گھر اپنے کے پہرے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کرتے سبط روایت کیا احمدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن صحیحہ ہے **ف** کہا ترمذی نے کہ کہا
 اسحاق نے اگر نماز پڑھے مسجد میں دن جمعہ کے پڑھے جابر رکعتیں اور اگر پڑھے گھر اپنے میں پڑھے دو رکعتیں
 اور کہا مشک الحتام شرح بلوغ المرام میں کہ کہا شیخ ہمارے ابن تیمیہ نے اگر پڑھے مسجد میں پڑھے
 چار رکعتیں اور اگر پڑھے گھر میں پڑھے دو رکعتیں یعنی بعد جمعہ کو اور نیز اسی میں ہے کہ کہا مصنف میں کہ
 پیچھے جمعہ کی سنت پڑھنے میں اختلاف ہر نزدیک شافعی کے دو رکعت ہو اور نزدیک ابو حنیفہ کے چار رکعت
 اور کہا ترمذی نے کہ روایت کی گئی ہے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق انہوں نے حکم کیا کہ نماز
 پڑھے بعد جمعہ کو دو رکعتیں پھر چار رکعتیں اور ابو داؤد میں روایت ہر عطاء سے اس نے نقل کی ابن عمر رضی
 اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا (عطائے) تھے ابن عمر حبیب ہوتے مکہ میں پس نماز پڑھتے جمعہ کی آگے پڑھتے (یعنی ہر
 لیے کہ فاصلہ ہو جائے درمیان فرض اور سنت کے) پس نماز پڑھتے دو رکعتیں پھر آگے پڑھتے پس نماز پڑھتے
 چار رکعتیں اور حبیب ہوتے مدینہ میں نماز پڑھتے جمعہ کی پھر جمعہ کو تے طرف گھر اپنے کی پس نماز پڑھتے دو
 رکعتیں اور نماز پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا وسطوں کے (یعنی پوچھا لوگوں نے ابن عمر سے سبب اسکا)

چار رکعتیں اور نماز پڑھتے مسجد میں پس کہا گیا وسطوں کے (یعنی پوچھا لوگوں نے ابن عمر سے سبب اسکا)

ہی پڑھتے مسلم میں روایت ہے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہ کہل تہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے دو وعیدوں میں اور
 جمعہ میں سب سے پہلے رکعت الماعلیٰ اور پہلے حدیث الغاشیہ کہ نعمان فرمایا جب جمعہ ہو تو عید اور جمعہ ایک دن میں پڑھتے
 دو نو سو مرتبہ دو نو نمازوں میں یعنی عید میں ہی اور جمعہ میں ہی اور یہ جو ابو داؤد اور نسائی میں روایت ہوا ہر
 جریحہ سے کہ کہا ابن جریج نے کہ کہا عطاء فرمایا کہ ہوا اور جناب عید فطر کا بھی زمانہ ابن الزبیر کے پس کہا ابن الزبیر
 نے کہ کثی مومنین دو عیدیں ایک دن میں پس نکلا کیا ان دونوں کو ساتھ جماعت کے پورا پس پڑھا اندونوں کو دو
 رکعتیں اول زمین کہ زیادہ کیا ان دونوں پر یہاں تک کہ نماز پڑھی عصر کی اور یہ ایک روایت ہے کہ پس لے لوگ
 طرف ابن الزبیر کی تاکہ نماز پڑھا جسے جو کہ لوگوں کو پس نکلا ابن الزبیر پس پڑھا جمعہ لوگوں نے اکیلے **فائدہ**
 کہ اشوکانی نے نیل الاوطار میں کہ راوی اسکے راوی صحیح کے میں جواب اسکا یہ کہ یہ حدیث موقوف ہو اور
 روایت موقوف لائق حجت پچھنیکے نہیں ہوتی اور بیان اسکا فصل احکام بانی میں پہلے گذرا اور امام شریفی نے
 کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ یہ حدیث تائید کرتی ہے ابن عباس کے مذہب کو چنانچہ کشف الغمہ ہی میں ہے کہ مذہب
 ابن عباس کا یہی ہے کہ جمعہ کیلئے کا صحیح ہے اور مذہب ابن عباس صحیح اور داؤد اور اہل ظاہر کا یہ ہے کہ جمعہ صحیح ہے
 دو آدمیوں کا اور نیز اسی میں ہو کہ تحقیق پوچھے گئے ابن عباس اس سے کہ نماز پڑھتے جمعہ کی اپنے باغ میں اکیلا
 پس کہا ابن عباس نے کہ کچھ چیز نہیں ہوتے راقم کہتا ہو عرب میں کہ اکیلے آدمی کا جمعہ درست ہو نیکو کیلئے دلیل ابن
 عباس کی حدیث آئندہ ہو لیکن واضح ہے کہ اسکا الختام نہ فرج بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ اجماع ہے اس بات
 پر کہ جمعہ بدون جماعت درست نہیں ہوتا اور جب کہ فوت ہو جمعہ تو واجب ہوئی اس پر تلخ ساتھ اجماع کے اتنے مختصراً
وعن محمد بن سیرین قال قال ابن عباس لیؤذیہ فی یومہ مطیراً إذا قلت أشہد أن
محمدًا رسول اللہ فلا تقل حق علی الصلوۃ قل صلوا فی بیوتکم فکأن الناس استسکروا فکأن
فعلہ من ہو خیر منی ان الجمۃ عزمۃ ورائی کرہت ان اخرجکم فتمسکون فی الطین والذ
رداء البخاری اور روایت ہو محمد بن سیرین سے کہ کہا ابن عباس نے واسطے سوزنا ہے کے سچ دن سینہ کے
 جب کہ ہو تو ان محمد رسول اللہ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ تحقیق محمد رسول اللہ کے ہیں پس نہ کہ تو حوی علی الصلوۃ
 یعنی اؤ نماز پر ہو کہہ صلواتی نبی کہم یعنی نماز پڑھو کہم میں پس گو یا کہ راجا نا لوگوں نے اس بات کو پس کہا ابن عباس نے
 کیا اسکا کہ اس نے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں جمعہ غریب ہے اور تحقیق کہہ جانا ہوں میں
 یہ کہ تکلیف میں ڈالوں کہو پس حلوہ تم کچھ میں اور تمکنی میں **فائدہ** اسی ضمن کی ایک اور حدیث صحیحہ مسلم میں عبد اللہ بن عباس

کی روایت ہے ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ صحیح احمدی کے دلیل ہے کہ مینہ کے دن جمعہ واجب ہے اور اگر ایسا ہی کوئی اور عذر ہو تو بھی واجب نہیں ہوتا اور یہ مذہب ہے ہمارا اور مذہب دوسروں کا اور نزدیک امام مالک کے خلاف اس کے ہر عینے لکھ نزدیک مینہ وغیرہ کسی عذر سے بھی نزل جمعے کا لازم نہیں آتا اور کہا قطلانی نے شرح صحیح بخاری میں کہ یہ حدیث حجت ہے امام مالک سے یعنی امام مالک کے خلاف کیا احمدی کا **فضل** نماز عیدین میں عید کی نماز سنت ہونیکے بیان میں **عَنْ اَبِي اَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبِّدُ أُرِيَهُ مِنْ يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنُحْدِرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَحْصَا سُنَنَنَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ** روایت ہے برابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کما سنا مینہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے ہوئے پس فرمایا تحقیق اول اسچیز کا کہ شروع کریں ہم ساتھ اسکے پھر اسدن انہو کے کہ نماز پڑھیں ہم ہر پڑھیں ہم پس فجر کریں ہم پس خوشتر کرے پس تحقیق ہو پنا سنت ہماری کو روایت کیا احمدی کو بخاری نے **ف** بخاری نے احمدی پر یوں باب باندھا ہے یہ باب سنت ہونے عیدین کا واسطے اہل اسلام کے لئے اور یہ دلیل ہے اس پر کہ نماز عیدین کی سنت ہو اور کہا بخاری نے کہ جبکی فوت ہو نماز عید کی پڑھتے دو رکعت اور اسے صراط عورتین اور وہ شخص کہ ہو بیچ گھر دن اور گاؤں کے واسطے فرمانے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ عید ہے ہماری اسے اہل اسلام اور حکم کیا انس بن مالک نے غلام آزاد کیسے کہ اپنے ابن ابی عتبہ کو بیچ زاویہ کے پس اکٹھا کیا انہو اہل اپنے کو اور بیٹوں اپنے کو اور نماز پڑھا ہی انس نے مانند نماز شہر کے لوگوں کے (یعنی دو رکعت) اور تکبیر اٹکی کے اور کہا عکرمہ لہ اہل سواد اکٹھے ہو تو بیچ (دن) عید کو نماز پڑھتے (عید کی) دو رکعتیں جیسا کہ کتاب ہے امام اور کما عطار نے کہ جبکی فوت ہو عید نماز پڑھتے دو رکعتیں امام شعرانی نے میزان شعرانی میں لکھا ہے کہ نزدیک امام مالک اور امام شافعی کے جائز ہے دونو عید دن کی نماز پڑھنی مردوں اور عورتوں کو کیلے اکیلے ہی عید کے دن غسل مستحب ہونیکے بیان میں **عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا كَانَ يَغْتَسِلُ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ أَنْ يَبْعَثَ إِلَى الْمُصَلَّى رَوَاهُ مَالِكٌ** روایت ہو نافع سے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما غسل کرتے دن عید فطر کے پہلے جانیکے طرف عید گاہ کی روایت کیا احمدی کو مالک نے **ف** عید کو دن غسل کرنے کے باب پر ایک مرفوع حدیث تو ابن ماجہ کی ابن عباس کی روایت ہے اور دوسری ابن ماجہ ہی کی عبدالرحمن بن عقیب بن فاک سے نقل کی اسنے انہو پر ہے یہ دونو حدیثیں میں سو کما مولوی سلام اللہ علیہ محلّی شرح موطا امام مالک میں کہ یہ دونو حدیثیں ضعیف ہیں اور سفر السعادت میں ہو کہ حضرت عید کو یہ صراط غسل کرتے اور اس باب میں دو حدیثیں آئی ہیں اور

۱۰ عیدت امام شافعی کی ہے
۱۱ عیدت امام مالک کی ہے
۱۲ عیدت امام احمدی کی ہے
۱۳ عیدت امام حنفی کی ہے
۱۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۱۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۱۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۱۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۱۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۱۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۲۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۳۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۴۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۵۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۶۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۷۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۸۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۰ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۱ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۲ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۳ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۴ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۵ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۶ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۷ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۸ عیدت امام حنبلی کی ہے
۹۹ عیدت امام حنبلی کی ہے
۱۰۰ عیدت امام حنبلی کی ہے

صحیح نہیں کیونکہ احمدی کے راویوں میں محمد بن معاذ یہ ہوا اور وہ ضعیف ہے نزدیک سب علماء کو تفسیر ہی دلیل الہی علی شہیدین
روایت کی محمد بن حسن کے کہ احمدی کے کہلو ابو حنیفہ نے حماد بن ابی سلیمان ہوا اس نے ابراہیم نخعی سے اس نے عبداللہ بن مسعود
سے کہ ایک دن عبداللہ بن مسعود بیٹھے تو کوفہ کی مسجد میں اور تھے ان کے ساتھ حفصہ بن الیمان اور ابوموسیٰ اشعری تو نکلا ان کے
اور ولید بن عقبہ بن ابی معیط اور وہ امیر کوفہ کے تھے اس زمانہ میں اور کہا کل عید ہے تمہاری تو کیا کروں میں یعنی کس طرح
نماز پڑھاؤں میں کہا ابوموسیٰ اور حفصہ نے کہ بناؤ اسکو اسے ابن مسعود تو حکم کیا اس کو عبداللہ بن مسعود نے کہ نماز پڑھے بغیر
اذان اور بغیر اقامت کے اور تمہارے پہلے رکعت میں پانچ اور دوسری میں چار اور موالات کرو در بیان دونو قرار توں کے
اور خطبہ پڑھو بعد نماز کے اپنی سواری پر سو جواب اسکا یہ ہے کہ اول تو یہ حدیث موقوف ہوا حدیث موقوف لائق
حجت کہڑنے کو نہیں ہوتی اور دلائل اس کے فصل احکام بانی میں اس کتاب میں پہلا گذرے دوم یہ حدیث طبقہ ثالثہ کی
ہے اور حدیث طبقہ ثالثہ کی ہی مقابل حدیث صحیحہ کو لائق حجت کہڑنے کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا بھی فصل احکام بانی
میں اس کتاب میں پہلے گذرا موسم یہ جو کہا ابن مسعود نے کہ خطبہ پڑھے بعد نماز کے اپنی سواری پر یہ مخالف ہے احمدی کے
جو کہ ترمذی ثین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سو کہ کہا حضرت ثعلبی نے کہ سنت ہے کہ تکلیف نماز عید کو عید گاہ کی طرف
پائیدل اور کہا یہ حدیث حسن ہے چہارم یہ قول ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور قسطلانی نے شرح صحیح بخاری میں
لکھا ہے کہ روایت کی گئی ہے عبداللہ بن مسعود کہ تحقیق عبداللہ بن مسعود پڑھا یا مکہ جمعہ وقت جاڑے کے اور کہا اور تا
ہو نہیں تیر گری ہو جانے سو جواب اسکا قسطلانی میں یوں لکھا ہے کہ تحقیق عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اگرچہ تہا بڑا
صحابی لیکن متغیر ہو گیا حافظہ اسکا جو وقت کہ ہوا وہ بڑی عمر کا کہنا ہے ثعلبی نے انتہی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے بہت سے
چیزوں کو بہلا دیا تھا یہاں تک کہ ان کے نزدیک اصل اعوذ برب العلق اور قل اعوذ برب الناس دونو سورتیں ہی قرآن
کی مبین ہیں چنانچہ ذکر اسکا رفع الیدین کے باب میں پہلا گزر چکا ہے پس احتمال کہنا ہے کہ دونو رکعتوں میں تسبیح
قرأت کو کہنا تکبیروں کا بھی بہلا دیا ہو چوتھی دلیل موطن امام محمد میں روایت کی گئی ہے ابن مسعود کہ تحقیق وہ
تھے تکبیر میں کہتے ہر عید کے نو پانچ اور چار کہ پانچ ان کے تکبیر تحریر اور تکبیر کو ہم کی تھی اور موالات کی در بیان دونو قرار توں
کے سو جواب اسکا بھی یہی ہے جو کہ اس سے پہلے روایت کا ابھی گذرا عیدین کی نماز عورتوں کو پڑھنے اور
تکبیر اٹھنے کے یا نہیں عن ام عطیہ قالت کنا نؤم بالخرج فی العیدین والحیاء والیکرم قال کت
الحیض یخرجن فیکرخت الناس فیکثرن مع الناس رواہ مسلم روایت ہے ام عطیہ رضی اللہ عنہا سو کہ کہا تہین
ہم علم کی جا میں نہانہ نکلتے کہ پھر عیدین کو اور پردہ والیاں اور کوریاں کہا (ام عطیہ) حیض والیاں نکلتی تھیں

[illegible]

پس چہیتی تہین بیچھے اویسون کو گمیر پڑتی تہین ساتھ لوگوں کو روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے ف یہ حدیث دلالت کرتی ہے اس پر عید گاہ میں عمر توں کو نماز عید کر لیسے جانا سنت ہے بلکہ حیض و ایمن اور کواریوں کو بھی جانا جائیے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ اس میں دلیل ہے اس پر کہ جائز ہے ذکر اللہ تعالیٰ کا واسطے حاضر اور غیبت کے سوا اسکے سیر کہ حرام ہے اس پر قرآن پڑھنا اور چوٹا اٹھکانے ہاتھ سوا ورتھ ہے کہنا تکبیر میں کا واسطہ ہر ایک شخص کے عید میں پڑھنا اور اس پر اجماع ہے کہ صاحب ہمارے کہ تختہ تکبیر میں کہنی بیچ دور اتوں عید میں کے اور وقت نکلنے کے طرف نماز کی کہنا قاضی نو تکبیر عید میں میں جارجا کہ میں نماز کے لیے جانیکے وقت کو امام کے نکلنے تک اور نماز میں اور خطبہ میں اور بیچ نماز کے اور تختہ جانا ہے کہنا تکبیر میں کا ایک جماعت فر صاحب اور سلف سے پس تہ تکبیر میں کہ تہرت نکلتو یہاں تک کہ پہنچو عید گاہ میں بلند کرتے آواز میں اپنی انتہے طعنا اور بخاری میں ہے کہ تہ ابن عمر اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نکلتو تہ طرف بازار کی بیچ وٹس نوں کو تکبیر میں کہتے تہ اور تکبیر میں کہتے تہ لوگ ساتھ تکبیر میں اندونوں کے اور تکبیر میں محمد بن علی بنی بیچو فضلوں کے اور بخاری میں ہے کہ تہ ابن عمر رضی اللہ عنہما تکبیر کہتے بیچ چوٹے خیمے کے منامیں اور سنو اسکو اہل مسجد کو پس تکبیر کہتے اور تکبیر کہتے اہل بازار کے یہاں تک کہ گوختی منامیں کو آواز سے اور تہ ابن عمر تکبیر کہتے منامیں انھوں میں اور بیچ نمازوں کے اور اور بیچو پنے اپنے کے اور بیچو پڑی خیموں پنے کو اور بیچو مجلس اپنی کے اور چلنے اپنے کے اور سارے دون اور تہین بیچو تکبیر کہتے میں منخر کے اور تہین بیچو تکبیر کہتے میں بیچو ابان بن عثمان کے اور عمر بن عبد الغزیز کے تشریف کی رافوں میں ساتھ مردوں کے مسجد میں اور قطلانی شرح صحیح بخاری میں ہے کہ یہ آثار دلالت کرتے ہیں اور ہوتے تکبیر میں کہ بیچ ان دنوں کے بیچ نمازوں کے اور سوا ان کے اور موقع میں اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ تختہ جانا ہے کہنا تکبیر میں کا ایک جماعت نے صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف سے پس تہ تکبیر میں کہتے جب نکلتو یہاں تک کہ پہنچتے عید گاہ میں بلند کرتے آواز میں اپنی عید گاہ میں عورتوں کے صد دینے اور ان کو وعظ سنانیکے یا نہیں **عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَهْلِهِ أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَهَرَّ عَلَى النَّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَلُّوْنَ فَإِنِّي أُرِيكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَيَعْرِي رَسُولَ اللَّهِ قَالَ تَكْفُرْنَ اللَّعْنُ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاهِيَاتٍ عَقْلٍ رَدِّينَ أَكْثَرَ لِلْبَرِّ الرَّجُلِ الْحَارِصِ مِنْ إِحْدِكُمْ قُلْنَ وَمَا لِقُصَانٍ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ لِقُصَانٍ عَقْلَهَا قَالَ أَلَيْسَ إِذَا أَحَاضَتْ لَمْ تَصَلِّ وَلَمْ تَكُفِّمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ لِقُصَانٍ دِينَهَا مُتَّقِ عَمَلِكِ رَوَيْتُ بِإِسْنَادٍ سَعِيدٍ خُدْرِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ**

۱۰

۱۱

۱۲

۱۳

۱۴

۱۵

۱۶

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

کہنا نکلو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر عید قربان کے یا عید فطر کے طرف عید گاہ کی پس گندہ اور چورقوں کے پس فرمایا احر
 جماعت عورتوں کی خیرات کرو پختیق میں دکھلایا گیا یہ ان نمازوں میں سے عورتین روزے میں بہت تہ
 اور مذکور ہیں کہا عورتوں نے اور ساتھ کس سب کے احر رسول اللہ کے فرمایا بہت کرتی جو تم نسبت اور بہت ناشکری
 کرتی ہو خداوند کی نینیں دیکھا۔ سینے کسی کو کہ ناقص ہو عقل کی اور دین کی کہ بنو علی عقل سر و ہفت یار کی ایک قسم میں
 سے کہا عورتوں نے اور کیا ہے نقصان دین ہو کر کا عقل ہماری کالے ردائے فرمایا کیا نہیں گواہی ایک
 عورت کی مانند آدمی گواہی مرد کے (یعنی گواہی دو عورتوں کی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہوتی ہے) عام شہ میں
 کہا عورتوں کے مقریوں ہی ہے فرمایا پس سب نقصان عقل اسکے کو ہے فرمایا کیا نہیں جہوت کہ ہوس
 حاضہ نماز پڑھے اور نہ روزہ رکھے کہ عورتوں نے مقریوں ہی ہے فرمایا پس بسبب نقصان دین اسکے کو
 ہے روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے ف بخاری اور سلم میں روایت ہو ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
 عنہما سے کہ پوچھے گواہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کیا حاضر ہو کر تہتم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نماز عید میں
 کہا کہ بان نکلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نماز پڑھی عید کی ہر خطبہ فرمایا اور نہیں ذکر کیا ابن عباس نے بیسے پو
 بیان کرنے کیفیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افان کا اور نہ تکبیر کا ہر آئے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کے
 پاس بیٹھ خطبے کو اور ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بلال سے پس صحبت کی انکو اور یو دلائی احکام دین کے اور ثواب و ثنای
 آخرت کو اور حکم کیا ان کو ساتھ صدقہ کے فرمایا پس دیکھا سینے عورتوں کو کہ دراز کیے ہاتھ اپنے طرف کاٹوں کی اور
 اپنے گلون کو بیٹھے تاکہ زیور تار میں تہیں زیور کاٹوں کا اور گلون کا بلال کو کہ بیٹھے انکے کپڑے میں ڈالتی جاتی
 تہیں تاکہ دیوین فقیران کو ابھر چلے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بلال طرف گھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عیدین کے
 دن کہیلنے اور گانا سننے کو بیان میں عن عائشہ رضی اللہ عنہا قال قال رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم الملائکۃ ولھم یومان یلعبون فیھما فقال ابدا لکم اللہ بہما خیرا منھما یوم اکھن
 ویوم الفطر لواء ابوداؤد والنسائی یاسناد حسن روایت ہو انس رضی اللہ عنہ سے کہ انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
 وسلم کے سید نے میں حال انکو گلون کیلئے و درن تہے کہ کہیلتے دو ان میں پس فرمایا حضرت نو دیا اسے تم کو بدلوان
 دونوں کو بہتر اس سے بقر عید اور عید الفطر کا دن روایت کیا احمدیث کو ابوداؤد اور نسائی کو ساتھ اسناد صحیح کے
 ف بخاری اور سلم میں روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تحقیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
 عنہ انکے پاس امر انکو پاس چہو کر یان تہیں (یعنی انصار کی لڑکیوں میں) کو ایچ دونوں منا کر سینے جن دونوں میں

[illegible]

تاریخ منامین جہنم کہ وہ روز عید الصبح کا اور ایام نشہ بقیہ زمین گالی تہین اور بجائی تہین دف اور ایک روایت
 میں جو بعضے پر پہلے الفاظ کو کہ گالی تہین وہ اشعار کہتے ہو انصار نے دن بجا کے اور بنی صلی علیہ وسلم کو ملکر
 ہو کر تہہ پیر اپنا پسٹا اٹھو حضرت ابو بکر ذریعہ صلی علیہ وسلم نے منا پنا اور فرمایا چوڑی اٹھو ای ابو بکر اسلیے
 کہ تحقیق یہ دن عید کو زمین (یعنی خوشی کے) اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نواری ابو بکر تحقیق واسطے ہر قوم کے عید
 ہے اور عید ہر ہماری ف کہما نوٹھی کہ شرح صحیحہ مسلم میں کہما قاضی نے کہ وہ دونو جو کرمان لڑائی اور فخر اور مبارک
 اور غلبہ پانے کہ اشعار گالی تہین اور ایسا گانا سننے سے شرم نہیں لہتا اور وہ لڑکیاں مختلف اشعار گالی تہین اور کہما حضرت
 عائشہ فرمادیت ہیں کہ اندونو جو کرمان کی عادت گانیکہ یہی نہیں تھی جیسے کہ عادت گانیدالون کی ہو کرتی ہو واسطہ شوق
 دلاؤ خواہش نفس کے ساتھ برائی کے فضل نماز استقامت کو بیان میں سفر السعادت میں لکھا ہو کہ عادت تہ حضرت
 صلی علیہ وسلم کی سینہ لگنے کی وقت چہ طرح بجا تہ ہوئی ہو پہلی طرح جسے کہیدن خطبہ کے اندر سینہ طلب کیا جیسا
 بخاری میں روایت ہوا انس بن مالک سے ائد سے کہ ذکر کرتا تھا کہ تحقیق ایک مرد داخل ہوا دن جمعہ کے دروازہ کو کہ تھا
 سامنے منبر کے اور رسول خدا صلی علیہ وسلم تہے کھڑے ہو کہ خطبہ فرماتے تہ وہ پس سامنے آیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے دروازے
 حاکم کہ تہا ہوا تہا پس کہ سامنے آیا رسول اللہ صلی علیہ وسلم اور بند ہوئیں رہیں پس علی کعبہ اسیو ہمارے یہ کہ فرمایا کہ ہو بخیر
 ہماری کہما انس نے پس اٹھا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دونو ہاتھ اپنے پس فرمایا اللھم اسقنا اللھم اسقنا اللھم
 اسقنا یا اہی ہلاکو یا اہی ہلاکو یا اہی ہلاکو کہما انس نے قسم ہے اللہ کی نہیں دیکھتے تہ ہم آسمان میں کوئی بادل اور کوئی
 ٹکڑا اور نہ کوئی چیز اور درمیان ہمارے اور درمیان سلیم (یعنی ہمارے دین کے) نہ چوٹا لکھ اور نہ بڑا لکھ (یعنی کہیں بھی بادل
 نہ تھا) کہما انس نے پس غل ہر ہوا پیچھے سلیم کے بادل مثل سپر کے پس جبکہ درمیان آسمان کو آیا یہ پیلہا ہر برسا کہما انس نے
 پس تم ہے اللہ کی نہ دیکھا سمجھنے آفتاب ایک ہفتہ ہو داخل ہوا ایک شخص اسی دروازہ جسے آئندہ میں جلالہ رسول اللہ
 صلی علیہ وسلم کھڑے تہ خطبہ فرماتے پس سامنے کھڑا ہوا حضرت کے پس کہما رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو ملاک ہو مال اور بند ہو گئے
 ماہین پس علی کعبہ اللہ کو یہ خدا کو کہما انس نے پس اٹھا رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے دونو ہاتھ اپنے پس
 فرمایا اللھم اللھم اللھم لا علینا اللھم الاکرام والجمال والظراب والادبیر ومناکبت الشجر یعنی
 یا اہی ہمارے اس پاس باہی رہو اور ہم پر پانی نہ برسو یا اہی ٹیلو نہ پر اور پھاڑیوں پر اور نالیو نہ پر اور جگلوں میں اور جگہ
 اگنے دھتوں کے میں کہما انس نے پس بند ہوا آئندہ اور باہر نکلے ہم حال میں کہ چلتے تہ ہم وہو بہن دوسری
 طرح ابوداؤد میں روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہ نکات کی لوگوں نے پیغمبر خدا صلی علیہ وسلم

۱- یہ منامین جہنم
 ۲- کہ وہ روز عید الصبح
 ۳- کہ اشعار گالی تہین
 ۴- کہ فرمایا چوڑی اٹھو
 ۵- کہ تحقیق یہ دن عید
 ۶- کہ فرمایا حضرت نواری
 ۷- کہ فرمایا حضرت عائشہ
 ۸- کہ فرمایا حضرت انس
 ۹- کہ فرمایا حضرت مالک
 ۱۰- کہ فرمایا حضرت علی

و سلم کے پاس برسے بانی کی سو حکم کیا سنب کا بھر کر کما گیا اکر د اسطو عید گاہ میں اور وعدہ کیا لوگوں سے ایک دن کا انکلیمن
اس میں کہا حضرت عائشہؓ نے بہر نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کہ ہو اکر ارہ آفتاب کا بہر بیٹھے سنب پر پہنکیہ کی اور
حمد کیا اللہ عزوجل کا بہر فرمایا تحقیق تھے شکوہ کیا خشک سالی اپنی کا اور نہ برسے مینہ کا اور اپنے اپنے وقت پر اور
البتہ حکم فرمایا تم کو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا مانگو اس سے اور وعدہ فرمایا مکہ مکرمہ کہ قبول فرماؤ لگانا تھے بہر فرمایا الْحَمْدُ
لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ مَلِكُ يَوْمِ الدِّينِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يُرِيدُ اللَّهُمَّ أَنْتَ اللَّهُ لَا
إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الْغَنِيُّ وَكَفَى الْفَقْرَاءُ أَنْزَلَ عَلَيْنَا الْغِيثَ وَاجْعَلْ مَا أَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَبَلَاغًا إِلَى
حَاجَتِنَا يَافَايَا سُبْحَنَكَ اللَّهُ كُوبَ جَوْصَاحِبِ سَارِ جَوَانِ كَا ثَرَامِ بَابِ نَهَائِ حَمْدِ وَالْمَالِ الْإِصْفَافِ دُنْ كَا
نَهْنِ كُوْنِي لَانِقِ بُوْجْنِ كَے مگر اللہ کرنا ہے جو چاہے اور اللہ تو ہے اللہ مین لائق پوجنے کو کوئی مگر تو ہے پر واه ہے
اور ہم فقیر ہیں ہم ہم ہم مینہ اور جو تار اتونے ہم پر تو نامی اور پوچھنا ایک وقت تک بہر اور تھما کو دو نو ہاتھ اپنے
بہر اور پوچھ کیے یہاں تک کہ نظر آتی تھی سفیدی و دونو بغلون کی انکی بہر بہری لوگوں کی طرف پٹیلہ اپنی اور پٹ کر ٹوٹی
اپنی چادر اور اٹھائے ہوئے تھے دونو ہاتھ اپنے بہر توجہ ہو کر لوگوں پر اور نیچے اوترے بہر پڑی دو کعتیں پھر
ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے بادل سو کر کا اور چپکا بہر برسا ساتھ حکم اللہ پاک کے پس اُسے سجد اپنی کو یہاں تک کہ
جاری ہوئی ہڑ دیکھا جلدی انکی یعنی صحابہ کی طرف اسچیر کے کہ اور ہی سبب سر دی کو کٹرے اپنے سنب حضرت صل
اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ ظاہر ہوئے دانت مبارک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہر فرمایا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ یعنی گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ تحقیق اللہ اور پرہیز کے قادر ہو اور تحقیق
میں بندہ اللہ کا اور رسول اسکا ہوں کہا ابو داؤد نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی جید ہے و کما شوکانی نے
نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو ابو عوانہ اور ابن حبان اور حاکم سبی اور صحیح کہا اسکو ابن اسکن نے اور بخاری
اور مسلم میں وایت ہے عبد اللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سات لوگوں کو طرف
عید گاہ کی واسطے طلب سینہ کے پس نماز پڑھی سات صحابہ کے دو رکعت پکا کر پڑھی انہیں قرات اور سانسو ہوئے
قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونو ہاتھ اپنے (پیشہ دعا کر لیے) اور پیری چادر اپنی اسوقت کہ سانسو ہوئے قبلہ کے
و امام ابو حنیفہ نماز استسقا کر سنت ہوئی کو قائل نہیں لکے نزدیک فقط دعا استسقا ہی ہے اور امام شافعی اور حنابلہ
کے نزدیک نماز استسقا مثل نماز عید کو ہے جیسا کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ میں آیت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمائی کہ کو کٹرے اپنے سنب

۴
بعض نالی لا
نہا پوچھ کر عید گاہ
کے وقت میں
میں نابالگ تھا
کہ چپکے میں
اللہ تعالیٰ کے
میں جا

اِنَّا كُنَّا نَسْأَلُ اِلَيْكَ يَنْبِيَا صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَسْأَلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيْنَا فَاَسْقِيْنَا فَتَسْقِيْنَا
 رواه البخاري اور روایت ہر انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کہا کہ تم میری دعا
 استقار کرتے ہو ساتھ ساتھ سید عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے یہ کہتے ہیں کہ یا اے نبی تحقیق میں ہم وہی سید کرتے ہیں
 تیری ساتھ ہی اپنے صلی اللہ علیہ وسلم کے پس بلاتا تو ہم کو اور تحقیق اب ہم وہی سید کرتے ہیں طاعت تیری ساتھ چچا ہی اپنے
 اللہ علیہ وسلم کے پس بلاتا ہم کو کہنا انس نے پس مینہ برسا جو آثار روایت کیا احمد بن حنبل نے دلیل ہے اس پر
 اپنی دعائیں صحیحہ موجود ہیں یعنی زندوں کا وسیلہ بکبریا و درست ہے اور جو شخص دنیا سے انتقال کر گیا جو خواہ وہ غیر مرغواہ
 ولی خواہ غمید خواہ غوث خواہ قطب وغیرہ اس کا وسیلہ بکبریا درست نہیں کیونکہ اگر موانع کا وسیلہ بکبریا درست ہوتا تو ہر صحابہ
 رضی اللہ عنہم مینہ میں حضرت کو چھوڑ کر حضرت عباس کے وسیلہ سے مینہ کیوں طلب کرتے فضل سورج کہیں اور
 چاند کہیں کے نماز کے بیان میں عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال لُكُشِفَتِ الشَّمْسُ عَلَى
 عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا لِّعَوْنِ قِيَامَةِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا
 طَوِيلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ
 الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ قَامَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ
 الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ قِيَامًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوعًا طَوِيلًا وَهُوَ دُونَ
 الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُسْتَقِيمًا عَلَيْهِمُ وَالْفُظُ لِيُخَاطَبَ
 وَفِي رِوَايَةٍ لِّسَلَمَةَ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهَا سِتُّ رُكْعَاتٍ فِي أَرْبَعِ سَجَدَاتٍ وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
 كَهِنَّ خَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتُّ رُكْعَاتٍ يَأْتِي بِسَجَدَاتٍ وَلَا يَدْعُو عَنْ آتِي بِنِ
 كَعْبٍ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسَ رُكْعَاتٍ فِي سَجْدَتَيْنِ وَقَالَ فِي الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ رَوَاهُ ابْنُ عَبَّاسٍ
 رضی اللہ عنہ کہ کہیں میں آیا آفتاب نے مینہ میں غمید خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سونار پڑی اور کیا قیام طویل برابر سورہ بقرہ
 کے قراءہ کو ہر رکوع کیا لبارکوع پہر اوٹھایا یہ کیا قیام طویل اور وہ کہ تھا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کہ تھا پہلے
 رکوع سے پہر سجدہ کیا یہ کیا قیام طویل اور وہ کہ تھا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کہ تھا اس پہلے رکوع کو پہر
 سر اوٹھایا یہ کیا قیام طویل اور وہ کہ تھا اس پہلے قیام سے پہر رکوع کیا طویل اور وہ کہ تھا اس پہلے رکوع کو پہر سجدہ کیا پہر
 سلام پہر اس وقت کہ روٹن ہو چکا تھا آفتاب پہر خطبہ بنا یا لوگوں کو روایت کیا احمد بن حنبل نے اور یہ
 عیسیٰ بن ماری کی ہوا اور ایک روایت میں سلم کے ناز پڑی حضرت نے جب گین میں آیا آفتاب آٹھ رکوع چار سجدوں پہر

۲
 کتاب سجدہ کی روایت
 میں ہے

اور روایت حضرت غنی المدینہ سے ہے اسی کی مانند اور اسی کی روایت جابر بنی المدینہ سے ہے کہ چار رکوع کی نماز میں
 اور ابی داؤد کی روایت ابی بن کعب سے نماز پڑھی پہر کیے پانچ رکوع اور سجدہ کیے دو اور کیا دوسری رکعت میں اس طرح
 و بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھی کہ من
 کی نماز میں قرات اسکی سوا دیکھ چار رکوع دو رکعت میں اور چار سجدہ اور عبارت مسلم کی ہو اور ایک روایت میں اس کے
 پہر پہنچا پکار نیوا کہ پکار دے آؤ جماعت کی نماز کو **فائدہ سنت** پکارنا اس میں اس طرح الصلوۃ جامعہ مخصوصا
 جبکہ لوگ جمیع نہ ہوئے ہوں اور یہ حدیث صحیح دلیل ہے اس پر کہ کہن کی نماز میں قرات پکار کر پڑھنی چاہیے اور کہا فریدی
 نے کہ اختلاف کیا ہو اہل علم نے بیچ قرات کی بیچ نماز کسوف کے پس اعتقاد کیا بعض اہل علم نے یہ خفیہ پڑھی جائے
 قرات بیچ اس نماز کے وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اعتقاد کیا بعض انکے نے یہ کہ پکار کر
 پڑھی جاوے قرات بیچ اس نماز کے مانند نماز دو نوحیدوں اور جمعے کے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور احمد اور اسحاق
 کا اتنے اور متک انتہام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہو کہ اس نماز میں حدیث پکار کر پڑھنے قرات کی تندی
 اور طحاوی اور دارقطنی نے بھی روایت کی ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ارضا
 پکار کر پڑھنے قرات کی بیچ نماز کسوف کے اور امام شافعی اور ابو حنیفہ جو کہ اس نماز میں قرات پکار کر پڑھنے کے
 قائل نہیں دلیل انکی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو سمرہ بن
 جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھائی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سوچ گھس کے نہیں سنتے تھے ہم حضرت کی آواز
 اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اسکو بھی ابن حبان
 اور حاکم نے اور علت بیان کی اسکی ابن خرم نے بسبب مجہول بن یوسف بن عبد الوہاب جو کہ سمرہ سے روایت کیا راوی ہو اور تحقیق
 کہا ابن المدینی نے کہ تحقیق یہ مجہول ہے حافظ ابن حجر نے حضرت عائشہ کی حدیث اور سمرہ کی حدیث میں یوں تطبیق
 دی ہے کہ سمرہ نے بسبب غیر مصنفین نماز پڑھنے کے حضرت کو آواز کو نہ سنا ہوگا اتنے ملخصاً متک انتہام
 شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا بخاری نے حدیث حضرت عائشہ کی پکار کر (قرات) پڑھنے میں بہت صحیح
 ہے سمرہ کی حدیث ہو اور دارقطنی میں حضرت عائشہ کی حدیث ہے کہ کسوف کی نماز میں (پڑھی) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 نے پہلی رکعت میں عنکبوت اور دوسری میں روم اتنے ملخصاً اور کہا امام شوکانی نے درالبہیین کہ بہت صحیح روایت
 جو صفت نماز کسوف میں آئی ہے دو رکعت نماز ہے ہر رکعت میں دو رکوع اور تین رکوع اور چار رکوع اور پانچ رکوع
 یہی آئی میں دونوں رکوع کے بیچ میں قرات کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع ہی آیا ہے اور حسب دعا کرنا اور تکبیر کہنا

۱۔ حدیث ابی داؤد کی روایت ابی بن کعب سے نماز پڑھی پہر کیے پانچ رکوع اور سجدہ کیے دو اور کیا دوسری رکعت میں اس طرح
 ۲۔ بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑھی کہ من
 ۳۔ کی نماز میں قرات اسکی سوا دیکھ چار رکوع دو رکعت میں اور چار سجدہ اور عبارت مسلم کی ہو اور ایک روایت میں اس کے
 ۴۔ پہر پہنچا پکار نیوا کہ پکار دے آؤ جماعت کی نماز کو **فائدہ سنت** پکارنا اس میں اس طرح الصلوۃ جامعہ مخصوصا
 ۵۔ جبکہ لوگ جمیع نہ ہوئے ہوں اور یہ حدیث صحیح دلیل ہے اس پر کہ کہن کی نماز میں قرات پکار کر پڑھنی چاہیے اور کہا فریدی
 ۶۔ نے کہ اختلاف کیا ہو اہل علم نے بیچ قرات کی بیچ نماز کسوف کے پس اعتقاد کیا بعض اہل علم نے یہ خفیہ پڑھی جائے
 ۷۔ قرات بیچ اس نماز کے وغیرہ اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور ابو حنیفہ کا اور اعتقاد کیا بعض انکے نے یہ کہ پکار کر
 ۸۔ پڑھی جاوے قرات بیچ اس نماز کے مانند نماز دو نوحیدوں اور جمعے کے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور احمد اور اسحاق
 ۹۔ کا اتنے اور متک انتہام شرح بلوغ المرام میں لکھا ہو کہ اس نماز میں حدیث پکار کر پڑھنے قرات کی تندی
 ۱۰۔ اور طحاوی اور دارقطنی نے بھی روایت کی ہے اور ابن خزیمہ وغیرہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے ارضا
 ۱۱۔ پکار کر پڑھنے قرات کی بیچ نماز کسوف کے اور امام شافعی اور ابو حنیفہ جو کہ اس نماز میں قرات پکار کر پڑھنے کے
 ۱۲۔ قائل نہیں دلیل انکی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہو سمرہ بن
 ۱۳۔ جندب رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھائی حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ سوچ گھس کے نہیں سنتے تھے ہم حضرت کی آواز
 ۱۴۔ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح غریب ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ صحیح کہا اسکو بھی ابن حبان
 ۱۵۔ اور حاکم نے اور علت بیان کی اسکی ابن خرم نے بسبب مجہول بن یوسف بن عبد الوہاب جو کہ سمرہ سے روایت کیا راوی ہو اور تحقیق
 ۱۶۔ کہا ابن المدینی نے کہ تحقیق یہ مجہول ہے حافظ ابن حجر نے حضرت عائشہ کی حدیث اور سمرہ کی حدیث میں یوں تطبیق
 ۱۷۔ دی ہے کہ سمرہ نے بسبب غیر مصنفین نماز پڑھنے کے حضرت کو آواز کو نہ سنا ہوگا اتنے ملخصاً متک انتہام
 ۱۸۔ شرح بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ کہا بخاری نے حدیث حضرت عائشہ کی پکار کر (قرات) پڑھنے میں بہت صحیح
 ۱۹۔ ہے سمرہ کی حدیث ہو اور دارقطنی میں حضرت عائشہ کی حدیث ہے کہ کسوف کی نماز میں (پڑھی) حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
 ۲۰۔ نے پہلی رکعت میں عنکبوت اور دوسری میں روم اتنے ملخصاً اور کہا امام شوکانی نے درالبہیین کہ بہت صحیح روایت
 ۲۱۔ جو صفت نماز کسوف میں آئی ہے دو رکعت نماز ہے ہر رکعت میں دو رکوع اور تین رکوع اور چار رکوع اور پانچ رکوع
 ۲۲۔ یہی آئی میں دونوں رکوع کے بیچ میں قرات کرے اور ہر رکعت میں ایک رکوع ہی آیا ہے اور حسب دعا کرنا اور تکبیر کہنا

اور صدقہ دینا اور استغفار کرنا فصل نماز جنازہ میں مریض کی عیادت کو بیان میں عن ابن مسعود
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 قَالَ إِذَا لَقِيتَكَ فَمُسَلِّمْ عَلَيْهِ وَادْعَا فَلَجَبُهُ وَإِذَا اسْتَضَعَّكَ فَأَمْسَحْ لَهُ دَا إِذَا عَطَسَ فَمُحَمَّدًا اللَّهُ
 فَتَمِثَّهُ وَإِذَا مَرَضَ كَعَدَاهُ فَلَمَّا مَاتَ فَاتَّبِعْهُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَرَوَيْتُ بِهَذَا مَعْنَى الْمَعْنَى مَعْنَى الْمَعْنَى مَعْنَى الْمَعْنَى
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مسلمان کے مسلمان پر چہرہ میں عرض کیا کیا میں وہ امر رسول اللہ کے فرمایا جسوقت
 کہ ملاقات کرتے تو مسلمان کو پس سلام کر اس پر اور جسوقت بلا دو کہ تجھ کو رہینے مدد کر نیکی لپی یا نہیافت کر لیے اس پر قبول کر
 اور جسوقت خیر خواہی چاہے تجھ پر پس خیر خواہی کرو اسے اس کے اور جسوقت چہنیک پر الحمد للہ کہے پس حمد و اسکو
 رہینے رحیم اللہ کہے اور حسب بیمار ہو پس پوچھا اسکو اور جسوقت مر جائے اس کے رہینے نماز جنازہ و دفن کر لیے
فائدہ مسند امام احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے زید بن رقم رضی اللہ عنہ سو کہ عیادت کی میری نبی صلی اللہ
 علیہ وسلم نے سبب سے رو کہ تھا انکھون میری مین ف کہ تھا شوکانی نوئل الاما و طارمین کہ سکوت کیا اس سو ابوداؤد
 اور سندری ز اور لایا ہے اسکو بخاری اب سفردین ہی اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور بخاری میں روایت ہے و انر
 رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آخر اسکی
 پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تو اسکی پس شیخ نزدیک اس کے کو پہر کہا واسطو اس کے مسلمان ہو
 تم پس کہا لڑکے کو طرف با اپنے کے اور تھا وہ پاس کے پس کہا باب اسکو نے واسطو اس کے اطاعت کر اور اقام
 کی رہینے حضرت صلو اللہ علیہ وسلم کی پس اسلام لایا ہر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ فرماتے تو تقر لیتے
 واسطو اسکو جس نے اسکو خجائ دی اگل سے یہ سبب اسلام لائیکے ف بخاری نو ایک جگہ محدث پر یون باب
 باند ہے یہ باب ہے اگر اسلام لادو لڑکا پس مر یا نماز پڑھی جاوے اس پر آیا عرض کیا جاوے لڑکو پس سلام اور دوسری
 جگہ یون باب باند ہے یہ باب ہے مشرک کی عیادت کا اس سے معلوم ہوا کہ عیادت کرنی کفار کی منہ نہیں اور یہ حد
 دلیل ہے اس پر کہ عیادت کرنا یا لایا بیٹے بیمار کے سر کو پس اس درجہ یعنی نو دلائل المشوہ میں روایت کی ہو اسی کو تحقیق
 ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلو اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آخر آنحضرت صلو اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت
 کو پس آیا آنحضرت صلو اللہ علیہ وسلم نے اس کے باب کو نزدیک سر اس کے کے کڑپتا تھا تو ریت یعنی کچھ تو ریت میں ہو پڑتا
 تھا جیسے کڑپ ہی جاتی ہو ہمار کیا سورہ یس حالت تزع میں پس فرمایا اس کے باب کو آنحضرت صلو اللہ علیہ وسلم نے
 کہ امی یہودی نو چہتا ہونین اور قسم دیا ہون بخ کو اس حد کی کہ اناری تو ریت مٹوئی پر آیا پاتا ہے تو تو ریت میں

مسند امام احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے زید بن رقم رضی اللہ عنہ سو کہ عیادت کی میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبب سے رو کہ تھا انکھون میری مین ف کہ تھا شوکانی نوئل الاما و طارمین کہ سکوت کیا اس سو ابوداؤد اور سندری ز اور لایا ہے اسکو بخاری اب سفردین ہی اور صحیح کہا اسکو حاکم نے اور بخاری میں روایت ہے و انر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا تھا ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آخر اسکی پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تو اسکی پس شیخ نزدیک اس کے کو پہر کہا واسطو اس کے مسلمان ہو تم پس کہا لڑکے کو طرف با اپنے کے اور تھا وہ پاس کے پس کہا باب اسکو نے واسطو اس کے اطاعت کر اور اقام کی رہینے حضرت صلو اللہ علیہ وسلم کی پس اسلام لایا ہر نکلے حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ فرماتے تو تقر لیتے واسطو اسکو جس نے اسکو خجائ دی اگل سے یہ سبب اسلام لائیکے ف بخاری نو ایک جگہ محدث پر یون باب باند ہے یہ باب ہے اگر اسلام لادو لڑکا پس مر یا نماز پڑھی جاوے اس پر آیا عرض کیا جاوے لڑکو پس سلام اور دوسری جگہ یون باب باند ہے یہ باب ہے مشرک کی عیادت کا اس سے معلوم ہوا کہ عیادت کرنی کفار کی منہ نہیں اور یہ حد دلیل ہے اس پر کہ عیادت کرنا یا لایا بیٹے بیمار کے سر کو پس اس درجہ یعنی نو دلائل المشوہ میں روایت کی ہو اسی کو تحقیق ایک لڑکا یہودی خدمت کرتا تھا حضرت صلو اللہ علیہ وسلم کی پس بیمار ہوا وہ پس آخر آنحضرت صلو اللہ علیہ وسلم اسکی عیادت کو پس آیا آنحضرت صلو اللہ علیہ وسلم نے اس کے باب کو نزدیک سر اس کے کے کڑپتا تھا تو ریت یعنی کچھ تو ریت میں ہو پڑتا تھا جیسے کڑپ ہی جاتی ہو ہمار کیا سورہ یس حالت تزع میں پس فرمایا اس کے باب کو آنحضرت صلو اللہ علیہ وسلم نے کہ امی یہودی نو چہتا ہونین اور قسم دیا ہون بخ کو اس حد کی کہ اناری تو ریت مٹوئی پر آیا پاتا ہے تو تو ریت میں

[illegible]

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

اور طعن کرنا نسب میں اور پانی طہارت کا یہ سبب تار و پود کے اور نہ کرنا اور نہ فرمایا عورت کو نہ کرنیوالی جہت تو بزدلی ہو پہلے ستر
لپٹے کر کٹری کیجا و گون فیا رست کے اور سپر ہوگا کہ قطران کا اور کہ خار شکار ف جمع الجار میں ہر قطران ایک چیز ہے کہ
اوسکو پکارا فوٹون خارشی کو ملتے ہیں اور آگ اس میں بہت سہا رت کرتی ہے اور جلد ہی بھٹکتی ہے اور کما طبیبی نو کہ قطران
ایک تیل ہے کہ درخت سے نکالا جاتا ہے اور ابو داؤد میں روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ اللہ نے سو کہ کما لعنت کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نوہ کرنیوالی عورت کو اور نوہ سننے والی عورت کو ف کما ابن جبرئیل نے تخص میں کہ لایا ہے
اس حدیث کو احمد حدیث ابی سعید سے ساتھ لفظ **لَعْنَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کے اور انکار کیا یہ اس حدیث کا اوجہ ترم نے علل
میں اور روایت کیا یہ اس حدیث کو طبرانی اور بیہقی نے حدیث عطا سے اس نے ابن عمر سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن
عدی نے حدیث حسن سے اسے امیر شریہ سے اور یہ حدیثیں بخیف ہیں اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے
کہ کما منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ اس سے کہ ساتھ جایا جاوے اس جنازہ کے کہ اس کے ساتھ نوہ کرنیوالی ہووے
ف کما شوکانی نے زویل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں ابو یحییٰ سے اور اس میں مقال ہے اور باقی راوی اسکی اسناد کے
لقد ہمین انتہ جنازہ کے ساتھ جانا سنت ہے مگر یہ سبب اتہ ہونے اس فعل بد کو حضرت نے ایسے جنازہ کے ساتھ جانے سے
منع فرمایا اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جس جنازہ کے ساتھ اسکے وارث خلاف سنت معاملہ کریں اسکے ساتھ جانا درست
نہیں ہے یہ طرح جس مجلس دعوت میں خلاف شرع بات ہو وہاں جاوے اگرچہ قبول دعوت سنت ہے لیکن بسبب یہ فعل
بد کہ ترک کرے اسکو اور اگر کوئی اس بات کا یوں جوابدہ کہ جس میت کو وارث میت کے ساتھ خلاف شرع معاملہ کریں
اسکے جنازہ کے ساتھ نہ جائے جنازہ کی نماز کا ترک لازم آتا ہے اور یہ مخالف ہے احمد کے جو کہ داؤد قطنی میں روایت
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کما فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو اس پر یعنی جنازہ کی جس نے کما لا الہ
الا اللہ سو جواب اسکا یہ ہے کہ نہیں قائم ہوئی ساتھ اسکے حجت کیونکہ داؤد قطنی جو کہ مخرج احمد کے ہے کما اس نے کہ
اسناد اسکی ضعیف ہے اور شک الحتام سرچہ بلوغ المرام میں لکھا ہے کہ احمدیٹ کو راویوں میں عثمان بن عبد الرحمن
ہے اور سکتیجہ بن عمر بن کاذب لکھا ہے اور یہی روایت کی گئی ہے حدیث نافع سے اسنو ابن عمر سے اور یہ اس کے خالد
بن سعید ہے اور خالد متروک ہے اور سطرین میں ابوالولید مخزومی سے اور حال اسکا اور ضیا مقدسی کو پوشیدہ نہیں رہا
اور تابع اسکا ابوالخثری ہے ہے اور وہ جو ثابہ ہے اور یہی روایت کی گئی ہے طریق مجاہد سے ابن عمر سے اور یہ اس کے
محمد بن فضل ہے اور وہ متروک ہے اور یہ حدیث طبرانی میں بھی ہے اور اسکا طریق اور ہے روایت عثمان بن عبد اللہ
عثمانی سے اس نے روایت کی مالک سے اس نے نافع سے اس نے ابن عمر سے اور عثمان کو ابن عدی نے مستمع ساتھ وضع کر گیا

۱۰
 حضرت ابرار قدسین
 جو کہ شریعت میں ہیں ان میں
 میں آگیا ہے جس کے بعد ہم
 کے وقت میں ہے
 حضرت ابن عباس رضی
 اللہ عنہما کہ سنت میں
 ہے
 حضرت یحییٰ
 بنی اللہ اور صاحب کرم
 علیہ السلام کہ علیہ
 السلام کہ با بیلو
 الجماعت اللہ
 میں ہے
 حضرت مسکاتین
 بنی اللہ و علیہ وسلم
 کا ہے کہ علیہ السلام
 میں ہے
 ۱۱

کہ وہ کچھ نہ سنا سکے میں اور نہ لگاوا اسکو خوشبو اور ڈھانکو اسکا سرس تحقیق وہ اٹھایا جاوے گا گدن قیامت کو لیک
 کہتا ہوں احمدی ہے یہ معلوم ہوتا ہے کہ محرم اگر جاوے تو کفن ہی اسی کو لباس میں بطور لباس محرموں کو دی اور خوشبو نہ
 لگاو دی اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد کا اور مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں ہوتا
 ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہنوکہ اپنے سفید کہ وہ بہتر ہے کپڑے نہیں تمہاری او
 کھنا اس میں اپنے مردہ کو اور صحیحہ کہا اسکو ترمذی نے جنازہ کو لیجانیے کے بیان میں عن ابی ہریرۃ
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائیرعوا لیلجنازة فان تک صلیحة فحیر
 نقل مؤلفا لیکہ وان تک سیوی ذلک کثرت نعوتہ عن زکریا بکم متفق علیہ روایت ہوا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
 سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی کرو ساتھ جنازہ کے پس اگر وہ جنازہ یعنی میت نیک بن بھلائی ہو یعنی سبک
 سبک کے لیے پس آگے کرتے ہو اسکو طرف بھلائی کی اور اگر ہے سوا اسکے پس بد ہے امار کو تم اسکو اپنی گردنوں پر روایت کیا
 احمدیث کو بخاری اور سلم نے ف بخاری میں روایت ہے ابی سعید رضی اللہ عنہ کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر
 وقت کہ تیار کیا جائے جنازہ اور اٹھاتے ہیں اسکو لوگ اپنی گردنوں پر پس اگر ہوتا ہے نیک نیت کہتا ہو جلدی لیجاوے مجھو
 (یعنی طرف منزل میری کر) اور اگر ہوتا ہے بد کہتا ہو اسے مصیبت کہان لیجاوے ہو اسکو (یعنی مجھو) سنتی ہے آواز اس
 کی ہر چیز سوائے آدمی کو اور اگر سنے آدمی البتہ جاوے **وعن** سالم بن عبد اللہ بن ابی اوسہ راوی التیمی صلی اللہ علیہ وسلم
 را یا بکرم عمر یمشون امام لیلجنازة رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ وصحیحة
 ابی حنبلہ وأعلہ النسائی وطایفة بالاسنن اور روایت ہر سالم سے نقل کی اپنے باپ کے تحقیق اسنے
 دیکھا بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور ابو بکر اور عمر کو چلتے آگے جنازہ کے روایت کیا احمدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور
 نسائی اور ابن ماجہ اور صحیحہ کہا اسکو ابن حبان فی اور معلول کہا اسے نسائی نے اور ایک جماعت گئی سے طرف منزل ہو
 کی **ف** زرقانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہو کہ اختلاف کیا ہو صحابہ و تابعین نے بیچ چلنے جنازہ کے اور اگر آگے
 چلنا اکثر صحابہ و مروی ہو اور افضل آگے لگے چلنا ہی ہے اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور امام احمد اور امام مالک اور
 کہا اوزاعی اور ابو حنیفہ نے کہ پیچے چلنا افضل ہے اور کہا سفیان ثوری نے کہ اگر چلنا اور پیچے چلنا از رو فضیلت کے
 یکساں ہو اور نہیں جانتا میں کہ کیوں کہ وہ جانا ہو کینے ہی اسکو اتنے راقم کہتا ہے کہ اس باب میں قول سفیان ثوری
 کا موافق ہے احمدیث کہ جو کہ سنہ ثوبن شعبہ کی روایت سقریب آئیگی اور یہ جو کہا اور اجماعی اور ابو حنیفہ نے کہ پیچے چلنا افضل ہے
 دلیل اکی اس باب میں یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی اور ابو داؤد اور ابن ماجہ میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

فصل میں ہے

سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ تابع کیا یہ کہ لوگ پیچھا اسکے چلین اور زمین تابع کہ وہ پیچھے لوگوں کے رہے زمین ہوتا ساتھ اسکے وہ شخص کہ آگے بڑھ گیا استراعتیہ ثواب ہماری کانینین پاتا ہوا جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ کما ترمذی نے کہ حدیث کے راویوں میں ابوبکر بادی مجہول ہے **وَعَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعْفُورٌ كَذِبٌ كَذِبٌ فَحَايِنَ الْأَنْصَرِفَ مِنْ جَنْبَاكَ إِنَّ اللَّهَ خَلَّحَ وَخَضَّ نَفْسِي حَوْكَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ** اور روایت ہے جابر بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ کما لایا گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گھوڑا غیر زین کر پس سوار ہوئے اس پر سوقت کہ یہ جہانزی ابن وداہم کو سے اور ہم چلتے تھے کہ حضرت کر روایت کیا حدیث کو سلم نے **ف** امام نووی نوشر صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جنازہ سے یہ بیوقوف سوار ہونا مباح ہو اور وقت لیجانے جنازہ کے مکروہ ہو اور دلیل مکروہ ہونے کی یہ دو حدیثیں میں پہلی حدیث ترمذی اور ابن ماجہ میں اور ابو داؤد میں مانند سکی روایت ہے ثوبان سے وضو اللہ عنہ کہ کما نکلے ہم ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ ایک جنازہ کے پس کیما لوگوں کو سوار فرمایا کیا نہیں جیسا کرتے تھے کہ تحقیق فرشتے اللہ کے اپنے قدموں پر ہیں اور تم اور پیٹہ جانوروں کو ہوف کما ترمذی اور ابن ماجہ میں ثابت ہے وغیرہ ثوبان ثقبہ اور جابر بن عمر سے روایت کی گئی ہے یہ ثوبان سے موقوف دوسری حدیث ابو داؤد میں روایت ہے انہیں سے کہ تحقیق نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لایا چار پائیہ اور وہ ساتھ جنازہ کے تھے پس اگر دال کی سوار ہونے سے پس جو وقت کہ فارغ ہوئی یعنی دفن ہو لایا گیا چار پائیہ پس سوار ہوئے پس کما داسطے حضرت کے (یعنی جائے بیوقوف آپ کیونکہ سوار ہو کر پس فرمایا تحقیق فرشتے تھے پیادہ چلتے پس سلیے نہ تھامیں سوار ہوا حالانکہ پیادہ چلیں جب گھر فرشتے سوار ہو امین **ف** اگر کوئی کہے کہ ان دونوں حدیثوں کو معارض ہے یہ حدیث جو کہ ابو داؤد میں روایت ہے وغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوار چلے پیچھے جنازہ کو اور پیادے پیچھے جنازہ کو اگر کوئی کہے کہ اس کے اور بائیں اس کے پاس نہیں اس کے اور کچا بچہ نماز پڑھی جاوی اور سپر اور دعا کی جاوی و سطر مانبا پس اس کے ساتھ بخشش اور حرمت کے اور یہ روایت احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ کے یوں کہ فرمایا سوار چلے پیچھے جنازہ کے اور پیادہ جب سطر چا بہ جنازہ کے چلے اور لڑکا کہ جاوی نماز جنازہ کی پڑھی جاوی اور سپر اور کما ترمذی نے حدیث حسن صحیح ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے کہ سوار اگر جنازہ سے دور چلیں تو مضائقہ نہیں ہے اور سوار مگر چلنا منع جو ہے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلنا ہے اس لیے کہ فرشتے جنازہ کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں اور تطبیق بہت ٹمیک ہے اور یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جنازہ کی دائیں بائیں چلنا جائز ہے اور

۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۱۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۱۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۱۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۱۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۱۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۱۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۱۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۱۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۱۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۱۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۲۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۲۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۲۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۲۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۲۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۲۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۲۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۲۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۲۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۲۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۳۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۳۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۳۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۳۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۳۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۳۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۳۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۳۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۳۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۳۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۴۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۴۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۴۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۴۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۴۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۴۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۴۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۴۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۴۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۴۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۵۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۵۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۵۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۵۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۵۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۵۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۵۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۵۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۵۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۵۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۶۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۶۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۶۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۶۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۶۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۶۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۶۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۶۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۶۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۶۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۷۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۷۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۷۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۷۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۷۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۷۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۷۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۷۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۷۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۷۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۸۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۸۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۸۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۸۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۸۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۸۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۸۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۸۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۸۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۸۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۹۰۔ بیان مسلم بن حجاج
۹۱۔ بیان ترمذی جابر بادی
۹۲۔ بیان مسلم بن حجاج
۹۳۔ بیان ترمذی جابر بادی
۹۴۔ بیان مسلم بن حجاج
۹۵۔ بیان ترمذی جابر بادی
۹۶۔ بیان مسلم بن حجاج
۹۷۔ بیان ترمذی جابر بادی
۹۸۔ بیان مسلم بن حجاج
۹۹۔ بیان ترمذی جابر بادی
۱۰۰۔ بیان مسلم بن حجاج

تھے انشاء اللہ اپنے دونوں ہاتھوں کو جب تکبیر کہتے اور چبازری کے اور شافعی زروایت کی ہر عروہ اور ابن المسیب
 مثل اسی کی اور کما شافعی زرواہ پراسی کے پایا ہم نے اہل علم کو اپنے شہر میں **ف** کما نوذی نوذی صحیح مسلم میں کہ
 مذہب شافعی کا چبازری میں اٹھانا ہاتھوں کا ہے سب تکبیروں میں اور حکایت کیا ہے اسکو ابن المنذر نے ابن عمر
 اور عمر بن عبد العزیز اور عطاء اور سالم بن عبد اللہ اور قیس بن ابی حازم اور زہری اور اوزاعی اور احمد اور ابی ہاشم اور
 اختیار کیا ہے اسکو ابن المنذر نے انتہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور اصحاب اسی کا یہ ہے کہ چبازری کی نماز میں رفع یدین
 کرنا چاہیے اور دلیل انکی یہ حدیثیں ہیں پہلی حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ہے کہ تھنوت
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے اور چبازری کے اٹھنا تو دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں بہرندہ اور جواب اسکا
 یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما حافظ ابن حجر انکہ نہیں صحیح ہے اس باب میں کوئی چیز اور تحقیق صحیح
 ہو ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہ وہ اٹھنا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تکبیرات چبازری میں بدایت کیا ہے
 اسکو سعید بن منصور نے دوسری حدیث ترمذی میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر
 کسی اور پر ایک چبازری کے پس اٹھایا اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں اور رکعہ اٹھانا اٹھایا اور بائیں ہاتھ
 اپنے کو اور کہا یہ حدیث غریب ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف نہیں قائم ہوتی ساتھ اس کے حجت سلیم کہ
 کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں زید بن سنان الرماوی ہے اور وہ ضعیف ہے اسی حدیث کے نزدیک
 چبازری کی دعاؤں کے بیان میں پہلی دعا عنک عوف بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ عَلَيْهِ جَنَازَةً لِحَفِظَتْ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ
 عَنْهُ وَاکْرِمْ مَرْئِيهِ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ الْتَلْجِ وَالْبَرْدِ وَكَفِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا كَفَيْتَ
 النَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّارِ دَارَ الْخَيْرِ آمِنْ دَارِمْ وَأَهْلَ الْخَيْرِ آمِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجَ الْخَيْرِ
 مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِيهِ
 فِدْنَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتَّى تَمُوتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہ روایت ہے عوف
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کما نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چبازری پر پانچویں دعا پڑھی حضرت کی
 کہ وہ فرماتے تھے یا اہم بنی شامہ اسکے اور رحمت کر اس پر اور خلاص کر اسکو مکر و مات سے اور صاف کر اسے (یعنی تقصیر
 اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنی جنت میں) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کو اور
 اولے کے (یعنی پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح صلیح کی مغفرتوں کو) اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے

کما شافعی زرواہ پراسی کے پایا ہم نے اہل علم کو اپنے شہر میں
 مذہب شافعی کا چبازری میں اٹھانا ہاتھوں کا ہے سب تکبیروں میں اور حکایت کیا ہے اسکو ابن المنذر نے ابن عمر
 اور عمر بن عبد العزیز اور عطاء اور سالم بن عبد اللہ اور قیس بن ابی حازم اور زہری اور اوزاعی اور احمد اور ابی ہاشم اور
 اختیار کیا ہے اسکو ابن المنذر نے انتہی مذہب شافعی اور ابو حنیفہ اور اصحاب اسی کا یہ ہے کہ چبازری کی نماز میں رفع یدین
 کرنا چاہیے اور دلیل انکی یہ حدیثیں ہیں پہلی حدیث دارقطنی نے روایت کی ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ ہے کہ تھنوت
 بنی صلی اللہ علیہ وسلم تھے نماز پڑھتے اور چبازری کے اٹھنا تو دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں بہرندہ اور جواب اسکا
 یہ ہے کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کما حافظ ابن حجر انکہ نہیں صحیح ہے اس باب میں کوئی چیز اور تحقیق صحیح
 ہو ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ کہ وہ اٹھنا تو اپنے دونوں ہاتھوں کو تکبیرات چبازری میں بدایت کیا ہے
 اسکو سعید بن منصور نے دوسری حدیث ترمذی میں ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے تکبیر
 کسی اور پر ایک چبازری کے پس اٹھایا اپنے دونوں ہاتھوں کو پہلی تکبیر میں اور رکعہ اٹھانا اٹھایا اور بائیں ہاتھ
 اپنے کو اور کہا یہ حدیث غریب ہے جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف نہیں قائم ہوتی ساتھ اس کے حجت سلیم کہ
 کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اسکی اسناد میں زید بن سنان الرماوی ہے اور وہ ضعیف ہے اسی حدیث کے نزدیک
 چبازری کی دعاؤں کے بیان میں پہلی دعا عنک عوف بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ صَلَّى
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى عَلَيْهِ عَلَيْهِ جَنَازَةً لِحَفِظَتْ مِنْ دُعَائِهِ وَهُوَ يَقُولُ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ
 عَنْهُ وَاکْرِمْ مَرْئِيهِ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهُ وَاعْسِلْهُ بِالْمَاءِ الْتَلْجِ وَالْبَرْدِ وَكَفِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا كَفَيْتَ
 النَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّارِ دَارَ الْخَيْرِ آمِنْ دَارِمْ وَأَهْلَ الْخَيْرِ آمِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجَ الْخَيْرِ
 مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِزَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِي رِوَايَةٍ وَفِيهِ
 فِدْنَةُ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ قَالَ حَتَّى تَمُوتَ أَنْ أَكُونَ أَنَا ذَلِكَ الْمَوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ کہ روایت ہے عوف
 بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کما نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چبازری پر پانچویں دعا پڑھی حضرت کی
 کہ وہ فرماتے تھے یا اہم بنی شامہ اسکے اور رحمت کر اس پر اور خلاص کر اسکو مکر و مات سے اور صاف کر اسے (یعنی تقصیر
 اسکی) اور بہتر کر مہمانی اسکی (یعنی جنت میں) اور کشادہ کر قبر اسکی اور پاک کر اسکو ساتھ پانی کے اور برف کو اور
 اولے کے (یعنی پاک کر گناہوں سے ساتھ طرح صلیح کی مغفرتوں کو) اور پاک کر اسکو گناہوں سے جیسا کہ پاک کیا جاتا ہے

ابن عمر رضی اللہ عنہما کان لا یقرء فی الصلوة علی الجنازة روايت سے نافع کہ تحقیق عبد العزیز بن عمر رضی اللہ عنہما تھے نہ پڑھتے
 بیچ نماز کو اور چنانچہ کے سوجواب اسکا یہی کہ اس حدیث میں سورہ فاتحہ کا ذکر نہ کیا گیا نہ عبد العزیز بن عمر نماز جنازہ میں کوئی کہے
 چیز نہیں پڑھتے تھے اور اگر خبر پاکہ اور اس سے سورہ فاتحہ ہی لیا جائے تو یہی یہ حدیث لائق حجت ہے کہ نہ کہ سورہ فاتحہ
وَعَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَجُوفٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ بَعْثَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَلَى جَنَازَةٍ فَقَدْ رَأَى
بِهَا تَحْتَ الْكِتَابِ سُورَةَ وَجَّهَهُ حَتَّى اسْمَعَنَا قَلَامًا فَرَجَّ اخَذَ بِيَدِهِ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَنَنْدُ وَحَقٌّ رَوَاهُ
الْشَّافِعِيُّ اور روایت ہے طلحہ بن عبد العزیز بن عوف سے کہ کما نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اور چنانچہ
 کے پس پڑھی سورہ فاتحہ اور سورہ اور پکار کر پڑھی یہاں تک کہ سنایا حکم کو پس جب فارغ ہوئے پکارا میں نے انکو ساتھ ساتھ
 اپنے کو پس بوجہ سینے سے یعنی حال پکار کر پڑھنے سورہ فاتحہ اور سورہ کا پس کہا سنت اور حق ہے روایت کیا
 اس حدیث کو نسائی نے **ف** حدیث صحیحہ دلیل ہے اس پر کہ چنانچہ کی نماز میں سورہ فاتحہ اور اسکے ساتھ کوئی اور سورہ
 قرآن کی بھی پکار کر پڑھنی سنت ہے **وَعَنْ** اِمَامَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ السُّنَّةُ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ
أَنْ يَكْرَأَ فِي التَّكْوِيْمِ الْاَوَّلَى بِأَمْرِ الْقُرْآنِ فَخَانَةٌ ثُمَّ يَكْرَأُ ثَلَاثًا وَالسَّيِّئُ عِنْدَ الْاُخْرَى رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ
 اور روایت ہے ابی امام رضی اللہ عنہ سے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اور چنانچہ کے یہ کہ پڑھے بیچ تکبیر پہلی کے سورہ فاتحہ آہستہ
 پھر تکبیر کی تین اور سلام پھر نیز دیکھ آخر تکبیر کے **ف** جسطرح ہے اور پکی حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ چنانچہ کی نماز میں سورہ
 فاتحہ اور کوئی اور سورہ پکار کر پڑھنی سنت ہے اس طرح سے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ پڑھنا ہی سنت ہے جو غنک
 پکار کر پڑھنا اور آہستہ پڑھنا دونوں طرح سے جائز ہے چنانچہ کی نماز میں درود پڑھنے کو یا نہیں **عَنْ** ابْنِ
اِمَامَةِ بْنِ سَهْلٍ اَنَّهُ اخْبَرَهُ رَجُلٌ مِنْ اصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّةَ فِي الصَّلَاةِ عَلَى الْجَنَازَةِ اَنْ
يَكْبُرَ اَلَا مِمَّا مُمْ ثُمَّ يَقْرَأُ بِأَخْتِ الْكِتَابِ بَعْدَ التَّكْوِيْمِ الْاَوَّلَى سِرًّا فِي نَفْسِهِ ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ فِي مُسْنَدِهِ روایت ہے ابی امام بن سہل سے کہ تحقیق خبری اسکا ایک مرد و صاحب نبی صل
 اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق سنت ہے بیچ نماز کے اور چنانچہ کی تکبیر کہے امام پڑھے سورہ فاتحہ پیچھے تکبیر پہلی کے آہستہ
 بیچ دل اپنے کہ بہ درود بھیجے اور نبی صل اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اس حدیث کو شافعی کو اپنی سند میں **ف** کہا
 شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا بیچ فتح الباری (شرح صحیح بخاری) کو کہ اسناد کی صحیح ہے انتہی اور یہ حدیث دلیل ہے
 اس پر کہ چنانچہ کی نماز میں درود پڑھنا سنت ہے **ف** کہا نوٹی نے ریاض الصالحین میں کہ نماز جنازہ میں جائز تکبیر کی بھی
 جاوین پہلی تکبیر کے بعد اعود پڑھے پھر پڑھے سورہ فاتحہ پھر دوسری تکبیر کہی پھر درود بھیجے حضرت صل اللہ علیہ وسلم پر پس کہے

۱۰ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۱ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۲ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۳ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۴ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۵ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۶ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۷ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۸ حدیث نسائی صحیحہ
 ۱۹ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۰ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۱ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۲ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۳ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۴ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۵ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۶ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۷ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۸ حدیث نسائی صحیحہ
 ۲۹ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۰ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۱ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۲ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۳ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۴ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۵ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۶ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۷ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۸ حدیث نسائی صحیحہ
 ۳۹ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۰ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۱ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۲ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۳ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۴ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۵ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۶ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۷ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۸ حدیث نسائی صحیحہ
 ۴۹ حدیث نسائی صحیحہ
 ۵۰ حدیث نسائی صحیحہ

رغبت کرتی ہے یہی دنیا کو فالکۃ ابتدای اسلام میں لوگ بت پرستی چھوڑ کر مسلمان ہوئے تھے سو اس طرح حضرت زبیر
 قبور سے منع فرمایا کہ سب داخل کر میں ہر گرفتار ہو جاوے جب لوگوں کو دلوں میں اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہو گیا
 تو اجازت دی اور فائدہ ہکا یہ بتلایا کہ اس سے موت یا ذاتی ہے اور جانتا ہو کہ دنیا فانی ہے اور عہدہ فائدہ یہ کہ مردوں
 کیلئے دعا اور تغفار ہوتی ہے اور یہ سنت ہے چنانچہ حضرت عائشہ کی روایت سے صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت صلی اللہ
 بقیع غرقہ میں تشریف لے جاتے تھے اور سلام بھیجتے تھے وہاں کہ مرد و نیر اور تغفار کرتے تھے انکے لیے اب رملہ کہ یہ جو
 مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ میں امیر پرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں آیت ہے اَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ رَدَّ اَرَاتِ الْقُبُورِ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا اَحَدُ نِثَحَسْنِ لَعْنَةٍ لَعْنَةُ تَحْقِيقِ سَوَل
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی عورتوں بہت زیارت کر نیوالیوں قبروں کی کو اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن
 صحیح ہے حکم اسکا کیا ہے آیا عورتوں کے حق میں یہی باقی ہے یا انکو بھی زیارت کرنی قبروں کی درست ہے سو جواب
 اسکا یہ کہ کما ترمذی نے کہ گئے ہیں بعض اہل علم طرف اسکی کہ تحقیق یہ ہے لعن کرنا تاہم اسلئے کہ اجازت دین ہی صلہ
 اللہ علیہ وسلم زیارت کرنے قبروں کو جس جگہ اجازت دی وہی داخل ہو یہی اجازت کے مرد و عورت اور کہا بعض عالمان
 نے سوا اس کے نہیں کہ مکروہ جانا ہے حضرت نے زیارت کرنا قبروں کا عورتوں کے لیے وہ حکم صبر کرنا انکے کو اور بہت
 جزع و فزع کرنا انکے کو اتنے اس معلوم ہوا کہ اس سلسلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اور جو لوگ کہ قائل اس بات کے ہیں کہ زیارت
 کرنا قبروں کا عورتوں کو ایسے جائز ہے دلائل انکے یہ ہیں بیلی لیل مسلم میں روایت ہے بریدہ بن حبیب الاسلمی نے
 اللہ عنہ کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ قَدْ رُوِيَ هَآئِذَا مِنْكُمْ كَمَا
 تَنَاوَمُ قُبُورِ كِي زِيَارَتِهِ پس اب زیارت کرو انکی کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہیں مرد و عورت جیسا کہ قبل ترمذی کا
 اور دیگر اور دوسری پیشل ترمذی میں روایت ہے ابن ابی ملیکہ کہ کما روایت ہوئی عبد الرحمن بن ابی بکر کی بھی
 جیسے کے اور وہ بھی ایک جگہ یہ لائے گئے طرف مکہ کو بہر فن کیے گئے مکہ میں پس جبکہ امین حضرت عائشہ کو مکہ میں جس کے لیے
 امین قبر عبد الرحمن بن ابی بکر کے پاس کہ بہالی انکے تو تیسری دلیل مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 سے کہ ہاں طرح کہ مکہ میں اسے رسول اللہ کو مراد کہ تو تھماں سوال سے کیا کہوں میں وقت زیارت کرنے قبروں کے
 فرمایا کہ السَّلَامُ عَلَى أَهْلِ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَفْقِدِينَ مَيِّتًا وَالْمُسْتَخِيرِينَ
 وَأَنَا أُنْشِئُ اللَّهُ يَكْفُرُ لَكُمْ لَدِ احْقُونَ یعنی سلام اور پر صاحب قبروں کے مومنوں میں ہو اور مسلمانوں میں ہو اور رحم کرے اللہ
 ہے پہل کر نیوالوں پر اور پیچھے رہندوں پر اور تھماں پر اور تحقیق ہم اگر جا یا انہ سے ساتھ ہمارے اللہ علیہ وسلم والو میں چوتھی دلیل امام کا

۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۲۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۳۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۴۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۵۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۶۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۷۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۸۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۱۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۲۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۳۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۴۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۵۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۶۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۷۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۸۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۹۹۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان
 ۱۰۰۔ زبیر بن عوف بن ابی سفیان

اکیوتہ تبہ بسم اللہ اکبر روایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے فت تحفہ کے قربانی اپنے ہاتھ سے دیکھ کرے جو کہ
 جانتا ہوا دینے کے والا خانہ رہو وقت ذبح کے اور وقت ذبح کے اللہ کا نام لینا یعنی بسم اللہ اکبر کہنا شرط
 ہے جو کہ کی اور مستند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ہر بار قربانی
 رضی اللہ عنہ کو کہ کما کثر ہو کر ہم پاس میں نبیہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا پس یا ربنا زمین قربانی میں کا نام کہ
 ظاہر ہو گا پس اسکا اور مریض کہ ظاہر ہو مریض اسکا اور لنگڑا کہ ظاہر ہو لنگڑا پس اسکا اور بکا کہ ظاہر ہو
 ہڈی میں اور صحیحہ کما اسکو ترمذی اور ابن حبان اور مستند امام احمد اور ترمذی اور ابو داؤد اور نسائی
 اور دارمی اور ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کما کثر کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 نے یہ کہ خوب دیکھیں ہم قربانی کی آنکھ اور کان کو اور یہ کہ ذربانی کرین ہم ساتھ کاڑھے اور نہ بھانور کے کہ کما ہو گا
 لگے طرف سے اور پچھل طرف سے اور نہ اس کا کہ کما ہو گا اور نہ اس کا کہ کما ہو گا اور نہ اس کا کہ کما ہو گا
 صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے فت یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جس قربانی کا تھوڑا سا بھی کان کٹا ہو
 یا آنکھ میں کچھ نقصان ہو یا لنگڑا وغیرہ تو اسکی قربانی درست نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی کا اور نزدیک امام
 ابو حنیفہ کے جس قربانیکا آدھ سے کم کان کٹا ہو اور ایسا ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینکٹا وغیرہ یہی تو اسکی
 قربانی جائز ہے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی میں روایت ہے قتادہ سے اسنے نقل کی جری بن کلیب ہندی کہ
 کہ کما سنایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ قربانی کرے ساتھ غضب
 قرن اور افزوں کو کہ قتادہ نے اسنے ذکر کیا میں اس بات کا واسطہ سعید بن مسیب کے پس کہا اسنے غضب ہو جو کٹا ہوا
 ہو جو کٹا آدھ کان یا زیادہ اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیحہ ہو تو تطبیق پہلی حدیث اور احمدیث میں یوں دیکھائی
 ہے کہ جبکہ ہم پہنچ سکے غیبت ربانی تو اسکو عیب الی جائز نہیں اور جبکہ ہم نہ پہنچ سکو آدھ سے کم کان کٹی
 ہی جائز ہے اور خصی قربانی میں جسکے بیض کو کھر شہوت کہودی تھی وہ داخل نقصان اور عیب نہیں بلکہ ایسا
 خصی فریب ہوتا ہے اور گوشت اسکا لذیذ ہوتا ہے اور وہ سنت ہے چنانچہ مستند امام احمد اور ابو داؤد اور
 ابن ماجہ اور دارمی میں روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ کما ذبحہ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 اکتھیں مویوں میں لکھنیت میں ذبح کیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نو دن ذبح کے (یعنی قربانی کے) دو دنے سینک
 دار اہل خصی آخر حدیث تک اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے حذیب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے کہ کما حاضر تھا
 میں عید صبحی کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو گیا اور کہ چلے حضرت نماز اپنی لوگوں کو ساتھ دیکھا بکری کی

۱۰۰ حدیث شریف
 ۱۰۱ حدیث شریف
 ۱۰۲ حدیث شریف
 ۱۰۳ حدیث شریف
 ۱۰۴ حدیث شریف
 ۱۰۵ حدیث شریف
 ۱۰۶ حدیث شریف
 ۱۰۷ حدیث شریف
 ۱۰۸ حدیث شریف
 ۱۰۹ حدیث شریف
 ۱۱۰ حدیث شریف

قربانی کرنا ہوں انکی طرف سے کہاترندی نویدیت غریبہ اور نہیں پہچانتے ہم احمدیث کو گوچریت شریک سے
 اور تحقیق حضرت دی ہو بعض اہل علم نے یہ قربانی کی جادو و سیت کی طرف سے اور نہیں جائز ہے نزدیک بعضوں کو قربانی
 کرنا میرے کی طرف سے اور کہا عبد اللہ بن مبارک نے کہ بہتر نزدیک یہ ہے کہ صدقہ کیا جادو و سیت کی طرف سے ارشاد کیا گیا اور اگر
 قربانی کیا جائے کہ جادو و قربانی کرنے والا اس میں سو کچھ بھی اور صدقہ کرے سب کا سب **وَعَنْ** عُمَارَةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَرْثَدَةَ رَضِيَ
 اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءَ بْنَ نَسِيبٍ يَقُولُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوبَ كَيْفَ كَانَتْ الْفَتْحُ يَا عَلِيُّ عَمْرٍ وَسَلَّمَ
 اللَّهُ صَلَّيَ اللَّهُ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَيِّعُ بِالْفَتَاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَا كَلْمُونَ وَيُطْعَمُونَ سَحْتِي
 تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرَى رَأَاهُ مَالِكٌ وَالتَّوْبَانِ عِثُّهُ اور روایت ہے عمارہ بن عبد اللہ کہ سنا میں نے عطا
 بن یسار کہ کہا عطا بن یسار کہ پوچھا میں نے ابا ایوب سے کہ کس طرح تھا قربانی کرنا پھر زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
 پس کہا ابا ایوب نے کہ تمہارے قربانی کرنا ساتھ ایک بکری کے اپنی طرف سے اور اپنے گھمے کے لوگوں کی طرف سے پس کہا
 اور کہا تو یہاں تک کہ فخر کیا لوگوں نے آپس میں جیسا کہ دیکھتا ہو نور وایت کیا احمدیث کو مالک احمدیث نویدیت **نُوف** اور
 کہاترندی نویدیت حسن صحیح ہے اور مثل اوپر اسی کے ہر نزدیک بعض اہل علم کے اور یہی مذہب ہے احمد اور اسحاق کا اور
 دلیل بکری ہے اور انہوں نے ساتھ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی ساتھ ذبیحہ کے
 پس فرمایا یہ اس شخص کی طرف سے ہو کہ جس نے نہیں قربانی کی میری است میں ہو اور کہا بعض اہل علم نے نہیں جائز دیکھ کرنا
 بکری کا سوا اپنے اور کسی طرف سے اور یہ قول عبد اللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ وغیرہ کا ہے اہل علم سے **وَعَنْ** بَجَابِرِ
 رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُورُ عَنْ سَبْعَةٍ رَأَاهُ مَالِكٌ وَمُسْلِمٌ
 وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالْقَاسِي وَاللَّفْظُ لَا يَدَاوُدَ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ تحقیق نبی صلی
 اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گاوڑا سات کی طرف سے اگنایت کرتی ہے اور اونٹ بھی سات کی طرف سے روایت کیا احمدیث کو مالک
 سلم اور ابو داؤد اور ترندی اور نسائی **نُوف** روضۃ الندیث شرح در البیہ میں لکھا ہے کہ کہا جئے کہ اونٹ اور گاوڑا جائز
 ہے سات آدمیوں کی طرف سے اور بکری ایک آدمی کی طرف سے اور اگر مہل اسطے اسکا اہل بیت اگنایت کرے گی سب کے
 سب کو اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ مذہب جمہور کا یہ ہے کہ افضل قربانی اونٹ ہے پوچھا کہ بکری بہتر ہے
 بکری اور کہا مالک نے بکری افضل ہے اسلئے کہ تحقیق و محبت اچھی ہوتی ہے ازراہ گوشت کے اور نزدیک جمہور کے اونٹ
 اگنایت کرنا ہے سات آدمیوں کی طرف سے اور یہ طرہ گائے اور اسی بکری پس نہیں اگنایت کرتی مگر ایک کی طرف
 سے اور یہ اتفاق ہے اسلئے اور کہاترندی نے کہ اس پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

۱
 عبارت مولانا صاحب
 احمدی کی خدمت میں
 اور ترندی جابر بن مرثدہ
 ۲
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۳
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۴
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۵
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۶
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۷
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۸
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۹
 جابر بن مرثدہ سے روایت
 ۱۰
 جابر بن مرثدہ سے روایت

میں سو وہ ہے جو داخل ہو پیغمبر بریں اور خلع اوشون میں سو وہ ہے جو داخل ہو پانچویں برس میں اور زندگی
میں لکھا ہے کہ کہا وکیع نے کہ جلع ہیتر میں سو وہ ہے جو کہ سات مین و پانچ مینے کا ہو اور امام نووی نے شرح
صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ جلع ہیتر میں سو وہ ہے جو کہ پورے ایک برس کی ہو اور یہی بات بہت صحیح ہے نزدیک اصحاب
ہمارے کے اور یہی بہت مشہور ہے نزدیک اہل لغت کے اور سوائے انکے کے اور کہا بعضوں نے کہ جلع وہ ہے جو چھ مینوں
کا ہو اور کہا بعضوں نے کہ مینے کا اور کہا بعضوں نے کہ مینوں کا حکایت کیا اسکو قاضی عیاض مالکی نے سو صحیح
نہیں ہے اتنے اور کہا ترمذی نے کہ اسیر عمل ہوا اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور غیر انکے کو کہ تحقیق
جلع ہیتر سے کفایت کرتا ہو بیچ قربانی کے پس معلوم ہوا کہ قربانی کے لیے جو ستہ ہوا شرط ہے لیکن اگر ستہ بہم نہ پہنچے
تو جلع و ذبا ہیتر سے ہی جائز ہے لیکن جلع بکریوں میں و جائز نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث جلع بکریوں میں سے
جائز ہونے کی بخاری اور مسلم کی روایت ہے عقبہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا انکو
ریوز بکریوں کا کہ بائیں انکو اور چپا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بطریق قربانی کے پس باقی رہا بعد تقسیم کے
ایک بکری کا پس ذکر کیا اسکو روبرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا قربانی کر ساتھ اسکو اور ایک روایت
میں ہے کہ کہا مینے یا رسول اللہ ہو چپا مجھ کو ایک بکری دے کہ فرمایا قربانی کر ساتھ اسکے سو جواب اے بکری بکریو
میں و جلع ایک بکری جائز ہو سکے لیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی است میں و ایک تو عقبہ بن عامر کے لیے خصوصیت
پائی گئی ہے جیسا کہ قسطلانی شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عقبہ بن عمر کی حدیث میں زیادہ کیا ہیتر
نے بیچ روایت اپنی کے طریق صحیح بن کثیر سے نقل کی لیشے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہیز
حضرت واسطے کسی کے بیچ اسکے بیچے تیرے اور دوسرا ابو بردہ کے لیے ہی خصوصیت پائی گئی ہے جیسا کہ
بخاری میں روایت ہے برابر رضی اللہ عنہ سے کہ کہا ابو بردہ نے اے رسول خدا کے تحقیق نزدیک میری وجہ ہے
(یعنی لہر کی بردیش کی ہوئی) جلع معز سے (یعنی جو کہ داخل ہو دوسرے برس میں) فرمایا و بچ کر اسکو اور مینوں جائز
ہے سوائے اگر کسی کو ف امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ کہا بیقی اور سب اصحاب ہمارے
نے اور سوائے انکے اور ان کے کہ کہی یہ حضرت واسطے عقبہ بن عامر کے جیسے کہ تھی حضرت واسطہ الی بردہ بن
نبار کے انتہے اور جو حدیث کے معارض اسکے اسیر یہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت کی ہے ابی یعلیٰ اور حاکم
نے کہ تحقیق ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ یہ جلع ہے ہیتر سے دلبہ اور یہ جلع ہے بکری ہو ٹوٹا یا اچھا ہے ان
دونوں میں سے کیا پس قربانی کرو ان میں ساتھ اسکے فرمایا پس قربانی کر ساتھ اسکے پس تحقیق البتہ اچھا ہے

۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

دلیل موطا امام مالک میں روایت ہے عبد الرحمن بن قاسم سے نقل کی اسے ابن ابی بکر کہ تحقیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 بی بی نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کی تھی بالمشیت جیون اپنی کو کہ تیسیم تہین یہ پچھل اپنی کے واسطے انکے زیور تہا پس نہیں نکالتی
 تہین عائشہ انکے زیور میں سے زکوٰۃ سو جواب اسکا یہ کہ یہ موقوف ہے اور روایت موقوف قابل حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی اور
 بیان اسکا فصل احکام بانی میں اس کتاب میں پہلو گذر اتیسری دلیل موطا امام مالک میں روایت ہے نافع سے کہ تحقیق
 عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے زیور پہناتے بیٹیوں اپنی کو اور لونڈیوں اپنی کو سونیکا پہنیں نکالتے تھے انکے زیور
 میں سے زکوٰۃ سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی موقوف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں اب اگر کوئی کہے کہ زیور پر زکوٰۃ اگر
 واجب ہوئی تو صحابہ جلیل القدر مثل ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور حضرت عائشہ وغیرہ قائل کے
 کیونکہ نہ ہوتے خصوصاً عائشہ بی بی نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کہ ہر دم حضرت کے پاس ہتی تین تعجب ہے کہ جو مسئلہ عورتوں
 کے ساتھ ہی تعلق رکھتا ہے انکو معلوم نہ ہو سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زیور کی زکوٰۃ
 نہ دنیا یقیناً ثابت نہیں ہے بلکہ بعکس اسکے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ زیور کی زکوٰۃ یقیناً دیتی ہوگی چنانچہ
 ابو داؤد میں روایت ہے عبد اللہ بن شداد بن الماد کہ کما دخل ہوئی ہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی
 نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کے پاس کما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوئی اور پیری رسول خدا صلوٰۃ علیہ وسلم میں کہ میں نے
 ہاتھ میں بڑی انگوٹھیاں چاندی کی پس فرمایا کہ کیا ہے یہ عائشہ رضی اللہ عنہا پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 نے بتایا ہے میں نے انکو کزینت کروں میں اسطے تمہارے رسول خدا کے فرمایا کیا ادا کرتی ہے تو زکوٰۃ انکی کما میں نے
 نہیں کیا کہ ابو جابر اللہ نے فرمایا کہ وہ کاتی ہے تجھ کو اگ کے لیے ف کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ کما ابن قتیرو
 العید نے کہ یہ حدیث اور بشرط مسلم کے ہے اتنے اب اگر کوئی کہے کہ کما دارقطنی نے کہ ضعیف ہے اسلئے کہ حدیث
 کے راویوں میں محمد بن عمرو بن عطاء ہے اور وہ مجہول ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء ثقہ ہے چنانچہ
 تقریب المتذیب میں ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء قرشی عالمی مدنی ثقہ ہے تیسرے طبقہ سے ایک سو بیس کے قریب
 فوت ہوا اور ہم کیا اس شخص نے کہ جس نے تحقیق قطان زکلام کی ہے یہ اسکے یا تحقیق وہ نکلا ہے ساتھ محمد
 بن عبد اللہ بیٹے حسن کے کہ پس تحقیق وہ ابن عمرو بن علقمہ سے لگایا ہوا ہے ذکر اسکا کما ابن الہمام نے فتح القدیر
 میں پس اسلئے یہ کیا کیا دارقطنی کا بیہقی اور ابن قطان نو کہ محمد بن عمرو بن عطاء ثقہ لوگوں میں سے ہے اور لیکن
 وہ اسکی اسناد میں اپنے دادا کی طرف منسوب ہوا سو اسطہ دارقطنی نے اسکو مجہول کہا اور جواب ابن عمر وغیرہ
 صحابہ کا کہ قائل زیور کی زکوٰۃ دینے کو نہیں ہیں یہ کہ معارض میں انکے یہ آثار روایت حضرت عمر سے کہ انہوں نے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تھے زیور پہناتے بیٹیوں اپنی کو اور لونڈیوں اپنی کو سونیکا پہنیں نکالتے تھے انکے زیور میں سے زکوٰۃ سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہی موقوف ہے لائق حجت پکڑنے کے نہیں اب اگر کوئی کہے کہ زیور پر زکوٰۃ اگر واجب ہوئی تو صحابہ جلیل القدر مثل ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک اور حضرت عائشہ وغیرہ قائل کے کیونکہ نہ ہوتے خصوصاً عائشہ بی بی نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کہ ہر دم حضرت کے پاس ہتی تین تعجب ہے کہ جو مسئلہ عورتوں کے ساتھ ہی تعلق رکھتا ہے انکو معلوم نہ ہو سو اسکا جواب یہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا زیور کی زکوٰۃ نہ دنیا یقیناً ثابت نہیں ہے بلکہ بعکس اسکے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ زیور کی زکوٰۃ یقیناً دیتی ہوگی چنانچہ ابو داؤد میں روایت ہے عبد اللہ بن شداد بن الماد کہ کما دخل ہوئی ہم اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بی بی نبی صلوٰۃ علیہ وسلم کے پاس کما حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے داخل ہوئی اور پیری رسول خدا صلوٰۃ علیہ وسلم میں کہ میں نے ہاتھ میں بڑی انگوٹھیاں چاندی کی پس فرمایا کہ کیا ہے یہ عائشہ رضی اللہ عنہا پس کہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بتایا ہے میں نے انکو کزینت کروں میں اسطے تمہارے رسول خدا کے فرمایا کیا ادا کرتی ہے تو زکوٰۃ انکی کما میں نے نہیں کیا کہ ابو جابر اللہ نے فرمایا کہ وہ کاتی ہے تجھ کو اگ کے لیے ف کہا ابن حجر نے تخریج ہدایہ میں کہ کما ابن قتیرو العید نے کہ یہ حدیث اور بشرط مسلم کے ہے اتنے اب اگر کوئی کہے کہ کما دارقطنی نے کہ ضعیف ہے اسلئے کہ حدیث کے راویوں میں محمد بن عمرو بن عطاء ہے اور وہ مجہول ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء ثقہ ہے چنانچہ تقریب المتذیب میں ہے کہ محمد بن عمرو بن عطاء قرشی عالمی مدنی ثقہ ہے تیسرے طبقہ سے ایک سو بیس کے قریب فوت ہوا اور ہم کیا اس شخص نے کہ جس نے تحقیق قطان زکلام کی ہے یہ اسکے یا تحقیق وہ نکلا ہے ساتھ محمد بن عبد اللہ بیٹے حسن کے کہ پس تحقیق وہ ابن عمرو بن علقمہ سے لگایا ہوا ہے ذکر اسکا کما ابن الہمام نے فتح القدیر میں پس اسلئے یہ کیا کیا دارقطنی کا بیہقی اور ابن قطان نو کہ محمد بن عمرو بن عطاء ثقہ لوگوں میں سے ہے اور لیکن وہ اسکی اسناد میں اپنے دادا کی طرف منسوب ہوا سو اسطہ دارقطنی نے اسکو مجہول کہا اور جواب ابن عمر وغیرہ صحابہ کا کہ قائل زیور کی زکوٰۃ دینے کو نہیں ہیں یہ کہ معارض میں انکے یہ آثار روایت حضرت عمر سے کہ انہوں نے

میں مکر اور دھوکہ کو سکوت کر دینا ایک ہی تہذیبی حدیثیں ایسی ہی ہیں کہ وہ حجت پر شک کے لائق نہیں چنانچہ انہیں
 تہذیبی حدیثوں میں سے ہی تہذیبی حدیثوں کا بیان اس شرح (یعنی نیل الاوطار) میں کر دیا جاوے گا اور یہی حال ہے
 مسند امام احمد کی حدیثوں کا بھی اور سوائے اسکے جس قدر شیخین اور محدثین میں نہیں انہیں انہیں کیا ہو سکے صنفوں کو انکی
 صحت کا سوچنا حدیثوں کا صحیح ہونا یا حسن ہونا انکے صنفوں سے خود بتلادیا ہے ایک ہی اور محدثانہ بیان کر دیا ہے
 اسکیل کرنا تو جائز ہے اور جن حدیثوں کا حال نہ تو انکے صنفوں سے خود بتلادیا ہے اور نہ کسی اور محدثانہ بیان کیست اپنے عمل
 کرنا جائز نہیں البتہ بعد بحث کرنا یعنی پرکھنا اور حرج و مرج سے پاک و صاف معلوم ہونے کی وہ حدیثیں ہی لائق عمل
 کے سمجھی جاویں گی لیکن بحث کرنا اس بات کو لائق ہوتا ہے کہ عمل کیا جاوے گا اتنے اور کہا تہذیبی النظر سے
 توضیح منتخبہ الفکر میں کہ بحث کرنا اس لیے بغیر پرکھنے والے حدیثوں کو ایسے لوگ ہیں جیسا کہ علی بن مرینی اور احمد بن
 حنبل اور بخاری اور یعقوب بن ابی شیبہ اور ابی حاتم اور ابی زرعہ اور دارقطنی اور کہا امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ
 میں کہ بخاری اور مسلم کے سوا جس قدر حدیث کی کتابیں ہیں جیسا کہ ان کی سندیں صحت کو نہ پہنچ جاویں تب تک اپنے
 عمل کرنا اور جہنم میں سوال تجارت کے مال کی زکوٰۃ دینے کی حدیث طرق متعددہ مروی ہو اور جو حدیث ضعیف کے طرز
 متعددہ مروی ہو وہ درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے جواب جو حدیث ضعیف کثرت طرق سے درجہ حسن کو پہنچا وہ حسن بغیر
 ہوتی ہے حسن لذاتہ ہو اور اصول حدیث مثل شرح منتخبہ الفکر وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ حدیث حسن لغیرہ لائق حجت ہے نہ
 کہ نہیں ہوتی اور جس حالت میں کہ حدیث ضعیف سے کسید کام کا سند نہ ہا نا نہیں جاتا تو پھر بہلافرض ہونا کسی چیز کا دلیل
 حدیث ضعیف کس طرح رہنا جا سکتا ہے چنانچہ کہا امام نووی نے نواد کا زمین کہ کہا علماء محدثین اور فقہاء وغیرہ نے کہ ضعیف
 حدیث پر عمل کرنا فضائل میں ہے اگر موضوع نہ ہو لیکن احکام میں مثل حرام اور حلال اور بیع اور نکاح اور طلاق
 اور سوائے اسکے کہ ہیں انہیں بخیر حدیث صحیح یا حسن کے عمل نہ کیا جاوے گا اتنے اور حدیث ضعیف تو ایک طرف رہی امام بخاری
 کے نزدیک تو حدیث حسن پر ہی عمل جائز نہیں سوال ابن المنذر نے کہا ہے کہ تجارت کو مال کی زکوٰۃ دینا پر اجماع ہو چکا
 ہے جواب شوکانی نے درباری ہضیہ شرح درالبہرین لکھا ہے کہ یہ جواب ابن المنذر نے تجارت کے مال کی زکوٰۃ دینے پر
 اجماع کا ہونا نفل کیا ہے یہ بات صحیح نہیں ہے اسلیئے کہ اس سلا میں اول مخالفت کی ہو ظاہر ہے اور وہ ایک فرقہ ہے
 فرقہ اسلام میں سے یعنی جس حالت میں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت کی جماعت اس سلا میں مخالفت ہو گئی ہو تو اجماع
 کہاں ہوا اجماع جب ہوتا کہ کوئی ہی اہل اسلام میں سے اسکا مخالف نہ ہوتا اور علینا شرح ہدایہ میں ہے کہ کہا ظاہر ہے نہ
 انہیں کہ زکوٰۃ عروض (یعنی سبب میں) اہل طح سے کہا ہو ابن عباس نے کہا کہ امام مالک نے کہا کہ انہیں کہ زکوٰۃ عروض

۱
 بیہودہ و درجہ حسن کو پہنچ جاتی ہے جواب جو حدیث ضعیف کثرت طرق سے درجہ حسن کو پہنچا وہ حسن بغیر ہوتی ہے حسن لذاتہ ہو اور اصول حدیث مثل شرح منتخبہ الفکر وغیرہ سے خوب ثابت ہے کہ حدیث حسن لغیرہ لائق حجت ہے نہ کہ نہیں ہوتی اور جس حالت میں کہ حدیث ضعیف سے کسید کام کا سند نہ ہا نا نہیں جاتا تو پھر بہلافرض ہونا کسی چیز کا دلیل حدیث ضعیف کس طرح رہنا جا سکتا ہے چنانچہ کہا امام نووی نے نواد کا زمین کہ کہا علماء محدثین اور فقہاء وغیرہ نے کہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا فضائل میں ہے اگر موضوع نہ ہو لیکن احکام میں مثل حرام اور حلال اور بیع اور نکاح اور طلاق اور سوائے اسکے کہ ہیں انہیں بخیر حدیث صحیح یا حسن کے عمل نہ کیا جاوے گا اتنے اور حدیث ضعیف تو ایک طرف رہی امام بخاری کے نزدیک تو حدیث حسن پر ہی عمل جائز نہیں سوال ابن المنذر نے کہا ہے کہ تجارت کو مال کی زکوٰۃ دینا پر اجماع ہو چکا ہے جواب شوکانی نے درباری ہضیہ شرح درالبہرین لکھا ہے کہ یہ جواب ابن المنذر نے تجارت کے مال کی زکوٰۃ دینے پر اجماع کا ہونا نفل کیا ہے یہ بات صحیح نہیں ہے اسلیئے کہ اس سلا میں اول مخالفت کی ہو ظاہر ہے اور وہ ایک فرقہ ہے فرقہ اسلام میں سے یعنی جس حالت میں کہ مسلمانوں کی ایک جماعت کی جماعت اس سلا میں مخالفت ہو گئی ہو تو اجماع کہاں ہوا اجماع جب ہوتا کہ کوئی ہی اہل اسلام میں سے اسکا مخالف نہ ہوتا اور علینا شرح ہدایہ میں ہے کہ کہا ظاہر ہے نہ انہیں کہ زکوٰۃ عروض (یعنی سبب میں) اہل طح سے کہا ہو ابن عباس نے کہا کہ امام مالک نے کہا کہ انہیں کہ زکوٰۃ عروض

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكِيمِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَخْبَرَنِي جَلَانُ أَنَّهُمَا أَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي
 حَجَّاءِ الْوُدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَأَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِينَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَأَانَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اإِشْتِمَا
 اأَحْكِمَا وَلَا تَحْطَا فِيهَا لَغَتِي وَلَا لِقَوِي مَكَلَسِي رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتَّيْمِيُّ رَوَيْتُ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ
 عَدِي بْنِ خِيَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ سَمْعَةَ بْنَ مَرْثَدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 أَوْحَشَتْ تَبِيحَةَ الْوُدَاعِ مِنْ أَوْرِهِ بَانْتِثَةِ تَبِيحَةِ الْمَالِ زَكَاةُ بِنِزَالِهَا وَنَوْنُ حَضْبَةٍ مِنْ سِدْقَةِ مَيْتٍ بِنِزَالِهَا وَنَوْنُ كَهْمُزٍ
 كَلْبَنَدٍ كِي حَضْرَتِ لَفْظِ سَمِ بْنِ أَرْسَلَتِ كِي رِيغِي سَرَسِ بَاوْنِ تَكَرَّهَمِينَ دِيكِيهَا بِنِزَالِهَا وَنَوْنُ كَهْمُزٍ بِنِزَالِهَا
 تَمُّ تَوْدُونِ مِينَ مَكَاوَرِ نَمِينَ هِ حَصَلَسِ صِدْقَةِ مِينَ اسْطَغْنِي كِي أَوْرُهُ اسْطَغْنِي كِي كَقَدَرَتِ رَكْمَتَا هُوَ كَسْبِ كِي
 رَوَيْتُ كِيَا سَعْدِثِ كُو بُوْدَاوُدَ أَوْ رِشَالِي نِي وَف كِيَا سَمْتَقِي الْأَخْبَارِ مِينَ كِيَا إِمَامُ أَحْمَدُ كِيَا إِمَامُ أَحْمَدُ كِيَا
 كَهِي هِيَا سَمْتَقِي أَوْرِ لِيَا بِنِ سَعْدِثِ كُو ابْنِ حَجْرٍ بَلَوْنِ الْمَرَامِ مِينَ صَرَفَ سَمْتَقِي إِمَامُ أَحْمَدُ هِيَا كِي رَوَيْتُ هِيَا أَوْرِ كِيَا كَقَوِي
 كِيَا سَعْدِثِ كُو بُوْدَاوُدَ أَوْ رِشَالِي نِي أَوْرِ تَرْمِذِي أَوْرِ بُوْدَاوُدَ أَوْرِ دَارِمِي مِينَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو سَمْتَقِي
 إِمَامُ أَحْمَدُ أَوْرِ رِشَالِي أَوْرِ ابْنِ مَاجَهٍ مِينَ ابْنِ أَبِي رِيثَةَ هِيَا رَوَيْتُ هِيَا كَقَرَفَا يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي نَمِينَ
 حَلَالِ هِيَا زَكَاةُ غَنِي كِي لِيَا أَوْرُهُ اسْطَغْنِي صَاحِبِ قُوْتِ تَمْدَرِثِ كِي كَقُوْتِ رَكْمَتَا هُوَ كَسْبِ كَرْنِي كِي أَوْرِ كِيَا سَمْتَقِي
 نِي يَحْدِثُ حَسَنِ هِيَا شَيْخُ تَحْمِيْطِ حَسَنِي نِي مَجْمَعِ الْبَحَارِ مِينَ كِيَا هِيَا كَقَرَفَا يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي نَمِينَ
 كِيَا صِدْقَةِ حَلَالِ نَمِينَ هِيَا لِيَكِنْ مَخَافَتِ هِيَا مِينَ كِيَا سَمْتَقِي عَنِ عَبْدِ الْمَطْلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذِهِ الصَّدَقَاتُ آتَايَ أَوْ سَخَّرَ النَّاسُ مِنْهَا لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَحْتَدِي وَلَا لِمَنْ
 يَحْتَدِي وَلَا كَامِسِيْلِهِ أَوْرِ رَوَيْتُ هِيَا عَبْدِ الْمَطْلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ هِيَا كَقَرَفَا يَارَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِي نَمِينَ
 يَمْنِي زَكَاةُ سَوَايَا كِي نَمِينَ كِيَا هِيَا أَدْمِيُونِ كِي أَوْرُهُ نَمِينَ حَلَالِ اسْطَغْنِي كِي أَوْرُهُ أَوْرِ كِيَا سَمْتَقِي
 هِيَا سَمْتَقِي رَوَيْتُ كِيَا سَعْدِثِ كُو سَمْتَقِي نِي بَخَارِ مِينَ أَوْرِ سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي
 رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبِثُ لِمَا كَوْنِ طَعَامِ بُوْجِيْتِ اأَحْوَالِ طَعَامِ كِي كِيَا يَدِي هِيَا يَمْنِي تَحْفِ هِيَا يَمْنِي
 اأَكْرَ كِيَا يَمْنِي هِيَا فَرَمَاتِ يَمْنِي يَمْنِي كِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي
 هِيَا تَوْدَرِ كَرَمَاتِ هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي
 كُو أَوْرِ هِيَا مِينَ بَايْجِ شَخْصُونَ كِي أَوْرِ كِيَا تَوْدَرِ كَرَمَاتِ هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي
 حَضْرَتِ جَعْفَرِ كِي أَوْرِ كِيَا تَوْدَرِ كَرَمَاتِ هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي هِيَا سَمْتَقِي

۴۵۴
 عبد الله بن عبد الله بن الحكيمة رضي الله عنه قال اخبرني جلان انهما اتيا النبي صلى الله عليه وسلم وهو في
 حجاج الوداع وهو يقسم الصدقة فسألاه منها فرفعه فينا النظر وخفضه فرأنا جلدَيْن فقال اإشتما
 احكما كما ولا تحطا فيها لغتي ولا لقوي مكلسي رواه ابو داود والتيممي رويت من عبد الله بن
 عدي بن خيار رضي الله عنه ان سمعة بن مرثدة رضي الله عنه اخبره ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
 اوحشت تبيح الوداع من اوره بانثية تبيح المال زكاة بنزالها ونون حضبة من سدية ميت بنزالها ونون كهمز
 كلبند كى حضرت لفظ سم بن ارسلت كى ريغى سرس باون تكارهمين ديكىها بنزالها ونون كهمز بنزالها
 تم تودون مين مكاور نمين هى حاصل صدق مين اسطغنى كى اورنه اسطغنى كى كقدرت ركتا هو كسب كى
 رويت كىا سعادى كى ابو داود اورشالى نى و ف كىا سمنتقى الاخبار مين كىا امام احمد كىا امام احمد كىا
 كهى هيا سمنتقى اور ليايت سعادى كى ابن حجر بلون المرام مين صرف سمنتقى امام احمد هى كى رويت هيا اور كىا كقوى
 كىا سعادى كى ابو داود اورشالى نى اور ترمذى اور ابو داود اور دارمى مين عبد الله بن عمرو سمنتقى
 امام احمد اورشالى اور ابن ماجه مين ابى ريثه هيا رويت هيا كقرفا يار رسول الله صلى الله عليه وسلم نى نمين
 حلال هى زكاة غنى كى لى اورنه اسطغنى صاحب قوت تندرث كى كقوت ركتا هو كسب كرنكى اور كىا سمنتقى
 نى يحدى حسن هى شيخ تحميط حسمى نى مجمع البحار مين كىا هى كقرفا يار رسول الله صلى الله عليه وسلم نى نمين
 كىا صدقة حلال نمين هى ليكن مخافة هى مينا كىا سمنتقى عن عبد المطلب بن ربيعة رضى الله عنه
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات آتاهى او سخر الناس منها لا تحل لمن يحتدى ولا لمن
 يحتدى ولا كامسليه اور رويت هى عبد المطلب بن ربيعة هى كقرفا يار رسول الله صلى الله عليه وسلم نى نمين
 يمنى زكاة سواى كى نمين كىا هى ميل هى آدميون كى اورنه نمين حلال اسطغنى كى اورنه اولاد محمد كى نى
 هاشم كى رويت كىا سعادى كى سمنتقى نى بخارى اور سلم مين رويت هى ابى هريرة رضى الله عنه كى كىا هى
 رسول الله صلى الله عليه وسلم حبث لى كواتى طعام بوچتى احوال طعام كى كىا يادى هى يمنى تحفه هى يامنته لير
 اكر كىا جاتا يصدقه هى فرماتى يامنى يارون كى يمنى سواى بنى هاشم كى كىا او راب كىا تى اور اكر كىا جاتا يادى
 هى تودر اكر كىا هى اتمنا نواف اس ضمنون كى اور حدشين هى كى اور نمين درست نى زكاة كمال هاشمى
 كى اور هاشمى مين بايچ شخسون كى اولاد ايك توادى حضرت على كى خواج حضرت خاتون بنى موى او روى اور دوسر
 حضرت جعفر كى اولاد تيسر عقیل كى اولاد اور حبه حضرت عباس كى اولاد اور بايچ بن عارث بن عبد المطلب

کے اور مذہب امام ابوحنیفہ کا یہ ہے کہ وہ جب سے اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی میں دایت ہر عمر میں غیب کے نقل
کی اپنے باپ سے اسنے اپنے دادا سے کہ تحقیق بنی صلا علیہ وسلم نے ڈھنڈورا دیا کے کے کو چون میں کہ کہہ خبر ہو
تحقیق صدقہ فطر کا واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا اور وہ گھریوں کو سوا اس کے کے
یا ایک صاع طعام سے اور کما ترمذی نے یہ حدیث غریب سن ہے **ف** یہ حدیث اگر صحیح ہے لیکن جن حدیثوں سے صدقہ
فطر کا دینا فرض ہونا ثابت ہے مقابلہ انکا نہیں کر سکتی پس معلوم ہوا کہ کئی بات یہی ہے کہ صدقہ فطر کا دینا فرضی
ہے اور مرد و طعام سے غلہ ہے سوا گھریوں کے اور ابو داؤد میں دایت ہے عبد اللہ بنے ثعلبہ یا ثعلبہ بنے عبد اللہ بنے
ابی صغیر کے سے کہ نقل کی باپ اپنے سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلا علیہ وسلم نے ایک صاع برسی یا تم سے یعنی گھریوں اور
سرو کو چلو گھریوں یا بڑی گھریوں آزاد ہو یا غلام ہو مرد ہو یا عورت ہو یا غریبی تمہارا پس پاک کرتا ہے سوا اللہ تعالیٰ
اور ایں فقیر تمہارا پس یتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو زیادہ اسچیز سے کہی **ف** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ صدقہ فطر
کا فقیر اور محتاج کو ہی دینا چاہیے اور اگر اسکے پاس ہو تو کسی سے جو صدقہ فطر کا اسکو ملے وہی دیدار اللہ تعالیٰ مالک
ہے اس سے زیادہ اسکے دیگا **فضل** روزہ کر کہنے میں روزہ کی فرضیت اور اسکے ثواب کے بیان میں
فرمایا اللہ تعالیٰ **فِي رِايَاتِهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْهِمُ الصَّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ** یعنی اے لوگو جو ایمان لائے ہو لکھا گیا اور تمہاری روزہ جیسا کہ لکھا گیا تھا اور ان لوگوں کو جو پہلے تھے
تھے تو کہ تم پر نیز نگاری کرو **وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ
رَمَضَانُ فَتَحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِي رِايَةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَعُلِقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلِسَتْ
الْقُلُوبُ** یعنی رِايَةِ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے ابھیہرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہوتا ہے رمضان کہ لو جو جاوے ہیں دروازہ آسمان کو اور ایک روایت
میں ہے کہ کہ لو جو جاتے ہیں دروازہ بہشت کے اور بند کیے جاتے ہیں دروازہ دوزخ کے اور قید کیے جاتے ہیں شیاطین
اور ایک روایت میں ہے کہ کہ لو جو جاتے ہیں دروازہ رحمت کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور سلم نے **ف**
بخاری اور سلم میں روایت ہے ہر سلم بن سعدی کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہشت میں آئندہ دروازہ ہیں لا
میں ہے ایک دروازہ ہے کہ نام رکھا گیا ہے ہسکاریان نہ داخل ہونگے اس میں مگر روزہ دار **ف** تطلانی خرم صحیح ہے کہ
میں لکھا ہے کہ دریاں نام ہے ایک دروازہ کا دروازہ بہشت ہے جو کہ خاص کیا گیا ہے و سطر روزہ دار کو کہنے بدو ان روزہ
دار کو اور کوئی اس دروازہ میں نہ داخل ہوگا رمضان کی سلامتی کا روزہ کہ نہی کی ممانعت کو بیان میں **عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ**

۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

نے نیل الاوطار میں کہ ابوداؤد اور ترمذی نے حدیث میں سکوت کیا ہے اور راوی اسکے راوی صحیح کے میں بھی نہجی
 کہ میں نے تھے اور ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہو اس پر کہ عمارت بن جابط کہ کما کما یسم کو رسول خدا صلی
 اللہ علیہ وسلم نے یک احکام حج بجا دین ہم وقت دیکھنے چاند ذی الحجہ کے اور اگر نہ دیکھیں ہم اسکو اور گواہی میں
 دو گواہ عدل کو تو احکام حج بجا لا دین ہم ساتھ گواہی اندونوں کے اور کما دقطنی نوایا متصل صحیح ہے و
 کما نووی نو شرح صحیح مسلم میں اور علامہ محمد نے زرقانی شرح مؤطا امام مالک میں کہ روزہ کہ نہ کہ لہو ایک آدمی عدل
 والو کی گواہی ہی کافی ہے لیکن عید کر نیکی لیے ایک آدمی کی گواہی جائز نہیں اور یہی مذہب ہے تمام علماء کا مگر ابو
 ثور کا مذہب ہے کہ عید کر نیکی لہو ہی ایک آدمی کی گواہی جائز ہے انتہی گواہ جب تک عدل و الزم ہوں تنہا گواہ
 انکی قبول نہیں کیا و گئی اور یہ امر ایک نو اور کچھ حدیث سے ثابت ہو اور دوسرا آیت قرآن لا یشہدوا الذی عدل
 متذکر یعنی گواہ کہ وہ صاحب عدل نہ ہو سہی ثابت ہو اور کما شیخ ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح
 البخاری میں کہ معنی عدل کے یہ ہیں کہ ہودہ شخص مسلمان عاقل بالغ آزاد مذکر کے گناہ کبیرے بلکہ صغیر پر یہی ہر
 نہ ہو اور زیادہ کیا شافعی نے کہ ہودہ صاحب ہر دت کا اور فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے وَلَا تَقْبَلُوا لَهُمْ شَهَادَةً أَبَدًا
 وَأُولَئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا يَعْنِي ادر نہ مانو انکی گواہی کہی اور وہی لوگ میں حکیم مگر جنہوں نے
 توبہ کی و بخاری نو حدیث پر یوں باب باند ہے یہ باب گواہی نکالی دیے و اسے اور چوری کر نیوالو اور نہ
 کر نیوالیکامرا بخاری کی اس باب باند ہے یہ ہے کہ اس آیت سے یہ بات ثابت ہو کہ ایسے شخصوں کی گواہی نہ مانی جاو
 اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَأٍ فَتَبَيَّنُوا بِمَا يَأْتِيهِ مِنَ الْوَالِدِ أَوْ مِنَ الزَّوْجِ
 ایک گندگار خبر لیکر تو تحقیق کرو تفصیل کہ میں اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ فاسق کی گواہی قبول کیا و گئی
 عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقْبَلُوا شَهَادَةَ الْفَاسِقِ وَلَا تَقْبَلُوا شَهَادَةَ الْفَاسِقِ وَلَا تَقْبَلُوا شَهَادَةَ الْفَاسِقِ
 اسٹھل علی ہلال رمضان وانا بالشام فرأيت الهلال ليلة الجمعة ثم قد منت المدينة
 في آخر الشهر فسألني عبد الله بن عباس ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال فقلت رأيته
 ليلة الجمعة فقال انت رأيته قلت نعم وراه الناس وصاموا وصام معاوية فقال ليكنا رأيناه
 ليلة السبت فلانراكم نصوص حتى تكمل ثلثين أو ثراه فقلت أفلا تكتفي برؤية معاوية وصياؤه
 فقال لا هكذا أقرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وأحمد والمسلم وأبو داود والترمذي والنسائي وأبو داود
 ہو کر یہ کہ افضل نے جو بی میں عمارت کی انہوں نے بھی کرب کو معاذ کی طعن شام میں ہر کما کر کے ہر ہنچا میں

[illegible]

ٹوٹ جاتا ہے اور اکثر علما کو نزدیک اس روزہ کی قضا اس پر لازم ہے کفارت نہیں جواز تو تھوڑی آویز خواہ بہت امام شافعی اور
 امام مالک اور احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور بعضی شریحین ہدایین ہر کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہو اور کہا ابن منذر نے
 کہ اس پر ہے اجماع اتنے مخصوص سفر میں روزہ رکھنے کے بیان میں عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الى مكة في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام
 الناس ثم دعا يقدح من ماء فرفعه حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقيل له بعد ذلك ان بعض
 الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة وفي لفظ فقيل له ان الناس قد شق عليكم
 الصيام انما ينظرون فيما فعلت فلما يقدح من ماء بعد العصر رواه مسلم اورایت ہر جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے فتر کے سال طون کو کی بیچ رمضان کے پس روزہ رکھا یہاں تک
 کہ پہنچے کراع غمیم کو پس روزہ رکھا لوگوں کو یہ پڑا نگاہ پالی پالی کا پس اونچا کیا اسے یہاں تک کہ دیکھا لوگوں کو طون
 اس میلے کی پہر پالی پس کہا گیا واسطے انکے بعد اسکے کہ تحقیق بعض لوگوں نے تحقیق روزہ رکھا پس نہ پایا دے
 گنہگار میں اور ایک لفظ میں ہے پس کہا گیا واسطے انکے کہ تحقیق لوگوں پر تحقیق بہاری ہوا روزہ سوا اسکے نہیں
 کہ انتظار کرتے ہیں اس کے کہ آپ کیا کرتے ہیں پس نگاہ پالی پانیکا بعد عصر کے روایت کیا احمد بن محمد بن مسلم نے
 امام شاکانی نے در النہیہ میں لکھا ہے کہ افطار کرنا روزہ کا سافر کو اور اس شخص کو جو مانند سافر کے ہو رخصت ہو
 اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ سفر میں جس شخص کو روزہ رکھنے سے تکلیف ہو اس کو رکنا گناہ ہے
 اور جبکہ تکلیف نہ ہو اس کو رکنا رخصت ہے اور دلیل رخصت ہونیک یہ دو حدیثیں آئندہ میں پہلی حدیث مسلم
 میں دانت حمزہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول خدا کے میں پاتا ہوں اپنے میں فوت روزہ رکھنے
 کی سفر میں سو گیا ہے مجھ پر گناہ (یعنی روزہ رکھنے میں) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (یعنی نہ رکھنا)
 رخصت ہو اللہ عزوجل کی طرف سے جس جیسے کہ لی رخصت پس اچھا کیا اور جب کو پیار لگے روزہ رکھنا پس نہیں گناہ
 اس پر دوسری حدیث بخاری اور مسلم میں دانت ہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق حمزہ بن
 عمر رضی اللہ عنہما سے کہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت روزہ رکھنے والا پس
 فرمایا حضرت اگر چاہے تو پس روزہ رکھو اور اگر چاہے تو پس افطار کرو تا یہ کہ ان دونوں حدیثوں کی قول
 انس بن مالک کا جو کہ موطن امام مالک میں روایت ہوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا سفر کیا
 ہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ رمضان کو پس عیب کرتا روزہ دار اور افطار کر نیوالے کے اور

امام شافعی اور احمد بن حنبل کا یہی مذہب ہے اور بعضی شریحین ہدایین ہر کہ مذہب امام ابو حنیفہ کا یہی ہو اور کہا ابن منذر نے
 کہ اس پر ہے اجماع اتنے مخصوص سفر میں روزہ رکھنے کے بیان میں عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
 ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج عام الفتح الى مكة في رمضان فصام حتى بلغ كراع الغميم فصام
 الناس ثم دعا يقدح من ماء فرفعه حتى نظر الناس اليه ثم شرب فقيل له بعد ذلك ان بعض
 الناس قد صام فقال اولئك العصاة اولئك العصاة وفي لفظ فقيل له ان الناس قد شق عليكم
 الصيام انما ينظرون فيما فعلت فلما يقدح من ماء بعد العصر رواه مسلم اورایت ہر جابر بن عبد اللہ
 رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نکلے فتر کے سال طون کو کی بیچ رمضان کے پس روزہ رکھا یہاں تک
 کہ پہنچے کراع غمیم کو پس روزہ رکھا لوگوں کو یہ پڑا نگاہ پالی پالی کا پس اونچا کیا اسے یہاں تک کہ دیکھا لوگوں کو طون
 اس میلے کی پہر پالی پس کہا گیا واسطے انکے بعد اسکے کہ تحقیق بعض لوگوں نے تحقیق روزہ رکھا پس نہ پایا دے
 گنہگار میں اور ایک لفظ میں ہے پس کہا گیا واسطے انکے کہ تحقیق لوگوں پر تحقیق بہاری ہوا روزہ سوا اسکے نہیں
 کہ انتظار کرتے ہیں اس کے کہ آپ کیا کرتے ہیں پس نگاہ پالی پانیکا بعد عصر کے روایت کیا احمد بن محمد بن مسلم نے
 امام شاکانی نے در النہیہ میں لکھا ہے کہ افطار کرنا روزہ کا سافر کو اور اس شخص کو جو مانند سافر کے ہو رخصت ہو
 اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ سفر میں جس شخص کو روزہ رکھنے سے تکلیف ہو اس کو رکنا گناہ ہے
 اور جبکہ تکلیف نہ ہو اس کو رکنا رخصت ہے اور دلیل رخصت ہونیک یہ دو حدیثیں آئندہ میں پہلی حدیث مسلم
 میں دانت حمزہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ رسول خدا کے میں پاتا ہوں اپنے میں فوت روزہ رکھنے
 کی سفر میں سو گیا ہے مجھ پر گناہ (یعنی روزہ رکھنے میں) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ (یعنی نہ رکھنا)
 رخصت ہو اللہ عزوجل کی طرف سے جس جیسے کہ لی رخصت پس اچھا کیا اور جب کو پیار لگے روزہ رکھنا پس نہیں گناہ
 اس پر دوسری حدیث بخاری اور مسلم میں دانت ہر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تحقیق حمزہ بن
 عمر رضی اللہ عنہما سے کہ واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ روزہ رکھوں میں سفر میں اور تھا حمزہ بہت روزہ رکھنے والا پس
 فرمایا حضرت اگر چاہے تو پس روزہ رکھو اور اگر چاہے تو پس افطار کرو تا یہ کہ ان دونوں حدیثوں کی قول
 انس بن مالک کا جو کہ موطن امام مالک میں روایت ہوا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق اس نے کہا سفر کیا
 ہے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ رمضان کو پس عیب کرتا روزہ دار اور افطار کر نیوالے کے اور

یہ افطار کر نیوالا اور پر روزہ رکھنے والوں کے روزے میں سو اکل کر نیکی کے جواز کے بیان میں عن علی
انہی سبب سے رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما کما اخصی یتسوک وھو صائم کزواہ
الترمذی و ابو داؤد و قال الترمذی ھذا حدیث حسن روایت ہے عامر بن ربیع رضی اللہ عنہ سے کہ کما
دیکھا میں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قدر کہ نہیں گن سکتا سو اکل کرتے تھے اور وہ ہر روز سے اور روایت
کیا احمد بن حنبلہ کو ترمذی اور ابو داؤد نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے بخاری روایت کی اور میں نے تعلق
کما دیکھا میں نے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو اکل کرتے حالانکہ وہ روزہ دار تھے اتنی بار کہ نہیں گن سکتا میں اور
بخاری نے احمد بن حنبلہ پر یوں باب باندھا ہے باب سو اکل کرنے تراویح کا واسطے روزہ دار کو اور امام حماد
نے سنن شریک میں لکھا ہے کہ مذہب امام ابو حنیفہ اور امام مالک اور احمد کا یہی ہے کہ نہیں مکروہ ہے سو اکل
کرنی روزہ دار کو اور یہی مذہب ہے متاخرین شافعیہ کا اور مذہب امام شافعی کا یہ ہے کہ مکروہ ہے سو اکل کرنے
روزہ دار کو بعد زوال کے اور دلیل امام شافعی کی یہ حدیث ہے جو کہ موطا امام مالک اور بخاری اور مسلم اور
ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے البتہ جو منہ روزہ دار کی خوشتر ہے نزدیک اللہ تعالیٰ کو بوشکی سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ اسباب میں
حدیث عامر بن ربیع کی صحیح ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں اور حدیث صحیح کے ہوتے ہوئے غیر صحیح پر عمل کرنا ناجائز نہیں
بوتے ہیں مرد یا عورت اور حاملہ اور دودھ پلانے والی کے روزہ نہ رکھنے کی رخصت کو یا نہیں
عن عباس رضی اللہ عنہ قال رخصت للشیخ الکبیر ان یطعم عن کل یوم مسکینا و
لا قضاء علیہ رزاقہ الذار قطنی و لھا کرم و صفا روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کما رخصت
دی (حضرت مسلم اللہ علیہ وسلم نے) بوتے ہو کہ یہ کما افطار کرے اور کما نا کما او یہ روزہ رکھ کر ایک مسکین کو اور نہیں قضا
اس پر روایت کیا احمد بن حنبلہ کو اور قطنی اور حاکم نے اور صحیح کہا اس کو دونوں نے و موطا امام مالک میں ہے کہ کما مالک نے
سچو سچ کو یہ بات کہ تحقیق انس بن مالک سے ابی عمر والا یہاں تک کہ نہیں قادر ہوتا تھا روزہ رکھنے پر پس تمہارا فدیہ تھا
اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے انس بن مالک کہ یہ کہ کما فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالیٰ نے خوف کر دی مسافر سے آدمی نماز اور معاف کیا روزہ مسافر سے اور دودھ
پلانے والی کو اور حمل والی سے اور کما ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے و معاف کیا روزہ یعنی حالت سفر میں جب
نہیں روزہ رکھنا لیکن جب یہ مقیم ہو تو قضا واجب ہے اس پر اور کہا ترمذی نے کہ کما بعض اہل علم نے حامل اور دودھ

۱ حدیث حسنہ میں ہے
۲ حدیث حسنہ میں ہے
۳ حدیث حسنہ میں ہے
۴ حدیث حسنہ میں ہے
۵ حدیث حسنہ میں ہے
۶ حدیث حسنہ میں ہے
۷ حدیث حسنہ میں ہے
۸ حدیث حسنہ میں ہے
۹ حدیث حسنہ میں ہے
۱۰ حدیث حسنہ میں ہے
۱۱ حدیث حسنہ میں ہے
۱۲ حدیث حسنہ میں ہے
۱۳ حدیث حسنہ میں ہے
۱۴ حدیث حسنہ میں ہے
۱۵ حدیث حسنہ میں ہے
۱۶ حدیث حسنہ میں ہے
۱۷ حدیث حسنہ میں ہے
۱۸ حدیث حسنہ میں ہے
۱۹ حدیث حسنہ میں ہے
۲۰ حدیث حسنہ میں ہے

وینو الی روزہ رکعین اور قضا دین اور طعام ہی دین اور ساتھ اسی کو قائل ہو سفیان اور مالک اور شافعی اور احمد اور
 کما بعض انکے لفظا کرین اور طعام دین اور نہیں قضا اور پراندو نو کے اور اگر قضا کرین تو نہیں طعام (واجب)
 اور انکے اور ساتھ اسی کے قائل ہیں اسحاق جو شخص مناجابے اسکی طرف سے اسکے وارث کو روزہ
 رکعہ کے جواز کے بیان میں عن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات فی
 عاکلہ صوم صام عاکلہ ولیہ متفق علیہ روایت ہو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم نے جو شخص کمرے اور سپہر روزہ روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا روایت کیا احمد و یث کو بخاری و ترمذی
 نے ف یہ حدیث دلیل ہے سپہر کہ اگر کوئی شخص جاوے تو روزہ رکھے اسکی طرف سے وارث اسکا اور کما امام شوکانی نے
 در آری مصنیہ میں کہ اسی کو قائل ہیں اصحاب حدیث اور بعض شافعیہ اور ابو ثور اور اوزاعی اور احمد بن حنبل کما
 بیہقی ہے یہ خلافیات کے کہ یہ حدیث ثابت ہے نہیں جاتا میں کہ یہ اختلاف اس میں در بیان الحدیث کو یہ صحیح
 اسکی کے اور مذہب جمہور فقہا کا یہ ہے کہ نہیں ہو واجب ازہ کہ سادلی کا میت کی طہرت سوائے مذہب امام مالک
 اور ابو حنیفہ اور ایک قول امام شافعی کا یہی ہے کہ نہ روزہ رکھے میت کی طہرت سے کوئی اور فدیہ دیوے بدلے ہر روزہ
 کے وارث اسکا اور دلیل ان کی یہ دو حدیثیں ہیں پہلی حدیث ترمذی میں روایت ہو ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل
 کی اسنے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو شخص کمرے اور اوپر اسکے ہونے روزہ رمضان کی مہینے کے سپہر چاہیے
 کہ کھلا دیوے بدلے ہر دن کو مسکین کو سو جواب اسکا یہ کہ نہیں قائم ہوتی ساتھ اسکے حجت کیونکہ کما ترمذی کہ کہ نہیں
 جانتے ہم مرفوع ہونا احمد نیک اگر اسی جہ سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ قول ابن عمر کا ہے اور کما امام نووی نے شرح صحیح
 مسلم میں کہ یہ حدیث نہیں ہے ثابت دوسری حدیث ابو داؤد و ترمذی میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ
 حقیقت مراکض ہو کوئی شخص رمضان کے مہینے میں پہرے اور نہ تندرست ہو و طعام دیا جاوے اسکی طرف سے وارث
 نہیں ہے اور سپہر قضا اور اگر نذر مانو قضا کو یعنی روزے رکھو اسکی طرف سے ولی اسکا ف کما شوکانی نے فی زیل الاوطار
 میں کہ صحیح کما ہے اسکو حافظ (ابن حجر) نے اور لایا ہے اسکو دا قطنی اور عبید بن منصور اور بیہقی اور عبد الرزاق
 موصول اور معلق کیا اسکو بخاری نے سو جواب اسکا یہ کہ نہیں قائم ہوتی ہے ساتھ اسکے حجت اسلیو کہ یہ قوت ہو کر
 عباس بن و اور کما شوکانی نے فی زیل الاوطار میں کہ کما عبد الحق نے احکام اپنے میں کہ نہیں صحیح ہے سو طعام
 دینے کو کوئی چیز نہیں حدیث مرفوعہ انتہے اور یہ جو کما ابن عباس نے کہ اگر نذر مانے تو ضا دیوے اسکی طرف
 سے ولی اسکا البتہ یہ قول نکالائق حجت کے ہے اس لیے کہ موافق ہے احمدیث مرفوعہ کے بخاری اور مسلم

۱۰
 حدیث نکاتہ باب
 الفکار علی فضل حج
 ۱۱
 حدیث نکاتہ باب
 فی رفقہ اندر حج
 ۱۲
 حدیث نکاتہ باب
 جہاں بگوئے کہ طہر
 ۱۳
 حدیث نکاتہ باب
 علوی علی شہادت
 ۱۴
 حدیث نکاتہ باب
 حج جہاں حج
 ۱۵
 حدیث نکاتہ باب
 زنی جہاں حج
 ۱۶
 حدیث نکاتہ باب
 کے لئے حج
 ۱۷
 حدیث نکاتہ باب
 عبادت اللہ فی حج
 ۱۸
 حدیث نکاتہ باب
 سلم حج
 ۱۹
 حدیث نکاتہ باب
 جہاں حج
 ۲۰
 حدیث نکاتہ باب
 میں حج
 ۲۱
 حدیث نکاتہ باب
 ابو داؤد جہاں حج
 ۲۲
 حدیث نکاتہ باب
 کہ حج
 ۲۳
 حدیث نکاتہ باب
 کہ حج
 ۲۴
 حدیث نکاتہ باب
 کہ حج
 ۲۵
 حدیث نکاتہ باب
 کہ حج

ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی میں روایت ہے انہیں کہ کما آلی ایک عت سے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کما تحقیق مان میری گئی اور اسپر روزہ نذر کا تھا کیا پس روزہ رکھوں میں اسکی طرف سے (ادا ہونگے) فرمایا حضرت نے کہ پہلا بتلا تو اگر تیری مان پر فرض تھا تو اسکو تو ادا کرتی پہلا اسکے اوپر ادا ہوتا اور عورت کے کما کہ مان ادا ہوتا تھا (حضرت نے) کہ تو روزہ بھی رکھ اپنی مان کی طرف سے روزہ کے افطار کر نیکے بیان میں عن سہل بن سعد رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یزال الناس یخیر ما تعجلوا الفطر ثم یفک علیہ روت ہے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے تحقیق ہے نبی خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمیشہ لوگ ساتھ پہلا لی کے رہیں گے جب تک کہ جلدی کر نیکے افطار میں ترمذی میں روایت ہے ابھی یہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرمایا اللہ بزرگ اور تہذیب الہی کے بہت پیار میں بندہ میرے طرف سے میری جلدی افطار کر نیوالو اور کما یہ حدیث حسن غریب ہے اور مستند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے مسلمان بزرگ عالم الطبری رضی اللہ عنہ سے نقل کی اور سنہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جہاں افطار کرے کوئی ختم میں کما پس جیسے کہ افطار کرے اور یہ کھجور کے پس اگر نہ پائی تو افطار کرے اور پائی کے پس تحقیق وہ بال کر نیوالا ہے اور صحیح کما اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم نے اور ابو داؤد اور ترمذی میں روایت ہے ان سے رضی اللہ عنہ سے کہ کما تہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کر تو روزہ پہلے نماز مغرب چند تازی کھجور وں سے پس اگر نہ ہو تین تازی کھجور میں تو افطار کرے خشک کھجور وں سے پس اگر نہ ہو تین خشک کھجور میں تو پیتے چند چلو پانی کے اور کما ترمذی نے یہ حدیث غریب ہے کسی کو روزہ افطار کرانے کے ثواب کے بیان میں عن زکیہ بن خالد رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فطر صائما أو جعته غازیاً فلا مثل لکجرہ رواہ الیہ یحییٰ و شعبہ کو یامان و رواہ فتحی الشنہ فی شرح السنہ و قال صحیح روایت ہے زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ افطار کرے روزہ دار کو یا سامان درست کرے کو کسی غازی کا پس اسکو ثواب نندہ ثوابا سکے کی ہے روایت کیا اس حدیث کو بھی شعبہ الیامان میں اور روایت کیا اسکو محلی السنہ نضر السنہ میں اور کما صحیح ہے فی بعضی آثار روزہ دار کو بزرگ ہوتا ہے اور غازی کو جہاد کا دیسا ہی افطار کرانیوالے کو اور سامان جہاد کا درست کر دینو الیکو بھی ہوتا ہے ایسے کہ مددگار ہو انیک کام پر روزہ افطار کر نیکے وقت دعا پڑھنے کے میان میں عن معاذ بن ہشام کہ انا بلغنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا افطر قال اللهم لك حمت و علی رزقک افطرت رواہ ابو داؤد و روایت ہے معاذ بن زہرہ سے کہ تحقیق ہو بخیر اسکو یہ بات کہ تحقیق ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ افطار

۱۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۱ کتاب الصلوات فی روزی
 ۱۲ کتاب الصوم فی روزی
 ۱۳ کتاب الحج
 ۱۴ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۵ کتاب الصلوات فی روزی
 ۱۶ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۷ کتاب الصلوات فی روزی
 ۱۸ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۱۹ کتاب الصلوات فی روزی
 ۲۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۲۱ کتاب الصلوات فی روزی
 ۲۲ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۲۳ کتاب الصلوات فی روزی
 ۲۴ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۲۵ کتاب الصلوات فی روزی
 ۲۶ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۲۷ کتاب الصلوات فی روزی
 ۲۸ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما
 ۲۹ کتاب الصلوات فی روزی
 ۳۰ حدیث ابن عمر رضی اللہ عنہما

اظہار کیا رمضان میں ہو کر تو نہ قضا ہے اور نہ کفارہ اور وہ صحیح ہے روزہ کی حالت میں پانی سر پہ
 ڈالنے اور کلی کر نیکی بیان میں عن بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقد رآیْتُ
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصُبُّ عَلَیْ رَأْسِهِ الْمَاءَ وَهُوَ صَائِمٌ مِنَ الْعَطَشِ اَوْ مِنْ الْحَرِّ وَاه
 مَالِکُ وَابُو دَاوُدَ روایت ہے بعض اصحاب بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہا دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو
 عرج میں لے لے اپنے سر پہ پانی حالت رزہ کی میں اسے دفع کرنے پانی کے یا کہا دفع کرنے گرمی کو روایت کیا از
 حدیث کو مالک اور ابو داؤد نے ف کہا شوقانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے احمدیث کو سائی ہی اور اس کو
 اسکی سند کو راوی صحیح کے ہیں اختصار عرج نام ایک جگہ کا ہے درمیان مکہ اور مدینہ کے اور یہ حدیث دلالت
 کرتی ہے اس پر کہ روزہ دار کو سر پہ پانی ڈالنا یا اس میں داخل ہونا مکروہ نہیں اور بخاری نے یہ ترجمہ باب کے تحت
 کی ہے عطاس کو کہا اگر کھائے کہ روزہ دار پہ ڈال دے یا پانی کو کہ اسکے منہ میں ہے نہیں ضرر کرے گا اسکو یہ نظر
 جاوے تو کہ اپنا اور وہ چیز کہ باقی ہے منہ اسکے میں اور نہ جاوے مصطلکی میں اگر نگل گیا تو کہ مصطلکی کا نہیں کہتا
 میں اظہار کیا و لیکن منع کیا جاتا ہے اس سے ف تطلانی نے شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ وصل کیا اس
 حدیث کو سعید بن منصور نے بیٹھے ہو بخاری سے سند احمدیث کی عطاس تک سحر کہا نیکی بیان میں عن
 انس بن مالک رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السُّحُورِ بَرَكَةً
 مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے کہ کما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر کہا و
 پس تحقیق یہ سحر کہانے کے برکت ہے روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے ف تسلم میں روایت ہے عرو
 بن العاص رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فرق درمیان رزہ دار کے
 اور روزوں اہل کتاب کے (یعنی یہود و نصاریٰ کے) کہنا سحر کا ہے ف یعنی یہود و نصاریٰ سحر نہیں
 کہتے تھے تم مخالفت کرو ان کی اور سحر کہا یا کرو روزی میں اپنی بی بی کا بوسہ لینے اور اس کے
 بدن سے اپنا بدن لگانے کہ بیان میں عن عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبل وھو صائم و یشرب وھو صائم و لکنہ اَمَّا کُمْ فَمُرَّیْبٌ مُتَّفَقٌ
 عَلَیْہِ وَالْفُطْمِیْلُ وَ زَادَ فی رِوَاۃٍ فی رَمَضَانَ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہاتے
 رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے اور وہ ہوتے روزہ دار اور بدن سے بدن لگاتے اور وہ ہوتے روزہ دار
 و لیکن وہ زیادہ روکنے والے تھے اپنی حاجت کو روایت کیا احمدیث کو بخاری اور سلم نے اور لفظ مسلم کے میں اور

۱- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۲- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۳- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۴- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۵- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۶- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۷- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۸- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۹- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ
 ۱۰- بعض اصحاب نے لکھا ہے کہ

زیادہ کیا۔ پھر ایک روایت کے رمضان میں **ف** قوی تھے تم میں سو واسطے حاجت اپنی کے مراد اس سے شہوت پہنچنا
 حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہ نسبت تمہاری بہت قادر تھے اپنی شہوت پر کہ باوجود بوسہ لینے اور بدن کو ساتھ بدن لگانے کو
 کے کہ تم تھے صحبت کر نیسے اور الوداد و دین و ایت ہر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق ایک شخص نے پوچھا نبی صلو
 اللہ علیہ وسلم سے حال مباشرت کا واسطے روزہ دار کے (یعنی بدن ہر بدن لگانا مر دکا اپنی عورت کے) پس اجازت
 دی حضرت نے اس کو اور آیا حضرت کے پاس ایک اور پس (پوچھا اسنے حال مباشرت کا) پس منع کیا اس کو پس وہ شخص کہ
 اجازت دی تھی اس کو وہ تھا بوڑھا اور وہ شخص کہ منع کیا تھا اس کو وہ تھا جوان **ف** بوڑھا اس میں ہوتا ہے
 خوف جماع کرنے کا اس کو نہیں ہوتا اس لیے اس کو اجازت دی اور جوان کو ڈر جماع کا ہوتا ہے اس کو منع فرمایا اور کہا
 شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا اس سے ابو داؤد اور ترمذی نو اور حافظ ابن حجر نے تلخیص میں
 اور اس کی اسناد میں ابو نعیم الحارث بن عسید ہر سکوت کیا محدثین نے اس سے اور کہا تقریب میں کہ مقبول
 ہے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کرنی اور صبح کو غسل کر کے روزہ رکھنے کے بیان میں
عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصْبِحُ حَبْنًا
مِنْ جَمَاعٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيُصَوِّمُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَكَأَنَّ مُسْلِمًا فِي حَدِيثٍ أَنَّهُ سَمِعَهُ وَقَالَ يَقْضِي رُوحَهُ
 ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے جنابت میں جماع
 سے پہر غسل کرتے اور روزہ رکھتے روایت کیا اس کو بخاری اور مسلم نے اور زیادہ کیا مسلم نے حدیث میں ام سلمہ
 کے اور قضا نہ کرتے **ف** یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ اگر کوئی شخص رمضان میں ات کو اپنی عورت سے صحبت کرے
 اور غسل کرے صبح کو نو درست ہے اور کہا عینی نے نہ فرم صحیح بخاری میں کہ یہی کہتے ہیں حضرت علی اور ابن مسعود
 اور زید بن ثابت اور ابن عمر اور ابن عباس اور یہی کہتے ہیں فقہ عراق و حجاز کے اور یہی فرم ہے امام مالک
 اور ابو حنیفہ اور شافعی اور ثوری اور لریث اور اوزاعی اور ان کے اصحاب کا اور امام احمد اور اسحاق وغیرہ اور
 جماعت اہل حدیث کا قضا روزوں کو بیان میں **عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ**
عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ رَمَضَانَ قَدْ اسْتَطَاعَ أَنْ يَقْضِيَ الْكَافِيَ شَعْبَانَ قَالَ يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ تَعْنِي الشُّغْلَ مِنَ
النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَّا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يُصْبِحُ حَبْنًا مِنْ جَمَاعٍ ثُمَّ يَغْتَسِلُ
 کے پس طاقت رکھتی ہیں قضا کر نیکی مگر شعبان میں کہ ایسے بیٹے سعید نے رک رہا حضرت عائشہ کا رمضان کے
 روزوں کی قضا سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی وجہ سے تمہاروہت کیا اسے بخاری اور مسلم نے

۱۰
 حضرت ابو داؤد و ترمذی
 نے اس میں بیان کیا ہے
 کہ ایک شخص نے پوچھا
 کہ اگر کوئی شخص رمضان میں
 مباشرت کرے تو کیا
 اس کو روزہ دار کے
 واسطے روزہ رکھنے
 میں کوئی حرج ہے
 حضرت عائشہ اور ام سلمہ
 رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق
 پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
 صبح کرتے تھے جنابت میں
 جماع سے پہر غسل کرتے
 اور روزہ رکھتے روایت کیا
 اس کو بخاری اور مسلم نے
 اور زیادہ کیا مسلم نے
 حدیث میں ام سلمہ کے
 اور قضا نہ کرتے

حضرت عاتقہؓ میں روایت ہے عاتقہؓ کو کہا اُسے سوال کیا میں نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پس کہا میں نے کیا حال ہے (روایت)
 عائشہؓ کا کہنا تھا کہ قضا کرتی ہو روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز پس کہا حضرت عائشہؓ فرمادیں کہ کیا حروی ہو تو کہا میں نے کہ نہیں میں حروی
 اور لیکن سوال کرتی ہوں میں کہما حضرت عائشہؓ فرماتیں ہم حضرت سے حضرت کے زمانہ میں اس حکم کی حاجت تھیں ہم ساتھ قضا
 روزہ کر کے اور حکم کی حاجت تھیں ہم ساتھ قضا نماز کو فرمادیں کہ حروی نام ایک گاون کا ہے کوئے کو نزدیک
 ابتدا میں خارج جی اسی گاون میں جمیع ہوتے تھے فصل فصل فوزی کے بیان میں عَنِ ابْنِ قَتَادَةَ
 أَنَّ كَذَابِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يَكْفُرُ السَّنَةَ لِمَا تَنْتَ
 وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يَكْفُرُ السَّنَةَ لِمَا تَنْتَ وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يَكْفُرُ السَّنَةَ لِمَا تَنْتَ
 يَوْمَ لَوْلَا نَفْسُ فِيهِ وَتُعْبِتُ فِيهِ وَانْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوَاتُ ابْنِ قَتَادَةَ النُّصَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے کہ تین چیمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے کہ روزہ سے عرفہ کے دن کو فرمایا گذشتہ سال کے گناہوں کو
 سنا ہے اور پوچھے کہ روزہ عاشرہ کو دن ہو فرمایا سنا ہے گذشتہ سال کے گناہ اور پوچھے کہ روزہ دوشنبہ کے دن
 سے فرمایا دن ہو کہ پیدا ہوا میں سچا اسکے اور نبی ہوا میں سچا اسکے اور قرآن اترنا اور پریرے سچا اسکے روایت کیا
 احمد بن حنبل کو سلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ عرفہ کو دن اور عاشرہ کے دن کو روزہ رکھنا سنت ہے لیکن
 حج کرنے والے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ کہے چنانچہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن
 ماجہ میں یہ روایت ہے ابھی یہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا روزہ رکھنے سے عرفے
 کے دن عرفات میں اور پھر کہا اسکو ابن خرمیہ اور حاکم نے اور مشک جانا اسکو عقیل نے ف کہا شوکانی نے فی الاطال
 میں کہ اسکی اسناد میں مہدی الجہری ہے اور وہ مجہول ہے روایت کیا ہے اسکو عقیل نے ضعف میں اسی طریق سے اور
 کہا کہ نہیں تا بعد اسی کی گئی اس پر اتنے اور حج کر نیوالے کیلئے عرفہ کو دن روزہ رکھنا اسلیے منع فرمایا کہ بعد زباہ
 چلنے پر نیکی اسکو ضعف ہے جو اوپر عرفے کو دن عرفات میں خود ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہیں کہتے تھے جیسا
 کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے اور فضل بیٹی حارث کی سہو کہ کتنے شخص جہگڑے انکو پاس میں عرفہ کے سچ روزہ رکھنے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزہ
 سے پس سچا میں نے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیالہ دودھ کا اور وہ کٹر کٹرے اپنے اپنے اونٹ پر سچا میدان عرفے کو پس
 پی لیا اس دودھ کو ف غیر حج کر نیوالے کے حق میں عرفہ کے دن روزہ رکھنا سنت ہے اور عاشرہ کو دن کا روزہ اکیلا نہ رکھ
 اسکو ساتھ نوین کا روزہ ہی ملائے کیونکہ مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اس وقت کہ روزہ رکھا رسول

حضرت عائشہؓ میں روایت ہے عاتقہؓ کو کہا اُسے سوال کیا میں نے حضرت عائشہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پس کہا میں نے کیا حال ہے (روایت)
 عائشہؓ کا کہنا تھا کہ قضا کرتی ہو روزہ اور نہیں قضا کرتی نماز پس کہا حضرت عائشہؓ فرمادیں کہ کیا حروی ہو تو کہا میں نے کہ نہیں میں حروی
 اور لیکن سوال کرتی ہوں میں کہما حضرت عائشہؓ فرماتیں ہم حضرت سے حضرت کے زمانہ میں اس حکم کی حاجت تھیں ہم ساتھ قضا
 روزہ کر کے اور حکم کی حاجت تھیں ہم ساتھ قضا نماز کو فرمادیں کہ حروی نام ایک گاون کا ہے کوئے کو نزدیک
 ابتدا میں خارج جی اسی گاون میں جمیع ہوتے تھے فصل فصل فوزی کے بیان میں عَنِ ابْنِ قَتَادَةَ
 أَنَّ كَذَابِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ يَكْفُرُ السَّنَةَ لِمَا تَنْتَ
 وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يَكْفُرُ السَّنَةَ لِمَا تَنْتَ وَالْبَاقِيَةَ وَسُئِلَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ فَقَالَ يَكْفُرُ السَّنَةَ لِمَا تَنْتَ
 يَوْمَ لَوْلَا نَفْسُ فِيهِ وَتُعْبِتُ فِيهِ وَانْزِلَ عَلَيْهِ فِيهِ وَرَوَاهُ مُسْلِمٌ رَوَاتُ ابْنِ قَتَادَةَ النُّصَارِي رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
 سے کہ تین چیمہ خدا صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے کہ روزہ سے عرفہ کے دن کو فرمایا گذشتہ سال کے گناہوں کو
 سنا ہے اور پوچھے کہ روزہ عاشرہ کو دن ہو فرمایا سنا ہے گذشتہ سال کے گناہ اور پوچھے کہ روزہ دوشنبہ کے دن
 سے فرمایا دن ہو کہ پیدا ہوا میں سچا اسکے اور نبی ہوا میں سچا اسکے اور قرآن اترنا اور پریرے سچا اسکے روایت کیا
 احمد بن حنبل کو سلم نے ف یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ عرفہ کو دن اور عاشرہ کے دن کو روزہ رکھنا سنت ہے لیکن
 حج کرنے والے عرفات میں عرفہ کے دن روزہ نہ کہے چنانچہ مسند امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن
 ماجہ میں یہ روایت ہے ابھی یہ رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا روزہ رکھنے سے عرفے
 کے دن عرفات میں اور پھر کہا اسکو ابن خرمیہ اور حاکم نے اور مشک جانا اسکو عقیل نے ف کہا شوکانی نے فی الاطال
 میں کہ اسکی اسناد میں مہدی الجہری ہے اور وہ مجہول ہے روایت کیا ہے اسکو عقیل نے ضعف میں اسی طریق سے اور
 کہا کہ نہیں تا بعد اسی کی گئی اس پر اتنے اور حج کر نیوالے کیلئے عرفہ کو دن روزہ رکھنا اسلیے منع فرمایا کہ بعد زباہ
 چلنے پر نیکی اسکو ضعف ہے جو اوپر عرفے کو دن عرفات میں خود ہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ نہیں کہتے تھے جیسا
 کہ بخاری اور مسلم میں روایت ہے اور فضل بیٹی حارث کی سہو کہ کتنے شخص جہگڑے انکو پاس میں عرفہ کے سچ روزہ رکھنے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا بعضوں نے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم روزہ سے ہیں اور کہا بعضوں نے کہ نہیں روزہ
 سے پس سچا میں نے طرف حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیالہ دودھ کا اور وہ کٹر کٹرے اپنے اپنے اونٹ پر سچا میدان عرفے کو پس
 پی لیا اس دودھ کو ف غیر حج کر نیوالے کے حق میں عرفہ کے دن روزہ رکھنا سنت ہے اور عاشرہ کو دن کا روزہ اکیلا نہ رکھ
 اسکو ساتھ نوین کا روزہ ہی ملائے کیونکہ مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ کہا اس وقت کہ روزہ رکھا رسول

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ کا عشاء کے بعد اور حکم کیا ساتھ روزہ کہنے اس کو کہ عرض کیا صحابہ یا رسول اللہ تحقیق یہ دن جو کہ تعظیم کرتے ہیں اس کی بڑا اور نصاریٰ رہنے اور ہم دوست کہتے ہیں منجھ گفت انکی پس کونکر موافقت کریں ہم انکی انکی تعظیم کرنے میں پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر زندہ رہا میں سالانہ ایک بار البتہ روزہ رکھو گا کاذن کو بھی **ف** یہ حدیث دلیل ہے کہ عشاء اور کوروزہ کو ساتھ نوین تاریخ کا روزہ حضور ملا اور جو پہا سبب جس وقت کہ روزہ رکھتے کا یہ کو یا سبب اس روزہ کو روزہ کے مستحب چیز کا سو کہما شیخ عبد اللہ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں کہ سبب یہ کہ یہ کو بڑی نعمت اس میں ملی کہ حجت پیدا ہو اور دین تریا روزہ اس کے شکر ادا کا ہوا اور مرد اور انسانی میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہما تبور روزہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں اور جمعرات کو اور کہما تریا نے یہ حدیث حسن غریب ہے **وَعَنْ** ابی یوسف الاصبغی رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضًا تَمَامًا تَابَتْ لَهُ سِتِّ مِائَةِ ثَلَاثِينَ سَنَةً **وَ** اَنَّ كَصِيَامِ الدَّهْرِ وَاهُ مُسْمٌ روایت ہے ابی ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے روزہ رکھا رمضان کا پہلے اسکے پیچھے چھ روزہ رکھے تو اس میں دو سو گنا نذر روزہ رکھنے والی ہمیشہ کی روایت کیا احمد بن محمد بن مسلم **ف** کہما امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ نہ رب المام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور انکو موافقت کا یہی ہے کہ یہ چھ روزہ رکھنے مستحب میں اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور نہ رب المام مالک اور ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ یہ چھ روزہ رکھنے مکروہ ہیں اور کہما امام مالک نے موطن میں کہ اہل علم میں کوئی ایسی کو بھی ان روزوں کو رکھتے نہیں دیکھا سونہ ترک کیو جاوین **و** حیرت انگیز ہے ان علماء ان کے ترک کرنے اور کہنے کے سبب اتنی مختصر اس معلوم ہو کہ قول مالک اور ابو حنیفہ کا اس مسئلہ میں مساف صاف احمد بن محمد بن مسلم کے خلاف ہے مگر مگر اس پر عمل کرنا نہ چاہیے اور ان چھ روزوں کو رکھنے کو برس کے روزوں کا ثواب ملے گا سبب یہ کہ برس کو تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں اور شیخ ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہے تو میں دن نور رمضان کے اور چھ دن یہ سبب ہیں ہو کر اور چھتیس دن کے تین سو ساٹھ دن ہوتے ہیں پس اس حساب سے بعد رمضان کے شوال کے مہینہ میں جو چھ روزہ رکھے گا اس کو برس کے روزوں کا ثواب حاصل ہوگا بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی سیہ خدری رضی اللہ عنہ سے کہ کہما فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بندہ نے روزہ رکھا ایک دن اللہ کیو اسے دو روزہ رکھا اللہ اس روزہ کے سبب کو منہ کو ال کو ستر برس کی مسافت اور عبارت مسلم کی ہے اور بخاری کو مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہما تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ افطار کرینگے اور افطار کرتے یہاں تک کہ کہتے ہم کہ نہ روزہ رکھیں گے اور نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پورے روزہ (ساری) مہینے کو کبھی سوای رمضان کو اور نہیں دیکھا میں نے ان کو بچہ کسی مہینہ کے زیادہ روزہ رکھتے شہیان کے (مہینے) سے اور عبارت مسلم کی ہے اور **ثانی** اور ترمذی

۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰

عائشہؓ کی سنت ہو اور جسکو کچھ صحابی سیدنت سے ہر ادا اس سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہو سو خواب اس کا ہو کر وایت کیا ہو اسکو سنائی نے اور نہیں سچ اسکے لفظ کہہا سنت ہے اور کہا ابو داؤد نے کہ سوای عبد الرحمن بن اسحاق کو کوئی بھی نہیں کہتا کہ احمدیث میں یہ لفظ ہو کہ کہہا سنت ہے اس طرح کہہا ہے مشک الحتام مشر بلوغ المرام میں اور یہ جو فرمایا کہ نہیں انعمکاف مگر جامع میں ہو کہما شیخ عبد الحق نے کہ سجد جامع سے مراد سجدات ہے یا بیان فضل ہے اتنے اور مشک الحتام میں ہو کہ مذہب جمہور اور امام احمد اور ابو ضیف کا یہی ہو کہ سہ عبدین انعمکاف نہیں اور تہ فصل حج کے بیان میں فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ لہ و اللہ علی التائیں حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنی اور واسطے اس کو اور پر لوگوں کو ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی با سیکے طرف اسکی راہ فائدہ دافطنی میں ہو ایت سے اس شخص نے اللہ عنہ سے کہ مراد سبیل سے زاد اور راحلہ ہے وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یاتھا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس قال اقول عام یارسول اللہ قال لو قلت لکم لو جبت لوجبت لکم لعلوا بها ولم تستطیعوا او اخرجتم من داکم فقلو کواہ احمد والنسائی والدارقطنی اور روایت ہر ابن عباس نے اللہ عنہما سے کہہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوگو کو تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کیا تمہارے پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پہ کہا کیا سچ ہے سال کے ہے حج فرض ہے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں اس حج کے لیے اور یعنی وسط و حب ہو لو حج کے امان البتہ جب ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اسکو اور زطاعت کہتے اور حج ایک ہی با فرض ہے پس حج زیادہ کری ایک بار سے پس نقل ہے روایت کیا احمدیث کو احمد اور سنائی اور داسی نو فائدہ کہ شاکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے محمد بن ابیہ اور ابیہ اور ابیہ اور حاکم ہی اور کہما حاکم نے صحیح ہے اور بشرط شیعہ کے وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرة کفارة لما یبذر صا واجل المبرور لیس لہ جزاء الا الجنة متفق علیہ اور روایت ہر ابی ہریرۃ نے اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے سے تک گناہ اتارنا ہے جو در بیان اسکو ہے اور حج مقبول نہیں ہے مزدوری اسکی مگر حجت و ایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے وعن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء جہاد قال نعم علیہن جہاد لا قتال فیہ لکن کوا العمرۃ رواہ احمد وابن ماجہ واللفظ لہ و اسنادہ صحیحہ و اصلہ فی الصحیحہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عائشہؓ کی سنت ہو اور جسکو کچھ صحابی سیدنت سے ہر ادا اس سنت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوتی ہو سو خواب اس کا ہو کر وایت کیا ہو اسکو سنائی نے اور نہیں سچ اسکے لفظ کہہا سنت ہے اور کہا ابو داؤد نے کہ سوای عبد الرحمن بن اسحاق کو کوئی بھی نہیں کہتا کہ احمدیث میں یہ لفظ ہو کہ کہہا سنت ہے اس طرح کہہا ہے مشک الحتام مشر بلوغ المرام میں اور یہ جو فرمایا کہ نہیں انعمکاف مگر جامع میں ہو کہما شیخ عبد الحق نے کہ سجد جامع سے مراد سجدات ہے یا بیان فضل ہے اتنے اور مشک الحتام میں ہو کہ مذہب جمہور اور امام احمد اور ابو ضیف کا یہی ہو کہ سہ عبدین انعمکاف نہیں اور تہ فصل حج کے بیان میں فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ لہ و اللہ علی التائیں حج البیت من استطاع الیہ سبیلا یعنی اور واسطے اس کو اور پر لوگوں کو ہے حج کرنا اس گھر کا جو کوئی با سیکے طرف اسکی راہ فائدہ دافطنی میں ہو ایت سے اس شخص نے اللہ عنہ سے کہ مراد سبیل سے زاد اور راحلہ ہے وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ یاتھا الناس ان اللہ کتب علیکم الحج فقام الاقرع بن حابس قال اقول عام یارسول اللہ قال لو قلت لکم لو جبت لوجبت لکم لعلوا بها ولم تستطیعوا او اخرجتم من داکم فقلو کواہ احمد والنسائی والدارقطنی اور روایت ہر ابن عباس نے اللہ عنہما سے کہہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے لوگو کو تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرض کیا تمہارے پس کہڑا ہوا اقرع بن حابس پہ کہا کیا سچ ہے سال کے ہے حج فرض ہے رسول خدا کے فرمایا اگر کہتا میں اس حج کے لیے اور یعنی وسط و حب ہو لو حج کے امان البتہ جب ہوتا یعنی ہر سال میں حج کرنا فرض ہوتا اور اگر فرض ہوتا نہ کرتے تم اسکو اور زطاعت کہتے اور حج ایک ہی با فرض ہے پس حج زیادہ کری ایک بار سے پس نقل ہے روایت کیا احمدیث کو احمد اور سنائی اور داسی نو فائدہ کہ شاکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے محمد بن ابیہ اور ابیہ اور ابیہ اور حاکم ہی اور کہما حاکم نے صحیح ہے اور بشرط شیعہ کے وعن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرۃ الی العمرة کفارة لما یبذر صا واجل المبرور لیس لہ جزاء الا الجنة متفق علیہ اور روایت ہر ابی ہریرۃ نے اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک عمرہ دوسرے عمرے سے تک گناہ اتارنا ہے جو در بیان اسکو ہے اور حج مقبول نہیں ہے مزدوری اسکی مگر حجت و ایت کیا احمدیث کو بخاری اور مسلم نے وعن عائشہ رضی اللہ عنہا قالت قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی النساء جہاد قال نعم علیہن جہاد لا قتال فیہ لکن کوا العمرۃ رواہ احمد وابن ماجہ واللفظ لہ و اسنادہ صحیحہ و اصلہ فی الصحیحہ اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ پوچھائیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

و سلم عز و تنویر ہی جہاد ہی فرمایا بل ان پر ایسا جہاد ہو کہ اس میں لڑائی نہیں حج و عمرہ ہے روایت کیا اس حدیث کا احمد
 اور ابن ماجہ اور عبارت اسی کی ہو اور سند اسکی صحیح ہے اور اصل اسکی صحیح میں ہے **فائدہ** مسکن الخمار مخرج بلوغ
 المرام میں لکھا ہے کہ صحیح ہے اور صحیح بخاری ہے **و عن ابن عباس** رضی اللہ تعالیٰ عنہما **أن النبی صلی اللہ**
علیہ وسلم لقی ركباً بالروحاء فقال من القوم قالوا المسلمین فقالوا من أنت فقال رسول الله فرفعت
 إلیه امرأة صبیحة فقالت ایہذا احج قال نعم ولک لحد رواہ مسلم اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما
 سے کہ تحقیق بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں کو مقام روح میں ہونا فرمایا کون قوم ہے یہ بولے مسلمان بہرہ و جہاد انہوں نے
 تو کون ہو فرمایا رسول اللہ کہ بہرہ و دین لائے ان کے پاس ایک عسکر ایک لڑکا سو بولی کیا اسکے وسط پر ہی حج ہے فرمایا ہاں
 اور جبکہ ثواب ہے روایت کیا یہی حدیث کو مسلم نے **و عن ابن عباس** قال کان الفضل بن عباس دیف
 رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فجاءت امرأة من خثعم فجعل ينظر اليها وتطهر اليه وجعل
 النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصیر وجهه الفضل الی الشیء الآخر فقالت یا رسول الله ان فی بطنی
 الله علی عبادہ فی الحج اذ رکت انی شیئاً کبیراً لا یتنب علی الرحلة افا حج عنہ قال نعم وذلک
 فی حجة الوداع متفق علیہ واللفظ للبخاری اور روایت ہے اسی کو کہ تھا فضل بن عباس سوار پیچھے ہوا
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی ایک عورت کو قوم خثعم سے کہ ہر لڑکا فضل دیکھنے کی طرف اور وہ دیکھنے لگی اسکی طرف اور
 لگے بنی صلی اللہ علیہ وسلم سپہ نے منہ فضل کا دوسری جانب سو بولی یا رسول اللہ بیشک رضی اللہ کا جواب کے بندوبست
 ہے حج میں پایا اسنے میری باپ کو اور وہ بڑا بڑا ہے نہیں ٹھہر سکتا اونٹ پر کیا بہرہ حج کروں میں اسکی طرف ہو فرمایا
 بل ان اور یہ قصہ ہوا حجۃ الوداع میں روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے **و عنہ** ان
 امرأة من جحينة جاءت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت ان ارحی ندرت ان الحج فلم تجز
 حتی ماتت افا حج عنہا قال نعم لعلی ما آتیت لو کان علی امک دین اکتب فاضبة انصوا
 الله قال الله احیوا لوفاء رواہ البخاری اور روایت ہے اسی کو کہ ایک عورت قوم حبشہ سے آئی بنی صلی اللہ علیہ
 سلم کی طرف سو بولی کہ تحقیق میں میری نذر مالی تھی کہ حج کر رہی ہوں اتفاق ہوا حج کا یہاں تک کہ گری کیا بہرہ حج
 کروں اسکی طرف ہو فرمایا بل ان حج کروں اسکی طرف سے پہلا اگر ہوتا میں میری بڑی مرض کیا تو ادا کرتی اسے ادا کرتی
 اسکا سوا اللہ زیادہ ہے لائق نفا کے روایت کیا حدیث کو بخاری نے **و عنہ** قال قال رسول الله صلی
 الله علیہ وسلم ایما صبیح حج ثم بلغ الحنث فعلیہ ان یحج حجة اخرى وایما عبد حج ثم احنث

۱۔ بیان اس حدیث کے
 ۲۔ بیان اس حدیث کے
 ۳۔ بیان اس حدیث کے
 ۴۔ بیان اس حدیث کے
 ۵۔ بیان اس حدیث کے
 ۶۔ بیان اس حدیث کے
 ۷۔ بیان اس حدیث کے
 ۸۔ بیان اس حدیث کے
 ۹۔ بیان اس حدیث کے
 ۱۰۔ بیان اس حدیث کے

مسند امام احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے بخلاف ابن اسباب
 سے نقل کی اسناد پر باپ کے تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہی یہ پاس جبریل علیہ السلام حکم کیا تھا کہ حکم
 کو نہیں اپنے یاروں کو کہ انہی کریں اپنی آواز لیکتیں اور صحیح کہا احديث کو ترمذی اور ابن حبان اور ترمذی میں
 روایت ہے زید بن ثابت سے نقل کی اسناد پر باپ کے تحقیق اسنے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تار کے کپڑے احرام کے
 لیے اوخل کیا اور کہا حدیث حسن غریبہ کہ کما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا احديث کو دافطنی
 اور بیہقی اور طبرانی نے ہی حدیث زید بن ثابت سے روایت حسن کہا اسکو ترمذی نے اور ضعیف کیا اسکو عقیلی نے اور شاید
 اس میں ضعف اسلیو ہے کہ اسنے اسنو کورادین میں عبد اللہ بن یعقوب مدنی ہو اور جس شخص نے ترمذی کی احديث
 کے حسن کہنے پر انکار کیا ہے اسکو ابن بلقیس نے شرح منہاج میں یہ جواب دیا ہے کہ شاید ترمذی نے حال عبد اللہ بن یعقوب
 کا جو کہ احديث کی اسناد میں ہے معلوم کر لیا ہوگا اور یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ احرام باندہن کے یغسل کرنا مستحب
 اور یہی قرہ ہے اکثر لوگوں کا اور کما ناصر نے کہ واجب ہے اور کما حسن بصری اور مالک نے کہ واجب ہو نہ کیا حتمال ہے اور
 بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوجہ گویا کثرت
 احرام والا کپڑوں سے فرمایا نہ پہنے قمیص اور نہ عمامے اور نہ باجامی اور نہ ٹوپیان اور نہ مونری مگر وہ شخص کہ بادی و جوی
 اور پہنے مونری اور کاٹ ڈال اسکو ٹخنوں کو نیچے سے اور نہ پہنہ وہ کپڑا کہ لگا ہو اس میں غفران اور نہ دوس اور عبارت
 مسلم کی ہوت درن نام ایک ساس کا ہے اس سے زرد رنگ کے تے ہیں اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت
 عائشہ رضی اللہ عنہا کو کما میں خوشبو لگاتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انکے احرام کیو سط پہلے احرام باندہنے
 کے اور احرام تار نیلے وقت گھر کی طرف پہر نیلے پہلو اور مسلم میں روایت ہے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح ذکر سے احرام والا اور نہ نکاح کر اوپر محرم کسیکا اور نہ پیام کرے **ف**
 یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ محرم کسیکا نکاح کر دینا بولایت یا بولایت درست نہیں اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے
 ابی قتادہ انصاری سے کہ میں نے فرما کر نیلے اسکے گورخر کو حب و احرام میں تہہ کہا پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اپنے یاروں کو اور وہی احرام میں تو کہیں تہہ میں حکم کیا یا کچھ اشارہ کیا اسکی طرف بولنا نہیں فرمایا کہ
 جو کچھ رہا اسکا گذشت اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے صعب بن جثامہ اللیثی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ ہدیہ لایا
 و سط رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گورخر اور حضرت مقام ابوامین تہہ یا و دان میں سو پیر دیا اسکو سیکو اور فرمایا
 تہہ پیر دیا اسکو تہہ پیر سو اسنے تحقیق ہم محرم ہیں **ف** ابی قتادہ کحیث جبکہ اس سے پہلے گذری اس میں یوں آیا

۱ بیہقی نے بخاری میں
 ۲ ابی داؤد اور ترمذی میں
 ۳ ابن حبان میں
 ۴ ترمذی میں
 ۵ بیہقی میں
 ۶ بیہقی میں
 ۷ بیہقی میں
 ۸ بیہقی میں
 ۹ بیہقی میں
 ۱۰ بیہقی میں
 ۱۱ بیہقی میں
 ۱۲ بیہقی میں
 ۱۳ بیہقی میں
 ۱۴ بیہقی میں
 ۱۵ بیہقی میں
 ۱۶ بیہقی میں
 ۱۷ بیہقی میں
 ۱۸ بیہقی میں
 ۱۹ بیہقی میں
 ۲۰ بیہقی میں

حرم پیرایا ابہیم نے مگر اور سینے دعا کی صلح میں اسکے اور میں اسکے دو گنا جو دعا کی ابہیم نے مکہ المون کے لیے
ف ظاہر حدیث لالت کرتی ہے اس بات پر کہ شکار کرنا اور درخت و ج کا کاٹنا مدینے کے غیرے نور تک سلام میں اور غیر
 اور نور و نو بہاڑ و کانا نام ہے اور وہ مدینہ منورہ کو دو طرف میں اور مسلم میں روایت ہے حضرت علی بن ابیطالب رضی اللہ
 عنہ کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے (کہہ) غیر کے درمیان (کہہ) نور تک صفت حج اور کہہ
میں دخل مہینے بیان میں عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 حُرِّمَتْ ههنا و مہینے کلھا مَسْحَرًا فَانْخَرَوْا فِی رِحَالِکُمْ وَ وَقَفْتُ ههنا وَ عَرَفْتُ کُلَّهَا مَوْقِفٌ وَ وَقَفْتُ
 ههنا وَ جَعَلْتُ کُلَّهَا مَوْقِفٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نور مہینے
 کی مینے بیان اور سنا تمام قربانی کی جگہ ہے سو قربانی کرو اپنی دیروں میں اور شیرا میں بیان اور عرفات سارا موقوف ہے
 اور کثرا ہوا میں بیان اور جمع سارا اسکا موقوف ہے روایت کیا احمدیث کو مسلم نے **فائدہ** جمع نام مزدلفہ کا ہے اور یہ
 نام اسکا اس لیے مقرر ہوا کہ آدم علیہ السلام اور حوا اسی مقام پر لکھے ہوئے تھے اور مسلم میں روایت ہے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
 سے کہ تحقیق بغیر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کیا سو نکلے ہم ان کے ساتھ یہاں تک کہ آئے ہم ذوالحلیفہ میں پچھرا ہوا سمانیت
 عین پہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل کرے اور رنگوٹ کرے کپڑے کی اور احرام باندھے اور نماز پڑھے نبی صلی اللہ علیہ
 وسلم نے مسجد میں (ذوالحلیفہ) کو پہر سوار ہو کر نماز قضا کی پر کہ نام ہے اونٹنی حضرت کا یہاں تک کہ نے پہونچی وہ حضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کو میدان کہ نام ایک گاؤں کا ہے (آواز دی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کے ساتھ حاضر ہوں یا
 اے اللہ حاضر ہوں یا حاضر ہوں نہیں کوئی تیرا شریک حاضر ہوں میں سب جو بیان اونٹنیں تھیں کوہین اور راج نہیں
 کوئی تیرا شریک یہاں تک کہ جب آئی ہم کہہ کے پاس چھا حضرت نے حج اسود کو پہر تیرے چلے تین پہرے اور عادت پر جابر پہرے
 پہرے مقام ابراہیم کے پاس پہر نماز پڑھی پہر پہر حج اسود کی طرف اور چہا لے پہر نکلے دروازے سے صفا کی طرف پہر جب
 نزدیک ہو صفا سڑپا کہ تحقیق صفا اور وہ نشانوں کے ہیں شروع کرنا ہوں جس سے شروع کیا اللہ نے اور چڑھے
 صفا پر یہاں تک کہ کہیا کہے کہ پہر نہ کیا قبلہ کی طرف پہر توحید بیان کی اللہ کی اور ثرا ہی کسی اور فرمایا نہیں لائق چوڑ
 کے مگر اللہ فقط انہیں شریک اسکا کوئی اسکا راج ہے اور کہو خیال میں اور وہ پہر چیز پر جاوے کہتا ہے نہیں لائق چوڑ
 کے مگر اللہ سچا کیا اپنا وعدہ اور مدد کی اپنے بندوں کی اور ہر ایک فردن کو جہاں میں وہ تھا ہے بہر دعا کی درمیان اسکے تیز
 مرتبہ بہتر چلنے کو مدد کی طرف یہاں تک کہ جب بھیجے آئے پاؤں ان کے بطن وادی میں پہر دو شریک یہاں تک کہ جب چڑھ گئے
 چوڑ وہ کی طرف تو کیا مردہ پر صبا کیا تھا صفا پہر فکر کی ساری حدیث اور میں یہی سو حجب ہوئی انہوں نے دی الحج کی

۴
 ۵
 ۶
 ۷
 ۸
 ۹
 ۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

مستوح ہوئی سنائی طرف رسنا کو سنا اس لیے کہتے ہیں کہ اس میں خون گرا کر جالو میں بیٹھے بسبب ذبح ہونے بکریوں وغیرہ کے اور سوار ہو کر بنی صلے علیہ وسلم پر ٹپری سنا میں ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر پر ٹپریے تھوڑا ہیانت تک کہ نکلا سورج پہ چلے ہیانت تک کہ آخر میدان عرفات میں پہنچا یا خیمہ کھڑا واسطے آپ کے نمہ میں (یعنی ہمارے میں) ابتر آئے اس میں ہیانت تک کہ جب ظہر سورج حکم کیا قصویٰ کو سو پالان کیا گیا اس پر واسطے آپ کے پہلے لطف ادا میں خیمہ پہنچا یا لوگوں کو پہر افارتے کہ حکم کیا پہر ٹپری ظہر پہر افارتے کہ حکم کیا پہر ٹپری عصر اور نہ ٹپری ان کے پیچ میں کچھ پہر سوار ہو کر ہیانت تک کہ آئے ٹپری کی جگہ میں پہر کیا پیٹا تہ ابھی قصویٰ کا پتہ رون کی طرف اور کیا جبل نشا کو کہ نام ایک جگہ کا ہے) آگے لپے اور نہ کیا قبلے کو پہر برابر کھڑے رہے ہیانت تک کہ دو با سورج اور کئی زردی تھوڑے ہیانت تک کہ جب غارب ہوا گرد آفتاب کچھ پہرے اور کہینچی قصویٰ کی ہمار ہیانت تک کہ تحقیق ہر اسکا پہنچا تھا حضرت کے پاؤں کو سوزہ کی نفل تک اور اشارہ کرتے دامنے ہاتھ سولپے ام کو گوجین و جلابین و جلابین کو پہر چلے جابا کو پہر چلے پہلی کی ہمار تھوڑی ہیانت تک کہ چڑھے ہیانت تک کہ آخر فردلف میں پہر نماز ٹپری اس میں مغرب اور عشا کی ایک اذان اور دو اوقات سے اور نہ نفل ٹپریے ان کے پیچ میں کچھ پہر لپٹے ہیانت تک کہ فجر ہوئی پہر نماز ٹپری بانی فجر کی جب ریشن ہوئی انکو صبح ایک اذان اور افارتے پہر سوار ہوئے ہیانت تک کہ آئے مشعر الحرام میں (یعنی درمیان دو ہارون فردلف کے) پہر سنا کیا قبلے کی طرف پہر دعا کی اور تکبیر ٹپری اور تملیل کہی پہر کھڑے رہے ہیانت تک کہ صبح ہوئی خوب روشن پہر چلے پہلے سورج نکلنے ہیانت تک کہ آئے وادی محسر میں کہ نام ایک جگہ کا ہے درمیان فردلف اور سنا کی پہر نیز چلایا تہ کو تھوڑا پہر چلے سچ کی راہ جو نکلتی ہے جہہ کبرے پر (یعنی جہہ عقبہ پر کہ نام ایک منارہ کا ہے اور وہاں کہی سنا ہیں کہ انپر سنگریزے اترتے ہیں) ہیانت تک کہ آئے اس جہہ پاس جو درخت کے پاس ہے پہر مارین اسکو سات کنکریاں تکبیر کہتے ہوئے ساتھ ہر کنکری کے مانند کنکریوں خذف کی بیٹھے جو کہ انگلیوں میں رکھ کر پہنکتے ہیں (مارین کنکریاں میدان کو بیچ میں سے پہر پہلے قربانی کی جگہ کے پاس پہر بکھریا پہر سوار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پہر پہرے بیت اللہ کی طرف پہر نماز ٹپری کہ میں ظہر کی ف احمدیث سے معلوم ہوا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جہم کے کر پڑھتے تھے ایک اذان اور دو تکبیریں ہوتی تھیں اور یہ ہے مذہب امام شافعی اور زفر اور بعض اور اماموں کا اور مذہب ابو حنیفہ اور امام احمد اور بہت علماء کا یہ ہے کہ ایک اذان اور ایک تکبیر کہی جاوے اور نیزہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جب صبح کر کے ظہر اور عصر یا مغرب اور عشا ٹپریے تو سننیں ٹپری ان میں ضروریات سے نہیں ہیں اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق بنی صلے

۲
بیت اللہ پہر چلے
کہ ابھی جابا
دور کی ہیں جابا

نہیں گناہ اور آیا دوسرا ہر کماہ جان کو بیچ کیا سینے پہلے کنکرا مارنے کے فرمایا رمی کر اور حرج نہیں بہر پوچھے گئے اس دن کسی چیز کے پہلے کرنے اور پیچھے کرنے سے مگر فرمایا کر اور کچ گناہ نہیں اور بخاری میں روایت ہے سو اب ابن حجر رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ کیا پہلے سر شدانے کے اور حکم کیا صحابہ اپنے کو سیکا اور شہداء امام احمد اور ابو داؤد میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کنکرا مار چکے اور سر شدا چکے تم البتہ حلال ہوئی تم کو خوشبو اور ہر چیز سوا عورت کے اور سند میں اس حدیث کے ضعف ہے **ف** کہما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو دارقطنی اور بیہقی بھی اور اسکی اسناد میں حجاج بن ارطاة ہے اور وہ ضعیف ہے اور ابو داؤد میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے عورتوں پر سر شدا دانا اور سر عورتوں پر کترانا ہے اور اسناد اس حدیث کی حسن ہے **ف** کہما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ لایا ہے اس حدیث کو طبرانی بھی اور تحقیق قوی کہا ہے اسکی اسناد کو بخاری نے اپنی کتاب تاریخ میں اور ابوحاتم نے علل میں اور حسن کہا اسکو حافظ ابن حجر نے اور معلول کہا اسکو ابن قطان نے اور دکیا ابن قطان کا ابن المواق نے ہیں ہونچا وہ سولہ کو اور بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ نے اذن طلب کیا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ رہے کمین من کی راتوں کو بانی پلانے کے سبب حکم دیا ان کو اور ابو داؤد میں روایت ہے سرار بنت نبهان رضی اللہ عنہا سے کہ کہا خطبہ سنایا ہم کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دن رتوں دینے قربانی کے دو سکر دن) سو فرمایا کیا نہیں ہے یہ دن تشریق کے بیچ کا ذکر کی تمام حدیث اسناد احمدیث کی حسن ہے **ف** کہما شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ سکوت کیا ہے اس حدیث کو ابو داؤد اور سندری نے اور کہا مجھے زوائد میں کہ راوی اسکی اسناد کو ثقہ ہیں اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان کو طواف تیرا کعبہ کو اور دور صفا اور مردہ کے بیچ کفایت کرتا ہے حج کو تیرے حج اور عمرے کو واسطے اور شہداء امام احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمل کیا ساتوں شوط میں طواف افاصلہ (یعنی طواف زیارت) میں اور صحیحہ کہا اس حدیث کو حاکم نے **ف** سننے رمل کے جلدی چلنے کے میں ساتھ نزدیک نزدیک پاؤں رکھنے کے اور بخاری میں روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی پھر

بلوغ المرام میں ہو کہ ایک نسخہ میں جن صحیحہ یہی ہے اور صاحب میں کہا بغوی لڑکے میں ضعیف ہے اور تور شیبی نے کہا ہے کہ ضعیف کہنا اس کو باطل ہے انتہی ۱۰ اے اے صاحب سب سے کہ حدیث میں مسائل احکام حج کی پابندی اور مسائل کے زیادہ تر میں اگر سب کی سب بھی جاوین تو ایک اور جلد ایسی ہی تیار ہوتی ہے اس لیے مسائل ضروری کہ جنکو مولوی محمد حسین صاحب نے ثبوت بالوی نے وسط بعض احباب کے کتب احادیث و بطور اختصار نکالا ہے متن میں اور اس کے حاشیہ میں عبارت فتح المغیث لفقہ الحدیث کی جو کہ اس سے بھی زیادہ تر مفید ہے لکھی گئی بسم اللہ الرحمن الرحیم حج کی تین قسمیں ہیں رجب مفرد - تمتع - قرآن حضرت کا فضل قرآن تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمتع کی تمنا کی ہے اس لیے شافعی تمتع کو افضل بتاتے ہیں اور اس میں سہولت بھی ہو کہ ورنہ تک احرام میں رہنا مشکل ہے تمتع کی نیت ہو تو یلم کے قرین نیت احرام کرے اور باجاء کرتا عمارہ موزہ - ٹوپی اتار کر تہ بند و چادر اٹھ لے اور خوشبو لے تو اسکا استعمال کرے جب یلم کے محاذی ہو پچھے جس کو جواز والے بتلاتے ہیں عمرہ کا احرام باندھے اگر کسی نماز فرض کا وقت ہو بعد از انقضائے احرام باندھے ورنہ احرام کے وسط دو رکعت نفل پڑھے اور نیت عمرہ کی کرے اور کہے **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ بِعُمْرَةٍ** یعنی حاضر ہوں میں یا میری محبوب و تیری عبادت کو ساتھ عمرہ کے پہرہ اور تلبیہ یہ کہے **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ** پہرہ تلبیہ دخول الحرم تک جاری رکھے یا تقبیل حجر اسود تک علی اختلاف القوم اور یوں ہی آیا ہے **لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَايْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرِّغَابُ إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ** اور بعد تلبیہ دعا مغفرت و طلب جنت و رضای الہی یہی آئی ہے خصوصاً حبیبی یا بلند زمین پر جاؤ یا ساری پرچہ ہے مسئلہ حسب یلم کی نیت محاذۃ میسر ہو تو وہ پہلے ہی احرام باندھے ورنہ احرام سے اول ہی درست ہے مسئلہ حالت احرام میں خوشبو کی بچہ اور جگہ وصال اور نکاح و شغل سے اور بالفاظ خاص کہلنے سے اگر کوئی غیر محرم اپنے لیے فکر کرے اور اس پر اسکو دے تو اسکو کھانا اسکا حلال ہے مسئلہ اگر ان افعال منہی عنہا کوئی فعل کرے تو اس کے احرام باطل نہیں ہوتا کفارہ لازم آتا ہے مسئلہ محرم ہونے کے آئینہ دیکھنے انگوشی پہننے ہمایا وغیرہ پڑا کرے باندھ کر پڑے بدلے مسئلہ جب کہ قرین سے پچھے تو غسل واسطے دخول کو کرے لیکن سنت نبوی نہیں کرنا دیتے جب کہ ہر طرف پر نظر پڑے تو یہ عاثر ہے **اللَّهُمَّ زِدْ نِيَّتَكَ هَذَا شَرِيْفًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَعَاهَا تَبَاهٌ بِدَعَائِي** اے اللہ انت الہ کلام وینک السلام حیثا نبتا بالسلام **اللَّهُمَّ زِدْ هَذَا الْبَيْتَ تَكْرِيْمًا وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَعَاهَا تَبَاهٌ بِدَعَائِي وَتَعْظِيْمًا وَتَكْرِيْمًا وَمَعَاهَا تَبَاهٌ بِدَعَائِي**

[illegible]

۱۔ کتب و کتب خانہ
 ۲۔ کتب و کتب خانہ
 ۳۔ کتب و کتب خانہ
 ۴۔ کتب و کتب خانہ
 ۵۔ کتب و کتب خانہ
 ۶۔ کتب و کتب خانہ
 ۷۔ کتب و کتب خانہ
 ۸۔ کتب و کتب خانہ
 ۹۔ کتب و کتب خانہ
 ۱۰۔ کتب و کتب خانہ

لے نام ہے اس شمس دیوار کا جو بائیں سج اسود اور دروازہ کھلتے ہے اور چپا اس جگہ کا نام ہے جو کعبہ کی جانب شمال میں واقع ہے ۱۱

داخل ہوا اور آتشی حجر اسود کو بوسہ کرے اور وہ اپنی طرف سے طواف شروع کرے جب کن یا کئی درکن یا کئی مغربی و جنوبی کوئے
 بیت اللہ کا نام ہے اگر پہنچے تو اسکو ہاتھ بوسہ کرے اور بائیں کن یا کئی حجر اسود کے دیوار پر ہے کتبنا اتنا فی اللہ نیا حسنة
 وفی الاخر حسنة وقینا عذاب النار حجر سے حجر تک ایک شوط ہے ایسے پیرا طواف ہوا اسطرح پر سات
 شوط پور کرے ان میں تین اول میں رمل ہی ہے اور تیر چلنا اور چار شوط میں آہستہ پھر رمل اور تین شوط میں ہی
 بائیں کن یا کئی حجر اسود کے رمل کا حکم نہیں ہے مسئلہ حالت طواف میں چادر کو دانے ہاتھ کے بغل سے نکال کر بائیں
 کندہ پر بڑا اسکو غطیاج کہتے ہیں مسئلہ طواف کے ہر شوط میں حجر اسود کو بوسہ کرے اور سپر سارہ رکھ کر اور پیشانی لگا کر
 اور سجود اللہ اکبر کہے اور اگر ازدحام سے پریش ہو سکے تو اشارہ کو ساتھ بوسہ دی یا کوئی چیز اس لگا کر اس کو چوبی
 مسئلہ بوقت روت کعبہ یا تقبیل حجر اسود جا بل لوگ افتتاح نماز کی طرح رفع یدین کر تو میں یا امر احادیث میں پایا نہیں
 گیا جیسا شوط ہو چکین تو مقام اربعیم میں کھڑا ہو وی بیان آنحضرت نے آیت ہی پر ہی واخذن وامن مقام
 ابراہیم مصلیٰ پڑے ہو کر درگت نماز طواف پڑ جس میں رکعت اول میں قل یا ایھا الکھفون ہوا و ثانی میں قل
 هو اللہ احد بعد فارغ ہر حجر کا سلام کرے اور بابا الصفا سے نکلے اور صفا پر کھڑا ہو کر لا الہ الا اللہ وحده لا شریک
 لہ لہ الملک قلہ الحمد وهو علی کل شیء قذیر لا الہ الا اللہ وحده صدق وعدہ ونصر عبده
 وهزم الاحزاب فحدہ اللہ انا تساکل محبات رحمتک وعنا تم معفرتک والغنیمة من کل
 یوم والسلامة من کل اثم لا تمنع لی ذنباً الا عفوتہ ولا ظمراً الا کشفتمہ ولا حاکماً
 الا قضیتہ تین بار پڑے ہر بار کی طرف چلو اور سلیمین اخضرین کو بائیں تیر چلے جب وہ پہنچے تو وہاں ہی مثل صفا کو
 شیریں ایک شوط ہوا اسی طرح سات شوط پور کرے شبن میں جو آخر شوط وہ پور ہوگا اور پھر میں صفا وہ کہید دعا
 پڑے رَبِّ اغْفِرْ لِحَضْرَاتِکَ اَنْتَ الْاَعْلٰی الْاَكْبَرُ محسبات شوط سعی کو پور ہو تو عمرہ تمام ہوا اب احرام کوئے
 بال سر کے کٹ دے اور کثیر و معمول پہنے اور مکہ میں ہو اور جب حیرات دن طواف کیا کرے اور اگر شرم و حشیم میں دعائیں کیا
 کرے ہر جب آئین تارین ہو (جو کویم الترویہ کہتے ہیں) تو حجر کا احرام باندھ کر العلم لیکر یا حجر لیکر اور تمام تعبیر پکا زمانہ
 کی طرف چلو اور وہاں پہنچ کر ظہر دھو اور عرب اور عشا اور فجر کی نماز پڑھے اور پھر وہاں جو حجر پڑے بعد طلوع آفتاب عرفات
 کو جا کر تکیہ اور تکبیرات کہتا ہوا وہاں قلم کر کے بعد ذوال خلب سے ظہر جمع کر کے پھر خاص موقف نبوی میں جو جبل
 الرحیم سے مشہور ہے جہاں تکیہ پڑے تیر میں اور اسکے آگے ریگ کے تودہ دراز میں کھڑا ہو اگر وہاں نہ جا سکے تو تمام عرفات
 موقف ہے اور وہاں یہ دعائیں پڑھے پہلی دعا اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَکَیْلُکَ اَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ

تمتہ طواف کر کے
 شمس دیوار کا بائیں سج
 حجر اسود کو بوسہ کرے
 اور چار شوط میں آہستہ
 پھر رمل اور تین شوط میں ہی
 بائیں کن یا کئی حجر اسود کے
 رمل کا حکم نہیں ہے
 مسئلہ طواف کے ہر شوط میں
 حجر اسود کو بوسہ کرے
 اور سپر سارہ رکھ کر
 اور پیشانی لگا کر
 اور سجود اللہ اکبر کہے
 اور اگر ازدحام سے پریش
 ہو سکے تو اشارہ کو ساتھ
 بوسہ دی یا کوئی چیز اس
 لگا کر اس کو چوبی
 مسئلہ بوقت روت کعبہ
 یا تقبیل حجر اسود جا بل
 لوگ افتتاح نماز کی طرح
 رفع یدین کر تو میں یا
 امر احادیث میں پایا
 نہیں گیا جیسا شوط ہو
 چکین تو مقام اربعیم میں
 کھڑا ہو وی بیان
 آنحضرت نے آیت ہی پر
 ہی واخذن وامن مقام
 ابراہیم مصلیٰ پڑے ہو کر
 درگت نماز طواف پڑ جس
 میں رکعت اول میں قل
 یا ایھا الکھفون ہوا و
 ثانی میں قل هو اللہ احد
 بعد فارغ ہر حجر کا
 سلام کرے اور بابا الصفا
 سے نکلے اور صفا پر کھڑا
 ہو کر لا الہ الا اللہ
 وحده لا شریک لہ لہ
 الملک قلہ الحمد وهو
 علی کل شیء قذیر لا الہ
 الا اللہ وحده صدق وعدہ
 ونصر عبده وهزم
 الاحزاب فحدہ اللہ انا
 تساکل محبات رحمتک
 وعنا تم معفرتک
 والغنیمة من کل یوم
 والسلامة من کل اثم
 لا تمنع لی ذنباً
 الا عفوتہ ولا
 ظمراً الا کشفتمہ
 ولا حاکماً الا
 قضیتہ تین بار
 پڑے ہر بار کی
 طرف چلو اور
 سلیمین اخضرین
 کو بائیں تیر
 چلے جب وہ
 پہنچے تو وہاں
 ہی مثل صفا کو
 شیریں ایک
 شوط ہوا اسی
 طرح سات
 شوط پور کرے
 شبن میں جو
 آخر شوط وہ
 پور ہوگا اور
 پھر میں صفا
 وہ کہید دعا
 پڑے رَبِّ اغْفِرْ
 لِحَضْرَاتِکَ
 اَنْتَ الْاَعْلٰی
 الْاَكْبَرُ
 محسبات شوط
 سعی کو پور
 ہو تو عمرہ
 تمام ہوا
 اب احرام کوئے
 بال سر کے
 کٹ دے اور
 مکہ میں ہو
 اور جب
 حیرات دن
 طواف کیا
 کرے اور اگر
 شرم و
 حشیم میں
 دعائیں
 کیا کرے
 ہر جب
 آئین
 تارین ہو
 (جو کویم
 الترویہ
 کہتے ہیں)
 تو حجر کا
 احرام
 باندھ کر
 العلم
 لیکر یا حجر
 لیکر اور
 تمام
 تعبیر
 پکا زمانہ
 کی طرف
 چلو اور
 وہاں
 پہنچ کر
 ظہر دھو
 اور عرب
 اور عشا
 اور فجر
 کی نماز
 پڑھے اور
 پھر وہاں
 جو حجر
 پڑے بعد
 طلوع
 آفتاب
 عرفات کو
 جا کر
 تکیہ اور
 تکبیرات
 کہتا ہوا
 وہاں قلم
 کر کے بعد
 ذوال
 خلب سے
 ظہر جمع
 کر کے
 پھر خاص
 موقف
 نبوی میں
 جو جبل
 الرحیم
 سے مشہور
 ہے جہاں
 تکیہ پڑے
 تیر میں
 اور اسکے
 آگے ریگ
 کے تودہ
 دراز میں
 کھڑا ہو
 اگر وہاں
 نہ جا سکے
 تو تمام
 عرفات
 موقف ہے
 اور وہاں
 یہ دعائیں
 پڑھے
 پہلی دعا
 اَللّٰهُمَّ
 لَکَ الْحَمْدُ
 کَالَّذِیْ
 تَقُوْلُ
 وَکَیْلُکَ
 اَقُوْلُ
 اَللّٰهُمَّ
 لَکَ الْحَمْدُ

دراخت قرم دیند کا بائیں سج
 حجر اسود کو بوسہ کرے
 اور چار شوط میں آہستہ
 پھر رمل اور تین شوط میں ہی
 بائیں کن یا کئی حجر اسود کے
 رمل کا حکم نہیں ہے
 مسئلہ طواف کے ہر شوط میں
 حجر اسود کو بوسہ کرے
 اور سپر سارہ رکھ کر
 اور پیشانی لگا کر
 اور سجود اللہ اکبر کہے
 اور اگر ازدحام سے پریش
 ہو سکے تو اشارہ کو ساتھ
 بوسہ دی یا کوئی چیز اس
 لگا کر اس کو چوبی
 مسئلہ بوقت روت کعبہ
 یا تقبیل حجر اسود جا بل
 لوگ افتتاح نماز کی طرح
 رفع یدین کر تو میں یا
 امر احادیث میں پایا
 نہیں گیا جیسا شوط ہو
 چکین تو مقام اربعیم میں
 کھڑا ہو وی بیان
 آنحضرت نے آیت ہی پر
 ہی واخذن وامن مقام
 ابراہیم مصلیٰ پڑے ہو کر
 درگت نماز طواف پڑ جس
 میں رکعت اول میں قل
 یا ایھا الکھفون ہوا و
 ثانی میں قل هو اللہ احد
 بعد فارغ ہر حجر کا
 سلام کرے اور بابا الصفا
 سے نکلے اور صفا پر کھڑا
 ہو کر لا الہ الا اللہ
 وحده لا شریک لہ لہ
 الملک قلہ الحمد وهو
 علی کل شیء قذیر لا الہ
 الا اللہ وحده صدق وعدہ
 ونصر عبده وهزم
 الاحزاب فحدہ اللہ انا
 تساکل محبات رحمتک
 وعنا تم معفرتک
 والغنیمة من کل یوم
 والسلامة من کل اثم
 لا تمنع لی ذنباً
 الا عفوتہ ولا
 ظمراً الا کشفتمہ
 ولا حاکماً الا
 قضیتہ تین بار
 پڑے ہر بار کی
 طرف چلو اور
 سلیمین اخضرین
 کو بائیں تیر
 چلے جب وہ
 پہنچے تو وہاں
 ہی مثل صفا کو
 شیریں ایک
 شوط ہوا اسی
 طرح سات
 شوط پور کرے
 شبن میں جو
 آخر شوط وہ
 پور ہوگا اور
 پھر میں صفا
 وہ کہید دعا
 پڑے رَبِّ اغْفِرْ
 لِحَضْرَاتِکَ
 اَنْتَ الْاَعْلٰی
 الْاَكْبَرُ
 محسبات شوط
 سعی کو پور
 ہو تو عمرہ
 تمام ہوا
 اب احرام کوئے
 بال سر کے
 کٹ دے اور
 مکہ میں ہو
 اور جب
 حیرات دن
 طواف کیا
 کرے اور اگر
 شرم و
 حشیم میں
 دعائیں
 کیا کرے
 ہر جب
 آئین
 تارین ہو
 (جو کویم
 الترویہ
 کہتے ہیں)
 تو حجر کا
 احرام
 باندھ کر
 العلم
 لیکر یا حجر
 لیکر اور
 تمام
 تعبیر
 پکا زمانہ
 کی طرف
 چلو اور
 وہاں
 پہنچ کر
 ظہر دھو
 اور عرب
 اور عشا
 اور فجر
 کی نماز
 پڑھے اور
 پھر وہاں
 جو حجر
 پڑے بعد
 طلوع
 آفتاب
 عرفات کو
 جا کر
 تکیہ اور
 تکبیرات
 کہتا ہوا
 وہاں قلم
 کر کے بعد
 ذوال
 خلب سے
 ظہر جمع
 کر کے
 پھر خاص
 موقف
 نبوی میں
 جو جبل
 الرحیم
 سے مشہور
 ہے جہاں
 تکیہ پڑے
 تیر میں
 اور اسکے
 آگے ریگ
 کے تودہ
 دراز میں
 کھڑا ہو
 اگر وہاں
 نہ جا سکے
 تو تمام
 عرفات
 موقف ہے
 اور وہاں
 یہ دعائیں
 پڑھے
 پہلی دعا
 اَللّٰهُمَّ
 لَکَ الْحَمْدُ
 کَالَّذِیْ
 تَقُوْلُ
 وَکَیْلُکَ
 اَقُوْلُ
 اَللّٰهُمَّ
 لَکَ الْحَمْدُ

اطلاع ضروری

محکمہ دفتری علیٰ رسول اکرم - ابابعد عالمان سنت و حایان است کو شروہ ہو کہ کتاب البیان فی السبیل فی اتباع
خاتم النبیین تصنیف لطیف جناب شیخ محی الدین صاحب جو کہ اس زمانہ کی وضع کئے مطابق ایسی عمدہ تصنیف
ہوئی کہ اگر اسے سادہ حدیث کا نور دیدہ کہا جاوے تو کیا ہے اور اگر صلیح ہدایت عالمان سنت اسکا نام رکھا
جاوے تو زیبا۔ بہت اور اسکی خوبی اور ہر دل غزیری کی یہی کافی دلیل ہے کہ متواتر عرصہ میں تین مرتبہ گیارہ
گیارہ سو چوبیس کر کاغذ رکی طرح ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی تھی جنانچہ اب بعد وفات شیخ صاحب مرحوم
شیخ اکبر کی طرح اسکا نسخہ دستیاب ہونا دشوار ہو گیا روزمرہ اس کی درخواستیں آنے لگیں اسلئے اب
بار چہارم والیاں مطبع کے اہتمام سے کمال صفائی اور خوش اسلوبی کے ساتھ جسکے بتاریخ ۶ ماہ شوال
مکرم ۱۳۴۰ء پوری ذرا افزائے مردم چشم موحدین ہوئی اس سے فائدہ اٹھانیوالوں کی خدمت میں دالیاں
مطبع کی طرف سے یہ التماس ہے کہ اسکے مضامین دلچسپے مستفیع ہو کر شیخ صاحب مرحوم مولف کتابہ اور
نیز اسکے طبع وصحت اشاعت میں اہتمام کرنے والوں کے حق میں دعا و مغفرت و ثواب حسن خاتمہ کر کے
خود ستحق مغفرت نبین کہ حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے بہائی مسلمان کے حق میں پس پشت
دعا وغیرہ کرتا ہے تو فرشتہ جس کی دعا و نیت ہوئی اسکی حق میں اسکی مثل دعا کرتا ہے۔ اور نیز جس قسم
کی کن بین دین کی مطلوب ہوں اس سطح سے طلب فرما کر مطبع کو سرمایہ منت کریں انشاء اللہ تعالیٰ بابرہ
کتاہیں روانہ کی جاویں گی اور تفصیل فرمائش میں بالراس العین کو شش کی جاوے گی

اور نیز شائقین حدیث کو واضح ہو کہ جو شیخ صاحب رحمہ نے اپنی زندگی میں سلسلہ تفسیر ترجمان القرآن
بطائف البیان و تسهیل القاری ترجمہ اردو صحیح بخاری و فقہ محمدیہ کا شروع کیا تھا جاری
ہے جنانچہ اب تفسیر ترجمان القرآن جلد دوم و تسهیل القاری پارہ پنجم و فقہ محمدیہ حصہ چہارم زیر طبع ہے
انشاء اللہ تعالیٰ ہر یک بیش خدمت عاشقان قرآن و حدیث ہوگا۔ فالست بشیر و یا ولی الکیاب

شیخ عبد الرحمن و احمد و عبدالحی پسران شیخ محی الدین مرحوم دالکان مطبع
صدیقی لاہور

استعمار واضح کرد کہ اگر جی نہیں ۱۰ ایکٹ ۵۷ میں جن میں گزشتہ دو بجلی سے مراد جان بیکاری کی پیشہ وارانہ اجرت ۱۱ احمد و دیگر کی پس از تکلیف و عدم تکلیف معافی لا بہرہ کی طرف راغب کیا گیا کی بڑھ چکا ہے۔

سے ہے۔ مندرون کی کل سنگ تراشیوں میں ہر جگہ اس کی تصویر اس طرح بنی ہے کہ یہ کنڈلی مارے
بھیلے غصہناک آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ ہندوین ہر سال تقریباً بیس ہزار آدمی سانپ کے
سے مرتے ہیں۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله على حسنة توفيقه كجدد اول كتابه مطاب يهدي الى صفة وبقين سمي به

السلامة للمؤمنين
في اتباع
حاشية النعمان

السلامة على الدين من كل باب لا سيما في الدنيا والآخرة

مطبعة في دار الكتب
در روضه واهو صبح

فہرست مطالب جلد اول کتاب بلاغ المبین فی اتباع خاتم النبیین

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---------------------------------|------|------------------------------------|------|-------|
| ۲ | حدیث و سبب تالیف کتاب | ۱۵ | اور پڑھی سے استخجا کرنے کی | ۲ | ۱۵ |
| ۳ | فصل احکا پانی میں | ۱۶ | ممانعت کے بیان میں | ۳ | ۱۶ |
| ۴ | بیر بھاء کا بیان | ۱۷ | لوگوں کے راستہ میں اور ساپ میں | ۴ | ۱۷ |
| ۵ | جو لوگ کہتے ہیں کہ بیر بھاء جاگ | ۱۸ | ننانیکی جگہ میں پانچاڑ اور پشیا | ۵ | ۱۸ |
| ۶ | تتا طرف باغوں کے احکا جواب | ۱۹ | کرنیکی ممانعت کو بیان میں | ۶ | ۱۹ |
| ۷ | مسی سنج چڑھنے کے سبب پانی کا | ۲۰ | سوراخ میں اور غسل خانے میں | ۷ | ۲۰ |
| ۸ | اگر رنگ بچر جاوے تو پانی خواہ | ۲۱ | پشیا ب کرنیکی ممانعت کے بیان میں | ۸ | ۲۱ |
| ۹ | کٹا ہی دنا پاک ہو جاتا ہے | ۲۲ | پشیا ب کرنیکی وقت واسنہ ہاتھ | ۹ | ۲۲ |
| ۱۰ | قلمین کے بیان میں | ۲۳ | پانچاڑ میں ڈھیلے پونچھنے اور تر بڑ | ۱۰ | ۲۳ |
| ۱۱ | طبقہ ثانیہ کی حدیثوں کا بیان | ۲۴ | مین سانس چوڑی کی ممانعت کے | ۱۱ | ۲۴ |
| ۱۲ | صحابی کا خواہ قول ہو خواہ غفل | ۲۵ | بیان میں | ۱۲ | ۲۵ |
| ۱۳ | ہو لائق حجت پکڑنے کے | ۲۶ | پانچاڑ پہرنے کے وقت میں کے نزدیک | ۱۳ | ۲۶ |
| ۱۴ | نہیں ہوتا۔ | ۲۷ | ہونے سے پہلے اپنا ستر لگا کرنے | ۱۴ | ۲۷ |
| ۱۵ | پانی میں پشیا ب کرنیکی نصیحت | ۲۸ | اور پانچاڑ پہرنے کی حالت میں | ۱۵ | ۲۸ |
| ۱۶ | خوضوں میں اگر کہتے پادری | ۲۹ | دواؤ میوں کی آپس میں باتیں | ۱۶ | ۲۹ |
| ۱۷ | پانی پی جاوین تو پانی ناپاک | ۳۰ | کرنیکی ممانعت کو بیان میں | ۱۷ | ۳۰ |
| ۱۸ | ہنہیں ہوتا | ۳۱ | پانچاڑ پہرنے کے بعد صرف وسیلہ | ۱۸ | ۳۱ |
| ۱۹ | فصل پانچاڑ اور پشیا کے آداب | ۳۲ | سے ہی طہارت حاصل ہو جاوے | ۱۹ | ۳۲ |
| ۲۰ | پانچاڑ میں چلنے اور نکلنے کے | ۳۳ | اور پانی سے استخجا کرنا افضل | ۲۰ | ۳۳ |
| ۲۱ | وقت دعاؤں پڑھنے کے بیان میں | ۳۴ | ہونے کے بیان میں | ۲۱ | ۳۴ |
| ۲۲ | پانچاڑ اور پشیا ب کرنیکی قیوت | ۳۵ | پانچاڑ پہرنے کے بعد ڈھیلہ | ۲۲ | ۳۵ |
| ۲۳ | قتیلہ کی طر موندہ کر کے یا | ۳۶ | کے وقت اگر ہاتھ کو نجاست | ۲۳ | ۳۶ |
| ۲۴ | پشیدہ کر کے میٹھے اور گور اور | | | | |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|-------------------------------|------|---|------|-------------------------------------|
| | اور ہاتھ دھو کر برتن میں ہاتھ | ۷۵ | بار دھونے کے بیان میں | | کے حکم میں |
| ۳۱ | ڈالنے کے بیان میں | | وضو کرنے کی وقت اعضاؤں میں | ۹۶ | خون نکلنے اور تے آنے سے |
| | حلال چوپایوں کے پیشاب | | سے کسی جگہ کے خشک سجانے | | وضو ٹوٹنے کے حکم میں |
| ۳۲ | کتنے کے جوئے باسج حکم میں | | سے وضو اور نماز جائز نہ ہونیکے | ۹۹ | آگ پر پکی ہوئی چیز کے کمانے |
| ۳۴ | بلی کے جوئے کے بیان میں | ۷۶ | بیان میں - | | سے وضو کرنے کے حکم میں |
| ۳۵ | جوتے پہن کر نماز پڑھنے | | وضو کے اعضا پونچھنے کے | ۱۰۱ | حضرت صلی اللہ علیہ آدھ وسلم |
| | کے بیان میں | ۷۷ | بیان میں - | | کا ہر آخر فضل اول کا نسخ |
| ۳۷ | مردار کے چڑے کو حکم میں | ۸۰ | مسح کے بیان میں | | نہیں ہوتا - |
| ۷۷ | شراب سے سر کو بنانے کے | | خلال ڈاڑھی کے بیان میں | | نسخ قطعی کی تصریح رسول اللہ صلی |
| | حکم میں - | ۸۲ | مسح کا نوح کے بیان میں | | اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے - |
| ۳۹ | فصل غسل جنابت کے بیان میں | ۸۲ | خلال انگلیوں کے بیان میں | | اونٹ کا گوشت کمانے سے |
| ۵۲ | فصل سواک کے بیان میں | ۱۰۳ | انگوٹھی ہلانے کے بیان میں | | وضو کرنے کے بیان میں |
| ۵۲ | فصل بیان میں مقدار | | وضو میں نثر نگاہ پر پانی چھڑکنے کو بیان میں | ۱۰۳ | منیر وضو کو کلام اللہ کو ہاتھ لگانا |
| | پانی وضو اور غسل کے | ۸۴ | م شروع وضو میں بسم اللہ کہنے | | کی ممانعت کے بیان میں |
| ۵۶ | فصل غسل کے بیان میں | | کے بیان میں - | ۱۰۵ | فضل حیض کے بیان میں |
| ۵۹ | فصل سہ موزوں کو بیان میں | ۸۵ | بعد وضو کے دعائیں پڑھنے | ۱۰۷ | نفاس کے بیان میں |
| ۶۰ | مسح جرابوں کے بیان میں | | کے بیان میں - | ۱۰۸ | استحاضہ کے بیان میں |
| ۶۱ | فصل تیمم کے بیان میں | ۸۶ | ایک وضو کو کئی نمازیں پڑھنے | ۱۱۱ | وقت نماز ظہر کے بیان میں |
| ۶۹ | فصل وضو کے بیان میں | | کے بیان میں - | | میں - |
| ۷۴ | وضو کرنے سے ثواب حاصل | ۸۷ | فضل وضو توڑنے والی | ۱۱۵ | وقت نماز عصر |
| | ہونے کے بیان میں | ۹۰ | چیزوں کے بیان میں | | کے بیان میں |
| | وضو کے اعضاؤں کو ایک ایک | | مس ذکر سے وضو ٹوٹنے کے | ۱۱۷ | وقت نماز مغرب کے بیان میں |
| | بار اور دود و بار اور تین تین | ۹۴ | حکم میں | | وقت نماز عشا کے بیان میں |
| | | | عورت کے چوڑے سے وضو ٹوٹ کر | ۱۱۸ | وقت نماز صبح کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|-----------------------------------|------|--------------------------------|------|----------------------------------|
| ۱۱۹ | قضا نماز کے بیان میں | ۱۳۲ | ہونیکے بیان میں | ۱۳۲ | مسجد میں سونے کے بیان میں |
| ۱۲۰ | ہوٹو اور سو جانے سے نماز پڑھنے کے | ۱۳۲ | دھوکہ کے اذان کہتے کے | ۱۳۲ | اندھیری راتوں میں نماز کے لیے |
| ۱۲۱ | جانے کے بیان میں | ۱۳۲ | بیان میں | ۱۳۲ | مسجد میں جاؤ کی نصیحت کے |
| ۱۲۲ | فضل تارک نماز کے | ۱۳۲ | بعد ہو جانے تکیر کے مقتدی میں | ۱۳۲ | بیان میں |
| ۱۲۳ | حکم میں | ۱۳۲ | مکام کو نہ دیکھ لین تب تک | ۱۳۲ | مسجد میں نماز کے لیے جانے کے |
| ۱۲۴ | فضل بیان میں اذان کے اذان | ۱۳۲ | جماعت کے لیے انکو کٹرو ہونے | ۱۳۲ | بعد ہو جانے عت کے ہی جماعت |
| ۱۲۵ | شروع ہونیکے بیان میں | ۱۳۲ | کی ممانعت کر بیان میں | ۱۳۲ | کا ثواب حاصل ہونے کے بیان |
| ۱۲۶ | اذان کا جواب دینا اور بعد | ۱۳۲ | ایک وقت میں نمازوں کو جمع کرنا | ۱۳۲ | میں |
| ۱۲۷ | اسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر | ۱۳۲ | کے لیے ایک اذان اور دو فاتحہ | ۱۳۲ | بیان میں ان مسجدوں کے جہان |
| ۱۲۸ | درود بھیجنے کے بیان میں | ۱۳۲ | کہنے کے بیان میں | ۱۳۲ | ساز پڑھنے کا زیادہ ثواب |
| ۱۲۹ | بعد جواب دینا اذان کے دعا | ۱۳۲ | جو شخص اذان کہے سیکو تکبیر کا | ۱۳۲ | ت |
| ۱۳۰ | پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | مستحق ہونے کے بیان میں | ۱۳۲ | بیان میں ان حکموں کے جہان |
| ۱۳۱ | اذان اور اقامت کو بیچ میں | ۱۳۲ | سوزن کو اذان دینا پرا جرت | ۱۳۲ | نماز پڑھنے کی ہے |
| ۱۳۲ | دعا قبول ہونیکے بیان میں | ۱۳۲ | لینے کی ممانعت کر بیان میں | ۱۳۲ | مسجد میں ہونے کے بیان میں |
| ۱۳۳ | قد قاست الصلوۃ سننے کی وقت | ۱۳۲ | بنا آواز سے اور بلند جگہ سے | ۱۳۲ | بیان میں دور ہونے کے مسجد |
| ۱۳۴ | دعا پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | اذان دینے کے بیان میں | ۱۳۲ | مسجد میں گرم ہوئی چیز کے دھونے |
| ۱۳۵ | ایک مسجد میں دو سوزن مقرر | ۱۳۲ | فضل بیان میں مسجدوں کے ثواب | ۱۳۲ | کے بیان میں |
| ۱۳۶ | کرنے کے بیان میں | ۱۳۲ | بنانے مسجد اور سکی خدمت کے | ۱۳۲ | مسجد میں خرید و فروخت کرنی |
| ۱۳۷ | اذان پڑھنے کے کہنے اور تکبیر | ۱۳۲ | بیان میں | ۱۳۲ | اور شعروں کے پڑھنے اور جمعہ کے |
| ۱۳۸ | خلع کہنے اور انکے در بیان میں | ۱۳۲ | وقت داخل ہونیکے مسجد میں اور | ۱۳۲ | دن قبل نماز حلقہ باندھ کر بیٹھنے |
| ۱۳۹ | مقدار پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | وقت نکلنے کے اس سے دعا | ۱۳۲ | کے بیان میں |
| ۱۴۰ | نماز کے لیے اذان اور تکبیر | ۱۳۲ | پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | مسجد میں حبشیوں کو کہلنے اور |
| ۱۴۱ | وہیب ہونیکو بیان میں | ۱۳۲ | وقت داخل ہونیکے مسجد میں نفل | ۱۳۲ | انکا تماشہ حضرت عائشہ کو نبی |
| ۱۴۲ | اذان دینے سے ثواب حاصل | ۱۳۲ | پڑھنے کے بیان میں | ۱۳۲ | صلعم کے کہلنا نیکو بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|--|------|---|
| ۱۴۴ | پیار اور لہسن کما کر مسجد کے اندر نہ جانے کے بیان میں | ۱۵۸ | وقت کبیر کہنے کے انگلیاں کھلی رکھنے اور نوٹ مولوں تکا اور کانون تک ہاتھ نہ لگانا | ۲۱۷ | پڑھنے کے بیان میں نماز عشا میں سویتین پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۴۵ | مسجد میں چراغ جلائے کے بیان میں | ۲۱۹ | سنت ہونے کے بیان میں | ۲۱۹ | نماز حجبہ اور عیدین میں سویتین پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۴۶ | مسجد میں بیٹے رہنوی کی فضیلت کے بیان میں | ۱۵۹ | جب قبلہ نہ معلوم موت انگل سے قبلہ بھیجنا نماز پڑھنے کیلئے | ۲۲۱ | جواب دینے آیتوں کے بیان میں |
| ۱۴۷ | بعد سننے اذان کے مسجد سے نہ نکلنے کے بیان میں | ۱۶۱ | نماز میں ایسا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں | ۲۲۱ | جب نمازون میں قراوت لپکا کر پڑھتا ہے جاتی ہے ان میں سے جو رکعت امام کے ساتھ نہ پائی جاوے اس میں قراوت لپکا کر پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۴۸ | فصل ستر و اٹھارہ نمبر | ۱۶۲ | نماز میں ہاتھ رکھنے کی جگہ کے بیان میں | ۲۲۱ | نماز میں رفع الیدین کرنے کے بیان میں |
| ۱۴۹ | فصل سترہ کے بیان میں | ۱۶۳ | دعا استسحاج پڑھنے کو بیان میں | ۲۲۱ | نماز میں رکوع میں امام کے ساتھ مقتدی کے گھسنے سے اگر رکعت کے شمار ہونے کے بیان میں |
| ۱۵۰ | فصل صفت نماز کے بیان میں | ۱۶۴ | نماز میں سر نہ کرنا بیان میں | ۲۲۱ | ارکان نماز کے بیان میں |
| ۱۵۱ | جو شخص کھڑا ہو کر نماز نہ پڑھے اسکے وہ بیٹھ کر پڑھے اور جو بیٹھ کر نہ پڑھے اسکے وہ کھڑے لیکر پڑھے اور جو کھڑے لیکر نہ پڑھے اسکے وہ اتار کے پڑھے | ۱۶۵ | نماز میں لپکا کر کسم الیدین پڑھنے کے بیان میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجود میں دعاؤں پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۵۲ | لڑکے کو گود میں اٹھا کر نماز پڑھنے کے بیان میں | ۱۶۶ | نماز میں سر نہ کرنا بیان میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجود میں دعاؤں پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۵۳ | ساپ اور کچھو کو نماز کے اندر مارنے کے بیان میں | ۲۱۱ | نماز قراوت پڑھنے کے بیان میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجود میں دعاؤں پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۵۴ | نیت نماز کے بیان میں | ۲۱۲ | نماز مخبر میں سویتین پڑھنے کے بیان میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجود میں دعاؤں پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۵۵ | نماز میں قبلہ کی حیثیت نہ نہ کر کے کبیر تحریم وغیرہ | ۲۱۳ | نماز میں سر نہ کرنا بیان میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجود میں دعاؤں پڑھنے کے بیان میں |
| ۱۵۶ | تکبیرات کہنے کے بیان میں | ۲۱۴ | نماز میں سر نہ کرنا بیان میں | ۲۲۱ | رکوع اور سجود میں دعاؤں پڑھنے کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|-----------------------------------|------|--------------------------------|------|-------------------------------------|
| ۲۴۲ | قوس میں دعا پڑھنے کے بیان میں | ۲۴۵ | ٹپہنے کے بیان میں | ۲۸۸ | ناز میں امام کو تباہی کے بیان میں |
| ۲۴۳ | فصل سجدہ میں | ۲۴۵ | اوٹکلیون پر تہلیل اور تسبیح و | ۲۸۹ | امام کو بلند جگہ پر کھڑے ہو کر نماز |
| ۲۴۴ | سجدہ کی کیفیت کے بیان میں | ۲۴۸ | تقدیر پڑھنے کے بیان میں | ۲۹۰ | ٹپہ پانی کی ممانعت کے بیان میں |
| ۲۴۵ | سطح استسحاح میں دعائیں | ۲۴۹ | اوقات قبولیت دعا اور اسکی | ۲۹۱ | خوجھل کسی قوم کی ملاقات کو |
| ۲۴۶ | ٹپہنے کے بیان میں | ۲۵۰ | فضیلت کے بیان میں | ۲۹۲ | جادو سے اسکو انکی امارت کرنے |
| ۲۴۷ | بعد و نون سجدوں کے وتر | ۲۵۱ | دعا مانگنے کی وقت ہاتھوں کے | ۲۹۳ | کی ممانعت کے بیان میں |
| ۲۴۸ | رکعتوں میں بیٹیکر کھڑے ہونے | ۲۵۲ | اٹھنا اور انکو منہ پر پیرنے کے | ۲۹۴ | امام کو مقتدیوں کی رعایت |
| ۲۴۹ | کے بیان میں | ۲۵۳ | بیان میں | ۲۹۵ | کر نیکی کے بیان میں |
| ۲۵۰ | ناز میں بیٹیکر کھڑے ہونے | ۲۵۴ | فضل نماز میں جائز اور ناجائز | ۲۹۶ | مقتدیوں کو امام کی متابعت |
| ۲۵۱ | اٹھنے کے بیان میں | ۲۵۵ | چیزوں کے بیان میں | ۲۹۷ | کر نیکی کے بیان میں |
| ۲۵۲ | فضل تشہد میں | ۲۵۶ | فضل سجدہ سو کے بیان میں | ۲۹۸ | امام اور مقتدیوں کے کھڑے ہونے |
| ۲۵۳ | تشہد میں انگلی اٹھانے کے | ۲۵۷ | فضل سجدہ تلاوت قرآن | ۲۹۹ | جگہ کے بیان میں |
| ۲۵۴ | بیان میں | ۲۵۸ | کے بیان میں | ۳۰۰ | فضل صفوں کے برابر کرنے |
| ۲۵۵ | ناز میں التحیات پڑھنے کے بیان میں | ۲۵۹ | سجدہ شکر کے بیان میں | ۳۰۱ | کے بیان میں |
| ۲۵۶ | ناز میں بعد پڑھنے التحیات | ۲۶۰ | فضل جامع کے ساتھ ناز | ۳۰۲ | سجدہ کے ستونوں کے پیر میں |
| ۲۵۷ | کے بنی صلے اللہ علیہ وسلم پر | ۲۶۱ | ٹپہنے اور اسکی فضیلت کے | ۳۰۳ | کر نیکی ممانعت کے بیان میں |
| ۲۵۸ | درود پھینچنے اور اسکی فضیلت | ۲۶۲ | بیان میں | ۳۰۴ | اول صف میں کھڑے ہونے کی |
| ۲۵۹ | کے بیان میں | ۲۶۳ | عذر سے جماعت ترک کر نیکی | ۳۰۵ | فضیلت کے بیان میں |
| ۲۶۰ | تشہد میں دعائیں پڑھنے | ۲۶۴ | بیان میں | ۳۰۶ | پچھلے صف کے اکیلے نماز پڑھنے |
| ۲۶۱ | کے بیان میں | ۲۶۵ | جماعت کے ساتھ عورتوں کے | ۳۰۷ | کے بیان میں |
| ۲۶۲ | سلام پیرنے کے بیان میں | ۲۶۶ | نماز پڑھنے کے بیان میں | ۳۰۸ | برہنہ اور فاسق کے پچھلے نماز |
| ۲۶۳ | بعد سلام کے مقتدیوں کی طرح | ۲۶۷ | فضل امارت کے بیان میں | ۳۰۹ | یہ جائز ہونے کے بیان میں |
| ۲۶۴ | سودہ کر کے بیٹھنے کے بیان میں | ۲۶۸ | عورت کو عورتوں کی جماعت | ۳۱۰ | فضل ان قسوں کے بیان میں |
| ۲۶۵ | بعد نماز کے ذکر اور دعائیں | ۲۶۹ | کر نیکی کے بیان میں | ۳۱۱ | جنہیں نماز پڑھنی منع ہے |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|--|------|---|------|---|
| ۳۱۳ | فضل سنتوں نماز میں | ۳۱۷ | سورہی پروتر پڑھنے کو بیان میں | ۲۵۵ | سفر میں نماز جمع کرانیکے بیان میں |
| ۳۱۴ | ظہر کی سنتوں کے بیان میں | ۳۱۸ | نور کعت اور سات کعت وتر | ۲۵۸ | گرمین نماز جمع کرنے کو بیان میں |
| ۳۱۵ | عصر کی سنتوں کے بیان میں | | پڑھنے کے بیان میں | ۳۶۰ | فضل نماز خوف کے بیان میں |
| ۳۱۶ | مغرب کی سنتوں کو بیان میں | ۳۱۹ | پانچ رکعت وتر پڑھنے کے | ۳۶۱ | فضل نماز جمعہ میں |
| ۳۱۷ | عشا کی سنتوں کے بیان میں | | بیان میں | | جمعہ کی فرضیت کے بیان میں |
| ۳۱۸ | مغرب کی سنتوں کو بیان میں | | تین رکعت وتر پڑھنے کو بیان میں | ۳۶۳ | بیان میں ان لوگوں کو جنہیں |
| ۳۱۹ | نہر کی سنت اور فرض کے درمیان | ۳۲۲ | ایک رکعت وتر پڑھنے کے بیان میں | | جمعہ فرض نہیں |
| ۳۲۰ | کلام کرانیکے بیان میں | | وتر میں دعا قنوت پڑھنے کے | ۳۶۲ | نماز جمعہ کے تارک کے وعید |
| ۳۲۱ | مغرب کی سنت اور فرض کے درمیان | ۳۲۶ | بیان میں | | کے بیان میں |
| ۳۲۲ | دائیں کروٹ پر لیٹنے کے بیان میں | ۳۲۹ | فضل صبح کی نماز میں قنوت پڑھنے کے | ۳۶۴ | غیر عذر کے جمعہ نہ پڑھنے سے |
| ۳۲۳ | سنتین فجر کی اگر پہلے فرض نماز کے نہ پڑھی جائیں تو بعد اس کے پڑھنے کے بیان میں | ۳۳۱ | فضل نماز چاشت کے بیان میں | ۳۶۵ | جمعہ کی نماز کی فضیلت کو بیان میں |
| ۳۲۴ | فضل نماز تہجد میں | ۳۳۲ | فضل نماز تراویح کے بیان میں | ۳۶۶ | نماز جمعہ کو اول وقت جانے کے نواب کے بیان میں |
| ۳۲۵ | تہجد کی نماز پڑھنے کو بیان میں | ۳۳۵ | عدد رکعات تراویح کے بیان میں | ۳۶۷ | جمعہ کو دن کسی شخص کو اٹھا کر |
| ۳۲۶ | تہجد کی نماز کی فضیلت کے بیان میں | ۳۳۸ | فضل نماز ستیا رہ کو بیان میں | ۳۶۸ | اسکی جگہ پر بیٹھنے کی حاجت کو بیان میں |
| ۳۲۷ | فضل نماز وتر میں | | نماز کے قصر کرنے کے بیان میں | | جمعہ کی نماز کے وقت کو بیان میں |
| ۳۲۸ | وتر کے سنت ہونیکو بیان میں | ۳۴۰ | مسافر کو کسی جگہ میں ٹہرنے سے اس میں نماز قصر کرنے کی | ۳۶۹ | نماز جمعہ کے وقت کو بیان میں |
| ۳۲۹ | سوتے سے پہلو وتر پڑھنے کو بیان میں | ۳۴۱ | نماز قصر کرانیکو حد کے بیان میں | ۳۷۰ | نماز جمعہ کے عذر و کھراہ کو بیان میں |
| ۳۳۰ | عید نماز وتر کے سجان الہک | ۳۴۲ | سفر میں سنتوں پڑھنے کو بیان میں | | جمعہ کو دن مسافر اور غسل کرنے |
| ۳۳۱ | القصر کہنے کے بیان میں | | مین | | مذہب خوشنوی لگانیکو بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|---|------|--|------|--|
| ۳۸۱ | جمعے میں لوگوں کی گردنیں پہلا تگ کر کے جانب کی ممانعت کے بیان میں | ۳۸۴ | امام کے خطبہ پڑھنے کو وقت لغو کا سون سے بچنے کے بیان میں | ۳۸۸ | قبل نماز جمعے کے سنت پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۸۲ | سمنبر پر چڑھ کر لوگوں کو امام کے سلام دینے کے بیان میں | ۳۸۹ | جو شخص امام کے خطبہ پڑھتے جاوے | ۳۹۱ | بعد نماز جمعے کے سنت پڑھنے کے بیان میں |
| ۳۸۳ | لاٹھی یا کان پر تکیہ دیکر خطبہ پڑھنے کے بیان میں | ۳۹۳ | بعد فرض نماز جمعے کو اپنی جگہ سے سر کر یا بات کر کے سنت پڑھنے کے بیان میں | ۳۹۵ | فضل نماز عیدین میں عیدین کی نماز سنت ہمیشہ کے بیان میں |
| ۳۸۴ | خطبے کی حالت میں سمنبر پر ہاتھ اٹھانے کی ممانعت کے بیان میں | ۳۹۶ | جمعہ اور عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۳۹۷ | مقتل پڑھنے کی ممانعت کے بیان میں |
| ۳۸۵ | موقوفہ کو اذان دینے کا امام کے سمنبر پر بیٹھنے اور نیزہ و دونوں خطبوں کے درمیان کے بیٹھنے اور اس میں اس کے کلام نہ کرنے کے بیان میں | ۳۹۸ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۳۹۹ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں |
| ۳۸۶ | خطبہ چوٹا اور نماز لنبی پڑھنے کے بیان میں | ۳۹۹ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۴۰۰ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں |
| ۳۸۷ | جمعے میں اونگھ آنے سے اپنی جگہ بدل آنے کے بیان میں | ۴۰۱ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۴۰۲ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں |
| ۳۸۸ | وقت خطبہ پڑھنے امام کو گوث مار کر بیٹھنے کے بیان میں | ۴۰۳ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۴۰۴ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں |
| ۳۸۹ | وقت خطبہ پڑھنے امام کے امام کے سامنے بیٹھنے کو بیان میں | ۴۰۵ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۴۰۶ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں |
| ۳۹۰ | حالت خطبہ میں امام کو لوگوں | ۴۰۷ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں | ۴۰۸ | عیدین کی نماز عید ایک دن میں دو دنوں کے آنے سے اور عید کے دن میں جمعہ نہ پڑھنے کی سختی کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|--|------|---|------|---|
| ۴۴۳ | اوشون اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں۔ | ۴۴۲ | اور اسکو دیکھ کر افطار کرنے کے بیان میں | ۴۴۷ | روزہ افطار کرنے کی وقت دعا پڑھنے کے بیان میں |
| ۴۴۴ | گالیوں کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۴۲ | روزہ کی نیت کر بیان میں | ۴۴۸ | روزہ میں جہوٹ اور لغو بات کہتے ہو روزہ جائز نہ ہونیکے بیان میں |
| ۴۴۵ | سونی چاندی کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۴۲ | روزہ میں سنگی لٹکانے کے بیان میں | ۴۴۸ | ہونیکر کھانے سے روزہ نہ ٹوٹنے اور اسکی نقصان لازم آنے اور نہ کفارہ دینے کو بیان میں |
| ۴۴۶ | زیور کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۴۳ | روزہ دار کے سر نہ لگانیکے بیان میں | ۴۴۹ | روزہ کی حالت میں پانی سر پڑانے اور کھلی کر نیکے بیان میں |
| ۴۵۰ | تجارت کی چیزوں کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۴۳ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں | ۴۴۹ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں |
| ۴۵۳ | روئیدگی کی زکوٰۃ کے بیان میں | ۴۴۴ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں | ۴۴۹ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں |
| ۴۵۴ | زکوٰۃ دینے کی جگہ کے بیان میں | ۴۴۴ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں | ۴۴۹ | سفر میں روزہ رکھنے کو بیان میں |
| ۴۵۵ | بیان میں ان لوگوں کے کہ جن کو زکوٰۃ لیسنی منع ہے | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۵۶ | زکوٰۃ کے پیشگی دینے کے بیان میں | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۵۷ | فصل صدقہ و غلط کے بیان میں | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۵۸ | فصل روزہ رکھنے کو بیان میں | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۵۹ | روزہ کی فرضیت اور اسکے ثواب کے بیان میں | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۶۰ | رمضان کی سلامی کا روزہ رکھنے کی ممانعت کے بیان میں | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |
| ۴۶۱ | چاند دیکھ کر روزہ رکھنے کے بیان میں | ۴۴۵ | روزہ میں سواک کرنے کے بیان میں | ۴۵۰ | سحر کھانے کے بیان میں |

| صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب | صفحہ | مطالب |
|------|-------------------------------|------|---------------------------|------|--------------------------------|
| ۴۷۹ | احرام کے دو جب ہو نیکو بیانین | ۴۸۷ | کے بیان میں | ۴۸۸ | مسائل حج مولفہ مولوی محمد حسین |
| " | اور اسکی صفت کے بیانین | | حج کے نہ ملنے اور محرم کے | | از رسالہ فتح المغیث بر حاشیہ |
| " | احرام باندہنے اور اس کے متعلق | | روکے جانے کے بیان | | |
| ۴۸۲ | کے بیان میں | | صاحب محدث لاہوری | | |
| | صفت حج اور مکہ میں داخل ہونے | | | | |

اصطلاحات بالمحدیث

| | |
|--------|---|
| صحیح | وہ حدیث ہو جسکی سند راوی سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک متصل ہو کوئی راوی چھوٹ نہ گیا ہو اور اسکے سب راوی سچے اور یاد کے پکے ہوں اور اس میں شد و خفینے لوگوں کی روایت کا خلاف اور علت یعنی پوشیدہ اسباب طعن کے نہ ہوں اور یہ اعلیٰ مرتبہ ہے |
| ضعیف | وہ حدیث ہو جسکے راویوں میں سے کوئی دروغ گو یا فاسق یا اور کسی طرح سے مطعون ہو۔ |
| حسن | وہ حدیث ہو جسکے راویوں میں کسی پر تمت جھوٹ کی نہ ہو مگر ہونا شاذ ہو اور وہی الفاظ حدیث کے دوسری طرح سے بھی مروی ہوں اسکا رتبہ صحیح کے رتبہ سے کم ہے |
| مرفوع | وہ حدیث ہے جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول یا فعل یا مقرر کہنا ہو |
| متصل | وہ حدیث ہو جسکی سند برابر ملی ہوئی ہو کوئی راوی چھوٹا نہ ہو |
| مسند | وہ حدیث ہو جسکے راویوں کے نام مذکور ہوں |
| مشہور | وہ حدیث ہے کہ خاص بالمحدیث کے نزدیک شائع ہو یعنی ہر کسبہ سے راویوں نے سر زمانہ میں روایت کیا ہو |
| متواتر | وہ حدیث ہے کہ اسکے راوی اس کثرت سے ہوں کہ انکا اتفاق جھوٹ پر عادیہ محال ہو |
| موقوف | وہ قول و فعل ہے جو کسی صحابی سے روایت کیا جاوے خواہ متصل ہو خواہ کوئی راوی چھوٹ گیا ہو |
| مرسل | وہ حدیث ہو جو تابعی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرے کہ اپنے ایسا کہنا یا ایسا کیا یعنی ذکر صحابی کا نہ کرے۔ |
| منقطع | وہ حدیث ہو جسکی اسناد برابر نہ ہو مگر وہ میں سے پابچہ میں سے خواہ اور سے کوئی راوی چھوٹ گیا ہو مگر اکثر احمدیث کو کہتے ہیں جو منبع تابعی صحابی سے روایت کرے |

| | |
|--|-----------------|
| وہ حدیث جس کا راوی کسی جگہ روایت میں آگیا ہو اور اگر ہر زمانہ میں ایک ہی ہوگا تو وہ فرد کہلاتی ہے | غریب |
| وہ حدیث وہ ہے جس کے راوی کسی جگہ سند میں دو ہو جائیں۔ وہ حدیث ہو جو کوئی فقہ اور معتبر شخص لوگوں کی روایت کو خلافت بیان کرے اور مقابل اسکے بہ محفوظ۔ | غریب مشافہ |
| اس فعل کو کہتے ہیں کہ جس کی اسناد کے شروع میں ایک یا زیادہ راویوں کو چھوڑ دیا جاوے حدیث میں اس فعل کو کہتے ہیں کہ راوی جس شخص سے روایت کرے اُن کے ملاقات کی ہو یا وہ اسکا ہم عصر ہو مگر اس سے اس روایت کو سنا نہ ہو اور ایسے لفظوں سے بیان کرے جس سے یہ وہم ہو کہ سنا ہوا کہتا ہے۔ | تعلیق تالیس |
| وہ حدیث ہو جو کمال ہر میں تو عیوب کے پاک معلوم ہوتی ہو مگر اس میں پوشیدہ سبب طعن کے پائے جاتے ہیں۔ | مسئل |
| وہ حدیث ہو جو کہنے خوب بنا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کی طرف منسوب کر دی ہو اسکو کہتے ہیں جسکی روایت میں اسقدر کثرت نہ ہو اور احادیث میں قسم ہے شہور اور غریب اور احادیث بعضی روایت مقبول ہے اور بعضی مردود اور اگر راوی کی راستی اور تصدیق معلوم ہووے تو مقبول ورنہ مردود ہے | مردود احادیث |
| اسکو کہتے ہیں جس میں دو راوی برابر باقسط ہوں۔ وہ ہے جس کے راوی پر بھمت جھوٹ کی لگی ہو | معضل مردود |
| وہ ہے جس میں راویوں نے اختلاف کیا ہو سند یا متن میں وہ ہے جس میں راویوں نے کچھ اپنا کلام ہی حدیث میں شامل کر دیا ہے وہ ہے جسکی اسناد تابعی تک پہنچے۔ | مستطیع مردود |
| وہ ہے جو ایک نے دوسرے سے بلفظ عن عن روایت کیا ہو وہ ہے روایت کرے مگر راوی ضعیف مخالف اس کسی کے کہ ضعف اسکا کمتر ہو اور مقابل اس کے معروف ہے | مضعف مردود |